یعنی

حضرت ضیاء الملت والدین ہز ہائینس امیر عبدالرحمن خان جی۔ سی۔ بی۔ جی سی۔ ایس۔ آئی

و یانی دولت خداداد افغانستان

کی

اپنی لکھی ہوئی مشرح لاثانی و شہرۂ آفاق سوانح عمری

مولفہ

سلطان محمد خان بیرسٹر ایٹ لا سابق میر منشی امیر افغانستان

کا

اُردو ترجمہ دو جلدون مین مع تصاویر امیر مرحوم و حال نقشہ افغانستان

(جلد دوم)

مرتبۂ

احقر العباد محمد حسن خان اسسٹنٹ فنانشل ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا

و

مترجم ناول ہاجرہ و تاریخ جنگ ترکی و یونان ۱۸۹۷ء

درمطبع مفید عام آگرہ باہتمام محمد قادر علیخان صاحب طبع شد

سنہ ۱۹۰۴ء

ہاجرہ - ایک دلفریب ترکی ناول کا اُردو ترجمہ

✱

یہ ایک ترکی خاتون کی بے نظیر تصنیف ہے جسکے اُردو ترجمہ کی شہرت اسوقت ہر طرف ہو رہی ہے - ناول کیا ہے ترکی اخلاقی و تمدنی حالت کا نہایت عمدہ فوٹو اور پاک محبت کی سچی تصویر - ہے علاوہ برین مترجم نے اپنے دیباچہ مین ترکی لٹریچر - ترکی عورتون کی تعلیم و تصنیفات - ہندوستان مین تعلیم نسوان و ناول نویسی پر نہایت دلچسپ بحث کی ہے - جن صاحبون نے ابھی یہ ناول نہین دیکھا ہے مفصلہ ذیل قابل قدر رائین ملاحظہ فرمائین اور اس کتاب کو منگائین یقین ہے کہ کبھی نہی اسکی چند جلدین خرید کی ہین

جناب مولانا خواجہ **الطاف حسین** صاحب **حالی** فرماتے ہین - مین سید صاحب مرحوم کی لائف لکھہ رہا ہون اور اب وہ قریب الاختتام ہے اسلئے مجھے بالکل ہاجرہ کے دیکھنے کی فرصت نہ تھی - اسکے سوا ناول دیکھنے کا مجھے شوق بہت کم ہے - باوجود اسکے جسروز یہ کتاب میرے پاس پہنچی اوسی روز ایک ہی نشست مین مینے سب کام چھوڑ کر اوسکے ۸۰ صفحے دیکھے پھر اور کامون مین مصروف ہوگیا - کل اوسکے دیکھنے کا پھر موقع ملا یہانتک کہ جبتک اوسکو ختم نہین کرلیا دوسرا کام نہین کیا - وہ فی الواقع ایسا دلچسپ ہے کہ شروع کرنیکے بعد اوسکے چھوڑنے کو ہرگز نہین جی چاہتا - اور چونکہ آپنے ترجمہ بھی بہت صاف اور عمدہ کیا ہے اسلئے اوسکے پڑھنے سے طبیعت نہین اوکھتی - یہ کتاب اس لحاظ سے کہ ناول نویسونکے لئے ایک عمدہ رہبر ہے اور ہمارے ہم وطنون

کلام الملوک ملوک الکلام

تزک عبدالرحمانی

یعنی

حضرت ضیاء الملت والدین ہز ہائینس امیر عبدالرحمن خان جی سی بی جی سی ایس آئی

فرمانروائے دولت خداداد افغانستان

کی

اپنی لکھی ہوئی مشرح لاثانی و شہرۂ آفاق سوانح عمری

مولفہ

سلطان محمد خان بیرسٹرایٹ لا سابق میر منشی امیر افغانستان

کا

اُردو ترجمہ دو جلدوں میں مع تصاویر امیر مرحوم و حال نقشہ افغانستان

(جلد دوم)

مرتبہ

احقر العباد محمد حسن خان اسسٹنٹ فنانشل ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا

مترجم ناول ہاجرہ و تاریخ جنگ ترکی و یونان ۱۸۹۷ء

در مطبع مفید عام آگرہ باہتمام محمد قادر علیخان صاحب طبع شد

سنہ ۱۹۰۴ء

طبع ثانی

پانصد جلد

جلد دوم

فہرست ابواب

تصویر ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خان والئ دولت خداداد افغانستان

Mohila —Calcutta

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تزک عبدالرحمانی

جلد دوم

باب اول

میرے بعد میرا جانشین کون ہوگا

لوگون مین اس امر کے متعلق بہت کچھہ اختلاف رہے ہے اور بحث بھی ہو رہی ہے کہ میرے بعد تخت کابل کا مالک کون ہوگا - بہت سے قیاسی گھوڑے دوڑائے جا رہے ہین نیز تعجب کیا جاتا ہے کہ مین علانیہ طور پر اپنا جانشین کیون مقرر نہین کرتا - اس مسئلہ سے صرف دوسرے ہی ملکون کے اشخاص لاعلم نہین رکھے گئے ہین بلکہ خود میرے عزیز و اقارب اور ہموطنون کو بھی میرے ارادے سے واقفیت نہین ہے بعضون کا خیال ہے کہ میرے سب سے بڑے بیٹے حبیب اللہ خان جنکو وہ اصل حقدار سمجھتے ہین وہ خوش نصیب شخص ہین دوسرے سمجھتے ہین کہ نصر اللہ خان یہ دولت لیگا بعض کہتے ہین سکہ وکٹوریہ قیصرہ ہند

ملاقات کے واسطے انگلستان جانے کیلئے اونہین منتخب کیا تھا - اونکے نزدیک یہ صاف علامت اسبات کی ہے کہ مین نصراللہ خان کو اپنا جانشین مقرر کرونگا - حفیظ اللہ خان میرے سب سے زیادہ عزیز بیٹے کی وفات سے پہلے ایک گروہ کی یہ رائے تھی کہ وہ وارث تخت ہونگے - ایک دوسری جماعت کہتی ہے نہین! محمد عمر کو سلطنت ملیگی اسلیئے کہ اونکی والدہ میری ذی اقتدار بیبیون مین سے ہین - بہرحال میرے پاس کافی وجوہ اس بات کے لئے موجود ہین کہ مین کیون اپنی رائے کا اعلان اپنی جاہل و غیر مہذب رعایا کے سامنے نہین کرتا لیکن وہ اشخاص جنکو خداوندکریم نے عقل و تمیز اور ادراک عطا فرمایا ہے - میرے احکام اور انتظام حکومت سے جنکا مین نے عمل درآمد کیا ہے بآسانی سمجھ سکتے ہین کہ میرا منشا کیا ہے اور مین کسے اپنا جانشین بنانا چاہتا ہون - چند اسباب جنکے باعث سے مین کسی قسم کا عام اظہار کرنا نہین چاہتا یہ ہین -

(۱) گذشتہ زمانہ مین اکثر ایسا ہوا ہے کہ اس طرحکے اعلان کی وجہ سے ولی عہد کی جان معرض خطر مین آگئی ہے اور اسیلئے جب تک ممکن ہو مین اپنی تجویز کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہون -

(۲) جو مصیبتین کہ امیر شیر علی خان کو بسبب عبداللہ جان کے ولی عہد مقرر کرنے کے پیش آئین وہ اس امر کے لیئے کافی ہین کہ مین اونکی تقلید سے باز رہون کیونکہ اسی باعث سے اونکے دوسرے بیٹون نے اون سے بغاوت کی -

(۳) درحقیقت مالک حقیقی تخت کا وہ قادر مطلق شہنشاہ دوعالم خالق دوجہان ہے جو کہ بادشاہون کو اپنے گلے کی نگہبانی کے لیئے مقرر کرتا ہے اور خلق کی نگرانی اونکے سپرد کرتا ہے - اسیلئے مین اوسی شہنشاہ پر اس امر کا تصفیہ چھوڑتا ہون کہ میرے بیٹون مین سے آیندہ وہ شخص امیر مقرر کیا جاوے جو اپنی لیاقت سے اپنے تئین اس عزت افزائی کے لائق ثابت کرسکے -

(۴) جو لوگ کہ تاریخ و حالات افغانستان سے واقف ہین جانتے ہین کہ وہان حکومت جمہوری (اعدل برا

کیجاتی ہے یعنی اہل ملک کو پورا اختیار حاصل ہے کہ جسے چاہین اپنا امیر منتخب کرین اور یہی سبب ہے کہ جب کبھی کوئی بادشاہ اہل افغانستان کی مرضی کے خلاف جبراً مقرر کیا گیا ہے اوس نے صرف سلطنت ہی سے ہاتھ نہ دہوئے بلکہ سر بھی کھو بیٹھا - اس وجہ سے بھی عین حماقت اور کوتاہ اندیشی ہوگی کہ لوگون کی راے کے خلاف مین اپنے کسی بیٹے کو اون کا فرمانروا مقرر کر دون - اس سے تو بہتر ہوگا کہ مین ایسکا دارومدار اون ہی پر رکھون تا کہ جسکو چاہین حکومت دین -

(۵) تاریخ مین ایسی مثالین بہی موجود ہین کہ تخت کے وارث نے ولیعہد مقرر ہونے کے بعد جلد فرمانروائی حاصل کرنے کے لیے اپنے والد کی جان لینے کی کوشش کی ہے - گو مجھے فخر ہے کہ میرے بیٹون کی طبیعتین نہایت عمدہ ہین تاہم اہل افغانستان کی بد طینتی سے مین بخوبی واقف ہون اس لیے کہ وہ ہمیشہ بھائی کو بھائی سے اور بیٹے کو باپ سے لڑانے کی کوشش کرتے رہتے ہین -

(۶) اتفاق نہین مین اپنے خاندان کے لوگون مین بغض و فساد و خصومت پیدا کرنا نہین چاہتا اگر اونمین اتفاق و عقل ہو کہ صرف میرے ایک بیٹے کے طرفدار اور آپسمین اتفاق و یکدلی سے کام کرین تو ملک کے امن مین کسی قسم کی خلل اندازی کا خوف نہوگا - لیکن اگر وہ آپس مین خانہ جنگی کرین تو بہتر ہوگا کہ اونمین اس حرکت کی سزا دی جاے کہ میری صلاح کے برخلاف کار بند ہوئے -

علانیہ طور پر کسی کو نامزد نکرنے کی اور زیادہ وجوہات پیش کرنے کی ضرورت نہین معلوم ہوتی تاہم اسقدر کہنا مناسب سمجھتا ہون کہ مین نے اہل افغانستان نیز دیگر اشخاص پر صریح طور پر ہویدا کر دیا ہے کہ میں اپنے بعد کسے اپنے تخت کا حق اضہر کرتا ہون اسی موقع پر اون لوگونکو بیانات کی تردید بھی ضرورت ہے جو اپنی ناواقفیت یا خود غرضی یا طمع کی وجہ سے میری بیبیون اور بیٹون کو یہ سمجھا یوش کرتے ہین کہ تخت کے مالک آپ ہونگے اور اسطرح

سبکا کر روپیہ وصول کر رہے ہین اسکی اور زیادہ تفصیل مین کرنا نہین چاہتا اسلیئے کہ اسبارہ مین حتی الامکان احتیاط کرنا لازم ہے لیکن جو لوگ کہ اس قسم کی افواہین ملک کے باہر مشہور کرتے ہین وہ بالکل نہین جانتے کہ اس مسئلہ کے متعلق میرا کیا ارادہ ہے -

جو پالسی کہ مین نے اپنا جانشین مقرر کرنیکے بارہ مین اختیار کی ہے وہ اس امر کی مقتضی ہے کہ تاریخ افغانستان کا کچھہ ذکر بیان کیا جاے اور گو اسی کتاب مین کسی دوسرے موقع پر اسکی زیادہ تفصیل کی گئی ہے تاہم اس پالسی کے متعلق یہان بھی چند الفاظ کہنا لازم ہین -

خاندان درانی کا پہلا بادشاہ جسکی نسل سے مین ہون احمد خان تھا جو کہ احمد شاہ درانی یا ابدالی کے نام سے مشہور ہے اور ۱۷۴۷ء مطابق ۱۱۶۰ھ مین فرمانرواے افغانستان ہوا جمہوری اصول پر وہ بادشاہ مقرر کیا گیا تھا یعنی یہ کہ سرداروں و مختلف قبیلون کے خوانین وغیرہ نے ملک کی پرآشوب حالت سے عاجز آکر صلح و امن کے لیئے اوسے اپنا حکمران گردانا تھا - احمد شاہ ان ہی سردارون و خوانین کے مشورہ و صلاح سے کام کرتا تھا جسکی وجہ سے وہ نہایت نیکنام و ہر دل عزیز تھا - اوس نے ہندوستان بھی فتح کیا اور مشرق کا بڑا جلیل القدر اور نامی بادشاہ ہوا - اوسکے بعد صفحات تاریخ اس تفصیل سے رنگے ہوئے ہین کہ کس طرح اوسکے بیٹون نے آپس کی ناچاقی اور اوس جمہوری انتظام کو شکست کرنے کی کوششون کی وجہ سے اپنی سلطنت کھودی - اوس خاندان کا اخیر بادشاہ جسے انگریز جبر یہ لوگون کی مرضی کے خلاف تخت پر بٹھانا چاہتے تھے قتل کر دیا گیا اور اوسکے ساتھہ بہت سے انگریزون کی بھی جان گئی -

خود میرے جد امجد امیر دوست محمد خان کو تجربہ سے معلوم ہوا کہ احمد شاہ کے خاندان کی بربادی کی خاص وجہ یہ تھی کہ شاہ تیمور نے اپنی زندگی مین سلطنت کو چند صوبون مین تقسیم کر کے اپنے بیٹون کو اون کا گورنر مقرر کیا تھا - ہر بیٹے کے پاس علیحدہ فوج تھی اور ملک کی آمدنی

کا حصہ بہی علیحدہ رہتا۔ جب اونکے والد نے ۱۸۶۳ء مین وفات پائی تو اونہین خانہ جنگیان شروع ہوئین جسکی وجہ سے سلطنت بہت کمزور ہوگئی۔ اس موقع پر اس تشریح کی ضرورت نہین ہے کہ پسران تیمورشاہ کے تنازعات کی وجہ سے تخت کابل پر امیر دوست محمد نے کس طرح قبضہ کرلیا۔ لیکن یہی غلطی اونہون نے بہی کی اور سلطنت افغانستان اپنے بیٹوان مین تقسیم کرکے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ فوج دی۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اون کے بیٹون کو ایک دوسرے سے لڑنیکا ذریعہ ہاتہہ آیا مثلاً میرے والد دانکسرا سے ترکستان تہے اور تعداد اور طاقت کے لحاظ سے اونکی فوج باستثناے قشون شاہی ہسایون کی فوج سے زیادہ طاقتور تہی جو فوج کہ میرے دادا کے انتقال کے وقت ہرات مین تہی شیرعلیخان اوسکے سردار تہے۔ محمد اعظم خان میرے چچا صوبجات کرم وجاجی اور وہان کی فوجون کے مالک تہے۔ شیرعلی خان نے حقیقی بہائی محمد امین خان کے پاس قندہار اور اوس مقام کی فوج تہی۔ ہزارہ اور بامیان دونون سردار اسلم خان کے قبضہ مین تہے اور اسیطرح باقی صوبجات وافواج متعلقہ امیر دوست محمد خان کے دیگر بیٹون مین منقسم تہین۔ جب میرے جدامجد نے وفات پائی تو اونکے تمام بیٹے آمادۂ پیکار تہے۔ ان متواتر خانہ جنگیون کی وجہ سے بہت کچہہ کشت وخون ہوا اور سلطنت نہایت کمزور ہوگئی جبکہ متذکرۂ بالا نظیرین میرے سامنے موجود ہین تو مین کسی طرح اس بارہ مین اپنے آباو اجداد کی پیروی نہین کرسکتا جو کہ میرے بیٹون مین نزاع وفساد کا باعث ہوا اور اسی لئے مین اونہین دارالخلافت کابل مین رکہتا ہون اور وہ سب میرے سب سے بڑے بیٹے سردار حبیب اللہ خان کے تابع فرمان ہین۔ یہ انتظام مین نے اس طریقہ سے کیا ہے۔ ابتدا حبیب اللہ خان کو مین نے بہت تہوڑا کام دیا تہا لیکن رفتہ رفتہ اوسے بڑہاتا گیا اور ساتہہ ساتہہ اونکی عظمت واختیارات بہی زیادہ کرتا گیا اور جس طرح اونکی عمر مین

ترقی ہوتی گئی اوسیطرح اکثر امور متعلقہ سلطنت اونکے سپرد کرتا گیا۔ اس پالسی مین مجہے اس قدر کامیابی ہوئی ہے کہ اب مین خود کوئی دربار نہین کرتا ہون جوکہ سابق فرمانروایان کابل اور نیز مین ہمیشہ آپ کیا کرتا تہا۔ اب یہ کام میرے سب سے بڑے بیٹے کے متعلق ہے اپنے دوسرے بیٹے نصراللہ خان برادر حقیقی حبیب اللہ خان کو اپنے بڑے بہائی کے ماتحت محاسب اعلیٰ اور محکمہ مال کا افسر مقرر کیا ہے۔ وہ تمام احکام اپنے بہائی سے حاصل کرتے ہین اور تمام رپورٹین اون ہی کے پاس ارسال کرتے ہین۔ میرے دوسرے بیٹے امین اللہ خان۔ محمد عمر خان اور غلام علیخان وغیرہ کو بہی آیندہ وقت مناسب پر مختلف سرکاری عہدے عطا کیے جائینگے اور وہ بہی حبیب اللہ خان کے زیر حکم رہین گے ہر سر دفتر خواہ وہ فوجی ہو یا ملکی اپنی رپورٹ سردار حبیب اللہ خان کے پاس بہیجتا ہے اور تمام افسر اونکی دربار مین اوسی انداز و وضع سے حاضر ہوتے ہین جیسا کہ میرے دربار مین۔

گورنران صوبجات وجنرلان و دیگر فوجی افسران متعینہ مقامات مختلفہ کے تمام جو ہدایتین یا احکام جاری کیے جاتے ہین وہ میری منظوری سے یہ ہدایتین یا تو کسی مجموعہ قوانین پر مبنی ہوتی ہین جس حالت مین ضروری نہین ہے کہ سردار حبیب اللہ خان مجہسے صلاح لین۔ یا خاص مقدمات روزانہ پر میرے احکام ہوتے ہین جنکے متعلق حبیب اللہ خان مجہسے مشورہ کرتے ہین۔ لیکن ہر ملازم سرکاری کو فہمایش کی گئی ہے کہ میرے بیٹے کو اپنا حاکم سمجہے اور اونکے احکام کی تعمیل کرے۔ علاوہ برین ۱۸۹۷ء سے سردار حبیب اللہ خان کو خزانہ سرکاری پر بہی اختیارات کامل دیدیے گئے ہین۔ اوسوقت تک خزانہ کا انتظام خود میرے ہاتہ مین تہا۔ خزانہ سے روپیہ دیے جانے کے لیئے اب وہی احکام جاری کرتے ہین۔ اونہین تمام ملکی و فوجی افسرون کی بحالی و برخاستگی اور اونکی تنخواہ کم و بیش کرنے کا اختیار حاصل ہے لیکن میری منظوری سے تاہم یہ خدمت وہ ایسی خوش اسلوبی سے سرانجام کرتے ہین

کہ رعایا کے ذہن نشین کرا دیا گیا ہے کہ اس بارہ مین اونہین اختیارات کلی حاصل ہین صدر عدالت مرافعہ کے بھی وہی حاکم ہین تمام محکمہ جات شرعی ۔ مال ۔ تجارت ۔ اور فوجداری اونکے ماتحت ہین اور سوائے میرے اور کوئی حاکم بالا اون پر نہین ہے ۔
اکثر اہل قلم نے یہ سخت غلطی کی ہے کہ تخت کابل کا ملنا کسی حقدار کی والدہ کے رتبہ پر منحصر ہے ایک مرتبہ اونہون نے شیر علیخان کے امیر کابل ہونے کے استحقاق کے متعلق اس بنیاد پر بحث کی تھی کہ اونکی والدہ شاہی خاندان سے تھین اور اسلیئے میرے والد محمد افضل خان کے بہ نسبت اونکا زیادہ حق تھا ۔ یہ بالکل غلط ہے ۔ اولاً میری والدہ قدیم شاہی خاندان اور شاہ طہماسپ کی نسل سے تھین اور برخلاف اِسکے امیر شیر علیخان کی والدہ سلیم زئی قبیلہ کی تھین جو پوپلزیئون کی ایک شاخ ہے اور اونکے بزرگون مین سے کبھی کوئی تخت نشین نہین ہوا تھا ۔ دوسرے یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ امیر دوست محمد خان کی والدہ تو قزلباش تھین جس خاندان سے کہ افغانستان کو کوئی تعلق نہین ہے تاہم وہ امیر ہوئے ۔
مذہب اسلام مین احکام الٰہی یعنی کلام مجید اور حدیث شریف کے مطابق والدہ کے جاہ و منزلت کی وجہ سے اولاد مین کسی قسم کی تفریق یا امتیاز نہین کیا جاتا اور حقوق وراثت سب کے مساوی ہوتے ہین حتیٰ کہ اگر ادنیٰ ترین کنیز صاحب اولاد ہو تو اس اولاد کے بالکل وہی حقوق ہونگے جو کہ شاہی خاندان کی بی بی کے بچونکے ۔ یہ کنیز بھی اپنے آقا کی ویسی ہی بی بی تصور کیجاتی ہے جیسی کہ اور کوئی منکوحہ بی بی ۔ غرضکہ اسلامی قانون کے مطابق ایک کو دوسرے پر بلحاظ مرتبہ کے قانونی استحقاق مین فوقیت نہین ہے اور یہ صحیح نہین ہے کہ ایک بی بی ملکہ کہلائے اور دوسری کچھ نہین اگر اونکا شوہر بادشاہ ہے تو وہ ملکہ ہین اور اگر وہ گدا ہے تو وہ بھی گدا ہین ۔ ہان یہ ضرور ہے کہ شاہ کو بہ نسبت ایک کے دوسری سے زیادہ محبت و الفت ہو لیکن اِسکے یہ معنی نہین ہین کہ اپنی پیاری بیبیون کے اثر

سے بادشاہ اپنی نیکنامی کو غارت کردے جیسا کہ امیر شیر علیخان نے اپنے چھوٹے
بیٹے عبداللہ جان کو اپنا ولیعہد مقرر کرکے کیا جسکی وجہ سے اونکے دوسرے بیٹون
نے اون سے بغاوت کی۔

اگر مذہبی پہلو نظر انداز بھی کیا جاے تب بھی یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ قوم افغانان
نہایت دلیر اور شجاع ہے اور اہل افغانستان کسی شخص کو اوسکی والدہ کی وجہ سے حکمران
منتخب نہین کرتے بلکہ اوسکی ذاتی لیاقت وقابلیت کے باعث سے اور نیز
اس سبب سے کہ وہ بادشاہ کا بیٹا ہے

مسٹر (اب لارڈ) کرزن اول یورپین جنٹلمین ہین جنہین اس بارہ مین میری راے معلوم ہوئی
سنہ ۹۵ء مین ایک مذاقیہ گفتگو کے وقت اونہون نے تفریحاً کلام شروع کیا اور اس گفتگو
کو ایک نہایت اہم پولٹیکل سوال پر ختم کیا جو یہ تھا کہ میرا جانشین کون ہوگا ؟ چونکہ ہنسی ہنسی
مین مین اسکے متعلق کسی قدر راے ظاہر کرچکا تھا اسلیئے مجبوراً اس امر کی اپنے
ابتدائی ارادہ سے زیادہ تشریح کرنی پڑی۔ لیکن خوش قسمتی سے یہ تذکرہ ایک مختصر
کمرے مین ایسے وقت ہوا کہ تخلیہ تھا اور وہان دو تین اشخاص سے زیادہ موجود نہ تھے
اور اس لیئے یہ خبر مشتہر نہ ہونے پائی اور کسی قسم کا شر و فساد نہ ہوا۔

ہمارے مذہبی عقائد اور رسوم سے صاف ظاہر ہے کہ سب سے بڑا بیٹا مالک تخت
ہوتا ہے بشرطیکہ وہ اس عزت افزائی کی لیاقت رکھتا ہو اور قوم بھی اوسے منتخب و منظور
کرے۔ اسمین شک نہین کہ ایسی نظیرین بھی موجود ہین کہ چھوٹے بیٹے کو باپ نے
اوسکی مان کے اثر سے ولیعہد مقرر کیا لیکن عموماً اس قسم کی کارروائی کا نتیجہ یہی ہوا
ہے کہ ملک مین خانہ جنگیان ہوکر سلطنت تباہ ہوگئی۔ میری راے مین سب سے
عاقلانہ پالسی وہی ہے جو مین نے اختیار کی ہے یعنی یہ کہ خاندان شاہی اور شاہزادونکو

زیر حکم سردار حبیب اللہ خان کر دیا ہے اس سے ایک بڑا فائدہ یہ ہوا کہ میرے زمانہ
حیات مین اونہین انتظام سلطنت مین اسقدر وسیع اختیارات و تجربے حاصل ہوئے
کہ اوس سے زیادہ کسی شاہزادہ کو ملنا ممکن نہین - میرے بعد کسی تازہ تقرر کی ضرورت نہوگی
اسلیئے کہ اون فرائض کے ادا کرنے کیلئے جو کہ میری زندگی مین میری صلاح و ہدایت سے
عمل مین لاتے تھے وہ اوسوقت بطور خود اونہین انجام دینے کے قابل ہونگے اپنی حکومت
جمانے کے لیئے اونکو کسی قسم کی کوشش یا لڑائی کی ضرورت نہوگی اور نہ اون کے بھائی
مخالفت کر سکینگے اس لیئے کہ مثل دیگر اہلکارون کے وہ بھی اونکے ملازم ہین رشتہ
مین تو ضرور سب بھائی ہین لیکن امور سلطنت کے لحاظ سے سب اونکے نوکر ہین -
میری رعایا کو چاہیئے کہ ملکہ وکٹوریہ قیصرہ ہند سے اسبارہ مین سبق لے - اوہنون نے اپنے
بیٹے ڈیوک آف کناٹ کو ہندوستان بھیجا اور ڈیوک نے نہایت خوشی و توجہ سے انگریزی
جنرلون کے ماتحت کام کیا جو کہ اونکی والدہ کے ملازم تھے -
میرے خاندان کے بعض بیرونی مخالفین بھی قابل لحاظ ہین لیکن اس موقعہ پر صرف اپنے
بیٹون کی نسبت مین مختصر طور پر اپنے خیالات ظاہر کرونگا اور اون اشخاص کا کسی دوسری
جگہہ بیان کرونگا جو اپنے آپکو تخت کابل کا حقدار کہتے ہین - نہایت حیرت کا مقام ہے
کہ بعض واقف کار اور جلیل القدر انگریز بھی جو کہ بڑے بڑے عہدونپر ممتاز ہین خیال کرتے
ہین کہ آج افغانستان کی وہی حالت ہے جو کہ بیس سال پیشتر تھی - اسکی بالکل وہی مثال
ہے جیسے کہ کوئی کہے " انگریزی گورمنٹ نہایت ظالم گورمنٹ ہے اسلیئے کہ وہان بھیڑ
چورانے کی سزا پھانسی مقرر ہے " یہ بالکل صحیح ہے کہ کسی زمانہ مین اس جرم کے لیئے
پھانسی دی جاتی تھی لیکن اب چونکہ لوگ زیادہ تعلیم یافتہ اور مہذب ہین قواعد و قوانین بھی
نرم و سہل کر دیئے گئے ہین اور قوم کی حالت اور اوسکی ضرورتون کے مطابق ہین - افغانستان

کی بھی بعینہ یہی صورت ہے۔ اس ملک نے بتیس سال مین وہ ترقی کی ہے جو
دیگر ممالک نے پچاس مین نہ کی ہوگی۔ اس لیئے جو لوگ کہ اس کیفیت سے واقف
نہین ہین اور نہین جانتے کہ کیا کیا تغیر و تبدل میری تخت نشینی کے زمانہ سے آجتک
ہوا ہے اور کون سے واقعات اسکے باعث ہوئے او نہین چاہیئے کہ ایسی باتون
کے علم کا جھوٹا دعویٰ نکرین جن سے اونہین واقفیت نہین۔ اگر اس صلاح پر اونہون
نے عمل کیا تو اونکی تحریرات سے اہل انگلستان دہوکا کہانے سے بچین گے۔
بعض اوقات انگریزی اخبارون مین محض غلط مضامین اس قسم کے شایع ہوتے ہین
کہ جن مین تخت کابل کے ایسے دعویدارون کے نام ہوتے ہین جو کئی سال پہلے
فوت ہو چکے ہین یا جنکا کبھی وجود بھی نہ تھا۔ اور اگر اونکا وجود بھی ہو تو اس قسم کا لغو خیال
یعنی دعویٰ سلطنت اونکے دماغ مین بھی کبھی نہین گذرا مجھے امید ہے کہ میری رعایا اتنی
عقلمند و صائب الراے ہے کہ میری اولاد مین سے اوس بیٹے کو اپنا فرمانروا منتخب
کریگی جو کہ ایسی عظیم الشان ذمہ داری کا پوری طرح قابل ہو اور بیرونی اشخاص مین سے کسیکو
خواہ وہ کوئی ہو اپنے ملک کے داخلی معاملات مین دخل نہ دینے دیگی۔
چونکہ عملی طور پر تخت کابل قوم کے سردارون اور اوسکے وکیلون کے ہاتھ مین ہے اسلیئے
مین نے سلطنت کے بعض سربرآوردہ خاندانون سے اپنے بڑے بیٹے کی اس
طریقہ سے قرابت قایم کی ہے کہ چند اعلیٰ ترین اشخاص کی بیٹیون سے اونکی شادی
کردی ہے اور اپنے پوتون کی نسبت بھی ایسے ہی خاندانون کی لڑکیون سے کی
ہے۔ بعض شادیان جو کی گئی ہین وہ یہ ہین۔
سردار حبیب اللہ خان کی پہلی بی بی جو کہ غالباً سب سے زیادہ باوقار ہے دختر محمد شاہ خان
سردار لغمان اور جنرل امیر محمد خان سردار افواج کابل کی بھتیجی ہے۔ اس شادی کے ذریعے سے

تنگاب کے قوی ترین غلزی فرقہ سے میرے بیٹے کا تعلق پیدا ہوا - فرمان روا سے کابل کے لیے سب سے زیادہ خطرہ اور سب سے زیادہ اطمینان فوج کی مخالفت یا وفاداری پر منحصر ہے اور میرے نزدیک فوج کابل بوقت ضرورت اپنے ہر دلعزیز افسر جنرل امیر محمد خان کی نسروسطاعت کریگی - حبیب اللہ خان کا بڑا بیٹا عنایت اللہ خان اسی بی بی کے بطن سے ہے -

دوسری بی بی جو کہ پہلی بی بی سے زیادہ نہین تو اوسیقدر قابل قدر ہے قاضی سعد الدین خان کی بیٹی جو کہ ہرات میں میرے افسر ہین اور عبد الرحمن خان خان ملہم شیخ الاسلام افغانستان کی پوتی ہے - اس بی بی سے بھی یک بیٹا ہے - اس خاتون کے چچا و چچیرے بھائی و دیگر اقربا سلطنت کے سب سے بڑے شہرون مثل کابل - جلال آباد - قندہار - ہرات اور بلخ کی عدالتون کے قاضی ہین -

تیسری بی بی جس سے ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے سابق ایشک آقاسی میر حسن محمد سرور خان کی لڑکی ہے جس عہدہ پر محمد سرور خان ممتاز تھے اور فی الحال سردار عبد القدوس خان مامور ہین - اپنے چچیرے بھائی سردار محمد اسحق خان کی بغاوت بعدہٗ سرور خان کو مین نے ترکستان کا وائسرا ے و گورنر جنرل مقرر کیا تھا - لیکن بدقسمتی سے علالت کی وجہ سے وہ نہین مستعفی ہونا پڑا - تاہم ابھی اونکی عمر زیادہ نہین ہے اور چونکہ بیباق و چست و محنت پسند ہین اور اعلی درجہ کے مدبر بھی ہین اگر حبیب اللہ خان کو کبھی ضرورت ہوئی تو وہ بڑے بکار آمد ثابت ہونگے یہ خاتون سرور خان کی دختر ربیبہ ہے اوسکے والد کا نام نور محمد تائب تھا جو کسی زمانہ مین امیر شیر علیخان کے ملازم تھے - ایوب خان کے پاس اگر بکار آمد اشخاص ہین تو اسی خاتون کے بھائی ہین -

چوتھی خاتون جو سردار حبیب اللہ خان سے منسوب ہے لیکن ابھی شادی نہین ہوئی ہے خاندان کے لحاظ سے متذکرہ بالا تین بیبیون سے بھی زیادہ عالی مرتبت و باثر ہے امیر شیر علیخان کی پوتی یعنی اونکے بڑے لڑکے سردار ابراہیم خان کی جو آج کل ہندوستان میں مقیم

بیٹی ہے - اس شادی سے ممکن ہے کہ خاندان امیر شیر علی خان اور میرے خاندان مین باہم اتفاق ہوجائے اور وہ دوامی لڑائیان میرے والد اور امیر شیر علیخان اور اونکی اولاد کی باہمی شکر رنجیون کی وجہ سے ہوا کرتی تھین ہمیشہ کے لئے موقوف ہوجائین گی -

پانچوین بی بی بھی نہایت شریف خاندان ہی اور اوسکی وجہ سے میرے بیٹے اور ازبک سردارونمین اتفاق و اختلاط ہے اسلئے کہ وہ میر سرایک سابق شاہ کولاب کی بیٹی اور سردار عبدالقدوس خان کی بہانجی ہے چھٹی بی بی صوبجات منگل و خوست کے سردار کی لڑکی ہے - اوسکا بیٹا حیات اللہ خان بلحاظ عمر سردار حبیب اللہ خان کا پسر دوم ہے -

ساتوین[۵۱] بی بی اکبر خان لالپورہ کے خان مہمند کی بیٹی ہے - اسکے ذریعے سے سرحد ہندوستان کے سب سے زیادہ طاقتور فرقہ مہمند سے میرے بیٹے کے تعلقات پیدا ہوئے -

سردار حبیب اللہ خان کا بڑا بیٹا عنایت اللہ خان دختر عمرا خان باجوری سے منسوب ہے اور دوسرے بچون کی نسبتین بھی شریف و اعلیٰ خاندانون مین ہوئی ہین -

اس سے صاف ظاہر ہے کہ جو بارسوخ و باوقار اشخاص میرے خاندان کے ساتھ ایسے مضبوط رشتون سے وابستہ ہین اونکی بہتری عین اسی مین ہے کہ میرے بیٹے کی امداد کرین تاکہ داخلی و خارجی مصیبتون سے وہ محفوظ رہے -

اپنے دوسرے بیٹے نصر اللہ خان کے بھی مین نے اسیطرح رشتے قایم کئے ہین - اونکی پہلی بی بی میرے چچا سردار یوسف خان کی بیٹی ہے میرے یہی ایک چچا اب زندہ رہ گئے ہین اور کابل مین ہین - دوسری بی بی سردار فقیر محمد خان مرحوم کی بیٹی ہے - سردار فقیر محمد خان کے بھائی نور محمد خان میرے باڈی گارڈ کے کرنل ہین - تیسری بی بی دختر فرامرز خان سپہ سالار

[۵۱] یہ امر قابل ذکر ہے کہ حضرت سراج الملت والدین امیر حبیب اللہ خان نے ۱۹۰۳ء مین بہ پابندی شرع اسلامی تین بیبیون کو طلاق دیدی اور اب صرف چار بیبیان آپکی ہین اور اسی قسم کی ہدایت اپنی رعایا کو بھی فرمائی - جزاک اللہ - مترجم

ہرات سے ہے جو کہ میرے نہایت وفادار اور معتمد افسر ہین۔
غرضکہ اس طریقہ اور نیز دیگر مختلف ذریعون سے جنکو اس باب سے تعلق نہین ہے مین نے متعدد فرقون و قبائل کے سردارون و خوانین سے اپنے بیٹون اور خاندان کے تعلقات وابستہ کرنے کی کوشش کی ہے۔

باب دوم

وہ تدابیر جو افغانستان مین براے ترقی فنون تجارت و صنعت و حرفت عمل مین لائی گئین

غیر ملک کے لوگ جو افغانی ملازمت مین ہین

اوس خالق دوجہان نے انسان کے وضع کرنے مین ایسی صنعت رکھی ہے کہ انسان خود اس امر کا ایک اعلی نمونہ ہے کہ دنیا مین ایک دوسرے کا محتاج ہونا تقاضا بشریت ہے انسان کے تمام اعضا ایک دوسرے کے محتاج ہین مثلاً سر بلا جسم کے اور جسم بلا سر کے بازو بغیر ہاتھون کے اور ہاتھ بلا انگلیون کے بالکل بیکار ہین اسلیئے نظام دنیا اس طور پر قایم کیا گیا ہے کہ ہر شخص کو کسی دوسرے شخص کی احتیاج ہے بڑے سے بڑے سلاطین اس خیال کے ذریعہ سے عمدہ سبق حاصل کر سکتے ہین کہ اونین سے سب سے زبردست

وطاقتور بادشاہ بھی اپنی ضروریات وآرام وآسایش کے لیئے ادنیٰ ملازمین مثل باورچیون جوتا صاف کرنے والون اور وزیرون وغیرہ کا محتاج ہے - بدیں وجہ اونہین ہرگز نہین خیال کرنا چاہیئے کہ وہ خود بلا امداد غیرے سب کچھہ کرسکتے ہین - اونہین یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے جیسا کہ اناجیل مین ہے خداوند تعالیٰ نے سات دن مین یہ دنیا قایم کی ہے گویا کہ یہ ظاہر کیا ہے کہ تمام تجاویز وتدابیر کی تکمیل کیلئے صبر ووقت درکار ہے - نہ تو ہمکو نامناسب وبیجا تعجیل کرنی چاہیئے اور نہ یہ چاہیئے کہ ہمت ہاردین ہر گورمنٹ کی طاقت و تقویت اون افراد پر منحصر ہے جنکا کہ وہ خود مجموعہ ہے جسقدر عالم وفاضل تجربہ کار ہوشیار وبکار آمد اشخاص کسی گورمنٹ مین ہونگے اوسیقدر مضبوط ترقی کن اور سرسبز وہ گورمنٹ ہوگی اور یہی باعث ہے کہ سلطنتین لائق لوگون کو ملازم رکھتی ہین اور اونکی وقعت اور عزت کرتی ہین -

سلاطین اپنے ملک کے واسطے بمنزلہ نائبان خدا ہین - بذات خاص یا اپنے وزیرون کے ذریعہ سے وہ اون لوگون کی قسمت کا فیصلہ کرتے ہین جنپر کہ وہ حاکم مقرر کیئے گیئے ہین اور جنکی مرگ وحیات کے متعلق احکام جاری کرتے ہین - لیکن اونہین ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ قادر مطلق جو سب شاہونکا شاہ ہے اور جسکے وہ سب نائب ہین چاہتا ہے کہ اوسکی تمام مخلوق کے ساتھہ برابری کا برتاؤ مہربانی اور انصاف - بلاتفریق رنگ ومذہب وملت کیا جائے اس اصول کو مدنظر رکھکر بادشاہون پر فرض ہے کہ وہ طرفداری کو مطلق راہ نہ دین اور جو لوگ کہ اونکی ملازمت کرین یا اونکے ملک مین بود وباش اختیار کرین بلالحاظ قومیت وملت مثل اپنی رعایا کے مساوی حقوق عطا فرمائین اور اس طریقہ سے اوس شہنشاہ دوعالم کے حکم کی تعمیل کرین جسکے کہ دنیاوی معاملات مین وہ نائب ووکیل ہین -

یہ ایک عجیب بات ہے کہ دوسرون کی عیب جوئی اور اپنے اوصاف کے معلوم کرتے مین ہم نہایت آمادہ ومستعد رہتے ہین لیکن اپنی برائیان اور دوسرون کی خوبیان ہمین بہت کم

دکھلائی دیتی ہین - مختلف ممالک وسلطنتون کے موجودہ طرز معاشرت وزندگی پر نظر تعمق کرنے والا ہر ہوشیار شخص بآسانی معلوم کرسکتا ہے کہ تمام اعلیٰ درجہ کی مہذب ولاف وگزاف کرنے والی طاقتون مین کیا یہی رسم ہے کہ بلاتفریق قومیت - رنگ مذہب وملت اپنی رعایا اور ملازمون کو یکسان حقوق - مراتب اور عہدے دئے جاتے ہین؟ ہرگز نہین - لیکن مجھے بڑا فخر ہے کہ جن بیرونی اشخاص نے میری ملازمت قبول کی ہے اونہین مین نے اپنے نہایت قریبی رشتہ دارون سے بہی افضل تر عہدے دئے ہین مثلاً میر منشی - کوارٹر ماسٹر جنرل - مہتمم خزانہ وافسر اعلیٰ محکمہ مال اور اپنے اور اپنے خاندان کے خاص معالج - اِس سے ثابت ہے کہ میرے نزدیک یگانگت اور دوستی کے مقابلہ مین ذاتی قابلیت ولیاقت کی زیادہ وقعت ہے -

اگر میرے بیٹون اور جانشینون نے بہی بلاتعصب قومی یا مذہبی اس بارے مین میری تقلید کی اور لائق اہلکار ملازم رکہے تو ملک ہمیشہ سرسبز رہے گا اور ترقی کریگا اونکو لازم ہے کہ اپنی رعایا اور اقربا کو کام کرنے پر مجبور کرین اور وظیفہ وغیرہ دیکر اون کی ہر صورت سے امداد کرین لیکن جو کچھہ اونہین دیا جاوے اوسکے عوض اون سے کام بہی لیا جاوے شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین ؎

نابردہ رنج گنج میسر نمی شود		مزد آن گرفت جان برادر کہ کار کرد	

اس تمہید کے بعد اور اپنے بیٹون اور جانشینون کو متذکرہ بالا نصیحت کرکے اب مین اس امر کی تصریح کرونگا کہ مین نے کیونکر مختلف اقوام کے ہوشیار وقابل اشخاص کی خدمات حاصل کین - اونہون نے جس خوبی وخوش اسلوبی کے ساتہہ میری خدمتگزاری کی اوسکے صلہ مین مین نے اونہین انعام واکرام سے خوش کیا - میری قوم نے اُنکی خدمت وتعلیم سے فائدہ اوٹھایا اور بہت سے لوگ اون سے صنعت وحرفت سیکھہ کر اوسمین طاق ہوگئے - مین متعدد

انہین اصولونپر کاربند ہون اور یقین کرتا ہون کہ میرے جانشین بھی ایسا ہی کرینگے۔
ممالک غیر کے جو اشخاص میرے ملازم رہ چکے ہین اون سب کے نام بتلانا ناممکن ہے۔
لیکن اس موقع پر مین صرف اون چند آدمیون کا ذکر کرونگا جنہون نے محض ماتحتی جہد پر کام
نہین کیا بلکہ ترقی ملک کی ایک ایسی مستقل بنیاد قایم کر گئے ہین جس سے کہ میری گورمنٹ
کو فائدہ پہونچا ہے۔ اونمین سے بعض اس ملک مین بالکل نئے محکمے قایم کر گئے ہین۔
بعضون نے افغانون کو ایسے عمدہ اور کامل طور پر پر نئے فنون سکہائے ہین کہ اب اونکے
شاگرد بلا اوستاد کی مدد کے اون کامون کو بخوبی انجام دے رہے ہین۔
ان بیرونی اشخاص مین سے چند میری ملازمت سے استعفا دیکر چلے گئے بعضون نے
بعد انقضاے مدت اقرار نامجات نوکری چھوڑ دی اور بعض اس وقت تک موجود ہین۔ بعض
ایسے بھی تھے کہ اپنے قصور کی سزا مین برطرف کیئے گئے۔ ان موقوف شدہ لوگون کے
مین نام بتانا نہین چاہتا اسلیئے کہ آیندہ جہان کہین وہ جائین اور نوکری کرنا چاہین تو اونہین
کسی قسم کا نقصان نہ پہونچے۔ ہان اگر دنیا کو خود اونکی کیفیت معلوم ہو جاے تو مین اوسکا
ذمہ دار نہین ہون بفحواے آیۂ کریمہ وَلَا تَجَسَّسُوا وَلَا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضًا ۚ أَيُحِبُّ
أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوهُ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ ۔
میری اس پالسی پر بعض وقت نکتہ چینی کی جاتی ہے کہ مین نے غیر ملک کے اشخاص کو کیون
اپنے ہان ملازم رکہا اور لوگون کو تعجب ہوتا ہے کہ بجاے یورپ سے استاد بلانے کے مین
افغانون کو یورپ کیون نہین بہیجتا۔ اسکے اسباب یہ ہین۔
(۱) اس سوال کے جواب مین کہ مجھے اپنی قوم کے لوگونکو صنعت و حرفت سیکھنے کیلئے دوسرے ملکون کو
بہیجنا چاہیے تہا یا نہین مین یہ کہونگا کہ اول تو اسمین خرچ بہت زائد ہے جسکے متحمل اون جانے والے
نوجوانون کے والدین نہین ہو سکتے اور نہ انکی خواہش ہے دوسرے میری گورمنٹ بھی اس قدر

متمول نہین ہے کہ اس قسم کے اخراجات ملک کے خزانہ سے ادا کر سکے۔

(۲) مین نے اکثر اپنے طبیبون اور کاریگرون سے کہا ہے کہ اپنے بیٹون کو حاضر کرین تاکہ مین اونہین ڈاکٹری اور انجینیری وغیرہ کی تعلیم کیلئے باہر بھیجون لیکن اسکا جواب سواے خاموشی کے اور کچھہ نہ ملا

(۳) میری رعایا دوسرے ملکون کی زبان سے ناواقف ہے اسلیئے اگر لوگ یہان سے جائین توکسی قسم کی علم حاصل کرتے مین بہت زیادہ وقت صرف ہوگا کیونکہ اولاً تو اوس ملک کی زبان سیکھنی پڑیگی تاکہ علوم و فنون کی کتابین جو اوس زبان مین ہین اونہین سمجہہ سکین۔ اسوجہ سے مین نے بہ زیر نگرانی منشی سلطان محمد خان ایک محکمہ یہان قایم کیا اور تمام انگریزون اور دیگر ملکون کے اشخاص کو جو مختلف کارخانون وغیرہ مین ملازم تہے حکم دیا کہ منشی مذکور کی وساطت سے اپنی اپنی رپورٹین میرے پاس بہیجا کرین۔ اس محکمہ مین صنعت۔ علم ریاضی۔ علم کیمیا۔ علم طبعی وغیرہ کے متعلق فارسی زبان مین کتابین ترجمہ ہوتی ہین اسی محکمہ کی ایک شاخ ہندوستان مین بہی کہولی جائیگی۔ چند کتابین ترجمہ ہوچکی ہین اور نوجوانون کی تعلیم کے لیئے اونمین سے بعض طبع بہی ہوچکی ہین۔

(۴) میری راے ہے کہ بعض مشرقی اشخاص جو مغربی ملکونمین تعلیم کے لیئے جاتے ہین بجاے وہان کے لوگون کے ہنر و خوبیان حاصل کرنے کے صرف مغربی عیوب و نقایص مثل شراب خواری قماربازی وغیرہ کے سیکہہ آتے ہین اور اکثر مذہبی عقائد کو بہی کہو بیٹھتے ہین۔ اس وجہ سے بہی مین بہتر سمجہتا ہون کہ میرے ملک کے نوجوان میری آنکہون کے سامنے تعلیم پائین۔

(۵) کسی علم کی ایک ملک مین قوی و مستحکم بنیاد قایم نہین ہوسکتی جب تک کہ اوس ملک کی زبان مین اوسکی تعلیم نہو۔

(۶) بالفعل مین اپنی قوم کو برابر ترغیب دیتا رہتا ہون کہ اپنا کام مناسب طور پر اور جلد سیکہہ لین اور غیر ملک کے معلمون کو بہی ہدایت کرتا ہون کہ جسقدر سرعت کے ساتہہ اور کامل طور پر ممکن ہو تعلیم دین تاکہ اگر کبھی وہ نوکری چھوڑکر جانا چاہین تو میری جانب سے کسی قسم کی مزاحمت کا خوف نہو۔ جو قرار نامے کہ انگریزون یا

ہندوستانیون یا دیگر ممالک کے اشخاص کے ساتھ لکھے جاتے ہین اونمین ایک شرط یہ بھی رہتی ہے کہ وہ لوگ اوسوقت تک اپنے وطن جانے کی اجازت نہ پائینگے جب تک کہ اونکے شاگرد اس قابل نہ ہوجائین کہ بلا معلمون کی نگرانی کے کام کرسکین - اِس شرط کا ان غیر ملک کے لوگون پر بہت اچھا اثر ہوتا ہے اسلئے کہ اوسکی وجہ سے وہ دل لگاکر کوشش سے اپنی خدمت انجام دیتے ہین تاکہ بعد انقضائے میعاد مقررہ آرام وخوشی سے اپنے ملک واپس جاسکین - مین خوش ہون کہ اِس ذریعہ سے میرے ملک کو بہت فائدہ پہونچا ہے - مختلف محکمے جو دوسرے ملکون کے اشخاص کی نگرانی مین ستھے اب اہل افغانستان بالکل اونکے منتظم ہین اور بخوبی اپنے کام کو انجام دیتے ہین -

صنعت وحرفت

مین جانتا ہون کہ یہ بڑی حماقت کا کام ہے کہ ہاتھی تو خرید کرلیا جاے اور پہلے سے اوسکے کھانے پینے یا اوسکے رہنے کی جگہہ کا انتظام نہ کیا جاے - اسیطرح یہ بھی عقلمندی سے بعید ہے کہ اسلحہ ودیگر سامان جنگ اور اشیاے تجارت کی ساخت کے لیے کلین خرید کرلی جائین اور پیشتر سے اون خام چیزون کے مہیا کرنیکا انتظام نہ کیا جاے جن سے کہ وہ اشیاء تیار ہونگی اور کلین برابر چلتی رہین گی مین چاہتا تھا کہ معادن اور ملک کی قدرتی پیداوار کو حتی الامکان کام مین لاؤن - ضرورت سب کچھہ کراتی ہے اور گرسنگی اتنا صبر نہین کرنے دیتی کہ معمولی غذا کی موجودگی مین لطیف ولذیذ کھانون کا انتظار کیا جاے - جو لڑائیان کہ وقتاً فوقتاً میرے ملک مین ہورہی تھین اور ہر وقت اونکے چھڑنیکا خوف تھا اون کے لیئے اسلحہ ودیگر سامان کی سخت ضرورت تھی - مجھے ایسے آلات وکلون وغیرہ کی بھی ضرورت تھی کہ جنکے ذریعہ سے معادن افغانستان سے لوہا - کوئلہ - سیسہ تانبا ودیگر فلزات نکالے جاسکین لیکن اِن سب کیلئے اتنا روپیہ درکار تھا کہ مین سلطنت

کی دوسری ضرورتون سے اوسقدر نہین بچا سکتا تھا۔ اس لیے اس سے
پہلے کہ معدنیات کے برآمد کرنے کے بیش قیمت آلات خریدکرون جن سے کہ بڑی
کلون کی روزانہ خوراک کے لیے خام چیزین مہیا ہو سکتین مین نے ابتداًء صرف توپین۔
بندوقین اور کارتوس ڈہالنے کی کلین خریدکین لیکن رفتہ رفتہ مین دوسرے ملکون سے
اس قسم کی اشیا کی درآمد موقوف کر رہا ہون اور افغانستان کی قدرتی پیداوار و معدنیات
وغیرہ کو بتدریج کام مین لا رہا ہون۔ انکی تفصیل مناسب موقع پر کی جائیگی۔
مین پہلے کہہ چکا ہون کہ زمانہ طفولیت مین سبے مجھے نوشت وخواند سے سخت نفرت تھی۔ بجاے
اوسکے اپنے والد کے کارخانون مین کاریگرون کے ساتھہ کام کرنے کا مجھے ازحد شوق تھا۔
اوسوقت اپنی زندگی کی اعلی ترین آرزو یہ تھی کہ کسی طرح معماری۔ بندوق سازی۔ برتن
ڈہالنا۔ نجاری۔ آہنگری اور اسی قسم کے دیگر پیشے سیکھلون اور ان سب مین مین نے کمال
بھی حاصل کیا اور اپنے ہاتھہ سے بلا امداد کسی کاریگر کے یہ تمام چیزین مین اوسی خوبی کے ساتھہ
بنا سکتا تھا جس طرح کہ وہ کاریگر جنہون نے مجھے تعلیم دی تھی۔ دو بندوقین جو مین نے ابتدا
سے انتہا تک بلا کسی کی امداد کے خود بنائین وہ اسوقت کابل مین موجود ہین۔
الغرض اوائل عمر مین دیگر پیشون کی بہ نسبت انجینیری کا مجھے ازحد شوق تھا۔ جس زمانہ مین
کہ مین روسی عملداری مین مقیم تھا جس قدر وقت ملتا تھا صنعت وحرفت سیکھنے مین صرف
کرتا تھا۔ وہین مین نے زرگری۔ مینا کاری۔ ملمع سازی۔ اور چمڑا رنگنا وغیرہ سیکھا۔ میرے
کارخانون کے مہتممون مین سے تین اشخاص (۱) غلام جو کہ اوس صیغہ کا داروغہ ہے
جہان چیزین سوہن کی جاتی ہین (۲) زمان بندوق ساز اور (۳) نجف کارخانہ آہنگری کا مہتمم
اون لوگون مین سے ہین جنہون نے مجھے اُس زمانہ مین یہ کام سکھلائے تھے۔ اس کتاب
مین اسقدر گنجایش نہین کہ اپنے دیگر معلمون کے نام بیان کرون۔

اپنی تخت نشینی کے بعد کچھ تو اس وجہ سے مجبور ہو کر کہ اسلحہ جنگ کی کمی تھی اور نیز اسلئے کہ مجھے صنعت و حرفت کا ازحد شوق تھا مین نے بندوق سازی اور دیگر اشیاء کے بنانے کے لیئے دستی کارخانے جاری کیئے۔ ان مین سے کسی مین دخانی طاقت سے کام نہین لیا جاتا تھا اس زمانہ کے ماہرین سائنس نے جو دخانی طاقت ایجاد کی ہے اوسکے اوصاف و فوائد سے مین بخوبی واقف تھا اور جانتا تھا کہ بڑی طاقتور اور عظیم الشان سلطنتون کو جیسے برطانیہ عظمی ہے جو حیرت انگیز قوت و استحکام اسوقت حاصل ہے وہ محض دخانی طاقت اور اون کی عالمگیر تجارت کی وجہ سے ہے ورنہ انگلستان ایک مختصر جزیرہ ہے اور مین یقینی طور پر جانتا ہون کہ اوسمین ہیرے یا سونے کی کانین نہین ہین۔ لیکن وہان کی دستکاری و تجارت قوم کی بہبودی و فلاح اور سلطنت کے استحکام کا باعث ہے۔

لیکن باوجودیکہ نو ایجاد کلون اور آلات کے فوائد سے مین موثر تھا تاہم میری خارجی و داخلی مصیبتون و ترددات نے صنعت و حرفت کی طرف مجھے ۱۸۸۵ء تک کافی طور پر متوجہ نہ ہونے دیا جبکہ مین اپنے عاقل و فاضل دوست لارڈ ڈفرن وائسرائے ہند سے راولپنڈی ملنے کیلئے گیا اسی زمانہ مین موسیو جرٔوم ایک فرانسیسی انجنیر سے جو راولپنڈی مین برقی روشنی کی کلون اور انجنون کی نگرانی کرتا تھا مجھسے ملاقات ہوئی۔ مجھے معلوم ہوا کہ وہ نہایت واقفکار اور ہوشیار شخص ہے اور گو صرف برقی انجنیری کا ماہر سمجھا جاتا ہے تاہم اوسکا عام تجربہ علم جرثقیل کے متعلق بہت زیادہ ہے۔ اسوجہ سے مین نے اوسے اس غرض سے نوکر رکھ لیا کہ کابل مین بھی زمانۂ حال کے یورپین اصول کے مطابق کارخانے قایم کرونگا۔ میرا انجنیر اپنے ہمراہ ایک اور ہندوستانی شخص کریم بخش کو لایا جو برقی روشنی کے آلات سے خوب واقف تھا اور اسوقت تک کابل مین موجود ہے۔

موسیو جرٔوم پہلا یورپین انجنیر ہے جو میری سلطنت مین داخل ہوا۔ کابل مین وہ تھوڑے ہی دن رہا

کو بھی واپس نہ کیا اور جنرل امیر احمد خان کو لکھ بھیجا کہ اپنے لیئے ایک اور منشی مقرر کرلین
ایک مقام جو علم گنج کے نام سے مشہور ہے مین نے ان کارخانون کے بنانے کے لئیے
منتخب کیا اسلیئے کہ وہ شہر کابل کے باہر بھی ہے اور نزدیک بھی ہے - قرب وجوار کے قطعات
زمین مین وہ سب سے بڑی جگہہ ہے اور صحت کے لئیے بھی اچھی ہے - اس مقام سے
بہت اچھا منظر دکھلائی دیتا ہے اور ایک طرف نہر ہے جس سے انجنون وغیرہ کے
لیئے پانی لیا جاسکتا ہے اور دوسری طرف جانب نشیب دریاے کابل تمام بیکار
و غلیظ پانی بہالیجانے کے لیئے روان ہے -

مین نے میر منشی کو حکم دیا کہ مسٹر پائن کو ساتھ لیجاکر وہ مقام دکھلاوین اور رپورٹ کرین
کہ کارخانون کے لیئے وہ جگہہ مناسب ہے یا نہین - غرضکہ اپنے منجمون سے مشورہ کرکے
اور ساعت سعید دیکھکر ۱۷ - اپریل کو محتاجونکو خیرات و مٹھائی تقسیم کرنیکے بعد عمارت کی نیو ڈالی گئی
مسٹر پائن نے خرادنے کی کل اور دو چار اور کلین مع اون انجنونکے جو مسیو جیروم نے
خرید کئے تھے چلانی شروع کین - چند ماہ کے قیام کے بعد اونہون نے انگلستان جانے کی
اجازت چاہی اور کلین ہندوستانی کاریگرون کے سپرد کین - سترہ مہینے بعد وہ کابل واپس
آئے لیکن اس عرصہ مین اون تمام کلون کے حالات دریافت کرنے مین مصروف رہے
جنکا اجرا کابل مین ہونے والا تھا - اوسی زمانہ مین مین نے دو اور انگریزی انجنیر مقرر کیئے اور
اوس سال سے مختلف خدمات پر انگریزون کو ملازم رکھنا شروع کیا - اسکے دو سبب تھے
اولاً یہ کہ تجربہ کار انگریز میری رعایا کو انجنیری اور دیگر علوم سکھلائین - دوسرے یہ کہ افغانون اور
انگریزون مین باہمی اختلاط اور ربط وضبط زیادہ ہو تاکہ قدیم نفرت جو دونون قومون مین تھی وہ
اونکے دلون سے دور ہو - اسلیئے کہ دونون سلطنتون مین دوستانہ برتاؤ ہے اور دونون کا فائدہ
و نقصان بھی یکسان ہے - علاوہ برین میری خواہش تھی کہ اہل انگلستان میرے ملک کی

ترقی کا ذکر اپنے ہی ہموطنون سے سنیین. جس عمدہ طور پر اہل افغانستان اون انگریز مرد اور عورتون کے ساتھہ پیش آئے جو کابل آئی تھین اوس سے ثابت ہوتا ہے کہ جب ہم اونہین اپنا دشمن تصور کرتے تھے تب تو اونکی جان کے خواہان ضرور تھے لیکن جب کہ وہ اہل افغانستان کے فائدہ کے لیئے مقرر کیئے گئے تو ہر طرح اونکی خاطر و مدارات کی گئی اور دوستون کی طرح اونکے ساتھہ سلوک کیا گیا۔

دوسرا انگریز جو مسٹر پائن کے بعد کابل آیا وہ مسٹر اُومیرا دندان ساز تھے۔ میرے لیئے دانت بنانے آئے تھے اور ۱۸۹۵ء کے اخیر مین جب وہ ہندوستان واپس گئے تو جو کچھہ اونہون نے کابل مین دیکھا تھا اوسے نہایت حیرت اور خوشی کے ساتھہ اسطرح بیان کیا۔ "سب سے تعجب خیز یہ امر ہے کہ امیر افغانستان از حد محنت کرسکتے ہین۔ کیسا ہی شفقت طلب اور مشکل کام ہو اونکے لیئے وہ آسان ہے۔ اپنی رعایا کی عرضداشتین وہ ہمیشہ نہایت دلجوئی و مستعدی سے سنتے اور اونکی چارہ جوئی کرتے ہین۔ مثلاً ایک روز وہ گھوڑے پر سوار یا پاپیادہ جارہے تھے کہ پغمان کی راہ پر ایک ضعیفہ ملی۔ اوس نے اپنی درخواست بڑہا دی جسے دیکھتے ہی امیر نے گھوڑا روک لیا اور اوسے آگے آنے کو کہا۔ اسکے بعد اوسکی درخواست شروع سے آخر تک پڑہی بہت سے سوالات اوس سے کیئے اور نہایت مہربانی و ملائمت سے کچھہ دیر تک اوس سے گفتگو کرتے رہے وہ ضعیفہ مطمئن اور خوش ہوکر چلی گئی۔ ایک روز امیر اپنی مالی مشکلات کا ذکر کررہے تھے اثنائے گفتگو مین کہنے لگے "میرے ملک کی آمدنی کا صرف چوتھا حصہ میرے خزانہ مین آتا ہے۔ دوسرا ربع صرف بڑی مشکل سے مجھے ملتا ہے۔ تیسرا میری رعایا سے تو ضرور وصول کیا جاتا ہے لیکن مجھہ تک نہین پہنچتا اور باقی چوتھا لوگ نہین جانتے کہ کیسے ادا کرین"

مسٹر اومیرا افغانستان مین اپنی ایک یادگار چھوڑ گئے اور وہ یہ ہے کہ مین نے ایک ہتھیار کاریگر صوفی عبدالحق کو اونکے سپرد کیا کہ اون سے دندان سازی سیکھے چونکہ وہ تھا کہ اونکے

کابل سے روانہ ہونے کے پہلے وہ اس فن کو حاصل کرلے مین نے عبدالحق کو دہمکایا کہ اگر بہت جلد اور اچہی طرح یہ کام نہ سیکہا تو مین نہایت سخت سزا دونگا۔ زیادہ عرصہ نہین گذرا تہا کہ عبدالحق نے پوری طرح دندان سازی سیکہلی جسکا باعث کچہ تو خوف سزا تہا اور کچہ یہ وجہ بہی تہی کہ مسٹر اومیرا انہین چاہتے تہے کہ اونکا شاگرد مصیبت مین گرفتار ہو اور اس لئے محنت وجانفشانی سے اوسے جلد تعلیم دی۔ دوسرا سبب یہ بہی ہوسکتا ہے کہ خود مسٹر اومیرا ضرورت سے زیادہ کابل مین نہین رہنا چاہتے تہے۔ صوفی عبدالحق نے چند اور اشخاص کو دانت بنانا اور اوزار کے ذریعہ سے اونہین اوکہاڑنا سکہلا دیا ہے۔ جس سے لوگون کو اب بہت سہولیت ہوگئی ہے اس لئے کہ پیشتر جب کبہی دانتونکی تکلیف ہوتی تہی تو دوسرے ملکون مین جانا پڑتا تہا۔ جب مسٹر اومیرا مجہہ سے رخصت ہوئے تو مین نے اونہین علاوہ دیگر انعام واکرام کے ایک اعزازی تمغہ طلائی عطا کیا۔

مسٹر پائن کی غیر حاضری مین ہندوستانی وکابلی کاریگرون نے اوس چہوٹے کارخانے کو جاری رکہا۔ سال بسال اس کارخانے کو وسعت دیگئی اور وقتاً فوقتاً حسب ضرورت نئی عمارتین اوسکے متعلق بنائی گئین مارٹنی ہنری اور سنائیڈر بندوقین وکارتوس بنانے کی کلین منگائی گئین اور اون عمارتون مین قایم کی گئین۔ علی ہذا القیاس لکڑی چیرنے اور ہر قسم کے نجاری کے کام کی کلین بہی نصب کی گئین۔ علاوہ برین مفصلۂ ذیل کلین مین نے خرید کین اور چلائین۔

مارٹنی ہنری اور دیگر بندوقون کے کارتوس بنانے کی کل۔ خراد نے کی بڑی کلین۔ توپون اور بندوقون کی نال بنانے کی کلین۔ ایک سو اسپی طاقت کے دوسری کلون مین گرم پانی پہونچانے والے انجن معہ بوئیلرون کے کل سے چلائے جانے والے ہتہوڑے اور بوئیلر جوتا بنانے اور چمڑا سینے کی کلین آلات بارود سازی۔ صابون اور بتیان بنانے کی کلین۔ دارالضرب میں

روپیہ بنانے کے ٹھپے اور چھاپے۔ عرقیات و شراب وغیرہ کھینچنے کے بھبکے۔ وباغی یعنی چمڑا رنگنے اور پکانے کی کلین آلات کشاورزی۔ بھاری توپین بنانے کے لیئے فلزات کو گلا کر صاف کرنے اور آہنگرون کے کام کی بھٹیان۔ تلوارین اور کارتوس کی ٹوپیان بنانے اور کارتوس بھرنے کی کلین۔ بھاری توپون کے گولے بنانے اور ڈھالنے کی کلین اور اسی قسم کی اور مختلف کلین۔ اب تک مین ہرسال اِن کلون کے ذخیرے کو بڑھاتا اور حسب ضرورت نو ایجاد آلات خرید کرتا جاتا ہون۔

اِن کارخانون کے شروع کرنے مین ابتدا مجھے از حد دقتین پیش آئین۔ میری رعایا اِن نو ایجاد چیزون سے واقف نہ تھی اور اسوجہ سے اِس قسم کے نئے خیالات کے بالکل خلاف تھی اوسکی لاعلمی و جہالت کس حد تک بڑھی ہوئی تھی اسکے اندازہ کرنے کے لیے صرف ایک مثال کافی ہوگی۔ سنہ ۱۸۸۵ع مین جبکہ مین راولپنڈی گیا تھا۔ ایک فوٹوگرافر نے میری تصویر کھینچنے کی غرض سے کیمیرا ایک موقع پر لگا رکھا تھا۔ جب ہم اوس طرف سے گذرے تو میرے دربار کا ایک اعلیٰ اہلکار یعنی قاپچی باشی دوڑ کر گیا اور کیمیرا کے شیشہ کو دونون ہاتھون سے چھپا لیا مین نے پوچھا کہ ایسا کیون کرتے ہو تو جواب دیا کہ وہ خداوند! حضور نہین سمجھتے۔ یہ ایک نئی وضع کی توپ ہے جو کہ یہ شخص جناب پر چلانا چاہتا ہے'' مین کھلکھلا کر ہنس پڑا اور اوس سے کہا ''او ریش سفید تیرا دل جہالت کی وجہ سے تاریک ہے۔ علیحدہ ہو اور اِس شخص کو میری تصویر کھینچنے دے،، اِس بیچارے نے تصویر کھینچنے کا کیمیرا پہلے کبھی نہین دیکھا تھا اسیلئے نہین سمجھ سکا کہ وہ کیا تھا حالانکہ مین نے سمجھانے کی کوشش کی لیکن مجبور ہو کر خاموش ہونا پڑا۔

جب مین نے یہ کارخانے جاری کیئے تو لوگون نے ہر قسم کی چہ میگوئیان شروع کین کہنے لگے کہ مجھے معلوم نہین کہ کل کی بہ نسبت ہاتھ سے بہتر کام ہوتا ہے۔ جو اہلکار کارخانے مین

کام کرتے تھے اونھین بدنام کیا کہ سلطنت کے دشمن ہین اور کلین خریدنے کے بہانہ سے روپیہ ملک سے باہر نکالے دیتے ہین - مین اس مخالفت اور ان لغویات سے سخت عاجز آگیا تھا لیکن جو راہ اپنے لیے قرار دے لی تھی اوس سے منحرف نہ ہوا - کیونکہ مین بخوبی جانتا تھا کہ جب تک میرے پاس اوسی قسم کی توپین بندوقین اور دیگر اسلحہ جنگ نہ ہون جو دوسری قومون کے پاس تھے اپنی سلطنت کو قایم رکھنا اور دشمنون کی زیادتیون اور حملون سے ملک کو محفوظ رکھنا ناممکن تھا۔

اسمین شک نہین کہ جو روپیہ مین نے کلون پر خرچ کیا اوسکا ثمرہ عرصہ کے بعد ملا یہ کثیر رقمین خزانہ سے ادا کی گئی تھین اور مجھے اکثر خیال ہوا کرتا تھا کہ اتنا روپیہ فضول ان کارخانون مین رکا پڑا ہے - لیکن مین نے ہمت نہ ہاری - ہر سال جتنا روپیہ کہ اس کام کے لیئے بچا سکا اوس سے کلین خریدتا گیا اور جون جون کلون کی تعداد بڑھتی گئی اونکے لیے کارخانے کی عمارت بھی بڑہاتا گیا - مین اب بھی سال بسال یہی کرتا جاتا ہون جسکا یہ نتیجہ ہے کہ میرے ملک کی تجارت وحرفت کو بہت وسعت اور ترقی حاصل ہوئی ہے۔

الحمد للہ کہ مجھے ہمیشہ کلون اور صنعت وحرفت کا شوق تھا اور مین اونکی قدر ومنزلت سے خوب واقف تھا - مین جانتا تھا کہ ہیرے کو ہیرا ہی کاٹ سکتا ہے اور یہ کہ اگر دشمن سے برابری کی لڑائی لڑنے کا ارادہ ہو تو جدید ترین وضع اور اوسی قسم کے ہتیارون سے اوسکا مقابلہ کرنا چاہیئے جو وہ خود استعمال کرتا ہو سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین۔

ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد	ساعد سیمین خود را رنجہ کرد

اسی لیئے جب کبھی میرے کاریگر عاجز ہو جاتے تھے کہ ایک خاص ہتیار کو کس طرح بنانا چاہیئے تو مین اونھین اوسکا طریقہ بتاتا تھا اور میری ہدایت اور اپنی کوشش ومحنت کے ذریعہ سے وہ آخرش کامیاب ہو جاتے تھے - اس قسم کی بہت سی نظیرین پیش کر سکتا

ہون لیکن اس موقع پر صرف ایک ہی مثال پر اکتفا کرون گا۔
۱۸۹۳ء مین جب کہ لارڈ لینسڈون نے میری ہوچکس توپین روک لین تو میرے کاریگرون نے کہا کہ بلا نمونہ کے اوس قسم کی توپین بنانا ناممکن ہے۔ لہذا مین نے میر منشی کو حکم دیا کہ ہوچکس توپون کے تمام پرزون کی پیمایش اور اونکی ساخت کی شرح کیفیت وغیرہ کا میرے سامنے انگریزی سے فارسی مین ترجمہ کرین اور توپ کے مختلف حصون کی لنبائی چوڑائی۔ دبازت۔ اور شکل و صورت فارسی مین لکھکر مجھے دین۔ اس کام سے فارغ ہوکر اونہون نے کل کیفیت مجھے فارسی مین سمجھائی اور مینے تمام کابلی اور ہندوستانی کاریگرون کے سردارون کو اپنے سامنے بلوایا اور اونہین ہدایت کی کہ اونکا تمام پرزے لکڑی کے بنانے چاہئین۔ جب وہ تیار ہوگئے تو آزمایش کی گئی کہ ایکدوسرے کیساتھ اچھی طرح جکڑ بیٹھتے ہین یا نہین اسکے بعد پہلے اس توپ سے لکڑی کے گولے چھوڑے گئے اسی طریقہ سے جیسے کہ اصل توپ سے چھوڑے جاتے ہین جب اس امتحان مین خاطرخواہ کامیابی ہوئی تو مینے حکم دیا کہ اوسی نمونہ کے مطابق ایک توپ بنائی جاوے لیکن اوسی دہات اور اونہین اجزا کی جس سے کہ اصل ہوچکس بنائی جاتی ہے۔ ٹھیک اوس چوبی نمونہ کی طرح توپ بنانے مین ہم کامیاب ہوگئے حالانکہ اصل توپ ہمارے پاس نہ تھی۔ چلاکر اوسکا امتحان کیا گیا اور اسمین وہ بالکل صحیح ثابت ہوئی۔ مین نے میر منشی اور کاریگرون کا شکریہ ادا کیا اور اونکی تعریف کی اور بارہ ہزار روپیہ نقد اور خلعت عطا کیے جس سال کہ سر مارٹیمر ڈیورینڈ اور اونکی سفارت کے دیگر افسر کابل ہوے تھے تو وہ کابلی اور یوروپین ساخت کی توپون مین تمیز نکر سکے۔
اس طریقہ سے ہمنے نقشون کے ذریعہ سے میکسم۔ گارڈنر۔ اور کیٹلنگ توپین تیار کین۔ انکے متعلق تمام ہدایتونکا میر منشی فارسی مین ترجمہ کردیتے تھے۔ لیکن ابکے نمونے بھی ہمارے پاس موجود تھے الحمدللہ کہ اسوقت تقریباً ایک لاکہ آدمی سڑک بنانے معماری۔ صنعت و حرفت معادن مین

کام کرنے اور اسی قسم کی دوسری باتون مین مشغول ہین جنکی کہ مینے ملک مین ابتدا کی - اس سے ثابت ہوتا ہے کہ میرے ملک نے کس قدر نمایان ترقی کی ہے اور یہ کہ ایسی کثیر تعداد کے لیے بسراوقات کا ذریعہ نکل آیا جسکی وجہ سے وہ بجاے دستور سابق چوری و رہزنی کرنے اور قافلون کو لوٹنے کے اپنا وقت مفید کامون مین صرف کرتے ہین پیشتر کوئی پیشہ وہ نہین کرتے تھے اور جس طرح ممکن ہوتا تھا روزی کماتے تھے مثل مشہور ہے کہ کاہلی برائی کی جڑ ہے اور "خانۂ خالی را دیو میگیرد" اور ہمارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے الکاسب حبیب اللہ -

میرے بیٹون اور جانشینون کو یہ ہرگز نہین خیال کرنا چاہیئے کہ جو کچھ فائدہ میرے ملک کو پہونچا ہے وہ صرف اسلحہ جنگ بنانے کی وجہ سے - ہان یہ ضرور ہے کہ یہ صنعتین ملک کی دولت اور تجارت بڑھانے کا ذریعہ ہین - جو روپیہ کہ دوسرے ملکون مین جاتا وہ اب افغانستان ہی مین صرف ہوتا ہے - اگر میری رعایا مالدار ہو تو سلطنت بھی قوی مضبوط اور محفوظ ہوگی اسلئے کہ اکثر بلوے و بغاوتین بیکاری اور روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے ہوتی ہین جن لوگون کے پاس مال و متاع ہے وہ قدرتی طور پر خواہشمند ہوتے ہین کہ امن رہے تاکہ انہین نقصان نہ پہونچے اور سمجھتے ہین کہ بجاے لوٹ مار مین وقت ضایع کرنے کے توانگر ہونا کہین بہتر ہے -

اور بھی چند قسم کی کلین ہین نے خریدین اور انہین کام مین لایا مثلاً ایک ایسا ہلکا انجن جسے باسانی ایک مقام سے دوسرے مقام پر اوٹھا کر لیجا سکین اور چند میل ریل کی پٹریان اور ایک اور انجن بھاری توپین کھینچنے کیلئے - مین نے برقی روشنی کا انتظام بھی کیا ہے اور نیز ٹیلیفون قایم کی ہے - اس کام کیلئے شروع مین چند ہندوستانی اور کابلی کاریگر جنہون نے ہندوستان مین یہ کام سیکھا تھا مقرر کیے گئے لیکن مسٹر بردن نے ۱۸۹۴ء مین ان

کاموں کو بہت ترقی دی اور سب سے بڑی کامیابی اونہیں برقی روشنی مین حاصل ہوئی۔

دارالضرب یعنی ٹکسال

جب مین تخت نشین ہوا تو ٹکسال اوسی قدیم صدیون کے بوسیدہ طریقہ پر چلائی جاتی تہی یعنی بلا کسی کل کے روپیہ ہاتہ سے ڈہالا اور بنایا جاتا تھا۔ پرانے روپیہ کی ایک جانب یہ الفاظ تھے۔ "ضرب دارالسلطنت کابل" اور سال ضرب اور دوسری طرف میرا نام تھا "امیر عبدالرحمن" لیکن بلا کسی قسم کے امیری نشان یا دیگر نقش کے۔ ۱۸۹۶ء مین اہل افغانستان نے مجھے "ضیاء الملت والدین" کا خطاب دیا اور اوسوقت سے تمام سکو نپر ایک طرف یہ خطاب اور دوسری طرف میرا امیری نشان ہوتا ہے تانبے کے پیسے اور دو پیسے والے سکے ہوتے ہین اور چاندی کا روپیہ (ہندوستانی بارہ آنے کے برابر) قران (اٹہنی) اور تنگہ (چوّنی) مسٹر میکڈرمٹ نے جو کلکتہ کی سرکاری ٹکسال مین کام کر چکے تہے میرے کابلی کاریگرون کو یہ سکے بنانے سکہائے اور جب سے وہ گئے ہین اونکے شاگردون نے بلا کسی اعلیٰ کاریگر کی نگرانی کے کام کیا ہے۔ کابل کی ٹکسال مین اسی ہزار سے ایک لاکہہ تک روزانہ روپیہ تیار ہو سکتا۔ اور صرف روپیہ ہی میرے کاریگر نہین بنا سکتے بلکہ ٹہپے اور چہاپے بہی بناتے ہین جسکی وجہ سے سوائے اون آلات کے جو کہ پہلی بار انگلستان سے منگائے گئے تہے کبہی تازہ اوزار باہر خرید کرنے کی ضرورت نہ ہوئی اور سب کابل ہی مین تیار کیے گئے۔

مارٹنی ہنری بندوقون کے کارتوس بنانا

ابتدا مین یہ اور سنائیڈر بندوقون کے کارتوس کابل مین کلین جاری ہونے کے پہلے ہاتہ سے بنائے جاتے تہے تعداد مین کم ہوتے تہے اور عمدہ قسم کے نہین بن سکتے تہے۔ مین نے ضروری کلین خرید کر مسٹر مڈلٹن کو کارتوس اور اوسکے متعلق اوزار بنانے کیلئے مقرر کیا۔ اونکے

کام سے مین نہایت خوش ہوا اسلیئے کہ تھوڑے ہی عرصہ مین اونہون نے میرے کاریگرون کو
ایسی اچھی تعلیم دی کہ وہ سب چیزین اب بلا کسی نگرانی کے عمدہ طور پر بنا سکتے ہین - آج کل
کارتوس ایک بے جوڑ ٹکڑے کو ٹھونک کر بناتے ہین اور استعمال کے بعد کئی بار اوسے بھر سکتے
ہین - ان مستعمل کارتوسون کے دوبارہ بھرنیکے لئے کابل مین ایک خاص کل موجود ہے ایک
مرتبہ استعمال کرنے سے کارتوس کا خول پھیل جاتا ہے اور اوسکی صورت شکل بگڑ جاتی ہے
اس کل کے ذریعے وہ پھر حالتِ اصلی پر آجاتا ہے اور نئی ٹوپی لگا کر اور سوراخ کر کے
دوبارہ بھر دیا جاتا ہے - دس ہزار کارتوس میرے کارخانے مین روزانہ تیار ہو سکتے ہین
اور اگر ضرورت ہو تو اسکے دوچند -

سنائیڈر بندوقون کے کارتوس بنانیکے آلات

یہ کارتوس بھی جیسا کہ لکھ چکا ہون پہلے ہاتھ ہی سے بنائے جاتے تھے - لیکن اس کام کی بھی
کلین خرید کر مین نے مسٹر اڈورڈز کو نوکر رکھا کہ جو کام مسٹر مڈلٹن نے مارٹنی ہنری بندوقون کے
لئے کیا وہی کام سنائیڈر بندوقون کے لیئے وہ کرین - علی ہذا القیاس یہ کارتوس بھی اب کابلی
کاریگر بلا امداد بیرونی اشخاص کے بناتے ہین - روزانہ دس گھنٹے کام کر کے دس ہزار کارتوس
بنائے جا سکتے ہین اور بشرط ضرورت بیس ہزار - مسٹر اڈورڈز نے میرے آدمیون کو توپون
اور گولون وغیرہ کے پیمانے بنانا بھی سکھایا - وہی کارتوس جو کہ مارٹنی ہنری بندوقون کے لیئے
استعمال کئے جاتے ہین میکسم - گیٹلنگ اور گارڈنر توپون مین بھی چھوڑے جا سکتے ہین
اسلیئے کہ نالین اس وضع کی بنائی جاتی ہین کہ ایک ہی انداز کے کارتوس مستعمل ہو سکین -

مارٹنی ہنری بندوق اور دیگر اسلحہ مثل تمنچہ وغیرہ بنانیکی کلین

کلین جاری ہونے کے پیشتر بندوقین بھی کابل مین دستی بنتی تھین لیکن اونمین بھی وہی عیب
ہوتے تھے جو دستی کارتوسون مین یعنی یہ کہ سوا چند از حد ہوشیار کاریگرون کی بندوقون کے

جنکی تعداد نہایت ہی کم تھی ایسی بندوقین اس قدر عمدہ نہین ہوتی تہین اسلیئے مین نے مکمل آلات مارٹنی ہنری بندوقین بنانے کے لیئے خرید کئے اور مسٹر کیمرن کو نوکر رکھا جو کہ گورنمنٹ ہندوستان کے کارخانون مین بمقام دم دمہ ملازم رہ چکے تھے اونہون نے کاریگرون کو صرف اپنا ہی کام کامل طور پر نہین سکہلایا بلکہ کارتوس سازی کے کام کو بہی ترقی دی نیز توپون اور تمنچہ وغیرہ کے دیگر مختلف کارخانون کو میرے خیال مین جتنے انجینیر توپ و بندوق سازی کے لیئے مین نے مقرر کئے اون سب سے مسٹر کیمرن زیادہ ہوشیار تہے میری گورنمنٹ کو اونکے کام سے بہت فائدہ ہوا۔ جہانتک اون سے ہوسکا کابلی کاریگرونکو تعلیم دی اور اپنا کام خوب دل لگا کر کیا۔ اونہون نے مجھے ایک فہرست خاص کتابون کی دی جو کہ ہر قسم کے اسلحہ جنگ کی ساخت و استعمال کے متعلق تہین۔ یہ کتابین دوکانون مین نہ ملین اسلیئے اوس فہرست کو اپنے سفیر کے پاس ہندوستان بہیجکر ہدایت کی کہ گورنمنٹ ہند سے اونہین حاصل کرین۔ اپنے سفیر کرنل ولی احمد خان کے ذریعہ سے فارن سکرٹری ہند سے مین نے درخواست کی اور کتابین ملگئین جنمین سے بعض فارسی مین ترجمہ ہوچکی ہین یہان نئے اوزار کے ذریعہ سے پندرہ مارٹنی ہنری بندوقین مکمل روزانہ تیار ہوسکتی ہین اور اگر ضرورت ہو تو اسکی دوچند۔ گویہ کلین صرف مارٹنی ہنری بندوقین بنانے کیلیئے ہین تاہم وہی خرادنے اور سوراخ کرنے کے اوزار تیز چلنے والی بندوقون اور بی شقوا ور دیگر توپون اور بندوقون کے بنانے مین استعمال کیئے جاسکتے ہین اور صرف چند نئے آلات اونکے لیئے کام مین لائے جاتے ہین اسیطرح جیسا کہ سکہ بنانے مین صرف ٹہپہ بدلنے سے سونے چاندی کے ہر قدر کے سکے ایک ہی کل مین تیار ہوسکتے ہین۔

انجن بوئیلر۔ آہنگرون اور توپچیون کا کام

جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے بندوقین اور توپین کابل مین کلین جاری ہونے سے پہلے

ہاتھ سے بنائی جاتی تہین اور جو انجن مین نے شروع مین خرید کیے وہ ہلکے اور چھوٹے
تھے اور انکے لیے علیحدہ بوئیلرون کی ضرورت نہ تھی - اس لیئے مین نے مجبوراً ایک انجن
سوا سی طاقت کا دوسری کلون کو گرم پانی پہونچانے اور کارخانے کے کام کو وسعت دینے
کے لئے خرید کیا - ساتھ ہی جسوقت کہ کارتوس ٹکسال کی کلین اور صابون و بتیان بنانے کی
کلین خریدی گئین تو مین نے ضروری سمجھا کہ دخانی طاقت سے چلنے والے ہتھوڑے
اور بوئیلر بھی منگانے چاہئین اسلئے کہ ان تمام کلون کیلئے بوئیلرون کی ضرورت تھی - ان سب
ضرورتون سے اور بھٹیون اور آہنگری کے دیگر کام کے لیئے مین نے ایک عمر رسیدہ
و تجربہ کار انگریزی انجنیر مسٹر اسٹوارٹ کو ملازم رکھا - مسٹر اسٹوارٹ صرف بڑے تجربہ کار اور
لائق شخص ہی نہ تھے بلکہ نہایت جفاکش - مستعد اور ظریف تھے - اور گو عمر زیادہ تھی تاہم
اپنے کام مین نہایت چست و چالاک تھے - اونھون نے تمام مندرجہ بالا کام شروع
کئے اور میرے کابلی اور ہندوستانی کاریگرون کو تمام و کمال تعلیم دی جسکا یہ نتیجہ ہے
کہ مین نہایت خوشی کے ساتھ اسوقت کہہ سکتا ہون کہ میرے کاریگر اب خود انجن - بوئیلر
اور بھٹیان بنا سکتے ہین جس کارخانہ مین چیزین ڈہالی جاتی ہین اوسکے داروغہ مسمی سلام نجار
نے بعض دیگر اشخاص کی امداد سے دوسری کلون مین گرم پانی پہونچانے والے انجن کا
ایک چوبی نمونہ بنایا یہ بالکل انگریزی انجن کی طرح تھا اور جب بنکر تیار ہوگیا اور مین نے دیکھا
کہ اچھی طرح خاطرخواہ چلتا ہے تو مین نے اون سب کی تنخواہین دو چند کردین جو کہ اوسکے
بنانے مین شریک تھے اور اسکے علاوہ چھہ ہزار روپیہ نقد اور خلعت عطا کئے - یہ دیکھکر
ایک اور کاریگر قاسم نامی کو جو کندہ کار و نقشہ نویس تھا ہمت ہوئی اور اوس نے ایک اور
چھوٹا انجن چوبی نہین جیسا کہ نجار نے بنایا تھا بلکہ اصل دھات یعنی لوہے - فولاد اور تانبے کا
تیار کیا میرے سامنے اس انجن مین کوئلہ پانی ڈالا گیا اور اوس سے ایک چھوٹی سی خراد نے

کی کل چلنے لگی - اس شخص کو بھی اوسکی کاریگری کیلئے مین نے انعام دیا - ہماری توپین بنانے جس دہات سے کارتوس بنتے ہین اوسکے نرم کرنے اور سکہ کی چاندی ملایم کرنے کی تمام بھٹیان اور نیز دخانی ہتوڑے - ڈہالنے کے کام کی بھٹیان اور دیگر مختلف کام جو آہنگری سے متعلق ہین اب سب میرے کابلی کاریگر اونہین انجام دیتے ہین - مسٹر اسٹوارٹ نے جو کارہاے نمایان کیے ہین اون سے مین نہایت خوش ہون -

جس خوبی سے کہ ہندوستانی اور کابلی کاریگرون نے مسٹر پاین کی غیر حاضری مین کارخانے جاری رکہے وہ قابل تعریف ہے - چلنے دن مسٹر پاین میری ملازمت مین رہے نصف سے زیادہ مدت وہ افغانستان سے باہر رہے اسیلئے کہ کابل کے موسم سرما کی سخت سردی وہ برداشت نہین کرسکتے تہے اور مجبوراً انگلستان چلے جاتے تہے - علاوہ کارخانے جاری کرنیکے مسٹر پاین نے اور خدمتین بہی کین جنکا دوسرے موقع پر ذکر کیا جائیگا بعض لوگون کو تعجب ہوتا ہوگا کہ ایسی بہاری کلین ہمنے کابل مین کیونکر منگائین یعنی دخانی طاقت سے چلنے والا بہاری ہتوڑا - اٹھائیس فٹ لانبی خراد نے کی کلین بڑے انجن اور نیز اسی قسم کے آلات جس حالت مین کہ افغانستان مین ریل نہین ہے - اسکا جواب صرف اس قدر کافی ہوگا کہ بلاشبہ اونہین کابل تک لیجانے مین راہ مین سخت دشواریان پیش آئین لیکن میرا عزم بالجزم اون دقتون سے کہین زیادہ بڑہا ہوا تہا -

آبکاری

کارتوسون کی ٹوپیون اور دیگر کامون کے لیئے پارے کا تیزاب بنانے کیواسطے روح شراب کی جب ضرورت ہوتی تہی تو وہ تہوڑی تہوڑی دستی آلات سے کہینچی جاتی تہی اور اس کام کیلئے کوئی کل نہ تہی - افغانستان مین انگور کشمش - اور اسی قسم کے دیگر پہل کثرت سے ہوتے ہین مین نے خیال کیا کہ بڑا نفع ہوگا اگر شراب وغیرہ صاف کرنے کی بہٹیان قایم کی جائین

اس کام کے لیئے کلین خرید کی گئین اور کارخانہ جاری کیا جسمین پندرہ سو بوتلین شراب
کی آٹھ گھنٹے مین تیار ہو سکین ۔ برانڈی اور دیگر شرابون کے بنانے کی بھٹیان بھی قایم
کی گئین یہ شرابین ملک کے باہر بھیجنے اور اپنی رعایا کے غیر اسلامی حصہ کے استعمال کیلئے ہین
اس کارخانے سے پہلے چند ارمنی عیسائی جو کابل مین بود و باش رکھتے تھے شراب کھینچا
کرتے تھے اونہین دیکھکر اور لوگون نے بھی یہ کام شروع کیا تھا اور بعض شریفون اور
خوانین نے بھی ایسا ہی کیا بلکہ آخر الذکر اشخاص تو اپنے مکانون مین یہ کام کرتے تھے
چونکہ نہ تو اوستاد اور نہ اونکے شریف شاگرد فن آبکاری سے واقف تھے اسیلیے جو شراب
کہ وہ کھینچتے تھے وہ ایسی مضر اور خراب ہوتی تھی کہ اوسکے پینے والے مختلف امراض
مین مبتلا ہو جاتے تھے اور عام طور پر اونکی صحت خراب ہو جاتی تھی ۔ چونکہ مذہب اسلام
مین شرابخواری ممنوع ہے مینے اون تمام اشخاص کو سخت سزائین دین جو کسی قسم کی شراب
بناتے بیچتے یا خریدتے تھے ۔ ان قیود و ممانعتون کی وجہ سے امیر شیر علیخان اور امیر محمد اعظم
خان کے زمانہ مین جو شرابخواری کی خراب عادت لوگون مین پیدا ہو گئی تھی جاتی رہی ۔
بعدہٗ مین نے چند کابلی کاریگر جو شراب کشی کی پرانی ترکیب سے واقف تھے اور ارمنی عیسائیون
کے ماتحت کام کر چکے تھے نئے اور بہترین طریقے سیکھنے کیلئے ماہر کئے اور ایک ہندوستانی
آبکار مسمی رام سنگھ اونکا معلم مقرر کیا گیا ۔ غرضکہ یہ کام بھی اب میرے ملک کے لوگ
بلا بیرونی اشخاص کی امداد کے انجام دیتے ہین ۔

دباغی اور بوٹ سازی اور کلون کیلیے چرمی تسمے بنانا

جس زمانہ مین مین توپون بندوقون و دیگر اسلحہ جنگ اور تجارتی اشیاء کی ساخت کیلئے
کلین خریدنے اور کارخانے قایم کرنے مین سرگرم تھا اُسکے ساتھ ہی اس امر کی طرف بھی

مخاطب تہا کہ کلون وغیرہ کیلئے جن اشیاء فلزات کی ضرورت تہی وہ بہی ملک ہی مین پیدا ہونی چاہئیین تاکہ اپنے کارخانون کیلئے خام چیزون کے خریدنے کیلئے مجہے دوسرے ملکونمین نہ جانا پڑے اس ذریعہ سے جو روپیہ اس کام پر خرچ کیا جائیگا بجاے دوسری قومون کے خوشحال کرنے کے اپنے ملک مین رہیگا اور جو نفع ہوگا وہ میرے خزانہ مین آئیگا۔ اس نظر سے مینے مختلف کارخانے کابل مین جاری کئے کہ اس قسم کی اشیاء بنائی اور پیدا کی جائیین بالفعل مین اس مسئلہ پر از حد غور کر رہا ہون۔ اسلیئے کہ ایک مرتبہ گورنمنٹ ہندوستان نے اون سب چیزون کی ہندوستان سے آنے کی ممانعت کر دی تہی جو کہ اسلحہ وغیرہ بنانے مین استعمال کی جاتی ہین۔ اس سے مینے یہ سبق حاصل کیا کہ یہ تمام کارخانے فضول ہین جب تک کہ جن چیزون سے سامان حرب وغیرہ تیار ہوتا ہے خاص افغانستان مین پیدا نہ ہون۔ اگر ایسا ہو جاے تو اس بارے مین ہم دوسرے ملکون کے محتاج نہ رہین گے اور اس سے بہت بڑا فائدہ ہوگا اسلیئے کہ کوئی بڑی سلطنت جب چاہے فولاد۔ لوہا۔ تانبا اور پیتل کی برآمد روک سکتی ہے جسکے موقوف ہوتے ہی ہین اپنے کارخانے ہی بند کر دینے پڑینگے۔ لہذا تمام ضروری کلین زمین کے کہودنے۔ لوہا۔ فولاد اور سیسہ گلا کر صاف کرنے اور تانبا پیتل اور کوئلہ برآمد کرنے کیلئے مینے قائم کی ہین۔ اور روز بروز جون جون مجہے نئی ترکیبین معلوم ہوتی جاتی ہین ان کامون مین ترقی کی جاتی ہے۔

ایک نہایت بیش قیمت شے جو ہندوستان اور یورپ سے خرید کرنی پڑتی تہی کمایا اور رنگا ہوا چمڑا تہا جس طرح کارخانون کو وسعت ہوتی تہی اسیطرح اسکا خرچ روز بروز بڑہتا جاتا تہا۔ بہت سی چرمی چیزون کی توپخانہ کے متعلق ضرورت ہوتی تہی مثلاً بوٹ۔ پیٹیان کلون کے لیئے تسمے لگام۔ ساز اور دیگر مختلف اشیاء۔ اس ضرورت کو رفع کرنے کیلئے مینے تمام ضروری کلین اور اوزار ہر قسم کا چمڑا کمانے اور رنگنے کیلئے خرید کے اور

اب خدا کے فضل سے کابل میں چمڑا کمایا اور رنگا جاتا ہے اونہیں ترکیبوں سے جو انگلستان
ہندوستان ۔ایران ۔اور روس مین مروج ہین غیر ملک کے لوگون مین سے جس شخص نے
اس محکمہ مین نام پیدا کیا وہ مسٹر ٹاسکر ایک انگریز دباغ تھا ۔اوس نے کابل کے کارخانہ
دباغی کے داروغہ مسمی اعظم کو تمام ترکیبین اس فن کے متعلق جو اسوقت انگلستان مین رائج
ہین سکھلائین اور اُس زمانہ سے اسوقت تک اب تمام کام میرے ملک کے کاریگر کرتے ہین
ایک دوسرے انگریز مسٹر تھورنٹن نے غلام حیدر کو جو کابل کے چمڑا رنگنے والونین اوستاد ہے
انگریزی رنگون کا استعمال تبلایا اور یہ کام بھی آجکل میرے کابلی کاریگر انجام دیتے ہین۔
ایرانی چمڑے کیلئے جو کہ خاصکر ہمدان[۵۱] مین کمایا اور رنگا جاتا ہے مین نے دو کاریگر اوس
مقام سے اسلئے بلائے کہ میرے کاریگرون کو اپنی ترکیبین سکھلائین ۔لاہوری چمڑے
کیلئے بھی مینے یہی کیا جسکے بنانے مین کابلی کاریگر اب خوب ہوشیار ہوگئے ہین اور ٹھیک
اُسیطرح کام کرتے ہین جیسا کہ ہندوستانی کاریگر۔روسی لک دار چمڑا مین خود بنانا جانتا تھا
اور خود اپنے کاریگرون کو سکھلایا ۔مین اون تمام اشخاص سے نہایت خوش ہون جنہون
نے میرے آدمیون کو نہایت کوشش و جانفشانی سے چمڑے کا کام سکھایا اور خصوصاً
ہمدان کے ایرانی کاریگرون کا اس بارہ مین نہایت ممنون و مشکور ہون ۔
گو میرے کاریگر چمڑا کما اور رنگ لیتے تھے تاہم بوٹ اور تسمے بنانے کی قابلیت کسی مین
نہ تھی ۔اسلئے مین نے احمد نامی ایک شخص کو جو روس کی ازبک رعایا مین سے تھا ملازم
رکھا کہ کابلی کاریگرون کو روسی ترکیب ان اشیا کی ساخت کی تبلائے یہ شخص حج کے لئے
مکہ معظمہ جا رہا تھا اور اسلئے نہین چاہتا کہ کابل مین قیام کرے ۔مین نے اوس سے
بحث کی اور حدیثون سے ثابت کر دیا کہ دوسرے لوگون کا کام بر لانا اوس مقدس مقام کی

[۵۱] ایران کا ایک شہر جو چمڑے کی تجارت کے لئے مشہور ہے ۔

زیارت سے بہتر ہے۔ اپنی تائید مین مینے اون ولی اعظم حضرت عبداللہ احرار رحمتہ اللہ علیہ کا قول بہی پیش کیا جو حسب ذیل ہے۔

"بہت سی نمازین پڑہنا کاہلی اور کام سے جی چورانا ہے۔ بہت سے روزے رکہنا کفایت شعاری ہے اور اوس سے کہانا بچتا ہے۔ لیکن ایکدوسرے کی مدد کرنا جوانمردی کی عبادت ہے"
القصہ اوس نے میری ملازمت قبول کی اور میرے کاریگرون کو اپنے فن مین تعلیم دی۔
میرا ایک چچیرا بہائی جب جلاوطن ہوکر ہندوستان مین تہا تو اوس نے وہان بوٹ بنانا سیکہا تہا اور نام اوسکا سردار کریم خان تہا۔ مین نے بہت کچہ بحث مباحثہ کے بعد اوسے سمجہایا کہ شاہی خاندان کے کسی شخص کیلئے اسمین کوئی ہتک یا رسوائی و بےعزتی نہین ہے کہ اپنے ہاتہہ سے کام کرے جیسا کہ بعض جاہل افغان یقین کرتے ہین۔ برخلاف اسکے یہ نہایت شرم کی بات ہے کہ کوئی شخص کام نہ کر سکے۔ مین نے ایک دوسرے شخص کے ساتہہ جو کہ ہزارہ قیدی تہا اور فن بوٹ سازی سے واقف تہا اوسے شریک ہونے کیلئے کہا اور دونون نے یہ تجارت کابل مین شروع کی۔ اب دوسرے جوتا بنانے والون نے بہی اون سے یہ کام سیکہا ہے اور چمڑا سینے اور بوٹ سازی کی کلون کے ذریعہ سے جو مینے خرید کی ہین ہزارون بوٹ کابل کے کارخانے اور نیز دیگر شہرونمین روزانہ تیار ہوتے ہین اور فوج اور بازارون مین فروخت ہوتے ہین۔ جو روپیہ کہ ہرسال بوٹ۔ چمڑے کے تسمے ساز۔ و دیگر اشیا کی خریداری کیلئے باہر بہیجا جاتا تہا وہ اب ملک ہی مین رہتا ہے جس سے صریحاً بڑا فائدہ ہے۔ میرا ارادہ یہ حکم جاری کرنیکا ہے کہ بوٹ خواہ اور کوئی چرمی شئے باہر سے نہ منگائی جائے اور لوگ ملک کی بنی ہوئی چیزین خرید کرین۔ لیکن ابہی اس قسم کے حکم کے اجرا مین کسیقدر توقف کرونگا تاکہ کافی تعداد لوگون کی اس فن سے ماہر ہوجائے اور متواتر بکثرت مال تیار ہونے لگے کہ بلحاظ ضرورت کمی واقع نہو۔ مین نے یہ حکم تو دیدیا ہے

کہ کچا چمڑا بلا خاص سرکاری اجازت کے افغانستان سے باہر نہ بہیجا جائے۔ یہ کیسی خراب بات تہی کہ میرے ہی ملک کا چمڑا دوسرے ملکو نمین جائے اور وہان رنگنے کملانے اور تیار ہونیکے بعد پہر واپس آئے اور چار چند قیمت پر میری ہی رعایا کے پاس فروخت کیا جائے!

صابون اور بتیان بنانا

مختلف صوبون مین اس کام کی مین نے پہلے اسطرح ابتدا کی کہ ان چیزون کے ہاتہہ سے بنانے کا حکم دیا۔ چونکہ اہل افغانستان گوشت خوار ہین یہان چربی بکثرت ہے اور خاصکر ملک کے سرد حصونمین جانورون کی چربی اسقدر جلد ضایع نہین ہوتی جتنی کہ گرم ملکون مین جانکہ سرد ملکونکے مقابلہ مین بہیڑون اور گایون مین بہت کم چربی ہوتی ہے اس صنعت کی ابتدا سے پہلے زیادہ حصہ چربی کا بیکار سمجہکر اسیطرح پہینک دیا جاتا تہا لیکن یہ دونون ہاتہہ سے بنائی ہوئی چیزین محض اوبالی ہوئی چربی ہوتی تہی اور کوئی دوسری شے اوسمین نہین ملائی جاتی تہی۔ بالفعل میرے پاس ان کے بنانے کے تمام ضروری آلات مکمل موجود ہین یہ صیغہ سرکاری آمدنی کا بڑا ذریعہ ہے گو جسقدر مین چاہتا تہا ابہی اوسے اتنی ترقی اور وسعت نہین ہوئی ہے۔ میرا ارادہ ہے کہ افغانستان کے ہر بڑے شہر مین یہ کارخانہ جاری کرون تاکہ ان چیزونکے ایک شہر سے دوسرے شہر کو لیجانے مین جو گاڑی وغیرہ کا کرایہ جاتا ہے وہ بچ جائے اسیطرح مینے باربرداری کا خرچ بچانے کیلئے ملک کے مختلف حصونمین گوسفند ذبح کرنے کیلئے شاخین قایم کی ہین۔ جن صوبونمین کہ ابہی تک کلین نہین پہونچی ہین وہان ہاتہہ سے صابون و بتیان بنائی جاتی ہین۔ ان چیزون کیلئے بہی جو روپیہ کہ پہلے باہر جاتا تہا وہ اب ملک ہی مین رہتا ہے۔

وردیان تیار کرنیکا محکمہ و توشہ خانہ

زمانہ گذشتہ مین بادشاہ اور تمام فوجی و ملکی افسر خوانین وہر فرد بشر افغانستان مین از حد

بڑے پائیجامے پہنا کرتا تھا اور اونکے پائینچے گزون وسیع ہوا کرتے تھے یعنی ایک
ایک پائیجامہ مین پندرہ پندرہ گز کپڑا صرف ہوتا تھا۔ علاوہ نہایت بدنما ہونے کے
یہ اعلیٰ درجہ کا اسراف تھا جسکی نسبت خدائے تعالیٰ کلام پاک مین فرماتا ہے ان اللہ لا یحب المسرفین
علاوہ فضول خرچی کے اس احمقانہ رسم کی وجہ سے لوگ نہایت کاہل ہو گئے تھے اور چلنے
مین گزون کپڑا پیچھے گھسیٹنا پڑتا تھا۔ اسے موقوف کرنے کیلئے مین نے چند ہندوستانی
خیاطا جو ہندوستان مین فوج کے لئے انگریزی وردیان سینے کا کام کر چکے تھے مقرر کئے
اور سیکڑون درزی کام سیکھنے کیلئے اونکے سپرد کئے۔ اونہون نے تمام سپاہیون و دیگر
ملکی ملازمون کیلئے وردیان تیار کین جنکی قیمت مین نے سپاہیون وغیرہ کی تنخواہون سے
وضع کر لی۔ ساتھہ ہی مین نے حکم دیا کہ جو شخص اپنے کام پر پرانی وضع کے بڑے اور بدنما
پائیجامے پہنکر آئیگا اوسکی چھہ مہینے کی تنخواہ ضبط کر لی جائیگی۔ ہندوستانی درزیون کی
تراش بھے کسیقدر پسند نہ تھی اسلئے مین نے ایک انگریز کاریگر مسٹر والٹر نامی ملازم رکھا
جس نے کہ جو کم و بیش نقص تھا رفع کر دیا۔ مسٹر والٹر اور میر منشی نے ایک کتاب لکھی جسمین
کہ جن مختلف طریقون سے انگلستان مین وردیان قطع کی اور سی جاتی ہین اونکے نقشے
دئے ہین اس کتاب مین پیمایش کے بھی تمام ضروری قواعد لکھے ہین اور بتلایا ہے کہ مختلف
قد و قامت کے سپاہیون کیلئے کس قدر کپڑا وردی مین صرف ہوتا ہے۔ اس سے یہ فائدہ
ہے کہ درزی چوری نہین کر سکتے کیونکہ محاسب ان قواعد کی رو سے معلوم کر سکتا ہے
کہ واقعی کس قدر کپڑا خرچ ہوا ہوگا۔

میرے تمام ملکی و فوجی افسر اپنی وردی سے باسانی پہچانے جا سکتے ہین اور ہر شخص کا
عہدہ یا درجہ وردی سے معلوم ہو جاتا ہے مثلاً تمام افسران ملکی مثل سردار۔ گورنر۔ افسر۔ مختلف
محکمون کے حکام بالا۔ سکرٹری اور درباری اہلکارون کے اوسی درجے کے مساوی التنخواہ فوجی

افسرون کی طرح وردیان پہنتے ہین گویا کہ اس طریقہ سے ملکی حکام بہی سپہ سالار۔ جنرل۔ بریگیڈیر۔ کرنل۔ کپتان۔ لفٹنٹ وغیرہ کی طرح وردیان پہنتے ہین۔ میرے دربار مین تنخواہ اور سرکاری عہدے کے لحاظ سے اونکی کرسیان ہین۔ میرے حکم سے ایک کتاب لکہی گئی ہے جسمین خاص قواعد مختلف وردیان پہننے اور دربار مین رتبہ اور عہدے کے مطابق جگہہ ملنے کے متعلق درج ہین۔ یہ کتاب میرے بیٹے سردار حبیب اللہ خان کے پاس ہی اور اس امر کی نگرانی اونکے سپرد ہے کہ ہر شخص اونکے یا میرے دربار مین باقاعدہ وردی پہنکر حاضر ہوتا ہے اور مناسب جگہہ پر بیٹہتا ہے یا نہین مثلاً ہر ملکی اہلکار جسکی سالانہ تنخواہ بارہ ہزار کابلی روپیہ یا اس سے زیادہ ہے سپہ سالار کا درجہ رکہتا ہے اگر آٹہہ ہزار ہے تو جنرل اور نائب سپہ سالار کا ہم رتبہ ہے۔ پانچ ہزار ہے تو بریگیڈر اور چار ہزار ہے تو کرنل کا درجہ اور علی ہذا القیاس اسیطرح اور۔

ممکن ہے کہ بعض اشخاص جو اپنے عیوب کو نہ دیکہکر دوسرے لوگون کی نکتہ چینی کے نہایت مشتاق رہتے ہین کہتے ہون کہ مین روپیہ کا بڑا لالچی ہون سینے اس قسم کی خبرین کئی مرتبہ سنی ہین۔ وہ کہتے ہین کہ مقتضائے انصاف ہویا نہو مین ہر ذریعے سے روپیہ جمع کرتا ہون۔ مین ایسکے جواب مین یہی کہونگا کہ اس قسم کی لغویات کے جواب دینے کی کوئی ضرورت نہین معلوم ہوتی۔ ملک کی حفاظت و امن و امان اسی پر منحصر ہے کہ فوج و اسلحہ جنگ کی کافی تعداد و مقدار رہے اور یہ بلا روپیہ کے نہین ہوسکتا حالانکہ کسی سابق امیر نے اتنی مالگذاری در روپیہ ملک سے نہین وصول کیا جتنا کہ مین وصول کرتا ہون تاہم مین پیشتر کی بہ نسبت تنخواہ بھی سپاہیون کو زیادہ دیتا ہون۔ جو لوگ اس قسم کی نکتہ چینیان کرتے ہین۔ مین اونہین اون اشعار کی طرف مخاطب کرتا ہون جو کہ ایک مذہبی پیشوا و ولی کامل خواجہ احرار ہراتی نے فرمائے تہے۔ اور اونکا مطلب

یہ ہے وہ جسے خدا کی محبت ہے اور اوسے روپیہ کی محبت نہین لیکن جو شخص خدا کے واسطے روپیہ سے محبت کرتا ہے وہ خدا سے بھی محبت کرتا ہے[۵۱]

مطبع و تعلیم

امیری تخت نشینی سے پیشتر تمام افغانستان مین کوئی چھاپنے کی کل یا مطبع نہ تھا اور تعلیم کی جانب تو اسقدر بے التفاتی تھی کہ مین نے پوری سلطنت مین ایسے تیس اشخاص کیلئے اشتہار دیا جو اپنی زبان مین نوشت و خواند کر سکین اور کل تین آدمی مجھے اس قسم کے

---

۵۱ یہ اوس قصہ کی طرف اشارہ ہے کہ خواجہ صاحب موصوف چار سو برس ہوئے کہ وسط ایشیا کے بڑے متمول اشخاص مین شمار کئے جاتے تھے۔ اونکے مریدون مین سے ایک شخص دور دراز مقام سے ایک ماہ کے سفر کے بعد اونکی خدمت مین حاضر ہوا لیکن یہ خیال کرکے کہ اونہین روپیہ کی محبت ہے اونکی جانب سے سست عقیدہ ہوگیا۔ اتفاقاً ایک روز ایک غریب بیوہ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئی اور کہا کہ میرا اکلوتا بچہ بیمار ہے اور طبیبون نے کہا ہے کہ اوسکا علاج صرف یہی ہے کہ عربی گھوڑے کا جگر کباب کرکے اوسے کھلایا جائے لیکن شرط یہ ہے کہ اس جگر مین دو سفید داغ بھی ہون خواجہ صاحب نے اپنا ایک عربی گھوڑا اوسے دیا اور اوسکی حالت پر رحم کھا کر قیمت نہ لی۔ لیکن جب گھوڑا مارا گیا تو اوسکے جگر مین سفید داغ نہ نکلے۔ خواجہ صاحب نے دوسرا گھوڑا دیا لیکن اوسکی بھی یہی کیفیت تھی یہانتک کہ ایکسو گھوڑے قتل کرنے پر جگر مطلوبہ حاصل ہوا اور وہ بیوہ خوش ہوکر اپنے مکان گئی۔ یہ قصہ دیکھکر اوس مرید نے اپنی رائے تبدیل کردی اور اوسے معلوم ہوا کہ اون بزرگ کا روپیہ محض غریبون اور لاچارونکی امداد کے لئے تھا۔ اسکے بعد خواجہ صاحب کو اپنے مرید کے خیالات کی نسبت الہام ہوا اور آپ نے وہ الفاظ فرمائے جو اوپر بیان کئے گئے ہین۔ ان الفاظ کو سنکر اوس مرید پر اور بھی زیادہ اثر ہوا خاصکر اسوجہ سے کہ اوس نے دیکھا کہ اوسکے دل کی بات خواجہ صاحب کو معلوم ہوگئی۔

دستیاب ہوئے۔ الحمد للہ کہ میری رعایا مین سے آجکل ہزارون آدمی لکھ پڑھ سکتے ہین اور مختلف مضامین کی ہزارون کتابین سرکاری کاغذات اسٹامپ۔ ہنڈیان وغیرہ کابل کے مطبع مین چھپتی اور شایع ہوتی ہین۔ لوگون کی تعلیم کے لئے تمام شہرون اور قصبون اور فوج کی ہر پلٹن کے لئے مدارس کھولے جارہے ہین اور خداوندکریم کو منظور ہوا تو کابل مین بہت جلد ایک مدرسہ عالیہ قایم کیا جائیگا جہانکہ یورپ کے طریقون کے مطابق مختلف علوم کی تعلیم دیجائیگی۔ مین نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ اہل کابل شریک ہوکر ایک نیم سرکاری اخبار کابل مین جاری کرین۔

جو شخص کہ کابل مین مطبع کھولنے کے لئے تعریف کا مستحق ہے وہ منشی عبدالرزاق مرحوم دہلوی تھے۔ اونہون نے لعارضہ بخار قضا کی لیکن چھاپے کا کام اکثر اہل کابل کرتے ہین جنھین کہ منشی مرحوم نے کام سکھلایا تھا۔ اونکی خدمات کی یادگار مین اونکی بیوہ اور بیٹیون کو مین اونکی پوری تنخواہ دیتا ہون۔

دیگر صنعتین و حرفے

اگر اُن تمام کامون کی تصریح کرون جو مین نے افغانستان مین جاری کئے ہین تو بہت زیادہ جگہہ درکار ہوگی۔ اسلئے کافی ہوگا اگر علاوہ متصرحہ بالا صنعتون کے جنکا ذکر اس باب مین ہوا ہے مفصلۂ ذیل صنعتون کا اور ذکر کرون جنکی یا تو ابتدا ہوچکی ہے یا جو شروع کی جارہی ہین وھو ہذا۔ یورپین اور مشرقی وضع کی ٹوپیان بنانا دوربین اور اون آلات کے بنانے کی کلین جن کے ذریعے سے توپین چھوڑنے کے لئے فاصلہ دریافت کیا جاتا ہے۔ ہلیو گرافی[ل۵] اور اس فن کے

[ل۵] ہلیو گراف ایک آلہ ہے جس سے چند علامات کے ذریعے سے دور دراز کے فاصلے سے گفتگو کرسکتے ہین۔

متعلق تمام ضروری اشیاء (میرے زمانہ سے پہلے ملک مین اس سے کوئی بھی واقف نہ تھا) بارود اور چھرے بنانا۔ سونے کا تار کھینچنے اور سنہری لیس بنانے کی کلین۔ ایرانی اور ہندوستانی طرز کے قالین بافی کی کلین نیز پردے اور کرسیان بنانے دستار بافی۔ خیمے تیار کرنے۔ ملمع سازی اور اسلحہ جنگ بنانے کی کلین علاوہ اُن اسلحہ کے جنکی تصریح اس باب مین پہلے ہو چکی ہے جیسے کہ تلوارین اور گولون کے فلیتے اور ٹوپیان۔ تمنچے اور نیزے۔ مینا کاری۔ کاغذ سازی تیزاب بنانے کی کلین۔ جلد سازی۔ بسکٹ اور کیک بنانا۔ لالٹین اور آئینہ سازی سوئیان بنانے اور کپڑا سینے کی کلین۔ چاندی۔ تانبا۔ پیتل۔ فولاد۔ اور لوہا گلانے کی بھٹیان اور پردے۔ نجاری اور معماری کے مختلف کام۔ سنگتراشی اور اوس وضع کا فرش سنگین بنانا جیسا کہ دہلی کی مشابہہ عمارتون مین ہے۔ تیل نکالنے اور بگل اور فوجی بینڈ[۵۱] کے لئے دوسرے باجون کے بنانے کی کلین۔ مین نے یہ بھی انتظام کیا ہے کہ جنگی قیدی یا دہ لوگ جو مختلف سنگین جرمون کے لئے سزایاب ہوتے ہین اگر کوئی پیشہ یا صنعت جانتے ہون تو اوس فن کے اوستاد کے ماتحت رکھے جائین اور جب پورے طور پر اپنا کام سیکھ لین تو قید سے رہائی پاکر اپنی لیاقت کے مطابق نوکر رکھے جائین اور اونکی تنخواہ مقرر کی جائے اونہین بالکل وہی تنخواہ دیجاتی ہے جو کسی معمولی کاریگر کو۔ اس طریقہ سے مین نے ایک بڑی تعداد

[۵۱] کابل مین فوجی بینڈ بالکل اوسی قسم کے ہوتے ہین جیسا کہ انگریزی فوج کی ہر رجمنٹ مین بینڈ اور فوجی تعلیم و تربیت کے متعلق کتابین انگریزی سے فارسی مین ترجمہ ہوئی ہین فوج یا کسی محکمہ مین داخل ہونے سے پہلے ہر امیدوار کو ایک امتحان دینا ضرور ہے۔

(مولف)

کاریگرون کی جمع کرلی ہے ورنہ مین اپنی رعایا مین سے کسی کو کارخانہ مین نوکری کرنے کے لیئے مجبور نہین کرسکتا تھا - چونکہ قیدیون کو رہا ہونے کا نہایت شوق ہوتا ہے اِس لیئے اونہون نے اپنا کام جلد سیکھہ لیا اور مین نے اونکے ساتھہ یہ سلوک کیا کہ کام کی اُجرت دیکر اونہین آزادی دی جسکے عوض مجھے عمدہ اور شکرگزار کاریگر ملگئے -

باب سوم

محکمہ جات سرکاری

میں نہیں چاہتا کہ ضرورت سے زیادہ تفصیل اس قسم کے معاملات کی کروں جس سے ناظرین گھبرا جائیں لیکن یہ کتاب بالکل ناکمل ہوگی اگر کوئی امر ایسا فروگذاشت ہو جائے جو ظاہر کرتا ہو کہ کن ذریعوں سے میرے عہد حکومت میں ملک نے ترقی کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ افغانستان کے صحیح حالات عموماً اسقدر کم لوگوں کو معلوم ہیں کہ جو کچھ میں بیان کرونگا اوس سے واقفیت تو درکنار اس سے پہلے کبھی کسی نے اوسے سنا بھی نہ ہوگا میں خوب جانتا ہوں کہ دوسرے ملکوں کے بعض اشخاص نے جو وقتاً فوقتاً کابل آئے ہیں افغانستان کے داخلی و خارجی حالات کے متعلق اپنے تئیں مستند واقفکار تصور کرکے دنیا کے روبرو غلط خیالات ظاہر کئے ہیں۔ ایسے لوگ جو مضامین لکھتے ہیں اونہیں پڑھکر اکثر مجھے لطف آتا ہے اس لئے کہ یہ صاف ظاہر ہے کہ سرحد افغانستان سے پانچ سو میل سے زیادہ نزدیک وہ کبھی نہیں آئے ہیں۔ لہذا اور بھی ضرورت ہے کہ میں صحیح حالات اگر زیادہ تفصیل کے ساتھ نہیں تو جسقدر ممکن ہو تحریر کروں۔ مجھے مطلق فرصت نہیں ہے لیکن اپنے دیگر فرائض اور ضروری کاموں سے تھوڑا سا وقت اس کام کیلئے بھی وقف کرونگا میری تخت نشینی سے پہلے مختلف سرکاری محکمے با یکدیگر ایسے مخلوط تھے کہ مشکل

سے کہا جا سکتا تھا کہ کوئی محکمہ ہے بھی یا نہین۔ مثلاً ایک شخص مصطفٰے نامی تھا جو وزیر
بخشی۔ محاسب اعلیٰ۔ بلکہ سب کچھہ کہا جا سکتا تھا۔ اوسکے متعلق دس یا اسیقدر محرر
تھے اور ملک کا تمام انتظام اپنے خواب کے کمرے مین بیٹھکر کیا کرتا تھا۔ کوئی دفتر اوسکا
نہ تھا بعض وقت مین نے لوگونکو کہتے سنا ہے کہ وہ انتظام نہایت عمدہ تھا اس لیئے
کہ کوئی محکمہ نہ تھا اور ہر شے اسقدر آسان تھی اور ایسی سادگی سے کیجاتی تھی کہ سلطنت
کا کل انتظام ایک شخص انجام دیتا تھا۔ اس قسم کے فقرون سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ لوگ
امور سلطنت اور اوسکی انتظامی حالت سے بالکل بے بہرہ ہین اور اس لیئے اونکی رای قابل توجہ نہین
ہان یہ ضرور ہے کہ جو گورنمنٹ صرف اتنے محررون سے چلائی جا سکے جنکی تعداد کسی
تھوک فروش دوکاندار کا حساب وکتاب رکھنے والون سے بھی کم ہو تو وہ گورنمنٹ ضرور محض
ایک مختصر گورنمنٹ ہوگی۔ دوسرا امر یہ ہے کہ اوس ایک شخص کو از حد وسیع اختیارات
حاصل تھے اور بیجا احکام جاری کرنے اور خورد برد کرنیکا بھی پورا موقع تھا۔ بلا خوف صحیح و
غلط سیاہ وسفید جو دل چاہتا کر سکتا تھا۔ اور اوسکے حساب وکتاب کو کوئی جانچنے والا نہ تھا
مشرقی فرمانرواؤن کی اسی قسم کی بے التفاتیان جو کاہلی اور اپنے فرائض سے غافل ورناواقف
ہونے کی وجہ سے ہوتی ہین گذشتہ زمانہ مین بہت سی سلطنتون کے زوال کا بڑا باعث
ہوئی ہین الانسان مرکب من الخطاء والنسیان ہر شخص غلطی کر سکتا ہے۔ ہم سب
مین عیب اور خوبیان دونون ہین لیکن جب تک کوئی فرمانروا یا افسر محکمہ اپنی حکومت
وکار متعلقہ کے جزو وکل حالات سے خبردار رہتا ہے اور اپنے تمام اہلکارون سے زیادہ نہین
تو اونکے برابر ضرور محنت کرتا ہے تو امید کی جا سکتی ہے کہ وہ ترقی کریگا۔ اکثر تو یہ ہوتا ہے
جیسا کہ بعض ہندوستانی فرمانروا خاندانون کی نظیرین موجود ہین کہ حکمران مہینون اپنے حرم سرا سے
باہر قدم نہین نکالتے۔ ایسی حالت مین کسطرح ممکن ہے کہ وہ اپنی رعایا کی خبر یا دو خیرہ سن سکین

اور اون کے حق مین وادرسی کرین شیخ سعدی علیہ الرحمتہ نے خوب فرمایا ہے ؎

تو کے بشنوی نالۂ داد خواہ	بکیوان برت کلۂ خواب گاہ

مجھے ازحد افسوس ہے کہ ابھی تک افغانستان مین کار سرکاری کے لیئے مختلف محکمے مناسب طور پر ترتیب نہین ہوئے ہین مجھے اسوجہ سے اکثر تکلیف ہوا کرتی ہے کہ میرے اہلکار یہ نہ جانکر کہ کون سا کام خاصکر اون سے متعلق ہے ایک محکمہ کا کام دوسرے محکمہ کے کام مین ملا دیتے ہین اور اپنے اختیارات کو ایسے کامون کے کرنے کے لیئے وسعت دیتے ہین جو اون کے محکمہ سے مطلق تعلق نہین رکھتے تاہم مجھے یقین ہے کہ جس حالت مین افغانستان نے اسقدر تھوڑی مدت مین ایسی نمایان ترقی کی ہے تو اوس کے محکمے اور دفاتر بھی بہت جلد مناسب طور پر آراستہ اور ترتیب پذیر ہو جائینگے۔

مین نے اپنی سلطنت کے محکمجات اور ضوابط کو دو حصون مین تقسیم کیا ہے۔ اول جنگی یعنی نظامی و دوم ملکی۔ ہر شخص عملی طور پر سپاہی ہے اور غزا[۱] یعنی سچائی اور دین و ایمان کے لیئے لڑنا ہر باشندہ کا فرض ہے۔ ہر سچے مسلمان کو اپنے دین کیلئے لڑنا چاہیئے۔

محکمہ جنگی یا نظامی

اس سے پہلے کہ فوج کے مختلف حصون کی تفصیل کیجاے یہ کہدینا ضرور ہے کہ تمام اسلحہ جنگ اور اونکے متعلق صنعتون و حرفون کا انتظام جسکی بابت دوم مین تشریح کی گئی ہے محکمہ جنگی کے ماتحت ہے جملہ داروغہ ہاے کارخانجات اور کاریگرون کو ملٹری سکرٹری کے دفتر سے تنخواہین ملتی ہین

[۱] بعض لوگ لفظ غزا کے معنی سے واقف نہین اور سمجھتے ہین کہ ہر مسلمان کیلئے لازم ہے کہ دوسرے مذہب والون سے بلا وجہ جنگ آزمائی کرے۔ سچے مسلمانون کو جاننا چاہیئے کہ غزا کے معنی ہین "اپنے بچاؤ کے لیے کسی ایسی قوم سے لڑنا جو کہ اون کا ملک چھیننے کی کوشش کرے یا اونکے مذہب مین مزاحمت کرے .. اور کوئی مذہبی لڑائی بلا فرمانروائے ملک کے حکم و ہدایتون کے نہین لڑی جاسکتی" (مولف)

ہین - دوسرے ملکون کے ملازمین اور کاریگر یعنی ہندوستانی - انگریز وغیرہ زیادہ تر اسی دفتر سے تنخواہ پاتے ہین اس لیئے کہ فوجی دفترون سے تنخواہ ماہوار باقاعدہ اور نقد خزانہ سے دیجاتی ہے برخلاف اس کے ملکی اہلکارون کی تنخواہین محاصل ملک سے دیجاتی ہین - ان اہلکارون کو خزانہ کی طرف سے ایک حکمنامہ دیاجاتا ہے جس پر محکمہ مال کے کسی افسر کی اور نیز میری مہر ہوتی ہے - اس طریقہ سے تنخواہین سال مین ایک بار اور کبھی چھٹے مہینے دیجاتی ہین لیکن ایک سال کی پیشگی ہوتی ہین - اس حکمنامہ کو برات کہتے ہین اور اہلکار خود یہ حکمنامے لیجاکر جن لوگون کے پاس سرکاری مالگذاری محصول اور ٹیکس وغیرہ باقی ہون اون سے روپیہ وصول کر لیتے ہین -

اس کتاب مین اپنی فوج کی تعداد بیان کرنا مناسب ہوگا اسیلئے فوج کے مختلف حصون کا صرف ایک مختصر خاکہ اس مقام پر کھینچنا کافی ہے -

فوج کے مختلف حصے

میری فوج مفصلۂ ذیل حصون مین منقسم ہے - (۱) توپخانہ - (۲) رسالہ - (۳) پیدل - پولیس - ملیشیا (یعنی خاصہ دار) خوانین سوار (یعنی ملیشیا سوار جو بلحاظ زمینداری یا اون وظیفون کے جو گورنمنٹ دیتی ہے خوانین ملک سے متعلق ہین) - اور والنٹیر ہر شخص جس کی عمر سولہ سال سے زیادہ اور ستر سے کم ہے والنٹیرون مین داخل ہے اور اس کا انتظام اس طرح کیا جاتا ہے کہ اہل افغانستان خود آٹھہ آدمیون مین ایک آدمی اس خدمت سے لیئے دیتے ہین اور جب تک وہ قواعد سیکھتا اور فوجی تعلیم پاتا ہے اوس کے تمام اخراجات کے کفیل ہوتے ہین - اس تعلیم کے بعد وہ واپس جاکر کاشت وغیرہ کرنے لگتا ہے یا اور جو پیشہ اوس کا ہو اور اون آٹھہ آدمیون مین سے ایک اور شخص اوسکی جگہہ آکر تعلیم پاتا ہے - یہ قاعدہ صرف ۱۸۹۶ء مین خود لوگون کی درخواست پر جاری کیا گیا مین جبریہ ملازمت سے کے

نہایت سخت خلاف ہون۔ مین نہین چاہتا کہ لوگ خلاف مرضی اپنے کوئی کام کرنے پر مجبور کیئے جائین یا فوج مین داخل ہون۔ اہل افغانستان نہایت شجاع خیال کیئے جاتے ہین اور اونمین سے ہر شخص پورا سپاہی ہے لیکن بلا قواعد اور مناسب تعلیم و تربیت کے کیسے ہی بہادر کیون نہون یوروپین اقوام کی باقاعدہ و تربیت یافتہ افواج سے وہ ہرگز مقابلہ نکر سکین گے۔ اس لیئے مین متذکرہ بالا قاعدہ کے اجرا سے خوش ہون اور چونکہ اب میری قوم کے پاس باقاعدہ فوج لڑنے کے لیئے موجود ہے اور روپیہ بھی رسد وغیرہ کے مہیا کرنے کے لیئے ہے مجھے خدا پر بھروسہ ہے کہ ہم بڑی سے بڑی سلطنت کے حملون سے جو ہمارے ملک لینے کا ارادہ کرے اپنے تئین محفوظ رکھ سکین گے۔ گویا کہ اس سے ثابت ہو جائے گا۔ کہ موجودہ افغانستان وہ افغانستان نہین ہے جو پیشتر تھا اور گذشتہ زمانہ کی کیفیت محض خواب و خیال تھی۔ اس کے متعلق مجھے ایک واقعہ یاد آیا جو کہ روس کی عملداری مین میری بود و باش کے زمانہ مین پیش آیا تھا مین اوسے مختصر طور پر یہان بیان کرتا ہون روسیون نے ایک نہایت بھاری توپ قلعے اوڑانے کی مشق کے لیے نصب کی تھی اور مین تماشہ دیکھنے کی غرض سے وہان موجود تھا۔ ایک روسی افسر نے مجھ سے کہا کہ یہ توپ اسلیئے لائی گئی ہے کہ قلعہ ہرات پر حملہ کیا جائے اور اوسے مسمار کر کے فتح کر لیا جائے۔ مین نے جواب دیا کہ "اگر خداوند کریم نے سلطنت افغانستان میری قسمت مین لکھی ہے تو جس مقام پر کہ یہ توپ بالکل غیر موثر ثابت ہوگی وہ ہرات ہوگا لیکن اگر مین فرمانروا اسکے ہرات نہ ہوا تو مین نہین کہہ سکتا کہ کیا پیش آئے گا" اوس روسی نے حقارت سے جواب دیا "آپ ہماری گورمنٹ کے وظیفہ خوار ہین ایسا کیون کہتے ہین؟" مین نے جواب دیا "مین نے وظیفہ اس لیے نہین منظور کیا ہے کہ اوس کے معاوضہ مین اپنا ملک اپنی قوم۔ مذہب۔ اور حب وطن فروخت کر دون

ہین اون بزرگون مین سے نہین ہون کہ افغانستان کی تباہی اور بربادی کا ذکر سنون اور جواب نہ دون - اگر تم سچ سننا نہین چاہتے تھے تو بہتر تہا کہ اس توپ کا ذکر نکیا ہوتا"

اہل افغانستان جو کہ پیدائشی سپاہی ہین اور لڑکپن سے لڑنے کے عادی ہوتے ہین زمانہ سابق مین اس طریقہ سے لڑا کرتے تھے - ہر خان اور زمیندار اور سید اور مشہور و معروف ملا کے بہت سے پیرو ہوتے تھے جن کے پاس ایک جھنڈا - ڈہل اور شہنائی ہوتی تھی اور یہ شہنائی اور ڈہل جب بجتا تہا تو ہزارون آدمی آکر لڑائی کے لیے اون سے مل جاتے تھے - یعنی یہ اونکا فوجی باجا تہا اور جب بجتا تہا تو ہر سچے مسلمان کے لیے لازم تہا کہ وہ کسی نہ کسی جھنڈے کے نیچے آجائے - اونکی قواعد سواے نعرۂ اللہ اکبر اور نعرۂ چاریار کے اور کچھہ نہ تھی - گویا یہی طرز اونکی لڑائی کا تہا ہتھیار اون کے یہ تھے - پیتل یا تانبے کی توڑے دار بندوقین پرانی وضع کے تمنچے - ایرانی اور گجراتی ساخت کی تلوارین اور افغانی چہرا جسے سیلابہ کہتے ہین - ہر شخص غازی یعنی دینی سپاہی تہا - اب بھی ہر افغان جب سونے کے لیے لیٹتا ہے تو خدا کی درگاہ مین دعا مانگتا ہے کہ میدان جنگ مین سپاہی کی موت مرے نہ کہ چارپائی پر تاکہ راہ دین مین وہ شہید ہو - ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جو شہید ہوتا ہے خدا اوس سے خدا بروز قیامت کسی قسم کا مواخذہ نہ کریگا اور وہ سیدہا بہشت مین جائیگا - خداوندکریم کے نزدیک غازی معصوم سمجھے جاتے ہین -

اس صدی کے شروع تک یہی قدیم طریقہ لڑائی کا قایم رہا - میرے جد امجد کے زمانہ سے پہلے فوج صرف ایک جماعت کثیر لڑنے والون کی تھی جن مین سوار اور پیدل دونون مخلوط تھے اور کوئی باقاعدہ ترتیب باٹریون - رجمنٹ اور

پلٹنون کی نہ تھی - سب سے پہلے میرے والد نے حسب فرمایش وہدایت میرے داوا کے فوج کے انتظام کی بنا اس طرح ڈالی کہ اوسے مناسب حصون یا ٹریون رسالون اور رجمنٹون مین تقسیم کیا - اس کام مین اونہین ایک یورپین فوجی افسر مسٹر کیمبل نامی سے جن کا ذکر جلد اول مین ہوچکا ہے اور دیگر ہندوستانی افسران افواج مغلیہ وانگریزی سے زیادہ مدد ملی جو کہ ۱۸۵۷ء کے غدر کے زمانہ مین ہندوستان چھوڑ کر میرے والد کی فوج مین داخل ہو گئے تھے - فوج کی ترتیب مین یہ کارروائی نہایت مفید وکارآمد ثابت ہوئی -

امیر شیر علی خان اپنی تخت نشینی کے وقت تک اس ترتیب وانتظام کے پابند رہے اور چند کتابون کے ذریعہ سے جو کہ انگریزی فوج مین استعمال کی جاتی تہین اور پشتو زبان مین ترجمہ کی گئی تہین اپنی فوج کو ترقی بہی دی - لیکن بعض نقص اون کی فوج مین تھے جن مین سے ایک تو یہ تہا کہ تنخواہ برابر وقت پر نہین ملتی تہی اور سپاہیون کو بعض حقوق ایسے حاصل تھے کہ وہ رعایا سے جبراً روپیہ وصول کر سکتے تھے اور اونکو اسکی مطلق سزا نہین دی جاتی تہی - افسر کاہل اور آرام طلب ہر قسم کی خباثت اور بداطواریون مین ڈوبے ہوئے تھے - مثلاً قماربازی - چنڈو بازی - گانجہ نوشی ودیگر عادات بد جن کا ذکر کتاب مین نہین کیا جا سکتا اور جنہین پڑہکر ناظرین متنفر ہو سکتے - بدترین شے فوج کی جبریہ ملازمت تہی جس کی وجہ سے ملک مین عام ناراضی پہیلی ہوئی تہی - اس قسم کی ملازمت اور افسرون کی خرابی اطوار کی وجہ سے امیر شیر علی خان کی یہ حالت تہی کہ وہ ایک معمولی خان کی طرح بہی انگریزی فوج کا مقابلہ نہین کر سکتے تھے -

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ میری فوج کی ترتیب جدید یوروپین انداز کی ہوئی ہے اور میرے سپاہیون کو دو دو مہینے بعد وقت معینہ پر برابر نقد تنخواہ دی جاتی ہے -

سواروں کی ہر رجمنٹ اور پیدلوں کی ہر پلٹن بالکل مکمل ہے امداد مین سفر مینا مورچہ بندی اور خندق کھودنے کے لیے انجنیر - باجا و خیمے - حکیم - جراح - ملا - محاسب اور محکمہ کمسریٹ وغیرہ سب موجود ہین -

میری فوج کے پاس جدید ترین وضع کی بریچ لوڈنگ نورڈنفلٹ - ہوچکس اور کرپ طرز کی اور نیز انگریزی کوہی باتری اور خچر باتری کی او رمیکسم - گارڈنر اور گیٹلانگ توپین ہین - بندوقین اوسی انداز کی ہین جو انگریزی فوج کو ملتی ہین یعنی لی مٹفرڈ - تیز چلنی والی مارٹنی ہنری - سنائیڈر - معہ جدید بریچ لوڈر موسر قسم کی بندوقون کے جو جرمن فوج مین استعمال کی جاتی ہین - میری فوج مین ایک چھوٹی بریچ لوڈنگ قرابین جیسی کہ آسٹریا کی فوج کو دی جاتی ہے اور چند روسی جدید طرز کی توپین بھی ہین - انگریزی نوا یجاد گولون کے ظلیتے کابل مین اوسی قسم کی کل سے بنائے جاتے ہین جو انگلستان مین مستعمل ہے - اگر ضرورت ہو تو تین لاکھہ سپاہیون کے لیے اس وقت ساز و سامان و اسلحہ جنگ وغیرہ معہ گولون و کارتوسون کے تیار ہے - سامان رسد اور روپیہ اور باربرداری کے جانور بھی سب موجود ہین اور چشم زدن مین کام مین لائے جاسکتے ہین - مین حتی الامکان اس امر کی کوشش کر رہا ہون کہ دس لاکھہ فوج اعلیٰ قسم کے جدید ترین ساز و سامان سے مسلح معہ رسد وغیرہ اور دو سال کی تنخواہ کے تیار رکھون جو کہ جنگ دو سالہ کے لیے کافی ہو - یہ ضرور ہے کہ اتنی بڑی تعداد آدمیون کی افغانستان مین پندرہ روز کے عرصہ مین بہم ہوسکتی ہے - لیکن ہر شخص جو ذرا بھی جنگی معاملات سے واقف ہے سمجھہ سکتا ہے کہ اتنی بڑی فوج کے لیے سامان باربرداری و رسد تنخواہ و دیگر ضروریات کا مہیا کرنا کسقدر دشوار کام ہے مگر ایک امر میرے بہت زیادہ موافق ہے اور وہ یہ کہ ملک اسلحہ جنگ سے پُر ہے ہر مرد و زن کے پاس ایک بندوقیا

وتلوار ضرور ہے اور بعض افغانی قبیلون مین دولس کو صرف ہتیار جینون وسئے جاتے ہین - باربرداری کے لیے ہاتی - اونٹ - گھوڑے - ٹٹو خچر - اور گدہون کی کافی تعداد موجود ہے اور ملک اسقدر زرخیز ہے کہ بلا خارجی امداد کے رسد کا سامان مہیا ہوسکتا ہے - اگر کسی چیز کی کمی ہے تو روپیہ کی جس کے جمع کرنیمین مین شب و روز کوشان ہون - خوش قسمتی سے ہم پر کوئی قومی قرض یا دین نہین ہے اور انگلستان اور افغانستان دونون ملکون کے اغراض یکسان ہین یعنی انگلستان کو سپاہیون کی ضرورت ہے جو وقت پر اوس کا ساتھہ دین اور اوس کے پاس سامان حرب و روپیہ وافر ہے اور افغانستان مین سپاہی بہت ہین لیکن روپیہ اور ساز و سامان کی ضرورت ہے جس کی انگلستان کے پاس کمی نہین - گویا کہ دونون قومون کی مطلب برآری بآسانی ہوسکتی ہے - لیکن کوئی خارجی طاقت دس لاکھہ فوج افغانستان مین لڑنے کے لیے نہین لاسکتی اور نہ کسی طولانی جنگ کے لیے اتنے آدمیون کے واسطے کہانے پینے کا سامان مہیا کرسکتی ہے - افغانون کو جو فوقیت حاصل ہے وہ یہ ہے کہ وہ مضبوط لوگ ہین اور خیمے - بارود کی پیٹیان - بندوقین اور تیس روٹیان جو ایک مہینہ کے لیے کافی ہون اپنے ساتھہ لیکر ملک مین ایک جگہہ سے دوسری جگہہ نہایت تیزی سے جاسکتے ہین - مین مکرر کہتا ہون کہ ایسی عظیم فوج کے لیے تمام انصرام کرنے مین افغانستان کی بہ نسبت کسی دوسری حملہ آور سلطنت کا بہت زیادہ وقت صرف

ملہ - اہل افغانستان ایک خاص قسم کی روٹی اور خشک کہانا پکاتے ہین جو ایک سال تک خراب نہین ہوتا یہ کہانے دو قسم کے ہوتے ہین - ایک جو تلخان کہلاتا ہے خشک شہتوت اور بہنے ہوئے گیہون کو پیسکر بنتا ہے اور دوسرا ستو ہے - بعض اوقات مہینون اس خوراک پر یہ لوگ زندگی بسر کرتے ہین -

(مولف)

ہوگا اس سے پہلے کہ وہ اپنی فوج افغانستان مین لا سکے - میرا انتظام تو یہ ہے کہ ہر توپ کے لیے کم از کم پانچ سو گولے اور ہر بندوق کے لیے پانچ ہزار کارتوس مقرر کیے ہین - اور اسی لحاظ سے جسقدر بندوقین مین نے انگلستان اور جرمنی سے منگائی ہین یا برٹش گورمنٹ نے مجھے دی ہین اونمین سے ہر ایک کے لیے پانچ پانچ ہزار کارتوس علیحدہ کردے گیے ہین - علاوہ اس کثیر سامان حرب کے جو مین نے خود خریدکیا ہے یا جو برٹش گورمنٹ نے میری تخت نشینی کے زمانہ سے آجتک مجھے دیا ہے وہ اسلحہ وغیرہ بھی ہین جو کابل کے کارخانون مین تیار ہوئے ہین اور جن کے بڑے ذخیرے روز بروز زیادہ ہوتے جاتے ہین - اُنمین سے بعض کی تفصیل یہ ہے - تین سو ساٹھ ہوچکس اور نورڈ نفلٹ بریچ لوڈنگ توپین معہ گولہ بارود گاڑیان اور گھوڑون کے ساز کے سالانہ تیار ہوتی ہین جس شے کی افغانستان کو اشد ضرورت ہے وہ باقاعدہ تعلیم یافتہ فوجی افسر ہین تاکہ اس عمدہ موجودہ سامان کو برتا ئین اور اوس سے زیادہ مفید بنائین مین اس وقت کے رفع کرنے اور اوسکے علاج مین ہر طرح مصروف ہون -

اولاً مین مصنوعی لڑائیون کی بنیاد قایم کی ہے اور ہر قسم کی قواعد اور فوجی اصولون کی تعلیم - فوجی امتحانات - گولہ چلانے کے لیے فاصلہ دریافت کرنے کے آلات کا استعمال اور دیگر مفید حربی نکات سکھائے جانیکا انتظام کیا ہے - افسر اور سپاہی دونون بلا امداد کسی کاریگر کے ہر قسم کی توپون کے تمام حصے علیحدہ کردیتے ہین اور پھر اونہین جوڑ دیتے ہین - اونہین بارود سازی کے مناسب اوزان تبلائے جاتے ہین اور گولون مین فلیتے لگانا وغیرہ سکھایا جاتا ہے - سفر مینا کے سپاہی علاوہ انجنیری کام کے سڑکین - پل اور سرنگ بنانا اور مورچہ بندی سیکھتے ہین اور نیز توپچیون اور پیدلون کا کام -

چونکہ تعلیم افسرون کی تربیت کی ایک نہایت ضروری شاخ ہے اس لیے اونھین اپنے پیشے کے لیے تیار ہونا پڑتا ہے اور اپنا کام انجام دینے کی لیاقت حاصل کرنی ہوتی ہے اسکی آزمایش جیسا کہ کہہ چکا ہون بذریعہ امتحان کے کی جاتی ہے۔ مولانا فردوسی فرماتے ہین ؏

	دو صد مرد جنگی بہ از صد ہزار	سپاہی لشکر نیاید بکار	

جیسا کہ مین کسی دوسرے مقام پر بیان کرون گا مجھے مشورہ دیا گیا ہے کہ بہترین اور آسان ترین ذریعہ فوج کو ایک مقام سے دوسرے مقام پر لیجانے کا ریل ہے لیکن مین مکرر نہایت اصرار کے ساتھہ اپنے بیٹون اور جانشینون کو نصیحت کرتا ہون کہ وہ ضرور یاد رکھین کہ جس اصول پر اس زمانہ کی اکثر قومین آجکل کاربند ہین اوس سے ثابت ہوتا ہے کہ حق و انصاف کوئی شے نہین صرف قوت اور زور کی حکومت ہے۔ چونکہ افغانستان کے پاس کوئی کافی اسلحہ کسی بڑی سلطنت سے لڑنے کیلئے نہین ہین جو کہ حملہ آور ہو اس لیے حماقت ہوگی اگر ملک مین ریل جاری کرنے کی اجازت دیجائے۔ محکمہ خبر رسانی کے ذریعہ سے مجھے اپنے ہمسایون کی افواج کی حرکتون کی ہمیشہ خبرین ملا کرتی ہین اور ہم نہایت آسانی سے جسقدر فوج کی ضرورت ہو سرحد تک پہونچا سکتے ہین اس سے پہلے کہ دشمن ہم سے نصف فوج وہان لاسکے۔

مین کہہ چکا ہون کہ برطانیہ عظمیٰ اور افغانستان کے اغراض یکسان ہین جو کہ درحقیقت نہایت صحیح ہے لیکن چونکہ ممکن ہے کہ موقع محل اور واقعات ہر قوم کے خیالات تبدیل کرین میرے جانشینون کو چاہیے کہ اپنی کوشش اور نگہبانی مین کسی قسم کی کمی و غفلت نکرین۔ اونھین ہرگز نہ چاہئیے کہ صرف برطانیہ کی امداد و اعانت پر تمام دارومدار رکھین اس لیئے کہ ممکن ہے کہ وہ سلطنت خود اپنی پالسی افغانستان کے متعلق تبدیل کرنا مناسب سمجھے اور وقت پر ہماری مدد کرنا اوس کے لیے مناسب

نہ ہو - میرے جانشینون کو لازم ہے کہ ہمارے مذہب کی اوس سچی فلسفانہ تعلیم پر عمل وکام کرین جو بتلاتی ہے - کہ پہلے انسان کو چاہیئے کہ ہر قسم کی مصیبت کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہو اور پہر خداوند کریم پر بہروسہ کرے - برطانیہ عظمی کے لیے یہ نہایت دشوار ہی نہ ہوگا کہ جو عہد و پیمان و قول و قرار میرے ملک کی آزادی قایم رکہنے اور محافظت کے لیے کیے ہین اونہین فسخ کرے بلکہ اس مین اوسی کا فائدہ ہے کہ روس اور ہندوستان مین سدراہ ہونے کے لیے افغانستان آزاد رہے اور طاقتور بہی ہو -

محکمجات ملکی

متذکرہ بالا محکمون کے علاوہ دیگر تمام صیغے محکمجات ملکی مین شامل ہین - چونکہ اس مختصر کتاب مین اون کے نام اور مفصل حالات لکہنے کی گنجایش نہین ہے مین صرف بعض بڑے بڑے محکمون کا یہان ذکر کرون گا -

خزانہ

میرے ملک کی کل آمدنی داخل خزانہ ہوتی ہے اور تمام اخراجات بہی وہین سے ادا کیے جاتے ہین خزانہ کے دو حصے ہین - (۱) خزانۂ عامرہ و (۲) خزانۂ خاص - آخر الذکر میرا نجی کا خزانہ ہے جسمین جایداد و تجارت وغیرہ سے میری ذاتی آمدنی رکہی جاتی ہے - مین سرکاری خزانہ سے سوائے خورونوش ولباس وغیرہ کے اور کسی قسم کے ذاتی اخراجات کے لیے روپیہ نہین لیتا - خزانہ عامرہ و خزانہ خاص دو اور حصون پر تقسیم کیے گیے ہین ایک خزانہ نقدی و دوم جنسی اور یہ دونون قلعہ کابل کے اندرونی حلقہ مین جسے ارک یعنی محل کہتے ہین قایم ہین - قلعہ کے بیرونی حلقہ

مین سرکاری دفتر اور دیوان عام ہین - اس محل کے چارون طرف ایک اس قدر وسیع باغ ہے جو کہ پورے شہر کابل کے برابر ہوگا - میری تخت نشینی سے پہلے نہ یہ باغ تہا اور نہ محل خزانہ کی شاخین افغانستان کے تقریباً ہر بڑے شہر اور صوبہ مین ہین اور جو کچھہ ان شاخون مین بعد نہالے ضروری اخراجات سال کے آخر مین فاضل بچتا ہے وہ کابل بہیجدیا جاتا ہے - اگر کسی صوبہ کا خرچ آمدنی سے زیادہ ہو تو کابل سے روپیہ بہیجا جاتا ہے -

اس غرض سے کہ اپنی گورمنٹ کی آمدنی اور خرچ سے واقف رہون مینے یہ انتظام کیا ہے کہ ہر روز شام کے وقت خزانہ سے ایک گوشوارہ میرے پاس آتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دن مین کسقدر روپیہ خزانہ مین داخل ہوا - اور کسقدر خزانہ سے دیا گیا اور جس وقت کہ گوشوارہ تیار کیا گیا اوسوقت کتنا روپیہ موجود تہا - اس طرح مجھے ہر شب معلوم ہو جاتا ہے کہ کسقدر روپیہ خزانہ مین ہے اور اس ذریعہ سے گذشتہ سالون کے اخراجات کا موجودہ سال کے خرچ سے مقابلہ بہی کر سکتا ہون -

خزانۂ عامرہ اور اوسکی شاخون کا انتظام پریزیڈنٹ خزانہ جو خزانہ دار کہلاتا ہے اور اوس کے مشیر کارون کے متعلق ہے - ان حکام کو تمام حساب کتاب محاسب اعلی یعنی اکونٹنٹ جنرل کو سمجھانا پڑتا ہے جسقدر روپیہ خزانہ مین روزانہ داخل ہوتا ہے اوسکی وہ ہر روز رسید دیتے ہین اور جسقدر ادا کیا جاتا ہے اوسکی رسید لیتے ہین - بلا میری یا میرے بڑے بیٹے سردار حبیب اللہ خان کی مہر کے روپیہ خزانہ سے نہین دیا جاتا ساتھہ ہی اون سرکاری محکمون کے افسران اعلی کی بہی مہر ہونی چاہیئے جنہین کہ اپنے محکمہ کے اخراجات کے لیے روپیہ درکار ہے -

خاص ذریعے آمدنی کے جن سے روپیہ وصول ہوتا ہے یہ ہین - زمین و میوہ جات

درختون پر محصول - درآمد برآمد جنگلی معہ دیگر قسم کے محصولون کے - ڈاکخانہ کی آمدنی جو مختلف اقسام کے اسٹامپ کی فروخت سے ہوتی ہے مثلاً اسٹامپ براے پرامیسری نوٹ اور ٹھیکہ کے فارم اور ہنڈیون وغیرہ کے لیے - سرکاری تجارت و کاروبار - سرکاری زمینون کی مالگذاری اور سرکاری زمینون سراؤن اور دوکانون وغیرہ کا کرایہ - جرمانہ کا روپیہ جو مختلف جرائم کے لیے کیا جاتا ہے - ضبط شدہ مال و اسباب اور معدنیات کی آمدنی - اٹھارہ لاکھ روپیہ سالانہ وظیفہ جو گورنمنٹ ہندوستان دیتی ہے - یہ رقم اٹھارہ لاکھ کی عموماً یورپ سے کلین اور اسلحہ جنگ خریدنے مین صرف کی جاتی ہے -

محصول اس طریقہ سے جمع کیا جاتا ہے کہ مختلف محکمجات بذریعہ احکام لوگون کو اطلاع دیتے ہین کہ اس قدر روپیہ تمہارے ذمہ واجب الادا ہے - فلان تاریخ تک بیباق کردو یا جو اہلکار خزانہ کی طرف سے اس کام کے لیے مقرر کیا گیا ہے اوسے دیدو اور اوسکی رسید لو - یہ رسید اوس افسر کو دکھلا دینا ضرور ہے جس کے محکمہ سے وصولی روپیہ کے احکام جاری ہوئے تھے - اس رسید کی ایک نقل اوس خاص محکمہ کی حساب کی کتابون مین داخل کی جاتی ہے اور اصل رسید روپیہ دینے والے کو واپس کر دیجاتی ہے تاکہ ادائیگی زر کا اوسکے پاس ثبوت رہے -

مختلف صوبون کی فوج - سرکاری باربرداری کے جانور - غلہ و گھاس کے ذخیرے - محکمہ کمسریٹ - اور شاہی خاندان کے اخراجات و دیگر ضروریات کے لیے لوگون کو اجازت ہے کہ بجاے نقد روپیہ کے غلہ گھاس یا لکڑی دین اور رسید حاصل کرین - اون کے دین سے ان اشیاء کی قیمت اوسوقت کے بازاری نرخ کے حساب سے منہا کر دی جاتی ہے -

افغانستان مین پرانا طریقہ دفترون کی خط وکتابت کا یہ تہا کہ حساب و کتاب کے لیے کسی قسم کی کتابین نہ تہین - بجائے اون کے کاغذ کے پرزے جن کا طول تقریباً آٹہہ انچ اور عرض چہہ انچ ہوتا تہا استعمال کیے جاتے تے اور ہر پرزے کو فرد کہتے تہے ان پرزون کا اوپر کا نصف حصہ تو دفتر کے نام تاریخ و سنہ اور مختلف بیکار چیزون سے پُر ہوتا تہا اور باقی نصف مین صرف تین چار الفاظ ہوتے تہے اور سمجہا جاتا تہا کہ صفحہ تمام ہوگیا نتیجہ یہ ہوتا تہا کہ جب کبہی کسی حساب کے دیکہنے کی ضرورت ہوتی تہی تو اس قسم کے ہزارون پرزون کو دیکہنا پڑتا تہا اور بیحد وقت ضائع ہوتا تہا - علاوہ برین زبون ترین خرابی اسمین یہ تہی کہ اگر کسی اہلکار یا محاسب نے سرکاری روپیہ غبن کیا ہو تو وہ آسانی سے دو چار پرزے نکالکر یا تو دوسرے اونکی جگہہ بدل دیتا یا بالکل اونہین چاک کرسکتا تہا -

اب مین نے حساب کی کتابین جاری کی ہین جن کے پہلے صفحہ پر ہر صفحہ یا ورق کا نمبر لکھا ہوتا ہے اور ہر صفحہ کی جڑ مین جلد بندی کے قریب میری مہر اس طرح ہوتی ہے کہ کوئی شخص بلا مہر کو خراب کیئے ایک ورق بہی کتاب سے نہین نکال سکتا - اوّلاً لوگ شرارت کرتے تہے اور ورق نکال لیتے تہے لیکن اس جرم کی سزا مین اونکی انگلیان قطع کرائی گیئن - اب یہ قاعدہ ہے کہ جب کوئی شخص کتاب لیتا ہے تو خود اپنے ہاتہہ سے صفحہ اول پر لکہدیتا ہے کہ اگر مین کتاب سے کاغذ پہاڑون تو مجہے منظور ہے کہ میرے ہاتہہ کاٹ ڈالے جائین -

مفصلۂ ذیل دفاتر جنہین خزانہ سے تعلق ہے جملہ حساب کتاب کی نقل رکہتے ہین اور اوسکا انتظام کرتے ہین - دفتر گورنر - عدالت قاضی - میونسپلٹی و محکمہ تجارت جسے پنچایت کہتے ہین کوتوالی یعنی محکمہ فوجداری - قافلہ باشی ؟ یعنی سرِ دفتر سررشتہ کاروان - چبوترہ یعنی کسٹم ہوس محکمہ جات مال جو چار ہین شمالی - جنوبی - مغربی و مشرقی

ڈاکخانجات - سکوکات یعنی وہ دفاتر جہان ہر قسم کے اسٹامپ فروخت ہوتے ہین - محکمجات اخراجات وتحویلات - محافظخانہ جہان تمام سرکاری کاغذات رکھے جاتے ہین اور جسے دفتر شاہی کہتے ہین - محکمہ راہداری - روزنامچہ جہان اون تمام احکام کی نقلین رکھی جاتی ہین جن کے بموجب خزانہ مین روپیہ داخل ہوتا ہے یا خرچ کیا جاتا ہے محکمہ حساب گیری جہان کہ آخری جانچ تمام حساب کتاب کی ہوتی ہے اور جسے محاسب اعلی یعنی اکونٹنٹ جنرل کا دفتر کہنا چاہیئے - اس دفتر کے حکام وہ اہلکار ہین جو جانچتے ہین کہ حساب ٹھیک تیار ہوا ہے یا نہین -

محکمجات متذکرہ بالا کی جو شاخین مختلف صوبون مین ہین اون کے فیصلون کی اپیلین محکمجات صدر مین بمقام کابل ہوتی ہین ہین اور میرے بیٹے سردار حبیب اللہ خان کے روبرو پیش کی جاتی ہین اور پھر اون کے پاس سے میرے ہان آتی ہین - ایک اور دفتر بھی ہے جو کہ محکمجات مذکورہ اور میرے درمیان ہے گویا کہ اوسکی وساطت سے میرے پاس اون تمام دفترون کے کاغذات آتے ہین - یہ میرے درباری سکرٹری کا دفتر ہے اور ایک چیف سکرٹری کے ماتحت ہے - علاوہ برین فوجی سکرٹری کا دفتر محکمہ کمسریٹ - دفتر ناظر جو کہ شاہی باورچیخانہ کا داروغہ ہے دفترہاے کارخانجات - سررشتہ تعمیرات وغیرہ ہین -

محکمجات عدالت

جن محکمون کا اوپر ذکر کیا گیا ہے انمین مقدمات بھی فیصل کیئے جاتے ہین اور اون کو علیحدہ علیحدہ اختیارات سماعت حاصل ہین - اپیلین اوسی طریقہ سے ہوتی ہین جیسا کہ مین پیشتر بیان کرچکا ہون - اس موقعہ پر دوبارہ اون دفترون کی صراحت کرنے کی ضرورت

نہین ہے لیکن اسقدر کہونگا کہ عدالت ہاے قانونی کی اب وہ حالت نہین ہے جو کہ میری تخت نشینی کے وقت تہی - بعض معاملات میری منظوری سے شرع کے مطابق فیصل کیے جاتے ہین لیکن اکثر امور مین قانون اس طرح ترمیم کردیا گیا ہے کہ ملک کی موجودہ تبدیل شدہ حالت و رسم و رواج کے مطابق ہو - مثلاً مین بیان کرچکا ہون کہ پیشتر تین سو روپیے ایک انسان کی جان کی قیمت تہی یعنی تین سو روپیہ سرکار کو دیکر ہر شخص جسکو چاہے قتل کرسکتا تہا - مین نے اس قانون کو منسوخ کرکے اوس کے عوض یہ قاعدہ مقرر کیا ہے کہ قاتل بالکل مقتول کے اعزا و اقارب کے اختیار مین ہوگا اور اگر وہ قصاص کے خواہان نہ بھی ہون اور معاف کرنا چاہین تب بہی گورنمنٹ کو اختیار ہوگا کہ جرم معاف کرے یا نکرے لیکن اگر گورنمنٹ اور اوس کے خویش و اقارب معاف بہی کردین تاہم اوسے جان بخشی کے لیئے سات ہزار روپیہ جرمانہ بطور معاوضہ کے دینا ہوتا - اور اگر وہ نہ دیسکے تو اوس کے رشتہ دار وغیرہ مجاز ہونگے کہ چاہین تو رقم مطلوبہ ادا کردین - قدیم افغانی قانون کی رو سے بی بی اپنے شوہر کی صرف ملکیت ہی نہین سمجہی جاتی تہی بلکہ اوس کے تمام خاندان کی یعنی بہائیون اور دیگر اقربا کی بہی جسکا نتیجہ یہ ہوتا تہا کہ اگر اوسکا شوہر مرجاے تو دوسرے قریب ترین رشتہ دار کو بیوہ سے بلا رضامندی اوس کے نکاح کرنے کا حق حاصل تہا - یہ ملک کا قانون تہا جس کے مطابق اگر کوئی بیچاری عورت بدقسمتی سے کسی خاندان مین بذریعہ شادی داخل ہوجاتی تہی تو اوس سے آیندہ نجات کی کوئی صورت باقی نہین رہتی تہی شوہر کی وفات کے بعد اوس کا اپنے والدین کے ہان یا اور کہین جانا اوس کے شوہر کے خاندان کے لیے باعث ننگ و ناموس تصور کیا جاتا تہا سب سے حیرت انگیز بات تو یہ تہی کہ اس زبون رسم کو شرع محمدی کے مطابق خیال کیا جاتا تہا حالانکہ یہ بالکل اوس کے مخالف ہے - اب مین نے یہ قانون جاری کیا ہے کہ

شوہر کے مرتے ہی عورت بالکل آزاد ہوگی اور اپنی مرضی کے خلاف کسی شخص سے نکاح کرنے پر مجبور نہین کی جائیگی - اور صرف یہی نہین بلکہ اس قانون کے مطابق اگر کسی نابالغہ کی شادی اوس کے والدین کردین تو سن بلوغ کو پہنچکر اوس لڑکی کو اختیار ہوگا کہ اگر چاہے تو اوس نکاح کو فسخ کردے - علاوہ برین اگر اوس شادی کو وہ قایم رکھے اور اوس کا شوہر اوس پر جور و ظلم کرتا ہو اور اوس کے اخراجات کے لیے روپیہ نہ دیتا ہو تو وہ مجاز ہوگی کہ اوسپر نان و نفقہ کی نالش دائر کرے اور بصورت انکار خلع چاہے اسی طرح بعض ذی اقتدار و باوقار خاندانون مین رواج تہا کہ نوشہ سے اوسکی مرضی کے خلاف اسقدر زیادہ مہر لکہا لیتے ستے کہ اوس شخص اور اوس کے تمام خاندان کے لیے ایسی رقم کثیر ادا کرنا محال و ناممکن ہوتا تہا - مثلاً ایک شخص سے جسکی آمدنی صرف ساڑہے سات روپیہ ماہوار ہو جبراً پانچ لاکہہ روپیہ بطور مہر کے لکہایا جاتا تہا اور اگر ادا نکرسکے تو غلام بنایا جاتا تہا مین نے اس قانون مین بہی چند قیود لگادی ہین اور یہ تصفیہ کردیا ہے کہ شاہی خاندان کے صاحبزادے ایک ہزار سے تین ہزار روپیہ تک مہر مقرر کرین اور دیگر اشخاص تین سو سے نو سو روپیے تک - ہان یہ ضرور ہے کہ اگر کوئی ذاتی ذریعہ معاش اونکا ہو اور اپنی خوشی و رضامندی سے اس سے زیادہ بی بی کو دینا چاہین - تو بشوق تمام بلا کسی مزاحمت کے ایسا کرسکتے ہین -

چند اور تبدلات و تغیرات عظیم مین نے پرانے مہمل طریقہ عدل گستری مین کیے ہین جن کی تفصیل کے لیے علیحدہ کتاب درکار ہوگی - مین نے شادیون کی رجسٹری کا انتظام بہی کیا ہے تاکہ بوقت ضرورت شہادت کافی ہونیکی وجہ سے باہمی نزاع نہو - اگر رجسٹرار کتاب مین خلاف شرع یا جبریہ شادی کے داخلہ کی اجازت دیدے تو اوسے سخت سزا دیجاتی ہے -

محکمہ تعمیرات

جسقدر اس محکمہ پر مین نے توجہ مبذول کی ہے اِس سے پہلے کبھی کسی نے افغانستان مین نکی ہوگی - اور یہ صرف اِس سے صاف ظاہر ہے کہ پیشتر ایک بھی پختہ عمارت اینٹ چونے اور پتھر کی نہ تھی - تمام عمارات خام تھین - اگر کسی مقام پر پختہ عمارتین تھین بھی تو وہ اون پرانی عمارتون کے کھنڈر ہین جو کہ قدیم شہر بلخ وغزنی مین واقع ہین جیسا کہ بالاحصار کابل کا محل - چند مقبرے جو ملک کے مختلف مقامات مین ہین اور چھہ سات مسجدین - مین خوش ہون کہ میرے عہد حکومت مین عمدہ عمارتین خشت وچونے کی تقریباً ہر بڑے شہر مین بنائی گئی ہین - تمام ملک مین عمدہ سڑکین تیار کی گئی ہین اور اب بھی بنائی جارہی ہین - خاص سڑکین یہ ہین - کابل سے بلخ روسی سرحد تک - کابل سے ہرات - ہرات سے قندہار اور قندہار سے غزنی وکابل تک - کابل سے ہزارہ جات جلال آباد سے اسمار و کافرستان اور کابل سے تنگ غارون کی راہ سے پشاور تک - آخرالذکر سڑک دس برس مین تیار ہوئی اور ہزارون آدمیون نے اوسپر کام کیا بڑا فائدہ اِس سڑک سے یہ ہے کہ اوس کے استعمال سے مسافر اُن مشکل ودشوار گذار پہاڑی چوٹیون اور درون سے بچ جاتے ہین جو جلال آباد وکابل کے درمیان واقع ہین جن قصبون وقریون سے ہوکر یہ سڑکین گذرتی ہین وہان کے باشندے اس امر کے ذمہ دار ہین کہ کنارے کے درختون اور نیز سڑکون کو کوئی قطع اور خراب نکرے -

اسی طرح ہر قریہ وقصبے کے لوگ اون مسافرون کی حفاظت کے جوابدہ ہین جبکہ اون کے حصہ ملک سے گذرین مثلاً اگر کسی گانون یا شہر کے قریب کوئی مسافر قتل ہوجائے یا اوس کا اسباب چوری جائے تو اوس گانون یا شہر کے باشندون پر

لازم ہوگا کہ یا تو مجرم کو تلاش کر کے حاضر کرین یا خود جوابدہ ہون - اسلیئے کسی بد اطوار شخص کو ملک مین جگہہ نہین ملتی کیونکہ جہان وہ جاتا ہے لوگ کہتے ہین کہ ہم تمہارے برے کامون کے ذمہ دار نہین ہو سکتے بہتر ہے کہ کہین اور چلے جاؤ - یہی وجہ ہے کہ میری مملکت مین اب تمام راستے نہایت محفوظ ہین حالانکہ قافلون کی حفاظت کیلئے خاص لوگ مقرر نہین ہان یہ ضرور ہے کہ اس کے لیئے میرا محکمہ خبر رسانی بہی قابل تعریف ہے اور نیز دیگر انتظام ایسے کیئے گیئے ہین جن کے باعث سے یہ ہمیشہ کا خوف وخطر جو مسافرون اور اجنبیون کو رہا کرتا تہا اوس کا خاتمہ ہوگیا۔

بعض خاص شہرون کے گرد مین نے مضبوط قلعے تعمیر کیے ہین اور دیگر استحکامی انتظام کیا ہے جیسے قلعہ وہادی نزد بلخ جس کی روبرو وہ سڑک واقع ہے جو روس سے بلخ کو جاتی ہے - یہ سب سے بڑا اور مضبوط ترین قلعہ ہے جیسا کہ آج تک افغانستان مین کبہی نہین بنا مین نے چونہ پکانے کی چند بہٹیان اور پزاوے قایم کیئے ہین - اور محکمہ تعمیرات مین جو ترقیان ہوئی ہین - اون کے لیئے تمام اہلکار جنہون نے اون مین حصہ لیا ہے قابل تعریف ہین - بعض اونمین سے یہ ہین - عبد الرحمن خان اور سیر عبد الکریم خان اور میر عبد السبحان خان سرویر - میر امداد سر دفتر سر رشتہ تعمیرات - منشی نظیر - اور منشی محمد بخش جو میری ملازمت سے پہلے گورنمنٹ پنجاب کے ہان ہیڈ ڈرافٹسمین (نقشہ نویس) تہا اور جس نے میرے حکم سے چند کابلی نقشہ نویسون کو یہ کام سکہایا۔

محکمہ طبی

اس محکمہ کی دو شاخین ہین ایک تو قدیم طریقہ یونانی و دیگر ڈاکٹری مطابق جدید قواعد یورپ - ہر شہر مین تمام ملکی و فوجی اشخاص کا علاج دونون قسم کے طبیبون کے متعلق ہے

سب سے پہلے انگریزی دواخانے افغانستان مین دو ہندوستانی ہاسپٹل اسسٹنٹ ڈاکٹر دایم خان و ڈاکٹر عبدالرحیم خان نے جاری کیئے۔ یہ دونون ڈاکٹر انگریزی ڈاکٹرون کے ماتحت کام کر چکے تھے اور میری تخت نشینی کے تھوڑے ہی دن بعد میری ملازمت مین داخل ہوئے۔ صرف یہی دواخانے اِن ڈاکٹرون نے قایم کیئے تھے لیکن ہسپتال چند سال تک شروع نہوئے۔ تاہم چھاونیون مین تمام فوجی مریضون کیلئے دوا اور خوراک گورمنٹ کی طرف سے دیجاتی تھی۔

پہلا ہسپتال میری خاص معالج مِس للیاس ہملٹن ایم ڈی نے ۱۸۹۴ء مین قایم کیا۔ اِن مس صاحبہ کی ایک سندیافتہ انگریزی نرس مس مسز ڈیلی نے جنہین مس ہملٹن انگلستان سے لائی تہین اور چند دیگر مددگارون نے اس معاملہ مین زیادہ تائید کی علاوہ اِس ہسپتال کے جہان بالکل انگریزی انداز سے کام ہوتا ہے مس ہملٹن نے چیچک کا ٹیکا بھی افغانستان مین رائج کیا اور نیز بچھڑے سے ٹیکا لگانے کا پانی نکالنے کا طریقہ جاری کیا۔ اس سے بچون کو از حد فائدہ ہوا اِس لیئے کہ چیچک سے بکثرت بچے ضائع ہوتے تھے اور جو صحتیاب بھی ہوتے تھے تو اس خوفناک عارضہ کے گہرے داغون کی وجہ سے نہایت بدنما ہو جاتے تھے۔ چند یونانی حکیمون کو مینے ٹیکا لگانے اور گاے کے بچھڑون سے ٹیکے کا پانی نکالنے کی ترکیبین سیکھنے کے لیئے مس ہملٹن کے سپرد کیا اور میرے حکم سے اس کے متعلق ایک رسالہ تیار ہوا جو میری سلطنت مین عام طور پر مشتہر کیا گیا اپنی سلطنت کے دور دراز حصون سے مین نے حکیمون کو بلایا ہے کہ اس فن کی مشق زیر تعلیم شاگردان مس ہملٹن کرین۔ مسٹر پیک میرا تجارتی ایجنٹ ایک مرتبہ کابل مین سخت بیمار ہوا اور مس ہملٹن کے علاج سے اوس نے صحت پائی۔ اِس کے شکریہ مین اوس نے بالکل اپنے خرچ سے ایک عارضی

ہسپتال کابل مین بطور نہایت مفید دلکار آمد یادگار سکے جاری کیا۔ میری یہی تمنا ہے
کہ چونکہ پہلے ہسپتال سے لوگون کو اس قدر فائدہ پہونچ رہا ہے اس قسم کے شفاخانے
تمام ملک مین قایم ہوجائین اور مریضون کی بود و باش کے لیئے اتنی زیادہ جگہہ مہیا ہوجائے
کہ لوگ سند یافتہ لائق ڈاکٹرون کے علاج[۵] سے فائدہ اوٹھائین۔ اِس مقام پر مِس ہملٹن
کا نام ایک دوسری خدمت کے سلسلہ مین بھی بیان کیا جاسکتا ہے اور وہ یہ ہے
کہ ۱۸۹۵ع مین وہ میرے بیٹے نصر اللہ خان کی طبیب خاص مقرر ہوکر اونکے ہمراہ انگلستان
گیئن اور اوس موقع پر اونہین ہر مجسٹی ملکۂ وکٹوریا کی خدمت مین پیش ہونے کی عزت
حاصل ہوئی۔

معدنیات

افغانستان مین اتنی کانین ہین کہ اون کی وجہ سے دنیا مین سب سے متمول ملک اوسے

---

[۵] افغان برخلاف ہندوستانیون کے بجائے اپنے دیسی حکیمون کے پاس جانیکے یوروپین
علاج سے زیادہ خوش ہین۔ کچھہ تو وجہ یہ ہے کہ دیسی دوائیون کا ذایقہ نہایت خراب ہوتا ہے
اور کچھہ باعث یہ ہے کہ دیسی علاج مین طوالت زیادہ ہے۔ علاوہ برین مریضون کو گوشت
اور کسی مقوی غذا کے کھانے کی ممانعت ہوتی ہے اور یہ وجہ بھی ہے کہ افغانون کو نئی
باتون کے سیکھنے کا شوق ہے۔ مین نے خود لوگون کو دیکھا ہے کہ مس ہملٹن سے
گولیان مانگنے گیئے ہین لیکن جب دریافت کیا گیا کہ کیا بیمار ہو تو کہتے ہین کہ ابھی تو بیمار
نہین ہین لیکن ممکن ہے کہ آیندہ بیمار ہوجائین۔ اس کے بعد وہ گولیان کھا لیتے ہین
اور چلے جاتے ہین۔

(مولف)

ہی ہونا چاہیئے لیکن جو شخص کہ جوہری نہ ہو اوس کے نزدیک ہیرا و بلور دونون یکسان ہین اور یہی باعث ہے کہ اہل افغانستان یا اون کے فرمانروا ان بیش قیمت معادن سے کچھہ نفع نہ اوٹھا سکے۔ میرے زمانہ مین چند کانین کھولی گئی ہین جن مین سے ایک یاقوت اور ایک لاجورد کی اور باقی سونے چاندی۔ سیسے۔ لوہے۔ تانبے۔ کوئلہ۔ اسبس ٹاس (ایک ریشہ دار شے جس پر آگ اثر نہین کرتی)۔ پتھر اور نمک کی ہین۔ مین مختلف اقسام کی کلین عمدہ اور مناسب طور پر کان کنی کیلئے جمع کر رہا ہون۔ مسٹر مٹلٹن ایک انگریز نے جو اس فن کا انجنیر تھا جلال آباد کی یاقوت کی کان اور غوربند کی سیسے کی کان کھودنے مین نہایت خوبی سے کام کیا۔ مین نہایت زور دیکر اپنے بیٹون اور جانشینون کو صلاح دیتا ہون کہ معدنیات کا ٹھیکہ دوسرے ملک کے لوگون کو ندین اور نہ دوسرے ملک کی کمپنیون کو کان کنی کا اجارہ دین۔ ورنہ بہت سی پیچیدگیون مین گرفتار ہو جائینگے جن کی وجہ سے دوسری قومون کو محض حرص و لالچ کی وجہ سے جس کی روز بروز ناقابل برداشت زیادتی ہوتی جاتی ہے ملک کے اندرونی معاملات مین دخل دینے کا عذر و بہانہ ملیگا۔ اس امر کے متعلق میری طرف سے اسی قدر اشارہ کافی ہے تاکہ میرے سب بیٹے و جانشین آگاہ ہو جائین اور کبھی ایسا کام نکرین جس سے دوسری قومون کو مداخلت کا موقع ملے۔ صرف دوسرے ملک کے لوگون کو ٹھیکہ ہی دینے سے باز رہین بلکہ خاصکر یوروپین اشخاص کو ملک مین مستقل بود و باش کی اجازت ندین جو ہین کوئی یوروپین ملازم۔ و کاریگر یا معلم جس کام کے لیئے کہ مقرر کیا گیا ہو اوسے ختم کر دے اور دیسی لوگون کو اس طرح سکھا دے کہ بلا اوسکی امداد کے کام چلنے لگے تو اوسے ضرور فوراً واپسی وطن کی اجازت دینی چاہیئے۔

محکمہ سرِیشتہ ترقی و نسل کیلئے گھوڑے پالنے کا انتظام

اگر چہ یہ ممکن ہے کہ ٹٹو - اونٹ و دیگر باربرداری کے جانور بوقت ضرورت کرایہ کر لیے جائیں تاہم بطور حفظ ما تقدم و کفایت اخراجات کے لحاظ سے میں چوبیس ہزار سرکاری گھوڑے سواری و باربرداری کے لیے اور ایک کثیر تعداد ہاتھیوں خچروں اور اونٹوں کی رکھتا ہوں - ہاتھی بھاری توپیں - سڑک بنانے کے انجن اور اون بڑی کلوں کے کھینچنے کے لیے مخصوص ہیں جنہیں کہ اونٹ اور دوسرے جانور نہیں لے جا سکتے ہیں - دو ہزار گھوڑیاں اور اسّی گھوڑے نسل بڑھانے کے لیے ہیں انہیں بعض انگریزی گھوڑے شاہزادہ ولیعہد انگلستان کے اصطبل کے اور باقی عرب - ویلر - ترکمان - ہندوستانی و دیگر بہترین نسلوں سے ہیں - انکی نگرانی و علاج کے لیے کئی گھوڑوں کے ڈاکٹر داروغہ اصطبل کے ماتحت ہیں - چند دیسی بیطار بھی اس کام کے لیے تھے لیکن جس طریقہ سے یورپ کے ملکوں میں فی زمانہ گھوڑوں کا علاج ہوتا ہے اوس سے ناواقف تھے - اس لیے میں نے ایک انگریز مسٹر کلیمنٹس نامی کو مقرر کیا جنہوں نے گھوڑوں کا علاج وغیرہ ہی صرف نہیں کیا بلکہ افغانستان کے بیس نوجوانوں کو اپنا پیشہ بھی سکھلایا - مسٹر کلیمنٹس اپنے ساتھ چند انگریزی بھیڑیں بھی لائے اور میں نے آسٹریلیا کی بھی بہت سی بھیڑیں خریدیں تاکہ افغانستان کی اون کی تجارت کو ترقی ہو کیونکہ ملک کی آمدنی کا بڑا حصہ اسی تجارت سے حاصل ہوتا ہے -

تعلیم

میں نے مختلف مدارس اپنے خاندان کے لڑکوں کی - ذاتی ملازموں - غلام بچوں -

لڑائی کے قیدیون - فوج اور اپنے اہلکارون اور رعایا کے لیئے جاری کیئے ہین علاوہ
اس کے خود اہل افغانستان نے اپنی خوشی اور اپنے خرچ سے اپنے بچون کی تعلیم کیلئے
جابجا مدرسے قایم کیئے ہین - ہر اہلکار کو خواہ کوئی خدمت سپرد ہو ایک امتحان دینا ہوتا ہے
مولوی وملا بھی جو اپنے تیئن پیغمبرون سے کم نہین سمجھتے تھے اب کسی عہدے پر مقرر
نہین کیئے جاسکتے اور نہ مذہب کے متعلق کوئی کام کرسکتے ہین جب تک کہ پہلے
امتحان مین کامیاب نہ ہولین جس کے لیئے مجلس ممتحنین سے اونہین سرٹیفکٹ دیاجاتا
ہے - جیساکہ پہلے مختلف موقعون پر کہہ آیا ہون ہر محکمہ وپیشہ کے لیئے تعلیم ضروری
تصور کی گئی ہے - اسیلیئے اس جگہہ دوبارہ تفصیل کی ضرورت نہین ہے میرے بڑے
بیٹے نے زبان انگریزی - تاریخ جغرافیہ - حساب - نقشہ نویسی - پیمایش اور علم ہیئت مین تعلیم پائی ہے

تجارت وسوداگری

علاوہ اون قدیم طریقون کے جو ملک کے مختلف حصون مین رائج تھے مین تجارت
کی ترقی کی طرف بہت زیادہ متوجہ ہوا اور اب تک اوسے اور زیادہ ترقی دینے کے لیئے
ازحد کوشان ہون اس لیئے کہ مین خوب جانتا ہون کہ ملک کو زردار بنانیکے لیئے یہ اعلیٰ ترین
ذریعہ ہے - گذشتہ زمانہ مین جیساکہ پہلے بیان کرچکا ہون سیکڑون دوسرے ملکون کی اشیاء
افغانستان مین آتی تھین - اب یہ چیزین کابل مین بنائی جاتی ہین اور وہی روپیہ
مکرر سہ کرر کام مین آسکتا ہے - جو چیزین باہر سے منگائی جاتی تھین - اون مین کثرت
سے نمک بھی آتا تھا اس لیئے مین نے حکم دیدیا ہے کہ دوسرے ملکون سے نمک
نہ منگایا جاوے اور لوگون کو چاہیئے کہ ملک کی نئی کانون سے جنہین کہ اہل افغانستان جانتے
ہین نمک خرید کرین - پوستینین - یاقوت - سونا - لاجورد مختلف اقسام کے پھل -

اون - گھوڑے - مکانات بنانے کے بیلئے لکڑیاں اور افیون اور دیگر اسی قسم کی چیزین باہر جاتی ہین - ان سب سے ہی ملک مین روپیہ آتا ہے -

صیغہ زراعت مین بھی نہایت اعلیٰ ترقی ہوگئی ہے - میری تخت نشینی سے پہلے افغانستان مین مشکل سے کوئی ترکاری مل سکتی تھی اب ہر قسم کے پھل و ترکاریان پیدا ہوتی ہین - مین نے قندہار و لغمان مین نیشکر کی کاشت کرائی ہے اور نارنگیان - کیلہ وغیرہ ہندوستان سے منگایا گیا ہے -

جو تھوڑی بہت تجارت افغانستان مین تھی اوسمین دوسرے ملک کے باشندے بھی یعنی ہندوستانی مسلمان اور ہندو شریک تھے - اس سے ملک مین افلاس بڑہتا جاتا تھا اس لیئے کہ تجارت کے کامون سے جو روپیہ بچتا تھا اوسے یہ لوگ اپنے وطن بھیجدیتے تھے اب اس کے عوض مین نے اہل افغانستان کو سوداگری کرنیکی ہمت و ترغیب دی ہے اور سرکاری خزانہ سے بلا سود روپیہ قرض دیا ہے لیکن مین وہ شخص نہین ہون کہ بلا کسی قسم کے فائدہ کی امید کے اپنا روپیہ اسطرح دے ڈالون - بات یہ ہے کہ مین خوب جانتا ہون کہ روپیہ قرض دینے مین میرا دوہرا فائدہ ہے - ایک تو یہ کہ اونکی تجارت کیوجہ سے تمام درآمد برآمد پر مجھے ڈہائی روپیہ سیکڑا محصول ملتا ہے - اور سال مین کئی بار مال منگانے اور باہر بھیجنے کے باعث سے ہر مرتبہ مجھے محصول وصول ہوتا ہے - دوسرا فائدہ یہ ہے کہ میری رعایا بے جنگ و جدال زندگی بسر کرنے مین مشغول ہے اور بغاوت و فتنہ پردازی کا وقت نہین ملتا -

اس جگہہ یہ کہنا بھی بے موقع نہو گا کہ باوجودیکہ بڑے بڑے امور سلطنت مین مین ہمیشہ اسقدر مصروف رہتا ہون تاہم کوئی ادنیٰ ترین کام بھی نظرانداز نہین ہوتا حتیٰ کہ مسٹر جینز نامی ایک انگریز سے مین نے پیانو بجانا سیکھا اور بعدہٗ چند دیگر اشخاص کو سکھایا - ایک خاص قسم کی مرغیان ومرغ سندہ سے منگائے پہلے آپ اونکے بچے نکلوائے اور پھر دوسرے

لوگون مین اونہین رواج دیا۔

مین نے سیکڑون مختلف اقسام کے ٹکٹ و کاغذات براے تحریر اقرارنامجات دوستاویزات۔ ہنڈیان کابین نامے اور پروانجات راہداری جاری کیے جنکی فروخت سے گورنمنٹ کو بڑا فائدہ ہے اور جنکا کہ میری تخت نشینی سے پہلے افغانستان مین کسی نے نام بھی نہین سنا تھا۔ لیکن سب سے بڑا ذریعہ سرکاری آمدنی کا وہ صنعت دستکاری وکان کنی و دیگر کارخانجات ہین جو مین نے ملک مین جاری کیے ہین۔ فوجی امور کے بعد اپنی روزانہ زندگی کا سب سے بڑا حصہ مین ان تجارتی معاملات مین صرف کرتا ہون۔

میرے بہت سے اہلکار جو اپنے تئین نہایت عقلمند سمجھتے ہین مجھے ہمیشہ مشورہ دیتے رہتے ہین کہ ملک مین ریل وتار بھی جاری کرنا چاہیے اسلیے کہ بلا ان دو چیزون کی امداد کے معدنیات و دیگر صنعتون سے پورا فائدہ اوٹھانا ناممکن ہے۔ لیکن مین مکرر اپنے بیٹون اور جانشینون کو نصیحت کرتا ہون کہ اون لوگون کی بات ہرگز نہ سنین۔ مین خود جانتا ہون کہ جو کچھ وہ کہتے ہین بالکل صحیح و درست ہے لیکن ساتھ ہی وہ یہ نہین سوچتے کہ اگر آمد و رفت کی آسانی ہوگئی تو دوسری سلطنتون کو ملک مین داخل ہونے اور چارون طرف پھیل جانے مین زیادہ وقت نہوگی۔ افغانستان کی سب سے بڑی حفاظت اوسکا قدرتی استحکام ہے۔ اللہ تعالی نے پہاڑکی ہر چوٹی گویا ہمارے لیئے قدرتی قلعہ بنادی ہے اور دوسرے ملکون کے لوگ جانتے ہین کہ چونکہ اہل افغانستان پیدائشی سپاہی ہین اسلیے تمام عمر اور اوسوقت تک لڑسکتے ہین جب تک کہ پتھر کی آڑ اونہین پناہ دینے کے لیے موجود ہو اور دشمن سے کھلے میدان مین اونہین مقابلہ نہ کرنا پڑے۔ اس مین شک نہین کہ وہ دن بھی آئیگا جب کہ ریلین اور تار نہایت سودمند ثابت ہونگے اور خوشی سے ہم اونہین اپنے ملک مین جاری کرینگے لیکن وہ دن تب ہوگا جب کہ ہمارے پاس ایک عظیم الشان

فوج ہوگی ایسی طاقتور کہ اپنے ہمسایون کا کامیابی کے ساتھہ مقابلہ کرسکے لیکن جب تک
کہ ہم اسقدر مضبوط نہولین ہمین چاہیے کہ اپنے ہاتہون سے اپنے پہاڑی ملک کے
استحکام کو کمزور نکرین - ہمین وہ غلطی ہرگز نہ کرنی چاہیے - جو اوس شخص نے کی تہی جس کے
پاس ایک بطا تہی جو روز سونے کا ایک انڈا دیا کرتی تہی اور اوس نے اس خیال سے کہ
ایکبارگی تمام انڈے نکال لے اوسے مار ڈالا اور کچہہ بہی ہاتہہ نہ لگا -

ڈاکخانہ

میری تخت نشینی سے پہلے یہ محکمہ صرف براے نام موجود تہا اور کابل سے پشاور ڈاک
جانے کے لیے صرف ایک سڑک جاری تہی اور خطوط بہت عرصہ مین و بلا تعین
وقت پہونچا کرتے ستے - فی الحال اس کا مناسب انتظام کیا گیا ہے اور میری سلطنت
کے ہر شہر و قصبہ مین ڈاکخانے کہولے گئے ہین - اسقدر سرعت سے کام ہوتا ہے
کہ ہندوستان سے کابل صرف چہتیس گہنٹے مین خطوط پہونچ جاتے ہین اور تمام نزدیک
کے ملکون مثل روس - ایران - چین اور ہندوستان کی طرف ڈاک جاتی ہے - خطون
کی رجسٹری اور رسید لینا و ترسیل پارسل وزر وغیرہ کا انتظام بالکل مکمل ہے اور ہندوستانی
ڈاکخانون کا طریق عمل اختیار کیا گیا ہے - جو آمدنی اس مد سے ہوتی ہے وہ محکمہ کے
اخراجات کے لیے کافی ہے -

باب چہارم

میری روزانہ زندگی کے چند مفصل حالات

زمانہ صغر سنی سے آج تک میری زندگی تقریباً تمام مشرقی فرمانرواؤن وسردارون کی عادات کے متضاد رہی ہے۔ دیگر حکمران زیادہ تر کاہلی وعیاشی کی زندگی بسر کرتے ہین اور امیرون کا خیال ہے کہ کسی شاہزادے کا پیدل چلنا یا خود کوئی کام کرنا اوسکے لیے موجب عار ہے اور اوس سے اوسکی عزت وآبرو مین فرق آجاتا ہے۔ برخلاف اسکے میرا عقیدہ تو یہ ہے کہ اس سے بڑھکر اور کوئی گناہ نہین ہوسکتا کہ اپنے دل ودماغ وجسم کو بیکار رکھین اور اون سے کوئی مفید کام نہ لین۔ ایسا کرنا گویا خدا کی ناشکری اور کفرانِ نعمت ہے۔ اِس کتاب کے ناظرین میرے حالات پڑھکر خود راے قایم کرسکتے ہین کہ مین اپنی تمام زندگی مین پورا سپاہی اور غالباً کسی معمولی مزدور اور کام کرنیوالے سے زیادہ محنتی وجفاکش رہا ہون یا نہین میری پوشاک طریقۂ بود وباش ہمیشہ سادہ اور سپاہیانہ رہا ہے۔ مجھے ہمیشہ یہی پسند رہا ہے کہ شب وروز کسی نہ کسی کام مین مشغول رہون اور محنت کرتا رہون اور صرف چند ساعت آرام کرون چونکہ عادت طبیعت ثانی ہے میری عادت ہوگئی ہے کہ سخت علالت کی حالت مین بھی جب کہ بچھونے سے اوٹھ نہین سکتا مین حسب معمول محنت کرتا اور سرکاری کاغذات پڑھتا اور لکھتا رہتا ہون۔ اپنی رعایا کی درخواستین ونالش وفریاد سنتا اور اونکا تصفیہ کرتا ہون جن لوگون نے مجھے ایسے موقعون پر دیکھا ہے جانتے ہین کہ مین کسقدر سخت محنت کرتا ہون اور اونھون نے اکثر مجھے یہ کہتے سنا ہوگا کہ گو مین دست وپا نہ ہلا سکون تاہم زبان ہلا کر

احکام تو دے سکتا ہون اور کہہ سکتا ہون کہ کیا کرنا چاہئیے جفاکشی سے مجھے مطلق تکلیف نہین ہوتی بلکہ مجھے اوس سے الفت ہے اور مین کبھی نہین تھکتا اسلیئے کہ مجھے کام و محنت کا از حد شوق ہے اس مین شک نہین کہ ہر شخص مین ایک نہ ایک قسم کی اولوالعزمی ہوتی ہے اور میری عالی حوصلگی یہی ہے کہ حتی الامکان مشقت و محنت کرون جسقدر کام مین کرتا ہون وہ اپنی سلطنت کے انتظام کو مکمل کرنے کی غرض سے ہے۔

یہ ذوق و شوق و محنت خداوند تعالی کی طرف سے ہے۔ میری زندگی کی بڑی آرزو اور خواہش یہی ہے کہ جس انسانی گلے کو خدا نے مجھ ناچیز غلام کے سپرد کیا ہے اوس کی نگرانی و حفاظت کرون۔ رسول کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ شَیْئًا ھَیَّأَ اَسْبَابَہٗ چونکہ خدا کو منظور تھا کہ افغانستان کو بیرونی حملون اور اندرونی شورش سے نجات دے اسلیئے اوس نے اس حقیر کو ایسی ذمہ داری کا رتبہ دیکر عزت افزائی کی اور وہی اسکا باعث ہے کہ مین رفاہ عام کے خیال مین غرق رہتا ہون اوسی نے میرے دل مین یہ بات ڈالی ہے کہ اہل افغانستان کی ترقی کا دل سے کوشان رہون اور اونکی بہبودی اور اوس مقدس نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے مذہب کے لیئے جان تک دینے سے دریغ نہ کرون۔

جسقدر کہ دوسرے ملک و مذہب کے لوگون کو مین ترقی و تہذیب کی راہ مین تیز رفتار دیکھتا ہون اوسیقدر میرا آرام و چین و خواب کم ہو جاتا ہے۔ دن بھر یہی سوچتا رہتا ہون کہ ایسے تیز قدمون کے ساتھہ کس طرح مقابلہ کرسکون گا اور اسی قسم کے خواب رات کو بھی دیکھتا ہون۔ مثل مشہور ہے کہ بلی کو خواب مین یہی چوہے ہی دکھائی دیتے ہین۔ اسی طرح مین بھی اپنے ملک کی خراب حالت کا خواب صرف دیکھا کرتا ہون اور یہ کہ کسطرح اوسکی حفاظت کرنی چاہیے کیونکہ افغانستان بعینہ ایک غریب گوسفند کی طرح

ہے جسمین ایک طرف سے تو شیر ببر اور دوسری جانب سے ایک خوفناک ریچھ گھور رہا ہے اور دونون مستعد ہین کہ موقع ملتے ہی اوسے ہضم کر جائین - میرے درباری واقف ہین کہ افغانستان کی حدود بندی کا سوال پیدا ہونے سے کئی سال پیشتر مین نے ایک خواب دیکھا تھا جسے طبع کرا کر تمام ملک مین تقسیم کرایا تھا نہایت مختصر طور پر ماحصل اوس خواب کا یہ ہے کہ اپنی وفات سے پہلے مین افغانستان کے چارون طرف ایک نہایت مضبوط دیوار اوسکی حفاظت کے لیئے بنا جاؤنگا منجمون نے اسکی تعبیر یہ کی تھی کہ افغانستان کی حدود بندی میرے زمانہ مین اس طرح ہو جائیگی کہ میرے ہمسایون کی دائمی پیشقدمی کی پالسی جسکے بموجب وہ ہر سال ذرا ذرا آگے بڑہتے جاتے تھے ہمیشہ کے لیئے موقوف ہو جائیگی - اسی قسم کے میرے اور خواب بھی جن کا مینے وقتاً فوقتاً اہل دربار سے تذکرہ کیا ہے صحیح ثابت ہوتے آئے ہین اور لوگون نے دیکھ لیا کہ میرے ملک کی حدود بندی ہو گئی اور مین ابھی تک زندہ ہون جسکی وجہ سے اون اشخاص کو جو اس امر کے نہایت خواہشمند ہین کہ مین مر جاؤن نہایت رنج و ملال ہوگا اس لیئے کہ میری وفات کی جھوٹی خبرین ہر ہفتہ مشہور کیا کرتے ہین - میرے نزدیک کسی دوسرے شخص نے اتنی مرتبہ وفات نہین پائی ہوگی جتنی دفعہ کہ خیالی طور پر لوگون نے مجھے مارا ہے -

عجیب وغریب بات تو یہ ہے کہ جتنی زیادہ محنت کرتا ہون اوسیقدر بجاے تھک جانے کے اور زیادہ کام کرنے کو دل چاہتا ہے سچ ہے کہ جس شئے سے اشتہا پوری ہوتی ہے وہی شئے اوسکی ترقی کا بھی باعث ہوتی ہے -

جو لوگ کہ میری روزانہ زندگی کے کچھ حالات معلوم کرنا چاہتے ہین اونکی اطلاع کیلئے اسقدر لکہنا کافی ہوگا کہ میرے آرام اور خورد و نوش کا کوئی وقت معین نہین ہے بعض

اوقات کہانا میز پر میرے سامنے گہنٹون رکہا رہتا ہے اور مین اپنے خیالات مین ایسا محو رہتا ہون کہ اوسکا مجہے مطلق خیال نہین رہتا جسوقت کہ ملک کی ترقی کی تدبیرین سوچتا ہون اور امور سلطنت زیر تجویز ہوتے ہین تو مین غور و خوض مین اسقدر غرق رہتا ہون اور میرے خیالات مجہہ پر ایسے غالب ہوتے ہین کہ جو لوگ میرے پاس حاضر رہتے ہین وہ مجہے نہین دکہلائی دیتے - اکثر راتون کو مین خطوط پڑہتا اور اونکے جواب لکہنا شروع کرتا ہون تو اوسوقت تک سر نہین اوٹہاتا جب تک رات ختم نہ ہولے اور صبح نمودار نہو میری کیفیت بالکل اوس مشہور عاشق زار مجنون کی سی ہے جسے لیلیٰ کے ساتہہ ایسا عشق تہا کہ ایک روز اپنی معشوقہ کا کتا دیکہہ کر اوسکے پیچہے ہولیا اور کچہہ ایسی محویت کے عالم مین رہا کہ راہ مین مسجد تک نہ دیکہی اور نہ یہ کہ اوس مین کون کون اشخاص نماز پڑہ رہے تہے - مسجد کے لوگون نے اوس سے سبب پوچہا تو اوس نے اپنی محویت کا ذکر کیا - درحقیقت اون نمازیون کو خدا کی اسقدر محبت نہ تہی جتنی کہ مجنون کو اپنی محبوبہ کے کتے کی اسلئے کہ وہ لوگ بوقت نماز اوس دلدادہ اور کتے کو دیکہنے مین مشغول تہے جس سے ظاہر ہے کہ اونکی نماز کی کسقدر وقعت ہوسکتی ہے -

میرے ڈاکٹر و حکیم کہتے ہین کہ یہ ہر وقت کی محنت میرے تمام امراض کا باعث ہے چونکہ مین ضرورت سے زیادہ جانفشانی کرتا ہون اور کہانا وقت پر نہین کہاتا - میرا جواب یہ ہے کہ عشق و منطق مین کبہی اتفاق نہین ہوسکتا جیسا کہ کسی شاعر نے کہا ہے شعر

عشق چون در سینہ آمد عقل را اول ربود	قندوانا میکشد اول چراغ خانہ را

اور چونکہ مجہے اپنی قوم کی بہبودی کا عشق ہے مجہے اپنی تکلیفین مطلق محسوس نہین ہوتین سوا اپنی رعایا کی مصیبتون اور عیوب کے جو مجہ سے دیکہے نہین جاتے - جو لوگ مرضِ عشق مین کبہی گرفتار نہین ہوئے ہین ہرگز نہین سمجہ سکتے کہ عاشقون کو کیسی کیسی

دشواریان اور دقتین برداشت کرنی پڑتی ہین۔

کسی شاعر نے سچ کہا ہے کہ عاشق کو اپنا مدعا حاصل کرنے کی کوشش و پیروی مین نہایت خوشی معلوم ہوتی ہے جس طرح کہ ایک بٹیرباز جو کسی گلے کا تعاقب کر رہا ہو اوس گرد و غبار کو جو بھیڑون اور بکریون کے پیرون سے اوڑتا ہے اپنی آنکھون کے لیئے سُرمہ سمجھتا ہے سو افغانستان کی فلاح و بہبودی کی کوشش مین جتنی علامتین کامیابی و ترقی کی دیکھتا ہون اوسیقدر اور زیادہ عرق ریزی کرتا ہون جیسے کہ کوئی عاشق زار اپنے دلبر کا نقش پا دیکھکر اوس کی طرف جاتا ہے اور وہ نقش اوسے اوس راہ سے اوہر اودہر نہین جانے دیتا میری یہی دعا ہے کہ خداوند کریم مجھے اِس فرض کے اداکرنیکی توفیق دے جسکے لیئے کہ اوسنے استنے لوگون مین سے مجھے منتخب کیا ہے۔

اکثر اوقات اپنی رعایا کی بد اطواری سے میری ہمت بالکل پست ہوجاتی ہے اسلیئے کہ لوگ ہمیشہ سرکشی سازش و فساد آپس مین کرتے رہتے ہین اور میرے پاس ایک دوسرے کی شکایت کرتے ہین مجھے ان معاملات کی تحقیقات کرنی پڑتی ہے اور اصل حقیقت دریافت کرنے مین میرا نصف سے زیادہ بیش قیمت وقت ضائع ہوتا ہے۔ گویا کہ مین ترقی کی راہ مین چلنے کی کوشش کرتا ہون اور لوگ مجھے پیچھے کھینچتے رہتے ہین۔ مین بالکل خستہ و پریشان ہوجاتا ہون اور بعض وقت خیال کرتا ہون کہ اونکی حالت نہین درست ہوسکتی اور اونکی سازشین لاعلاج ہین اور اونہین اوس درجہ تک پہونچانا ناممکن ہے کہ جسے حاصل کرکے طاقت و رنگ ڈھنگ مین اپنے ہمسایون کے برابر ہوجاءین ایسے موقعون پر مین سوچنے لگتا ہون کہ بہتر یہی ہوگا کہ ایسی دوامی کشمکش و جدوجہد کی زندگانی سے جسمین ترددات و پریشانیون کی کوئی حد نہین کنارہ کشی اختیار کرون اور کسی دوسری جگہ جاکر خاموشی و اطمینان سے زندگی بسر کرون اور ان لوگون کو چھوڑدون کہ باہم وہان تک لڑین کہ بالکل

تباہ ہوجائین لیکن یہ نہایت بزدلی وکم ہمتی کا کام ہوگا اور اسکے معنی یہ ہونگے کہ مین اون فرائض کے ادا کرنے سے پہلوتہی کرتا ہون جنکے پورا کرنیکے لیئے اُس حاکم حقیقی اور شہنشاہ مطلق نے مجھے پیدا کیا ہے میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ عاشق صادق کو کبھی نہین چاہیئے کہ جو دقتین راہ عشق مین پیش آئین اونسے منہہ پہیرلے بلکہ اوسے لازم ہے کہ معشوق کی شرارتون اور جور وجفا کو خوشی سے برداشت کرے اسلیئے کہ اس قسم کی تکلیف مین بہی بڑی راحت ہے عشقبازی کا لطف تو یہی ہے کہ عاشق کو ہر قسم کے مرحلے طے کرنے پڑین اور جو دقتین وترددات مصلحانِ قوم کو پیش آتے ہین اون سے تو اونکا اشتیاق وجوش اور زیادہ ہوجاتا ہے اور سعی بلیغ کرنے کی تازہ ہمت ہوتی ہے۔

شب وروز چوبیس گھنٹے جو مین کام کرتا ہون اسکے لیئے کوئی وقت مقرر یا کوئی خاص انتظام نہین ہے بس صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک ایک معمولی مزدور کی طرح محنت کرتا رہتا ہون جب بھوک معلوم ہوتی ہے تو کہانا کہاتا ہون اور بعض دن تو یہ بہی بہول جاتا ہون کہ مین نے کہانا کہایا ہے یا نہین مجھے مطلق اسکا خیال نہین رہتا اور کام سے سر اوٹہاکر یکبارگی اپنے درباریون سے دریافت کرتا ہون کہ آج مینے کہانا کہایا یا نہین - اسی طرح جب مین تہک جاتا ہون اور نیند غلبہ کرتی ہے تو اوسی چارپائی پر سوجاتا ہون جسپر کہ بیٹہکر کام کرتا ہون - مجھے کسی خاص علیحدہ کمرے یا سونے کے کمرے کی ضرورت نہین ہوتی اور نہ کسی خلوت گاہ یا بڑے دربار کا کمرہ درکار ہے میرے محلون مین اس قسم کے بہت سے کمرے ہین لیکن مجھے اتنی فرصت کہان کہ ایک کمرے سے دوسرے کمرے مین بہی جاسکون - ہان یہ ضرور ہے کہ مجھے حرم سرا مین جانے اور وہان اپنے اہل وعیال کے ساتہہ کسی روز شام کا وقت گذارنے کا شوق ہے اور جب کبھی مین جاتا ہون تو وہ مجھے دیکھکر از حد خوش ہوتے ہین لیکن مین اسقدر مصروف

رہتا ہون کہ صرف کبھی کبھی محل مین جانے کا موقعہ ملتا ہے اور ہمیشہ نہین جا سکتا۔
جیسا کہ مین اوپر کہہ چکا ہون طعام یا دیگر ذاتی ضروریات کے لیئے کوئی وقت مقرر نہین ہے تاہم عموماً مین صبح پانچ یا چھہ بجے سوتا ہون اور دو بجے سہپہر کے وقت بیدار ہوتا ہون لیکن اتنی دیر تک متواتر نہین سو سکتا تقریباً ہر گھنٹہ میری نیند ٹوٹ جاتی ہے اور مین اپنے ملک کی ترقی اور حالت پر غور کرتا رہتا ہون تھوڑی دیر بعد پھر نیند آجاتی ہے اور اسی طرح پھر آنکھہ کھل جاتی ہے اور اتنا وقت سوتے جاگتے گذر جاتا ہے۔ سہپہر کے وقت دو تین بجے کے درمیان مین اوٹھتا ہون اور پہلا کام جو ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ حکیم اور ڈاکٹر آکر دیکھتے ہین کہ مجھے کسی دوا کی ضرورت تو نہین ہے اور مین بالکل تندرست ہون یا نہین اسکے بعد حلوری چند سادہ یوروپین وضع کے جوڑے حاضر کرتا ہے اور مین اوس روز کے استعمال کے لیئے پوشاک منتخب کرتا ہون ہاتھہ منہ دہونے اور کپڑے پہن لینے کے بعد چابردار چاء اور کسی قدر ناشتہ لاتا ہے اس تمام وقت مین یعنی طبیبون کے آنے سے لیکر چاء نوشی تک میر عرض۔ سکرٹری اور ناظر (یعنی مہر بردار) اور ایک یا دو دیگر اہلکار موجود رہتے ہین اور مجھے دیکھتے رہتے ہین اور اپنے دل مین کہتے ہونگے کہ جلدی کیجئے اور ہمین اپنا اپنا کام پیش کرنے کا موقعہ دیجئے"۔ اگر ایسا خیال واقعی اونکے دلون مین گذرتا ہو تو وہ قابل الزام نہین اسلیئے کہ میرا حکم ہے کہ تمام سکرٹری ہر روز کے جملہ کاغذات وخطوط پر مجھسے احکام لے لین۔ ناظر کو ان تمام احکام پر مہر کرنی پڑتی ہے جو کہ سرکاری روزانہ اخراجات کے لیئے جاری کیئے جاتے ہین اور یہی شخص اون سب رپورٹون کو بھی پیش کرتا ہے جو کہ محکمہ مخبری سے میرے سونے کے وقت سے تب تک موصول ہوئی ہون۔ میر عرض سینکڑون اشخاص کو پیش کرتا ہے جنکے مقدمات اور اپیلین میرے ہان دائر ہوتی ہین یا جنہین ملازمت یا اور کوئی

سپرد کرنے کے لیئے حاضری کا حکم ہوتا ہے یا اسی طرح اور کسی غرض سے آئے ہوتے
ہین - جیسے ہی چاء اور ناشتہ سے فارغ ہوتا ہون مختلف اہلکار - میرے بیٹے اور ملازمانِ
خانہ حاضر ہوتے ہین اور اپنے اپنے کام کے متعلق احکام حاصل کرتے ہین - ہر غلام بچہ
(اور یہ سینکڑون ہین) اور خفیہ سررشتہ کے لوگ خطوط لیئے ہوئے آتے جاتے ہین -
جن پر کہ میری راے یا تجویز کی ضرورت ہوتی ہے اور اس طور پر اس قسم کے لوگون سے
مین گھرا رہتا ہون اور اون کی نہایت کثرت ہوتی ہے جو کہ بہ ضرورت خواہش حاضر ہوتے
ہین یا اپنی سرگرمی دکھلانے کے لیئے مجھے زیادہ کام دیتے ہین میرے ہموطنون مین سے
کسی شخص کے پاس اس کا دسوان حصہ کام بھی نہین ہوتا - سواے چند لمحون کے جو طعام
مین صرف ہوتے ہین مین اسی انداز سے صبح پانچ چھ بجے تک مشغول رہتا ہون اور
حسب معمول اوسوقت آرام کرتا ہون - کھانے کے درمیان بھی میرے درباری و اہلکار
متواتر سوال کرتے رہتے ہین - سچ یہ ہے کہ بڑے لوگون کو آرام و چین نصیب نہین ہوتا -
سنہ ۱۸۹۱ع سے یعنی جب سے کہ مین نے حبیب اللہ خان کو بجاے اپنے دربار
کرنے کا حکم دیا ہے جو کام مین نے اپنے واسطے مخصوص کیا ہے اور جسے کہ روزانہ کرتا
ہون وہ مفصلۂ ذیل سررشتون یا مدون سے متعلق ہے - محکمۂ خارجی - محکمۂ مخبری تمام
پولیٹکل کام و خزانہ - مقدمات بغاوت و سرکشی و بدخواہی ملک و دیگر جرائم مثل اونکے -
اپیلین جو سردار حبیب اللہ خان اور گورنرون کے فیصلون کی ناراضی سے کیجاتی ہین -
اسلحۂ جنگ کی طیاری اور کارخانون کے لیئے جملہ اقسام کی اشیا کی خریداری نئی عدالتین
جاری کرنا - ترمیم قانون و اصلاح ملک حبیب اللہ خان و دیگر اہلکارون کو ہدایتین کرنا اپنے
خانگی امورات اور معاون اہلکارون غلام بچون لونڈیون شاہزادون اور سردارون کے معاملات
جو کہ میری حفاظت مین ہین -

وزیرا

درباری اہلکار

مندرجۂ ذیل اشخاص میرے بیدار ہونے کے وقت سے میرے سونے تک میری خدمت مین حاضر رہتے ہین -

سکرٹریان دربار - ایشک آقاسی یعنی میر عرض - ناظر یعنی مہر بردار - سر دفتر محکمہ خبر رسانی - داروغۂ باورچیخانہ جو کہ تمام درخواستین میرے روبرو پیش کرتا ہے اس سے بڑھکر اور کوئی دوسرا معزز اور معتبر عہدہ نہین ہے آجکل جو شخص اس عہدۂ جلیلہ پر ممتاز ہے اوس کا نام ظفر خان ہے - انگریزی سفیر کے خطوط بھی اسی کی وساطت سے پیش ہوتے ہین ایک حکیم - ایک ڈاکٹر - ایک جراح - اور ایک نسخہ تیار کرنیوالا - دو یا تین باڈی گارڈ کے افسر جو علاوہ فوجی افسر ہونے کے جبتک میرے حضور مین رہتے ہین عارضی طور پر جلاد کی خدمات اونکے سپرد ہین چند خانساماں جو کمرون مین گلدانون مین پھول آراستہ کرتے ہین اور کاغذ قلم دوات وغیرہ درست رکھتے ہین - چند پیش خدمت جو کہانا چنتے ہین - میوہ بردار جو محل کے اہلکارون کو پھل اوٹھا کر دیتے ہین چاوبردار جو مجھے اور درباریون کو چاء دیتے ہین - آب بردار پانی پلانے کے لیئے سقہ چشمے سے پانی لانیکے لیئے غلام بچے - شاطر یعنی سائیس جو گھوڑا کس کر تیار رکھتے ہین اور ہمرکاب دوڑتے ہین تاکہ جہان جانا ہو وہان پہونچکر گھوڑا پکڑین میرے ذاتی روپیہ کا خزانچی - میرے ذاتی اسلحہ خانہ کا داروغہ چلم بردار چند فراش - چند درزی ہو ملازم محافظ کتب خانہ چند حاجب اور منجم - عرض بیگی عملہ باشی یعنی وہ شخص جو لوگون کو میری عدالت اور دربار مین آنے کی اطلاع دیتا ہے - اور میر آخور یعنی داروغہ اصطبل -

علاوہ متذکرۂ بالا لوگون کے مفصلۂ ذیل اشخاص ہمیشہ دربار کے کمرے کے قریب ہی رہتے ہین گو میرے پاس نہین ہوتے تاکہ ضرورت ہو تو فوراً حاضر ہو جائین شطرنج جو بلانے

بعض ذاتی مصاحب - ایک کتاب خوان جو شب کے وقت مجھے کتاب پڑہ کر سناتا ہے
اور ایک قصہ خوان - میرے بعض اہلکار جو دن کے وقت میرے پاس رپورٹین وغیرہ لاتے
ہین اونکی دعوت کی جاتی ہے کہ بعد اختتام کار شام کے وقت میرے پاس آکر بیٹھین شب
ہی کے وقت بعض دیگر سردار و رئیس جو کابل مین قیام پذیر ہین مجھسے ملنے آتے ہین - اگر
مین کام سے فارغ ہوتا ہون تو جن اشخاص کی کہ شام کے وقت حاضری کی دعوت ہوتی ہے
وہ صرف رہجاتے ہین باقی رخصت ہوتے ہین -

مغنی بھی کئی قومون کے ہین - ہندوستانی - ایرانی - اور افغانی - یہ بھی رات کو حاضر
ہوتے ہین اور اگر میرے پاس کام نہوا تو میرے سامنے آکر گاتے بجاتے ہین - گو مین
قطعی طور پر کبھی کام سے فارغ نہین ہوتا تاہم درباریون کو اوس مین لطف آتا ہے اور مین
بھی اثناے کام مین کبھی کبھی سن لیتا ہون - یہ دوسری قسم کے لوگ جو دربار کے کمرے
کے قریب رہتے ہین انھین عموماً صرف شب کی خدمت سپرد ہے -

ایک تیسرے درجہ کے بھی ملازم ہین جو ہمیشہ میری نشست گاہ کے کمرے کے
قریب موجود رہتے ہین اور سفر مین میرے خیمہ کے نزدیک خیمون مین تاکہ جسوقت بُلاے
جائین حاضر ہون - انکی تفصیل یہ ہے - کوچبان - کہار - باغبان - حجام و بال درست
کرنے والے - مہتر - داروغہ - نقشہ نویس پیمائش کرنے والے سفر مینا - طبیب
انجنیر - قاصد جو پیدل یا سوار ہو کر پیغام لیجائین - ملازمان ڈاکخانہ اور چند ذاتی ملازم - ملا -
امام - غلام بچون کے مدرسے باجا - ڈھول بردار - چھتری بردار - اور علم بردار -

جب کبھی مین سوار ہو کر کہین جاتا ہون تو یہ سب ملازمین معہ سوار و پیدل و توپ خانہ
و باڈی گارڈ کے میرے ہمراہ ہوتے ہین درباریون - بعض دیگر اہلکاران پیش خدمتون
و نیز دیگر ذاتی ملازمون کے گھوڑون کا طلائی و نقرئی ساز ہوتا ہے - میری سواری حشم و خدم

کیسا تہ بڑی جلوسے نکلتی ہے - گو مین ایک مکان سے نکلکر صرف دوسرے مکان مین جاؤن - تاہم میرے ساتھی اس ترتیب سے چلتے ہین کہ مین درمیان مین ہوتا ہون اور میرے درباری و دیگر اہلکار - خاص ملازمین - غلام بچے وغیرہ میرے اندگرد رہتے ہین یہ لوگ بالکل حلقہ کئے رہتے ہین اور یکے بعد دیگرے مجھہ سے گفتگو کرتے جاتے ہین - شاطر یعنی ہمرکاب دوڑنے والے اور چپراسی میرے گھوڑے یا تخت روان کے ساتھہ پیدل چلتے ہین - یہ گویا اندرونی حلقہ ہے - بیرونی دائرہ مین دوسرے درجے کے ملازم ہوتے ہین - مثلاً درزی - فراش - چلم بردار نسخہ بنانے والے وغیرہ - تیسرا حلقہ باڈی گارڈ کے پیدلون کا ہوتا ہے جو میرے آگے پیچھے رہتے ہین چوتھے دائرہ مین باڈی گارڈ کے سوار سامنے اور پیچھے ہوتے ہین - توپخانہ حسب ضرورت وقت و موقعہ وغیرہ کے لحاظ سے آراستہ کیا جاتا ہے -

باڈی گارڈ و دیگر حفاظتی سپاہی

میرے اور میرے بیٹیون اور بیبیون کے باڈی گارڈ کے سپاہی دو خاندانون سے ہین ایک شاہی قوم کے جو رسالہ شاہی قندہاری مین داخل ہین اور قندہاری درانی خاندان سے ہین اور اسی فرقہ کے پیدلون کی بھی ایک پلٹن ہے دوسرا رسالہ شاہی کابلی ہے جس مین افغانستان کی مختلف پہاڑی قومون کے صرف خوانین و سردار ہین - اسی طرح پیدلون کی پلٹن ہے جس مین صرف افغانی سردارون کے لڑکے ہین - ان دونون قندہاری اور کابلی باڈی گارڈ مین مین نے ایک تیسرے درجہ کا باڈی گارڈ (سوار و پیدل دونون) ترکمانی سردارون کی اولاد کا اور زیادہ کر دیا ہے - فوج باڈی گارڈ کے رسالہ - پیدل اور توپخانہ کے افسر افغانستان کے منتخب و چیدہ سردار ہین جن پر مجھے پورا اعتبار رہے اور

میرے بھائیون اور اون اشخاص کے بیٹے ہین جو میرے والد کے وفادار ملازم تھے
یا زمانہ سابق مین خود میرے ہمراہیون مین تھے - بہ نسبت دیگر معمولی سپاہیون کے
اس فوج کے سپاہیون کی کسیقدر زیادہ تنخواہ ہے اسیلئے کہ شاہی خاندان محلات
خزانہ و میگزینون کی حفاظت و نگرانی اونکے سپرد ہے میرا لوپا باڈی گارڈ معہ ایک
مختصر توپ خانہ کے جس مین میکسم وگاٹرڈ نز توپین ایک کوہی باتری اور ایک یا دو ہلکی
باتریان شامل ہین ہمیشہ طیار رہتا ہے کہ جسوقت مین جس طرف جانا چاہون میرے
ہمراہ جاسکے مین ہمیشہ ایک ایسے سپاہی کی طرح جو شریک جنگ ہونے کے لیئے کوچ
کررہا ہو - اس طرح تیار و مستعد رہتا ہون کہ بوقت ضرورت بلا توقف فوراً روانہ ہوسکون -
میرے کوٹ و پتلون کی جیبین ہر وقت بھرے ہوے تمنچون سے پُر رہتی ہین - بقدر ایک
روز کی خوراک کے روٹی بہی ہوتی ہے جو کہ روزانہ تبدیل کی جاتی ہے چند بندوقین و تلوارین
ہر لحظہ میرے پلنگ یا کرسی کے قریب جس پر مین بیٹھتا ہون اس طرح موجود رہتی ہین کہ
مین ہاتھہ بڑہا کر اونہین اوٹھا سکون - گھوڑے کسے ہوے میرے دفتر کے سامنے
دربار کے کمرے کے دروازہ پر تیار کھڑے رہتے ہین صرف میرے ہی لیئے نہین بلکہ میرے
تمام درباریون اور ذاتی ملازمون کے لیئے - مین نے یہ حکم بہی دے رکہا ہے کہ جب
گھوڑے سفر کے لیئے تیار کیئے جائین تو کثیر التعداد اشرفیان اونکے زینون مین سی دی
جائین اور دونون جانب زین کے دو تمنچے رہین - میرے نزدیک ایسے سپاہیانہ
ملک مین یہ ضرور ہے کہ والی ملک اور خاصکر ایسا حکمران جو خود بہی سپاہی ہو ہمیشہ
ضروریات وقت کے لیئے بالکل اس طرح مستعد رہے جیسا کہ کوئی سپاہی میدان
جنگ مین تیار رہتا ہے - گو میرا ملک غالباً آجکل بہت سے دیگر ملکون کی بہ نسبت زیادہ
با امن اور محفوظ ہے تاہم ہر قسم کی احتیاط اور حفظ ماتقدم لازمی ہے -

جسوقت مین آرام کرتا ہون اوسوقت میرے ملازمین بہی سوتے ہین سواے مفصلۂ ذیل اشخاص کے جو یکے بعد دیگرے بیدار رہتے ہین - پہرے والے معہ اپنے افسرون کے - چاربردار - آب بردار - دوا تیار کرنے والا - چلم بردار - خدمتگار اور خیاط۔[1]

میرے پیش خدمتون مین شاہی خاندان ونیز شرفا و خوانین و دیگر اہلکارون کے بیٹے اور غلام بچون مین کافری - شغنانی - چترالی - بدخشانی - ہزارہ - اور مختلف دیگر قبیلون کے لڑکے ہین - حقیقت حال یہ ہے کہ یہ لڑکے برخلاف دوسرے نوکرون کے میرے پاس تعلیم پاتے ہین - اون کی وردیان نہایت بیش قیمت اور مخملی ہوتی ہین سواری کے لیئے نہایت عمدہ گھوڑے اونہین دیئے جاتے ہین اونکو علیحدہ ملازم دیئے جاتے ہین اور علاوہ سرکاری خوراک - گھوڑون و مکانات کے جیب خرچ کے لیئے بھی روپیہ دیاجاتا ہے جب جوان ہوتے ہین تو گورنمنٹ کے اعلیٰ عہدون پر بلحاظ اس کے کہ میری زیر نگرانی رہکر مجھسے تعلیم پاتے ہین مامور کیئے جاتے ہین مثلاً فرامرز خان ایک چترالی غلام اسوقت میرے نہایت معتبر افسر اور ہرات کے سپہ سالار ہین ناظر محمد ظفر خان بہی چترالی غلام ہین لیکن میرے دربار کے بڑے معتمد افسر ہین - میری مہر اون ہی کے پاس رہتی ہے جو کہ ہر کاغذ اور نیز میرے کہانے پر لگائی جاتی ہے غرضکہ میری زندگی و فلاح سلطنت کا اون پر پورا اعتبار و دارومدار ہے - پروانہ خان سابق نائب سپہ سالار و جان محمد خان سابق مہتمم خزانہ جو میری حکومت کے اعلیٰ ترین رکن شمار کیئے جاتے تہے دونون میرے غلام تہے -

[1] یہ شخص ہمیشہ موجود رہتا ہے کہ اگر کسی قسم کی مرمت کی ضرورت ہو تو درست کردے اور جسوقت امیر کسی قسم کی ہدایت کرین اوسکی تعمیل کرے (مولف)

پس یہ ہے کہ لفظ غلام محض برائے نام ہے اصل معنی اس لفظ کے افغانستان میں سیر سے زمانہ حکومت مین یہ ہین کہ غلام بہ نسبت دیگر اہلکارون کے زیادہ معتبر و معزز ہین جب وہ جوان ہوتے ہین تو اون کا عقد مین شرفا و باعزت خاندانون کی لڑکیون سے کردیتا ہون - مین اونہین مکانات اسباب - و دیگر ضروریات زندگی شاہی خاندان کے شاہزادون سے بہتر دیتا ہون -

اونکی بیبیون کو وظیفہ اور ملازم علیحدہ سرکار سے دیے جاتے ہین - اس طریقہ سے مین نے غلامی کی زبون رسم کو بالکل موقوف و نیست و نابود کردیا ہے اور یہ لفظ اب محض آثار قدیمہ سے ہے افغانستان مین غلامی مطلق نہین ہے - بردہ فروشی قانوناً ممنوع ہے اور جو مرد و زن کہ ہمیشہ زمانہ قدیم سے حلقہ بگوش رہ چکے ہین اونکے ساتھ اونکے آقا ایسا ہی سلوک کرتے ہین جیسا کہ اپنے خاندان کے لوگون سے اونکی اولاد خانہ زاد کہلاتی ہے اور اوس سے ویسا ہی مہربانی کا سلوک اور محبت کیجاتی ہے جیسے کہ خاندان کے دوسرے بچون سے - اگر کوئی شخص غلام کو قتل کرے جیسا کہ پہلے ہوا کرتا تھا تو اسکے لیے سزائے موت مقرر ہے - اگر کسی غلام کے ساتھ برا سلوک کیا جائے اور بیرحمی و سنگدلی آقا کی ثابت ہوجائے تو میرے حکم سے وہ آزاد کردیا جاتا ہے اسلیے کہ خداوند کریم نے جملہ انسانون کو ایک ہی باپ کی اولاد بنایا ہے اور سب مساوی حقوق کے مستحق ہین - کوئی وجہ نہین ہے کہ ایک شخص ظلم اختیار کرے اور جفاکار ہو اور دوسرا مظلوم ہو اور اوس کا تختہ مشق بنے -

عام طور پر افغانستان مین جو غلام و کنیزکین ہین وہ یا تو لڑائی کے قیدیون کی اولاد ہین یا اونکے والدین لڑائی مین قتل ہوچکے ہین اور اونکی پرورش و پرداخت کرنے والا کوئی باقی نہین ہے جو شرفا و رؤسا اونکی پرورش کرتے ہین وہ اونہین اوسی طرح رکھتے ہین جیسے

اسپنے بچون کو اور مثل شاہی پیشی خدمتون کے جب وہ بڑے ہوتے ہین تو اونکی شادیان اچھی جگہہ کی جاتی ہین اور اپنے آقاؤن کے ذریعہ سے بہت سے غریب لوگون کی بہ نسبت اونکو بہتر ذریعے معاش کے ملجاتے ہین اس طرح وہ اپنی تعلیم و تربیت کے مطابق جو کہ خاندانی بچون کے ساتھہ اونہین دیجاتی ہے بڑے اعلیٰ درجے حاصل کرتے ہین۔

جب ۱۸۹۶ء مین مین نے ملک کافرستان فتح کیا تو حکم دیدیا تہا کہ اگر کوئی شخص جنگ مین گرفتار ہو تو فروخت نہ کیا جائے اور کوئی شخص کافری عورت سے اوسکے خلاف مرضی نکاح نہ کرے جن لوگون کو قیدی ہاتھہ لگے تھے اور اسلیئے اونہین بطور مال غنیمت کے پاس رکھنے کے مستحق تھے مین نے اونہین بطور انعام و اکرام معاوضہ دیا اور خود اُن قیدیون کو رہا کردیا۔

طعام

میرے نزدیک "خوردن برائے زیستن" ہے لیکن اکثر مشرقی فرمانرواؤن کی حرکات سے پایا جاتا ہے کہ وہ "زیستن برائے خوردن" کے قائل ہین مین نے شراب خواری کی مطلقاً ممانعت کردی ہے اور اس جرم کے لیئے سخت سزا مقرر کی ہے۔ نہ مین خود شراب پیتا ہون اور نہ کسی مسلمان اہلکار کو اسکی اجازت ہے سوائے وقت علالت کے بشرطیکہ طبیب ہدایت کرے جسقدر ذاتی ملازمین و اہلکارون کا اوپر ذکر ہوا ہے اونہین کہانا سرکاری باورچیخانہ سے ملتا ہے۔ میری بیبیان اور پوتے معہ اپنے نوکرون کے وہین سے کہانا پاتے ہین سردار حبیب اللہ خان ہفتہ مین ایک بار دربار عام کرتے ہین اور اسمین تمام ملکی و فوجی افسر حاضر ہو کر اونکے ساتھہ کہانا کہاتے ہین یہ دربار سلام خانہ مین ہوتا ہے جو اسی قسم کے کامون کے لیئے مخصوص ہے اور جسمین قریب پندرہ سو آدمیون کے

جمع ہو سکتے ہین - سنہ ۱۸۹۱ء تک یہ دربار مین خود کیا کرتا تہا -

شاہی باورچیخانہ کا خرچ سرکاری خزانہ سے دیا جاتا ہے اور اسیطرح ملک کے صوبون ودیگر شہرون مین بہی گورنر تمام افسرون اور سردارون کی بہ حیثیت میرے نائب ہونے کے دعوت کرتے ہین - یہ طریقہ مہمانداری افغانستان مین ہمیشہ سے موجود ہے اور گو اسمین صرف بہت زیادہ ہے تاہم اسے ہمیشہ برقرار رکہنا چاہیئے -

جو کہانا میرے اور میرے خاندان اور اہلکارون کے لیئے پکایا جاتا ہے وہ کابلی ترکیب کا ہوتا ہے یعنی پلاؤ - کباب ودیگر مختلف کہانے - اور نیز ازبکی - ترکمانی - ہندوستانی اور تمام اقسام کی انگریزی ترکیب کے کہانے تاکہ جس شخص کو جو پسند ہو کہاے اسلیئے کہ میری ملازمت مین مختلف اقوام کے لوگ ہین -

اوقات طعام یہ ہین - بیدار ہوتے ہی مختصر چاشت جس مین چاء - بہل بسکٹ کیک گندم بریان اور مکہن شامل ہے - سہ پہر کے وقت دو تین بجے کے درمیان ناشتہ قریب شام پہل وچاء - اور پہر دس وبارہ کے درمیان شب کا کہانا - مین دن مین صرف ایک مرتبہ کہانا کہاتا ہون گو درمیان مین قدرے ناشتہ کر لیتا ہون - میرے درباری ودیگر ملازمین - بیٹے بیبیان اور اون کے متعلقین سب دن مین دو بار کہانا کہاتے ہین اور درمیان مین پہل اور کسی قدر ناشتہ -

وہ اہلکار وملازم جو میرے ساتہہ اور میری بیبیون لڑکون اور لڑکیون کے روبرو کہانا کہانے کے مجاز ہین ہمراہ کہانا کہاتے ہین و دیگر اشخاص ونوکر اپنے اپنے درجہ کے مطابق دوسرے کمرون مین کہانا پاتے ہین - علاوہ اسکے ایسے بہی لوگ ہین جنہین پہل چاء ودیگر اشیاء خوردنی دیجاتی ہین کہ مکان پر پکواکر کہائین - جو کہانا بچ جاتا ہے وہ فراشون وپیشخدمتون مین تقسیم کر دیا جاتا ہے -

کہانا چننے کا یہ طریقہ ہے۔ رکابیان میز پر رکہی جاتی ہین جس پر کہ چادر ہوتی ہے میز اتنی بڑی ہوتی ہے کہ جتنے مہمان ہون وہ سب ایک ساتہہ بیٹہہ سکین سب سے پہلے پیش خدمت گرم پانی ہاتہہ دہونے کے لیئے لاتے ہین اور ہاتہہ دہونے کے بعد سب لوگ میز کے قریب بیٹہتے ہین اور کہانا کہلانے والے ملازم کہڑے رہتے ہین جب کہانا ختم ہوجاتا ہے تو نوکر پہر ہاتہہ دہونے کے لیئے گرم پانی لاتے ہین اور مہمانون کو باہر جاکر ہاتہہ دہونے کی تکلیف نہین ہوتی۔ اسکے بعد پہل تقسیم کیئے جاتے ہین۔

میری نشست و خواب کے کمرے اور نیز میری بیبیون - بیٹون اور بیٹیون کے کمرے ہر قسم کے خوبصورت پہول - پہل کے درخت - تصاویر - پیانو و دیگر باجون سے آراستہ ہین اور اون مین چینی کے چیدہ اور نفیس ظروف و دیگر زیبائش کی اشیاء موجود ہین علاوہ ایرانی و ہراتی قالینون بلبلون و دیگر گانے والی چڑیون کے خوشنما و بیش قیمت ساز و سامان مثل کرسیون اور اسی قسم کی تمام چیزون کے جو میرے خیال مین آسکتا ہے اور جو میرے ہمدمون و ہمنشینون کے لیئے باعث مسرت ہو میرے محلو نمین موجود ہے اگر کہانے کے وقت یوروپین یا کسی اور ملک کے اشخاص ہون تو اگر مسلمان ہین تو ہمارے ساتہہ ایک ہی میز پر کہانا کہاتے ہین اور اگر کسی دوسرے مذہب کے ہین تو دوسرے کمرے مین علیحدہ میز پر کہاتے ہین - مین نے اکثر یوروپین اشخاص سے سنا ہے کہ یوروپین وضع کے کہانے سے اونہین دیسی کہانا زیادہ لذیذ اور اچہا معلوم ہوتا ہے مین نہین کہہ سکتا کہ اونکے دلون مین کیا ہے لیکن اگر واقعی وہ سچ کہتے ہین اور محض میری خاطر سے مجہے خوش کرنے کے لیئے نہین کہتے تو مین نہایت خوش ہون مگر میرے نزدیک وہ ضرور سچ کہتے ہونگے اسلیئے کہ مین نے دیکہا ہے کہ وہ عموماً یوروپین کہانون کی بہ نسبت افغانی کہانے زیادہ کہاتے ہین اور یہ ظاہر ہے کہ جو کہانا کوئی شخص

پسند نہ کرتا ہو اوسے محض کسی کے خوش کرنے کیلئے زیادہ نہین کہا سکتا۔

میری بیبیون بیٹیون - بیٹون بہوُون - اونکے بچون اور ملازمون کا علاوہ خوراک پوشاک گھوڑے اور مکانات کے اونکے درجون و ضروریات کے مطابق نقد ماہوار وظیفہ مقرر ہے۔ حبیب اللہ خان و نصر اللہ خان میرے بڑے بیٹون کو بیس بیس ہزار روپیہ ماہوار بطور جیب خرچ ملتا ہے اور اونکی بیبیون اور نوکرون کو بہی علیحدہ تنخواہین دی جاتی ہین میری بیبیان تین ہزار کابلی روپیہ سے آٹھہ آٹھہ ہزار تک ماہوار تنخواہ پا تی ہین اونکی تفصیل یہ ہے ایک میر حکیم خان اور دوسری میر جہاندار شاہ کی بیٹی ہین اور حبیب اللہ خان و نصر اللہ خان ان ہی دوسری بی بی کے بطن سے ہین - والدہ محمد عمر خان - والدہ امین اللہ خان - والدہ غلام علی والدہ اسد اللہ و حفیظ اللہ مرحوم - والدہ فاطمہ جان میری لڑکی - ان کے لباس - خوراک - مکانات و دیگر ضروریات کے لیئے علیحدہ خرچ دیا جاتا ہے لباس ان کے پاس کثرت سے اور مختلف وضع کا ہے بعض جوڑے یوروپین طرز کے ہین و دیگر مشرقی انداز کے -

میرے چھوٹے بیٹون اور پوتیون کو بہی علاوہ پوشش و خوراک وغیرہ کے جیب خرچ ماہوار دیا جاتا ہے -

عیدین شب برات و نوروز کے دن مین اپنی بیبیون و بچون کو کپڑے زر نقد و زیور اوسی طرح دیتا ہون جیسا کہ یوروپین اشخاص کرسمس کے زمانہ مین دیتے ہین - ان موقعون پر درباریون - اہلکارون و دیگر ملازمین کے بچون کو بہی کچہہ نہ کچہہ دیا جاتا ہے -

میرے بیٹے تمام دن محنت و مشقت کے بعد عموماً شام کا وقت اپنے اپنے محل سرا مین بیبیون و بچون کے ساتہہ صرف کرتے ہین - ابتداے حکومت مین مین بہی اپنی حرم سرا مین ہفتہ مین دو بار جایا کرتا تہا لیکن جون جون مشاغل سلطنت بڑہتے

گئے ہین نے اپنا جانا کم کر دیا اور ایک یا دو مرتبہ مہینہ مین جانے لگا لیکن فی الحال تو مین اسقدر مصروف و عدیم الفرصت ہون کہ سال مین دو تین بار اپنی بیبیون اور بچون سے ملاقات کر سکتا ہون۔ شب و روز دن ہی کمرون مین بسر کرتا ہون جہان بیٹھکر کار حکومت کیا جاتا ہے لیکن میری بی بیان سال مین دس بارہ مرتبہ دو چار گھنٹے کے لیے برابر مجھسے ملنے آتی ہین۔ خداوند کریم نے مجھے اپنی خدمتگزاری اور اوس قوم کی خبرگیری کے لیے پیدا کیا ہے جسکی نگرانی میرے سپرد کی ہے نہ کہ اسلیئے کہ مین اپنا وقت ذاتی آرام و عیش و عشرت مین صرف کرون۔ مجھے سب سے بڑھکر خوشی ہمیشہ اسی مین ہوتی ہے کہ برابر اوسکی خدمت مین مشغول رہون۔

میرے دو بیٹے حبیب اللہ خان و نصر اللہ خان روز دو بار یا کم از کم ایک بار میرے پاس آتے ہین اور اپنے کام کے متعلق ضروری ہدایتین حاصل کرتے ہین۔ میرے چھوٹے بیٹے و پوتے چند منٹ کے لیئے ہفتہ مین تقریباً دو مرتبہ آتے ہین اور چونکہ مین تو ہمیشہ نہایت مصروف رہتا ہون وہ آکر تھوڑی دیر بیٹھتے اور کھیلتے ہین یا آپس مین اور کبھی مجھسے کشتی لڑتے ہین اور پھر اپنے مکان کو بھیجدئے جاتے ہین۔

میری اولاد اور میرے بیٹون کے بچون کی اس طرح پرورش کی جاتی ہے کہ روز پیدائش سے اونکے لیئے دایہ مقرر کی جاتی ہے جسکا کام یہ ہوتا ہے کہ بچہ کو دودھ پلاے ایک یا دو بار اوسے والدہ کے پاس لے جاے اور کبھی کبھی میرے پاس لاے اور جب بچہ ایک سال کا ہو جاتا ہے تو اوس کے لیئے مولوی۔ معلم۔ محافظ۔ ملازم۔ باڈی گارڈ مقرر کیئے جاتے ہین اور علیحدہ علیحدہ باغ و مکانات دیئے جاتے ہین۔ یہ مکانات میرے اور بچون کی مان کے مکانات سے فاصلہ پر ہوتے ہین تاکہ بچے ہمیشہ زیر نگرانی اپنے معلم محافظ و دایہ کے رہ سکین۔ محافظین ہمیشہ عمر رسیدہ تجربہ کار و پنشن یافتہ اہلکار سرکاری

ہوتے ہین اور اس لیئے بچے بجائے اسکے کہ مان کے پیار و محبت کی وجہ سے خراب ہو کر بیوقوف و شریر ہوجائیں نہایت احتیاط سے و مناسب طور پر ایسے اشخاص سے تعلیم پاتے ہین جو میرے روبرو اپنے کام کے ذمہ وار ہوتے ہین - اس طریقہ سے بچے اچھے تربیت یافتہ و نیک اطوار ہوتے ہین - مین بھی ہمیشہ اونکی اچھی طرح نگرانی کرتا ہون اونکی تعلیم و تربیت مین بے حد دلچسپی ظاہر کرتا ہون - اور نظر آزمایش و امتحان سے اونکے آداب و اخلاق و ضع و تعلیم کو دیکھتا ہون -

جب جوان ہوتے ہین تو اونکی شادی ہوتی ہے اور اپنے مکان مین خود مختار ہوتے ہین - دن مین وقت مقررہ پر اپنا کار متعلقہ ختم کر کے وہ میری یا اپنی والدہ کی خدمت مین حاضر ہوتے ہین - اونہین ہدایت کیجاتی ہے کہ اپنے اون رشتہ دارون کے پاس جایا کرین جو اون سے عمر مین بڑے ہین اور دیکھین کہ اونہین کسی چیز کی ضرورت تو نہین ہے - اونہین یہ بھی حکم ہے کہ برابر نوشت و خواند کی عادت رکھین ہوا کھائین اور ورزش کرین اور جا عینتن مقرر کر کے شکار کھیلنے کے لیئے جایا کرین تاکہ بے شغلی و بیکاری کی وجہ سے کاہل نہ ہوجائین اور صحت خراب نہ ہو -

میری بیبیون کو اجازت ہے کہ گھوڑے یا گاڑی پر سوار ہو کر ہوا خوری کے لیئے جا سکتی ہین - اونکے محل موجودہ طرز کی عمدہ عمارتین ہین اور ہر مکان کے ساتھ باغ بھی ہے شہر کے باہر یہ تمام محلات ہین جب وہ یا میرے بیٹون کی بیبیان باہر نکلتی ہین تو اونکے باڈی گارڈ اون کے ہمرکاب جاتے ہین - سوائے امور خانہ داری کے میری بیبیون کو اور کوئی خدمت سپرد نہین - لیکن میرے بیٹون کو میری طرح ملک کی خدمت کرنی پڑتی ہے آجکل جو خدمات اونکے متعلق ہین یہ ہین -

حبیب اللہ خان میرے سب سے بڑے لڑکے کو وہ تمام کام کرنے پڑتے ہین

جو کہ مین خود یا سابق امیران افغانستان کیا کرتے تھے - صرف چند نئے محکمے و سر رشتے اون کے سپرد نہین ہین جیسا کہ صیغۂ خارجیہ جسکا انتظام مین نے اپنے ہاتھہ مین رکھا ہے حبیب اللہ خان کا دستور العمل یہ ہے - دس بجے صبح دربار کرتے ہین اور چار یا پانچ بجے سہ پہر کو اوسے برخاست کرتے ہین - بروز دوشنبہ و پنجشنبہ اون کے دربار کے سکرٹری تمام درخواستین و خطوط جو بذریعہ ڈاک یا قاصد - ہرات - قندہار - بلخ - غزنی - جلال آباد ہندوستان اور دیگر مقامات سے موصول ہون اونہین پڑہکر سناتے ہین مختلف محکمون کے روزانہ اخراجات کے احکام بنام خزانہ جاری کیئے جاتے ہین اور گورنرون و فوجی و ملکی اہلکارون مہتممان کارخانجات و میگزین و محکمہ عمارت و مال وغیرہ کی رپورٹون پر احکام صادر کیئے جاتے اور حکام متعلقہ کے پاس بھیجے جاتے ہین - یہی سکرٹری درخواستون کے جوابات و دیگر کاغذات وغیرہ پر اون سے مہر و دستخط کراتے ہین اور بذریعہ ڈاک اون کو روانہ کرتے ہین اس سب کے ختم ہونے کے بعد وقت آرام تک اور جو کچہہ کام آجاے اوسے انجام کرتے ہین اور صرف اسپ سواری و ہوا خوری کے لیئے تہوڑا وقت نکال لیتے ہین - سونے سے پہلے وہ میرے دربار مین چند منٹ کے لیئے آتے ہین اور اگر ضرورت ہو تو صبح کے وقت بہی جبکہ مین بیدار ہوون سہ شنبہ کے روز وہ فوجی دربار کرتے ہین جس مین تمام فوجی افسر اونکے ساتہہ کہانا کہاتے ہین - فوج کے لیئے تازہ سپاہی وہی مقرر کرتے ہین اور تمام فوجی معاملات اون کے متعلق ہین - فوجی جرائم و تنازعات وغیرہ کا تصفیہ بہی اون کے سپرد ہے - چہار شنبہ کو ملکی حکام موجودہ کابل کا دربار ہوتا ہے اور جو مقدمات ملکی اوس وقت پیش ہون اونہین طے کرتے ہین - بروز شنبہ مقدمات فوجداری فیصل کرتے ہین اور مجرمون کو سزا دیتے یا رہا کرتے ہین - اوسی روز کوتوال بہی مقدمات پیش کرے یا اور کسی ذریعے سے آئین اور اپیلین وغیرہ بہی سنتے ہین - اتوار کے

تمام ملاحظات و کابل کے مختلف میگزینون کا معائنہ کرتے ہین - کاریگرون کی درخواستین سنتے ہین اور اونکی لیاقت کے مطابق اونہین ترقی - پنشن اور رخصت وغیرہ دیتے ہین جمعہ یوم الراحت ہے جسے یا تو وہ میرے ساتھہ گذارتے ہین یا شکار مین - جمعہ کی نماز مسجد مین پڑہتے ہین اور اپنی ماؤن و خویش و اقارب سے ملتے ہین -

میری تمام عدالتون کی کارروائی نہایت سادہ و سہل ہے - ہر شخص بلا توسط و سفارش غیرے میرے یا میرے حکام کے روبرو حاضر ہوکر عرض معروض کرسکتا ہے اور اپنا معاملہ پیش کرسکتا ہے جسے سنکر مین یا سردار حبیب اللہ خان عادلانہ تصفیہ رُوئداد مقدمہ کے لحاظ سے کرتے ہین - اگر کوئی شخص اپنے معاملہ کی تشریح سب کے سامنے نہ کرنا چاہے تو وہ اوسے لکھہ کر پیش کرسکتا ہے - اس قسم کی طولانی طبیعت گہبرا دینے والی و اکثر مہمل درخواستین پڑہنے مین بہت زیادہ وقت ضایع ہوتا ہے لیکن لوگ اسقدر کاہل ہین کہ زبان ہلانا اونہین بار گذرتا ہے حالانکہ گہرون درخواستین لکہنے مین وقت کا کچھہ لحاظ نہین رکہتے اسوجہ سے مین نے حکم دیا ہے کہ سوا سے سرکاری اہلکارون کے جو شخص درخواست دینا چاہے وہ تین روپیہ والے اسٹامپ کے کاغذ پر اوسے لکھہ کر پیش کرے اس ترکیب سے بیکار و فضول تکلیف دہی موقوف ہوگئی اور درباری سکرٹری ان درخواستون اور اونکے جوابون کا خلاصہ کرتے ہین - جو مستغیث حبیب اللہ خان کی عدالت مین حاضر ہوتے ہین وہ ایک قطار مین ایک چوبی کٹہرے کے پیچہے کہڑے ہوتے ہین جس مین صرف ایک شخص ایک مرتبہ داخل ہوسکتا ہے - جو ملازم کہ اس خاص کام پر مقرر ہین ان اشخاص کو باقاعدہ پیش کرتے ہین لیکن اگر فریقین مقدمہ ضعیف مرد یا عورت یا نہایت کمزور اور جلد گہبرا جانے والے اشخاص ہون یا جو کسی وجہ سے اپنا معاملہ مناسب طور پر بیان نہ کرسکین تو عرض بیگی باواز بلند

اون اشخاص سے کے روبرو سردار حبیب اللہ خان سے روئداد مقدمہ عرض کرتا ہے اور
وہ بعد تحقیقات فیصلہ قطعی سناتے ہین - ہماری عدالتون مین امیر وغریب مین کسی
قسم کی تمیز وتفریق نہین کی جاتی اگر شاہ وگدا ایک دوسرے کے خلاف دادخواہی کے
لیئے آیئن تو وہ دونون برابر سمجھے جاتے ہین - دونون شانہ بشانہ میرے بیٹے کے روبرو
اسوقت تک حاضر رہین گے جب تک کہ مقدمہ تجویز نہ ہوے - افغانستان کی وہ قدیم
بیہودہ باتین اب باقی نہین ہین جبکہ ایک متمول وبارسوخ شخص اپنے دوست احباب
کی سفارش واثر سے چند حقوق وفوائد کسی کمزور وغریب شخص کے مقابلہ مین حاصل کرسکتا تھا -
پیچیدہ ومشکل مقدمات جنمین بہت زیادہ تفتیش وتحقیقات وطولانی شہادت کی
ضرورت ہوتی ہے حبیب اللہ خان اولاً ابتدائی کارروائی کیلئے مذہبی - فوجداری یا
تجارتی محکمہ یا شہری مال مین جیسا کہ مناسب ہو بھیجدیتے ہین اسکے بعد معہ ایک مختصر
کیفیت کے وہ خاص مقدمات میرے سامنے تجویز کے لیئے پیش ہوتے ہین -
حبیب اللہ خان کے چھوٹے بھائی نصر اللہ خان دفتر حساب گیری کے افسر
اعلی مقرر کیئے گئے ہین - جب کہ محاسبین فریقین کے حساب کو اچھی طرح جانچ لیتے
ہین اور تصدیق کرتے ہین کہ حساب صحیح اور بلا کسی قسم کی پاسداری کے تیار ہوا ہے
تو بعد منظوری مجلس ثالثی کی اوسپر مہر ہوتی ہے - پہر نصر اللہ خان اپنی مہر ودستخط
کرتے ہین اور اسکے بعد اور کسی شکایت کی سماعت نہین ہوتی - لیکن اگر فریقین مقدمہ
محاسبین کے حساب کو منظور نہ کرین تو مجلس ثالثی نصر اللہ خان کے روبرو مقدمہ پر نظر
ثانی کرکے فیصلہ قطعی دیتی ہے - جو مقدمات کہ نصر اللہ خان کی حد سماعت سے باہر
ہین وہ سردار حبیب اللہ خان کے یا میرے پاس بھیجدیے جاتے ہین -
میرے دوسرے بیٹون کی ابھی اتنی عمر نہین ہے کہ کوئی خدمت اونکے سپرد کیجا

۱۸۹۱ء سے جب کہ متذکرہ بالا خدمات حبیب اللہ خان کے سپرد کی گئی ہین میرے کام کے لیئے کوئی خاص روز مقرر نہین ہے لیکن جسوقت سے کہ مین بیدار ہوتا ہون اوسوقت سے سونے تک تمام فرائض متعلقہ ایسے ذوق وشوق سے سرانجام کرتا ہون کہ جو کچھ سامنے آتا ہے فوراً اوسی وقت ختم کردیا جاتا ہے -

درباریون کے لیئے ایک امام بھی مقرر ہے جو پنجگانہ نماز پڑھاتا ہے اور تمام ملک مین محتسب مامور کیئے گیئے ہین کہ او لاوگون کو مسجدون مین پانچون وقت کی نماز ادا کرنے اور رمضان المبارک مین روزہ رکھنے کی فہمایش کرین اور اگر اونکی نصیحت پر عمل نہ کیا جاے تو درے لگائین اسیئے کہ جس قوم مین پابندی مذہب نہین اوسکے اخلاق درست نہین رہتے اور وہ بگڑکر تباہ وبرباد ہوجاتی ہے - دوسرے یہ کہ بداطوار و بداخلاق لوگ دونون جہان مین خوش نہین رہ سکتے -

میرے ملک مین دوسرے مذہب والون سے مطلق مزاحمت نہین کی جاتی اور نہ اونکے ساتھہ کسی قسم کا متعصبانہ برتاؤ کیا جاتا ہے - بلکہ مسلمانون کی بہ نسبت اون سے بہتر سلوک ہوتا ہے - اعلیٰ ترین عہدے سرکاری اونہین عطا کیئے جاتے ہین جو کہ اوس قانون کے بالکل برخلاف ہے جس کی رو سے اون عیسائیون کو جو فرقہ چرچ آف انگلینڈ مین داخل نہین ہین بعض نوکریان پانے کا حق نہین رہتا اور وہ اوس سے محروم کیئے جاتے ہین - مین سنی مسلمان ہون لیکن بعض اعلیٰ عہدون پر اہل تشیع و ہندو ممتاز ہین -

ہر شخص مفصلہ ذیل طریقہ سے اپنا استغاثہ مجھہ تک پہونچا سکتا ہے - وہ دروازہ پر حاضر ہوتا ہے اور اطلاع دیتا ہے کہ ملاقات کا خواہان ہے - مین اوسے سامنے ہونے کی اجازت دیتا ہون اور کل کیفیت زبانی سنتا ہون یا حقیقت حال درخواست

کی صورت مین ناظر یا اوسکے کسی ماتحت یا درباری سکرٹری کو لکھکر دیدیتا ہے اور اگر چاہے
تو بذریعہ ڈاک بھی ارسال کرسکتا ہے۔ لیکن ان صورتون مین اوسے لفافہ پر لکھنا چاہیے
"سوا اے امیر کے اور کوئی نہ کھولے" اس قسم کے خطوط مین خود کھولتا ہون اور اگر ضرورت
ہو تو اپنے ہاتھہ سے جواب لکھہ کر اوسی ذریعہ سے سائل کے پاس بھجواتا ہون جس سبیل
سے کہ وہ مجھے ملتے ہین۔ اگر متذکرہ بالا طریقون سے کوئی شخص اپنی شکایت مجھہ تک
نہ پہونچا سکے تو میرے مخبر و پرچہ نویس موجود ہین جو کہ مجھے اس قسم کے معاملہ کی اطلاع
دیتے ہین اور اگر وہ ایسا نہ کرین تو اونہین سخت سزا دی جاتی ہے۔ ایسی درخواستین آنے
اور میرے جواب دینے کا اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ افغانستان مین لوگون کو
یقین ہے کہ ہر شخص کے پاس میرا ایک نہ ایک دستخطی کاغذ ضرور موجود ہے اور ہر مکان
مین میرا ایک مخبر ہے۔ لیکن مین خیال کرتا ہون کہ یہ غالباً مبالغہ ہے۔

میرے محل ایسے موقعون پر بنائے گئے ہین جہان سے ہر طرف نہایت خوشنما
منظر دکھائی دیتا ہے جگہہ کشادہ و ہوادار ہے۔ چارون طرف باغ و پھول ہین اور اس
انداز سے بنے ہین کہ ایک ہی عمارت مین موسم سرما مین گرم کمرون کا انتظام ہوسکے اور
گرما مین کھلے ہوئے برآمدون اور بڑی بڑی کھڑکیون سے مکان ٹھنڈا رہے کمرون کی ترتیب
ایسی ہے کہ موسم بہار مین کلیون کا چٹکنا اور پھولون کا کھلنا۔ خزان کے شاندار مختلف
زرد رنگ۔ موسم سرما کی چمکتی ہوئی برف اور شب ہائے ماہتاب کا خوبصورت و دلربا منظر ان
محلون کا رہنے والا باآسانی دیکھہ سکتا ہے اگر ان کھڑکیون کے پاس بیٹھنے کی تکلیف
گوارا کرے۔ میرا قاعدہ ہے کہ موسم سرما بہار اور خزان شہر کے باہر بسر کرتا ہون اور وقتون
ایسے مقامات پر خیمون مین رہتا ہون جہان کہ ہر قسم کے خوبصورت پھولون کی بہار ہو۔
شفق پھولنے کا سمان اور خزان کے سنہری رنگ ایسی چیز دیکھنے کا لطف ہو مجھے

دلکش منظر گل و گلزار - سبزہ زار - موسیقی تصاویر اور ہر قسم کی قدرتی خوبصورتیون اور بہار کی دید کا ہمیشہ عشق رہا ہے -

میری روزانہ استعمال کی وردیان نہایت سادہ یوروپین وضع کی ہین لیکن جا بجا سے موقعون پر مین فوجی یا پولیٹکل وردی پہنتا ہون - شب کو اور فرصت کے وقت ڈھیلا پیراہن چینی یا جاپانی رشیم کا عربی - ترکمانی یا منگولین طرز کا اور ایک چھوٹی ٹوپی اور نہایت مختصر عمامہ ریشمی یا ململ کا استعمال کرتا ہون - اس ڈھیلی پوشاک کے پہننے اور اوتارنے مین نہایت آسانی ہوتی ہے اور اس لیئے اوس سے آسایش ہے خصوصًا بیماری کی حالت مین جبکہ مجھے درد کی تکلیف ہوتی ہے -

جہان کہین مین رہون مقیم یا سفر مین میرے پیش خدمتون و غلام بچون کے لیئے ہمیشہ مدرسہ کا انتظام موجود رہتا ہے - ان مدرسون مین مذہبی تعلیم دیجاتی ہے اور تاریخ - جغرافیہ حساب موجودہ زبانین - نشانہ بازی و بندوق لگانا سکھایا جاتا ہے - جس وقت کہ نصف لڑکے میری خدمت مین حاضر رہتے ہین باقی نصف پڑہتے ہین اور جب اونکی تعلیم ختم ہوجاتی ہے اور وہ جوان ہوجاتے ہین تو اونہین سرکاری عہدے دئے جاتے ہین - فوج مین ایک پلٹن صرف مختلف فوجی افسر اور خوانین ملک کے بیٹون کی ہے جو کہ خانہ آبادی کہلاتی ہے - قواعد اور مختلف جنگی فوجی اصول اونہین سکھائے جاتے ہین - جس کے بعد اونکو مختلف حصص فوج مین ملازمت دیجاتی ہے -

مین اور میرے اہلکار سگرٹ پیتے ہین اور باقی حقہ -

میری تفریح و تفنن طبع کے اسباب نہایت سادہ ہین - کام کرتے کرتے درمیان مین اگر کوئی جواب خط یا دیگر کام ختم کرلیتا ہون تو چند منٹ کے لیئے اپنے اہلکارون و درباریون سے گفتگو کرتا ہون - شام کے وقت شاطر اور چوسر کھیلنے والے جو اسی خدمت پر مامور ہین

میرے روبرو کھیلتے ہین بعض وقت مین کھیل دیکھتا ہون اور کبھی خود بھی کھیلتا ہون گو اکثر نہین - گانے بجانے والے حاضرین کی تفریح کے لیئے گاتے بجاتے رہتے ہین اور بعض اوقات ایک دو لمحہ کے لیئے مین بھی اونکا گانا سنتا ہون - مجھے موسیقی کا ازحد شوق ہے اور بہترین پیانو - ستار - سرود - بین - اور دیگر قسم کے باجے ہمیشہ میرے محلون مین موجود رہتے ہین - مجھے خود علم موسیقی مین دخل ہے - اور رباب و سرود بجا سکتا ہون اس صورت مین میرے اہلکارون کا میری خدمت مین حاضر رہنا اونکے لیئے عین باعث خوشی و خورمی ہے اسلیئے کہ وہ مختلف دل خوش کن چیزون سے محظوظ ہوتے ہین جو فرض و وفاداری و ایمانداری سے میری خدمت کرتے ہین اونکے ساتھہ مین دوستانہ برتاؤ کرتا ہون اور مذاقیہ چھیڑ چھاڑ کرتا ہون اور بعض وقت وہ بھی مجھے چھیڑتے اور مجھہ سے تمسخر کرتے ہین غرضکہ ہمیشہ ہنسی و مذاق ہوتا رہتا ہے - مگر جو لوگ کہ دغاباز و مکار ہین اونکے ساتھہ مین نہایت سختی و درشتی سے پیش آتا ہون بقول سعدی رح ؎

نکوئی با بدان کردن چنان است	کہ بد کردن بجاے نیک مردان

مین لیٹتے ہی فوراً نہین سو جاتا بلکہ جو شخص کہ کتاب خوانی کے لیئے مقرر ہے وہ کوئی کتاب از قسم تواریخ دیگر ممالک و اقوام - جغرافیہ - بڑے بڑے بادشاہون و مصلحان قوم کی سوانح عمریان و پولیٹکل کتابین پڑھتا ہے - اوسے سنتے سنتے مین سو جاتا ہون جسکے بعد کہ قصہ خوان حاضر ہوتا ہے اور صبح بیدار ہونے تک قصہ کہتا رہتا ہے - اس سے مجھے نہایت آرام ملتا ہے اسلیئے کہ قصہ خوان کی گنگناہٹ سے میرے تھکے ہوے دماغ و رگون کو تسکین ہوتی ہے -

مین نے کئی کتابین تصنیف کی ہین جو کابل کے مطبع مین طبع ہوئی ہین - باواز بلند کتابین پڑھوا کر سننے مین چند فوائد ہین - ایک تو یہ کہ اپنی زندگی مین مینے ہزارون کتابین سنی

ہین جس کا یہ مطلب ہے کہ مین نے ترقی وعلم کا روزانہ سبق پڑھا ہے - دوسرے یہ کہ بہ نسبت پڑھنے کے اس طرح سننے سے بہت کچھہ یاد رہتا ہے - قصے جو مین سنتا ہون وہ زیادہ تر مبالغہ و توہمات سے پُر ہوتے ہین لیکن اون سے قدیم طرز خیال متقدمین کی عادات وخیالات کا پتہ لگتا ہے - اور مین موازنہ کرتا ہون کہ اوس زمانہ سے اسوقت دنیا نے کسقدر ترقی کی ہے - قصہ خوان کی دہیمی آواز کے ساتھہ سونے سے ایک فائدہ یہی ہے کہ انسان اس قسم کے شور کا عادی ہو جاتا ہے چنانچہ مین میدان جنگ یا اسی قسم کے دوسرے موقعون پر بہی بے خبر سو سکتا ہون -

مفصلۂ ذیل زبانون مین مین نوشت وخواند کر سکتا ہون - پشتو قدیم افغانی قومون کی زبان - فارسی جو درباری وعلمی زبان ہے اور سرکاری دفاتر مین بہی مستعمل ہے - ترکی میری ترکمان رعایا کی زبان - روسی - عربی وہندوستانی - عربی وہندوستانی مین بخوبی نہین جانتا لیکن سمجھہ سکتا ہون ہر شے کی نسبت مین کچھہ نہ کچھہ واقف ہونا چاہتا ہون اور تازہ معلومات حاصل کرنیکا کبھی کوئی موقع ہاتھہ سے نہین جانے دیتا اسلیئے جب کبھی کسی دوسرے یا میرے ہی ملک کے اشخاص میرے پاس آتے ہین تو مین اون سے ہر قسم کے سوالات کرتا ہون خصوصًا اون چیزون کی نسبت جن مین مین جانتا ہون اونہین پوری مہارت ہے اور واقفیت حاصل ہے - اس طریقہ سے مین ہر شخص سے کچھہ نہ کچھہ سیکھہ لیتا ہون -

روزہاے جشن وتعطیلات

افغانستان مین پانچ روز تعطیل کے لیئے مخصوص ہین - عید الفطر - عید اضحی - شب برات یہ تینون تعطیلین قمری مہینے کے حساب سے واقع ہوتی ہین اسلیئے ہمیشہ مختلف موسمون مین - چوتھی تعطیل نوروز کی ہے جو ہر سال ۲۱ مارچ کو واقع ہوتا ہے - اون موقعون پر

مین انعام و خلعت اپنے بعض اہلکارون و ملازمون کو دیتا ہون اور نیز اپنے اہل و عیال و اعزا و اقربا کو عیدین کو سوداگر تحائف پیش کرتے اور نذرین گذرانتے ہین۔

نوروز کے دن مین عام معائنہ مختلف سازوسامان گولہ بارود و اسلحہ جنگ وغیرہ کا کرتا ہون جو کہ سال مین تیار ہوتے ہین سوا اون اشیا کے جو کہ ذخیرہ مین داخل کر دی گئی ہون جو کاریگر ان چیزون کو بناتے ہین اونہین اونکی صنعت کے مطابق یا تو انعام دیا جاتا ہے یا اگر کچھ نقص ہو تو جرمانہ کیا جاتا ہے۔ ان ہی موقعون پر سال آیندہ کے لئے ہدایتین کی جاتی ہین اور کاریگرون کو تنبیہ کی جاتی ہے کہ آیندہ زیادہ احتیاط سے کام کرین۔ جبن بندوقون اور کارتوسون و توپون وغیرہ کا مین معائنہ کرتا ہون اونکی آزمائش اس طرح کی جاتی ہے کہ جتنے وہ امتحاناً چھوڑی جاتی ہین اور بعد سرکاری توشہ خانہ و میگزینون مین جمع کی جاتی ہین لیکن جبن مین کسی طرح کا عیب ہو وہ کارخانون مین ترمیم و درست کرنے کے لئے واپس بھیجدی جاتی ہین۔

پانچوین تعطیل اوس روز کی یادگار مین ہوتی ہے جس دن کہ میری قوم نے مجھے "ضیاء الملت والدین" کا خطاب عطا کیا تھا۔ یہ خطاب بروز عید اضحی مطابق ۲۵ مئی ۱۸۹۶ء دیا گیا تھا لیکن چونکہ اسکی تصدیق علاوہ کابل کے افغانستان کے دوسرے صوبون و شہرون سے ماہ اگست مطابق ۲۴ - اسد (ماہ شمسی) ہوئی جو کہ قمری مہینہ کی طرح تبدیل نہین ہوتا اسلیے اسکے متعلق جشن و روشنی وغیرہ ہمیشہ بتاریخ ۲۴ - اسد کی جاتی ہے۔

جو تمغات و نشانات امتیاز حسن خدمات کے لیے مختلف حکام و اہلکارون کو میری گورنمنٹ سے دیے جاتے ہین اونکی تفصیل یہ ہے۔ حرمت۔ عزت۔ شجاعت امانت۔ صداقت۔ خلوص و خیرخواہ اسلام۔ آخری نشان صرف اب تک ایک شخص کو دیا گیا ہے اور وہ میر منشی سلطان محمد خان ہین جنہین ۱۸۹۳ء مین جس روز کہ معاہدہ

سر ماٹیمر ڈیورینڈ پر دستخط اور مہر ہوئی یہ تمغہ عطا کیا گیا - یہ تمام تمغے طلائی ہین اور بعض انمین بیش قیمت جواہرات سے مرصع ہین نقرئی تمغے بھی ہین جنکی تعداد بہت زیادہ ہے اور فوجی ملازمون کو عظیم الشان فتحیابیون کے موقعون پر یا میدان جنگ مین نمایان شجاعت و بہادری کے صلہ مین دئے جاتے ہین - ان تمغون پر مقام جنگ جہان کہ فتح ہوئی ہو ضرور کندہ رہتا ہے -

گو مجھے یقین نہین کہ ہمارے مقدس نبی رسول خدا احمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کبھی یہ حکم دیا ہو کہ بیبیان مکانون مین بند رہین حالانکہ اس کے متعلق ہمیشہ اختلاف رہا ہے تاہم مدت مدید سے یہ رواج چلا آتا ہے کہ شرفاد متمول لوگ زمانہ قدیم سے اپنی بیبیون کو حرم سرا مین پردہ مین رکھتے ہین - ایسی خاتونون کے لیئے جو کہ مکانات سے باہر نہین نکلتین ضرور ہے کہ بیرونی دنیا سے واقفیت و آگاہی حاصل کرنیکے ذریعے مہیا کیئے جائین - اسلیئے میرے ہر حرم سرا مین چند غلام بچے اور کچھہ عورتین ملازم ہین - تمام حرم سراؤن کے غلام بچون و نوکرون پر ایک سردار مقرر ہے جو ایک جوان عورت ہوتی ہے لیکن مردانہ پوشاک استعمال کرتی ہے - ان سب کے ذریعے سے نامہ و پیام و خطوط آتے جاتے ہین - مینے خواجہ سرا رکھنے کی قدیم رسم منسوخ کردی ہے یہی لوگ پہلے حرم سراؤن مین ملازم ہوتے تھے - متذکرۂ بالا ملازمون کے علاوہ میری بیبیون کے پاس علیحدہ علیحدہ مختلف خدمات کے لیئے ذاتی کارپرداز موجود ہین مثلاً میر عرض - حاجب - خزانچی - میر آخور داروغۂ توشہ خانہ وغیرہ - میری بیبیان جب چاہین گاڑیون یا گھوڑون پر سوار ہوکر سیر کے لیئے باہر نکلتی ہین لیکن منہ پر ہمیشہ نقاب پڑی رہتی ہے تاکہ چہرہ دکھائی نہ دے -

انگریزی و افغانی تعلقات

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ ؀

آسائش دو گیتی تفسیر این دو حرف است | با دوستان تلطف با دشمنان مدارا

گو سرخی باب اس امر کی متقاضی معلوم ہوتی ہے کہ مین ان تمام مراسلات - راہ و رسم و تعلقات کی تشریح کرون جو کہ شروع زمانہ سے برطانیہ عظمیٰ و افغانستان کے درمیان چلے آتے ہین اور سرحدی معاملات کا بھی تذکرہ کرون چونکہ وقتاً فوقتاً حدود مین تبدیلیان واقع ہوئی ہین نیز آیندہ جو تعلقات دونون ملکون مین ہونگے یا ہونے چاہئین اونکی نسبت رائے زنی کرون تاہم ان امور کو مین اسوقت نظر انداز کرتا ہون اور آیندہ دو بابون مین جنکی سرخی ہوگی "حدود افغانستان و سفارت سر مارٹیمر ڈیورنڈ" و "افغانستان کی آیندہ حالت کیا ہوگی" ان پر علیحدہ علیحدہ بصراحت بحث کرونگا اس باب مین صرف اون زیادہ نمودار و قابل لحاظ مراتب کا ذکر کرنا کافی ہے جو کہ مابین گورنمنٹ ہائے انگلستان و افغانستان میرے عہد حکومت مین پیش آئے اونکے بیان کرنے مین حتی الامکان اختصار کو راہ دونگا اسلیئے کہ اگر اونکی تصریح کماحقہ ممکن بھی ہو تو بھی جو کچھ میرے دل مین ہے اوس سب کو ظاہر کرنا بعید از عقل ہوگا۔

لیکن اوس ایک امر پر بحث کرنے اور اوسکے تصفیہ کرنے کی بابت مطلق کوشش نہ کرونگا جو کہ میری تخت نشینی کی پہلے روز سے آجتک معرض گفتگو مین رہا ہے اور جسکی نسبت اہل انگلستان و افغانستان مین برابر اختلاف رائے ہے اور متواتر نکتہ چینیان ہوتی آئی ہین - اسکا تصفیہ

مین ان دونون قومون پر چھوڑتا ہون اسلیئے کہ مجھے اس بحث سے چندان سروکار نہین - وہ امر یہ ہے کہ اکثر انگریزی اخبارات واہل انگلستان کہتے ہین کہ وہ ہم نے امیر عبد الرحمن خان کو تخت کابل عطا کیا اور وہ ہمارے وظیفہ خوار ہین" اسکے جواب مین اہل افغانستان کہتے ہین "کیا انگریزون نے امیر عبد الرحمن خان کو روس سے بُلایا تھا کہ آؤ اور سلطنت کابل قبول کرو؟ نہین" "کیا برٹش گورمنٹ نے اونہین روسی نگرانی سے آزادی دلائی اور سلطنت روس کو لکھا کہ اونہین رہا کردو کہ وہ تخت کابل کے حاصل کرنے کی کوشش کرین؟ - نہین" "کیا برٹش گورمنٹ نے خود امیر عبد الرحمن خان کو جس وقت کہ وہ علداری روس مین تھے اطلاع دی کہ اگر چاہو تو تم حکومت افغانستان کا دعوی کرسکتے ہو اور ہمکو ایک حقدار کی تلاش ہے؟ نہین" "کیا انگریزون نے امیر کو روس سے کابل تک آنے کے اخراجات سفر دیئے یا کسی قسم کی مالی امداد کی یا اور کسی صورت وطریقہ سے تخت نشینی سے پہلے اونکو مدد دی؟ نہین"

اہل افغانستان کا بیان ہے کہ "امیر عبد الرحمن خان کے سرحد افغانستان پر آنے اور ملک مین داخل ہونے کے چند مہینے بعد میر سلطان مراد بیگ ودیگر میر ہائے قطغان وترکستان نے اونہین روکا اور کابل آنے سے اِس لیئے باز رکہا کہ انگریزی اہلکار جو کابل مین موجود تھے یہ خیال کرکے کہ عبد الرحمن خان گورمنٹ روس کے بھیجے ہوئے ہین اور اوسکی اجازت سے آئے ہین نہین چاہتے تھے کہ وہ کابل جائین - وہ اوسوقت موسیٰ جان ودیگر امیدوارون کو تخت کابل دے رہے تھے اسلیئے کہ وہ خود ملک پر اسوجہ سے قبضہ نہین رکہ سکتے تھے کہ اہل افغانستان نہایت جنگجو ودلیر قوم ہین اور انگلستان وروس کے درمیان افغانستان بلا استحقاق یکدیگرے علیحدہ سمجھا جاتا تھا جبکہ ملک کے مختلف حصون کے چھوٹے چھوٹے فرمانرواؤن نے دیکھا کہ تائید ربانی واپنی قوت بازو سے عبد الرحمن خان نے اون تمام مشکلات کو جو سد راہ تہین نیست ونابود کردیا تو اونہون نے اطاعت اختیار کی - پورا ترکستان امیر نے فتح کرلیا اور جب قندز مین

داخل ہوئے تو ہزارون غازی اور تمام فوج اون سے آملی اور موسی جان نے انگریزون کے ہاتھہ سے تخت کابل لینے سے انکار کیا۔ اسی طرح اور کسی نے بہی اوسے قبول نکیا۔ ایسا معلوم ہوتا تہا کہ ملک مین کسی نے نبرد آزمائی کی روح پہونکدی اور اوسکا اظہار غازیون کے بڑے بڑے مجمعون سے ہوتا تہا جنکے خیالات انگریزون کے خلاف روزبروز ترقی کرتے جاتے تھے اور ایوب خان ہرات سے روانہ ہو رہے تھے کہ قندہار پہونچکر انگریزی فوج پر حملہ کرین۔ یہ سب وجوہات تہین جنکے باعث سے انگریزون نے مجبور ہوکر امیر عبدالرحمن خان سے نامہ و پیام کیا اور اون سے راہ و رسم پیدا کی تاکہ بحفاظت و باعزت و آبرو ملک سے واپس آسکین۔ یہ قوم افغانان یعنی ہم تھے جنہون نے عبدالرحمن خان کو سفارت وکیل بہیجکر روس سے بلایا۔ اوہنون نے ہم پر حکمرانی قبول کی اور روس سے روانہ ہوئے۔ اگر کوئی شخص اوس خط و کتابت کو پڑہنے کی تکلیف گوارا کرے جو سر لیپل گریفن اور عبدالرحمن خان مین ہوئی تو آسانی سے معلوم ہوجائیگا کہ امیر نے صاف طور پر لکہدیا تہا کہ مین بلا رضامندی اہل افغانستان نہ تو تخت کابل قبول کرنا چاہتا اور نہ کرسکتا ہون اور صرف اونکے ہاتھہ سے منظور کرونگا۔ ہمنے بمقام چارہ کار کابل آنے سے پیشتر اونہین اپنا بادشاہ گردانا اور اوسکا اعلان کیا تہا اور اوسوقت تک سر لیپل گریفن سے اونسے ملاقات نہین ہوئی تہی۔ ہمارے اس اعلان کو سرلیپل گریفن و انگریزی اہلکار موجودہ کابل نے برقرار رکہا اور وہان سے دوستانہ برتاو کے ساتھہ وہ رخصت ہوئے۔ عبدالرحمن خان اپنے وعدہ کے ایسے سچے ثابت ہوئے کہ انگریزی فوج جسکی ۱۸۸۱ء سے بہی زیادہ نازک حالت تہی ایسے وقت مین بحفاظت ملک سے روانہ ہوسکی در حالیکہ فوج انگلشیہ کے بمقام قندہار ہزیمت سخت اوٹہانے و شکست فاش کہانے کی خبر موصول ہوچکی تہی۔ جو وظیفہ ماہوار کہ گورنمنٹ انگلشیہ امیر کو دیتی ہے وہ ہرگز ندیا جاتا اگر خود گورنمنٹ ہندوستان کا اپنا فائدہ و غرض مد نظر نہوتی۔ امیر یہ تمام روپیہ بلکہ اس سے اور زیادہ اسلحہ و سامان جنگ انگلستان سے خرید کرنے مین صرف کرتے ہین اور یہ صرف

ہندوستانی سرحد کی حفاظت کے لیئے - امیر بعض مقامات کی نسبت دعاوی پیش کرنیسے باز رہے ہین و نیز دیگر طاقتون سے بلا علم و مشورہ گورمنٹ ہندوستان خط و کتابت نہین کی - علاوہ برین اونہون نے ہندوستان کے دشمنون سے ملنے سے پرہیز کیا اس خیال سے کہ جو قول و قرار و معاہدہ اون سے انگریزون سے ہوا ہے اوسکی پابندی اون پر فرض ہے - اگر انگلستان کے نزدیک اونکی دوستی کی کچھہ قدر و منزلت نہوتی تو کبھی اونہین وظیفہ ندیا جاتا - دوسرے فرمانروا کن - شاہزادون - نوابون و راجگان ہندوستان کو جن مین بعضونکی عملداری مثل نظام حیدر آباد کے امیر کے ملک سے زیادہ ہے گورمنٹ برطانیہ کیون وظیفہ نہین دیتی ؟ دوسرے یہ وظیفہ تمام فرمانروایان افغانستان کو امیر عبد الرحمن کے دادا کے زمانہ سے ملتا آیا ہے اس غرض سے کہ افغانستان کو محفوظ و طاقتور رکھنے سے خود ہندوستان کی حفاظت بیرونی حملون سے متصور ہے "

عوام الناس کی اس قسم کی رائے زنی سے مجھے کوئی تعلق و سروکار نہین - اپنی عقل کے مطابق جو دل چاہے لوگ نکتہ چینی و تصفیہ کرین - لیکن انگلستان و افغانستان دونون کا فائدہ اسی مین ہے کہ دونون مین رشتہ دوستی و اتحاد قایم رہے اور ساتھہ ہی دونون اپنی علیحدہ علیحدہ بہبودی و فلاح بھی نظر انداز نکرین - میری دعا ہے اور مین نہایت زور کے ساتھہ اپنے بیٹون و جانشینون و نیز جانشینان ہر مجسٹی کوئن وکٹوریا کو صلاح دیتا ہون کہ وہ روز بروز زیادہ تر مستقل و پختہ بنیاد پر آپس کے اتحاد و ارتباط کو مستحکم کرتے جائین اس لیئے کہ ہندوستان و افغانستان کی حفاظت لازم و ملزوم ہے اتفاق دونون کے لیئے باعث طاقت و مضبوطی ہوگا اور نفاق کمزوری پیدا کرے گا -

اس مسئلہ پر گفتگو کرتے ہوئے مین لوگون کے دلون سے اس خیال کے دفع کرنے کی کوشش سے باز نہین رہ سکتا کہ سر لیپل گریفن و دیگر انگریزی حکام نے حضرت والا

اعلان کی تصدیق کی جوکہ میری قوم نے میرے امیر ہونے کے متعلق دیا تھا۔ اُنہون نے صرف یہی نہین کیا بلکہ سلطنت برطانیہ وقوم افاغنہ دونون کی نہایت اعلیٰ خدمت اس طرح کی کہ اوس معاملہ کی تکمیل نہایت فرزانہ و مدبرانہ طور پر کی۔ میرے نزدیک تو سرلیپل گریفن نے جس فہم وفراست سے میرے اور افغانون کے ساتھہ خط وکتابت کے ذریعہ سے دوستانہ تعلقات پیدا کیے وہ محض اپنی گورمنٹ کے فائدہ کیلئے اور ان خدمات کیلئے میری رائے مین اُنہین کافی صلہ نہین ملا ہے مین خیال کرتا ہون کہ وہ اسکے مستحق ہین کہ "لارڈ کابل" کا خطاب اُنہین دیا جاے جس طرح کہ جنرل رابرٹس کو "لارڈ قندہار" کا خطاب عطا کیا گیا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ خلیفہ چہارم کا قول ہے کہ "یہ نہ دریافت کرو کہ کس نے فلان کام کیا یا فلان بات کہی بلکہ جو کچھہ اوسنے کیا یا کہا اوسکی داد دو اور قدر کرو" اس امر کی بحث بالکل بیکار ہے کہ طرفین سے کسے زیادہ ترممنون احسان ہونا چاہیے اور کس پر پابندی عہد و پیمان زیادہ ہے۔ جو خاص امر کہ یاد رکھنے کے قابل ہے یہ ہے کہ دونون قومون یعنی اہل انگلستان وافغانستان کی فلاح وبہبودی نقصان وضرر کے اسباب یکسان ہین یعنی جس شے سے ایک ملک کو فائدہ یا نقصان پہونچ سکتا ہے اوسی سے دوسرے کو بھی۔

مندرجہ بالا امر پر خوب غور کرنے کے بعد اپنی حکومت کے پہلے ہی روز سے مینے یہ کوشش شروع کی کہ اس ارتباط واتحاد کو اور زیادہ مضبوط کرون مین مارکوئیس آف رپن کا مشکور ہون جنہون نے جب تک کہ وہ وائسرائے ہند رہے اپنی گورمنٹ کی جانب سے ہر طرح دوستی کا یقین دلایا اور اس طرح میری ہمت افزائی کی۔ اونکے زمانہ نیابت مین میرا پہلا سفیر ہندوستان مین مقرر ہوا اور وہ جنرل امیر محمد خان تھے۔ میرے لڑکپن سے میرے معتمد ترین ملازمون مین سے تھے اور اَحد عاقل وہوشیار وتجربہ کار مدبر تھے۔ ایک مسلمان سفیر بھی دربار مین بھی منجانب گورمنٹ انگلشیہ مقرر ہوا جسسے مزید برآن میرے ساتھہ دوستانہ برتاؤ کا

تصور کرنا چاہیے۔ مارکوئیس آف رپن نے بتاریخ ۲۱ جون ۱۸۸۱ء میرے پاس ایک مراسلہ بھیجا جسمین بارہ لاکھہ روپیہ سالانہ میری گورمنٹ کا وظیفہ مقرر کیا تاکہ سرحد کے استحکام و حفاظت کیلئے قلعجات وغیرہ بنائے جائین اور فوج بڑہائی جائے اور اوس سے تقویت دیجائے۔

اس جگہہ موقع نہوگا اگر دو چار الفاظ اس نہایت آزاد طبع وائسرائے کے متعلق کہے جائین جسکی طبیعت مین خلاف رنگ و مذہب و ملت مطلق تعصب نہ تہا اور جو سمجہتا تہا کہ اوس داور حقیقی کے روبرو جب لوگ بروز قیامت کہڑے ہونگے تو اوسوقت رنگ کا مطلق لحاظ و پاس نکیا جائیگا۔ اونہون نے برابر اس اصول کی پابندی کی کہ ہم سب خداوندکریم کے نزدیک برابر ہین اور اسیلئے کوئی وجہ نہین کہ اس دنیا کے بادشاہ جو کہ اوسکے نائب ہین تمام مخلوق کے حق مین یکسان انصاف نکرین۔ اونکی ہمیشہ یہی کوشش رہی کہ ملکۂ انگلستان کی ہندوستانی رعایا کو بہی وہی حقوق دیے جائین جو اونکی سفید رنگ رعایا کو حاصل تہے۔ اس سے بعض انگریزون کو رنج ہوا لیکن عوام الناس پر اونکے وسیع خیالات و آزادانہ پالیسی کا عمدہ اثر ہوا اور اونکے دل و دماغ مین اونکے لیئے از حد گہری محبت و وفاداری پیدا ہوئی۔ اون کے عہد مین میرے تعلقات اونکے ساتہہ نہایت دوستانہ اور عمدہ رہے۔

مثل مشہور ہے کہ اگر کسی شے کے پہیلانے مین سالہا سال صرف ہون تو اوسکے لپیٹنے مین بہی برسون درکار ہوتے ہین۔ اسلیئے ممکن نہ تہا کہ وہ مخالفانہ خیالات۔ عناد۔ نفرت۔ شک و شبہ و بے اعتباری جو گذشتہ پچاس سال سے انگریزون و افغانون مین چلی آتی تہی اور جسکی وجہ سے دونون قومون کے ہواہ خواہ واعزا نے آپسمین کشت و خون کیئے اور ایک دوسرے کے ہاتہہ سے قتل ہوئے ایکبارگی صفحۂ دل سے محو و مسترد ہو جاتی۔ دونون قومون نے سونچ و کتابین تحریر کی تہین جنمین ایک دوسرے کو غدار۔ ناقابل اعتبار و قسم و عہد شکن الفاظ سے نامزد کیا تہا ان خیالات کی تصحیح و اختلافات آرا کی درستی اور دونون قومون کے دلون سے گذشتہ واقعات

مددگارون کو ڈہونڈہنا اور اون مین اس امر کی قابلیت و لیاقت پیدا کرنا کہ وہ ایک دوسرے پر پورا پورا اعتماد و بہروسہ کرین ان سب باتون مین ایسے وقت کامیابی حاصل کرنا جبکہ ہر قسم کے دوستانہ برتاؤ و وعدون کو مشتبہ نظر سے دیکہا جاتا تہا اگر بالکل ناممکن نہ تہا تو کوئی آسان کام بہی نہ تہا۔ بہت سے اسباب تہے جو کہ اس ارتباط و اتحاد کے خلاف واقع ہوئے تہے اور اسلیئے دوستانہ تعلقات کو اوسقدر استوار بنانا جسقدر کہ ضروری تہا نہایت مشکل تہا۔ گورمنٹ ہندوستان کو کوئی اختیار حاصل نہ تہا کہ جسقدر امداد کی مجہے ضرورت تہی اوس سے دریغ نہ کرتی یا اوسقدر امداد کا وعدہ بہی کرتی اور نہ اوسنے میرے خلوص و سچائی و دوستی کا اتنا اعتبار کیا ہے کہ جس سے اس قسم کی امداد کی خواہش بہی پائی جاتی ہو۔ خود میری حالت یہ تہی کہ جیسا کہ چاہیئے تہا اور ضروری تہا اوسقدر علانیہ طور پر مین اپنی دوستی ظاہر نہین کر سکتا تہا اسلیئے کہ میری رعایا علاوہ جاہل ہونے کے تعصب و مذہبی جوش سے پر تہی۔ اگر انگریزون کی جانب ذرا بہی میلان طبع ظاہر کرتا تو اہل افغانستان نے مجہے فوراً کافر قرار دیا ہوتا اور مجہہ پر جہاد کا اعلان کیا ہوتا۔ مین جانتا تہا کہ جب تک ان جوشیلے اشخاص اور باغیون سے ملک صاف نکیا جائیگا ممکن نہ تہا کہ مین اپنی دوستی کا پورا اظہار کر سکتا یا پوری حد تک اوسپر عمل درآمد کرتا۔ مین امیر محمد یعقوب خان کی طرح بیوقوف نہ تہا جنہون نے کہ بلا رضامندی اپنی رعایا کے اور اس سے پیشتر کہ اپنے آپ کو اسقدر قوی اور مضبوط بنالین کہ سرکاری کاونسری کی حفاظت ممکن ہو اظہار دوستی کی غرض سے انگریزی سفارت کا کابل آنا منظور کر لیا۔ نتیجہ وہی ہوا جو کہ ہونا چاہیئے تہا یعنی یہ کہ کاونسری قتل ہوا۔ محمد یعقوب خان تخت کابل سے معزول کیئے گئے اور قید ہو کر ہندوستان بہیجے گئے اور لاکہون آدمیون کی جانین تلف ہوئین۔

جو معاہدہ کہ مجہسے ہوا تہا اوسکے مطابق گورمنٹ ہندوستان افغانستان کی اندرونی مشکلات مین مداخلت کرنیکی مجاز نہ تہی اسلیئے اگر اہل افغانستان نے انگریزی دوستی کی وجہ سے مجہپر جہاد کیا ہوتا تو گورمنٹ ہندوستان کی طرف سے مجہے کوئی اطمینان نہین دلایا گیا تہا کہ میری داخلی

وخانگی پیچیدگیون مین کسی قسم کی امداد کی جاے گی -

علاوہ برین صرف اس دوستی کے لیئے مین گورمنٹ برطانیہ کی نسبت ایسے خوشامدانہ و دل خوش کن الفاظ نہین استعمال کرنا چاہتا تہا جنکی وجہ سے میرا نام خوشامدیون و بزدلون کے زمرہ مین داخل کیا جائے - مین نے اپنے عہد حکومت مین ہمیشہ اوس خودداری وحیا و جائز خود پسندی کا اظہار کیا ہے جو کہ میری قوم کی موروثی خصوصیت ہے - اشد ضرورت و سخت مشکل کے موقع پر بہی مین نے کبہی اوس سے کنارہ کشی اختیار نہ کی -

لیکن ساتہہ ہی مینے یہ بہی خیال کیا کہ ایک دوسرے سے اچہی طرح واقفیت نہونے کی وجہ سے غلط فہمی واقع ہوتی ہے - قدیم غلط فہمیان شکر رنجی و باہمی نزاع کا باعث ہوتی ہین اور دوامی تنازعات جنگ و کشت و خون پیدا کرتے ہین جس سے پوری تباہی متصور ہے اسی سبب سے مجہے ہمیشہ اس امر کا اشتیاق رہا ہے اور اب بہی یہی آرزو ہے کہ انگریز اور افغان روز بروز ایک دوسرے کو زیادہ دیکہین اور ایک دوسرے کے حالات سے زیادہ آگاہی حاصل کرین تاکہ باہمی اختلاط و دوستانہ تعلقات مین ترقی ہو کیونکہ جس قدر آپس مین اتحاد و اعتبار بڑہیگا اوسی قدر دونون قومون کو فائدہ پہونچیگا - مین نے تو حتی الامکان کوشش کی کہ متذکرہ بالا مدعا جسقدر جلد ممکن ہو حاصل کیا جاے لیکن گورمنٹ ہندوستان کو بہت کچہہ چون چرا و از حد تامل رہا اور اس قسم کے سوالات اوس کے دل مین پیدا ہوتے تہے - افغانستان کی دوستی سے کوئی فائدہ ہے یا نہین یا وہ بالکل بیکار ہے ؟ اگر وہ مفید ہے تو اہل افغانستان قابل اعتماد ہین یا نہین ؟ اگر وہ اس قابل ہین تو جو فوائد کہ اس دوستی سے ظہور پذیر ہونگے اون سے اوس ذمہ داری کی پوری تلافی ہو گی یا نہین جو کہ افغانستان کی حفاظت کے متعلق کیگئی ہے ؟ اگر ان سوالات کے حسب دلخواہ و تشفی بخش جوابات بہی مل جائین تب بہی یہ اہم سوال پیدا ہوگا کہ انگلستان کی پارلیمنٹ اس قسم کے عہد و پیمان

کے مطابق عمل درآمد منظور کرے گی یا نہیں؟ اگر اوسنے منظور بہی کر لیا اور روس کے مقابلہ کا اقرار بہی کیا تو اوسکی پابندی ممکن ہوگی یا نہیں؟ اگر ممکن بہی ہو تو جن فوائد کے حصول کی اُمید ہو سکتی ہے وہ اون خطرات کے برابر ہونگے یا نہیں جو کہ نفاذ عہدنامہ سے متعلق ہین؟ علاوہ برین جب پارلیمنٹ کی دوسری پارٹی با اختیار ہوگی تو گورنمنٹ ماقبل کے انتظامات کو بحال رکھے گی یا نہیں؟ المختصر گورنمنٹ ہندوستان کا فلسفہ بعینہ اوس ملازم کے فلسفہ کی طرح تہا جو کہ اپنے مریض آقا کی خدمتگزاری پر مامور تہا اور کام سے جان چراتا تہا وہ قصہ مفصلہ ذیل مکالمہ سے معلوم ہوگا -

آقا - مجہے اس وقت تکلیف ہے جاؤ ڈاکٹر کو بلالاؤ -

ملازم - شاید اسوقت ڈاکٹر مکان پر نہون -

آقا - مین جانتا ہون کہ وہ مکان پر ہین -

ملازم - اگر مکان پر ہون بہی تو شاید آئین یا نہ آئین -

آقا - ضرور آئین گے -

ملازم - لیکن شاید اونکے پاس دوا نہو -

آقا - اونکے پاس دوا بہی ہے -

ملازم - لیکن حضور جانتے ہین کہ جس عارضہ مین آپ گرفتار ہین یہ مرض الموت ہے اور نیز یہ کہ شاید اس قدر تکلیف کے بعد دوا کوئی اثر نکرے اور آپکو صحت نہو اسلیئے جبکہ آپ کی قسمت مین موت ہی ہے تو دو چار روز پہلے آگئی یا دو چار روز بعد اسمین فرق ہی کیا ہے -

مین اسکی وجہ سے گورنمنٹ ہندوستان پر کوئی الزام عائد نہین کرتا کیونکہ افاغنہ کی دوستی سے اوسے پیشتر کبہی کوئی فائدہ نہین ہوا ہے بلکہ اوسکا نتیجہ ہمیشہ یہی ہوا کہ ایک یا دوسرے فریق کی غلطیون کے سبب سے جنگ مشکلات اور نقصان جان بلا کسی قسم کے فائدہ کے ظہور مین آیا - اور یہ ظاہر ہے کہ امیر شیر علیخان و امیر محمد ایوب خان کے برتاؤ کے بعد کسی امیر افغانستان

کے قول و قرار کا زیادہ پاس و لحاظ و اعتبار نہین کیا جا سکتا تھا۔

علاوہ اِن شکوک و شبہات کے اور بہت سے ایسے امور تھے جو کہ دونون قومون کے باہمی تعلقات و اتحاد کے ترقی پذیر ہونے کے مانع تھے۔ یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ مشرقی خیالات۔ رائین۔ اور معاملات پر نظر کرنے کا رنگ ڈھنگ اُس طرز سے بالکل علیحدہ و مختلف ہے جس انداز سے کہ مغربی دل و دماغ اونہین دیکھتے اور موازنہ کرتے ہین اِن دونون طرفین مین اوتنا ہی تفاوت ہے جتنا کہ مشرق و مغرب مین ہے جس زمانہ کا مین ذکر کر رہا ہون اوسوقت اتنے لوگ فتنہ پردازی پر آمادہ تھے کہ اگر ایک جانب مارکوئیس آف رپن۔ سر الفرڈ لائل سکرٹری صیغہ خارجیہ۔ سر ڈانلڈ اسٹوارٹ کمانڈر انچیف۔ سر لیپل گریفن و چند دیگر انگریزی افسران گورمنٹ ہندوستان کی دور اندیشی و فہم و فراست نہوتی اور دوسری طرف مین بھی اون روسی وعدون سے جو امیر شیر علیخان کے ساتھہ کیے گئے تھے اور امیر شیر علیخان و امیر محمد یعقوب خان کی بربادی کے حالات سے بخوبی واقف نہوتا تو مفسدہ پردازون کو اپنی کوششون مین ضرور کامیابی ہوئی ہوتی اور دونون حکومتون مین نزاع قایم ہو گئی ہوتی۔

امیر شیر علیخان اور اونکا خاندان۔ احباب و رفقا اور افغانستان کے بہت سے دیگر اشخاص جو ہندوستان مین جلاوطن کیے ہوئے تھے میری شکایتین کر کے اہلکاران گورمنٹ برطانیہ کو میری جانب سے بدظن کر رہے تھے اور ساتھہ ہی بعض افغان سردار جو خانہ جنگیون اور غارتگری ملک کے عادی تھے اوس سزا کے متحمل نہین ہو سکتے تھے جو اونکے اطوار کی وجہ سے مین اونہین دیتا تھا۔ اسلیئے یہ لوگ ہمیشہ گورمنٹ ہندوستان سے کہا کرتے تھے کہ امیر اون تمام اشخاص کو قتل کیئے ڈالتا ہے جنھون نے کہ انگریزون کی مدد کی تھی یا جو انگریزون اور دیگر ملک کے باشندون کے طرفدار تھے۔ اور یہ ایک قدرتی بات ہے کہ اِن بیانات کا ہندوستانی افسرون کے دلون پر کچھہ نہ کچھہ اثر ضرور ہوتا تھا۔ گو مارکوئیس آف رپن اور اونکے مشیر کار اِن مین

سب دل سے چاہتے تھے کہ اس قسم کی غلط فہمیان رفع ہوجائین تاہم مینے ضروری سمجھا کہ مجھسے اور وائسرائے سے ملاقات ہونا چاہیئے تاکہ دونون کے دلون سے جو شکوک ہون نکلجائین کیونکہ ایسے موقع پر اون اہم معاملات پر گفتگو ہوسکیگی جو کہ خط وکتابت سے طے نہین ہوسکتے تھے لیکن اس قسم کی ملاقات کا کوئی موقع ہاتھہ نہ لگا اوسوقت تک کہ مارکوئیس آف رپن ہندوستان سے رخصت ہوئے اور لارڈ ڈفرن اونکی جگہہ مقرر ہوئے لارڈ ڈفرن کی تقرری کے بعد چند اور امور ایسے پیش آگئے تھے جنکی وجہ سے ضروری معلوم ہوا کہ ہم دونون کو فوراً ملاقات کرنا چاہیئے نہ صرف اسلیئے کہ اظہار دوستی اور باہمی اتحاد وارتباط کے متعلق مکرر عہد وپیمان کیئے جائین بلکہ بعض دیگر معاملات کے تصفیہ کیلیئے بھی جو کہ نہایت اہم قابل لحاظ وغور طلب تھے اور جنکی تفصیل یہ ہے۔

(۱) اہل روس بذریعہ اخبارات مشہور کررہے تھے کہ انگریزون نے امیر عبدالرحمن خان کی دوستی کی وجہ سے کابل نہین چھوڑا تھا بلکہ بھاگ آئے تھے۔ اسلیئے مین چاہتا تھا کہ مین خود ہندوستان جاکر وائسرائے سے دوستانہ ملاقات کرون تاکہ تمام دنیا کو معلوم ہوجاوے کہ جس حالت مین کہ امیر افغانستان ایک خود مختار وآزاد حکمران خلاف معمول اپنے ملک کے باہر جاکر صرف ایک مختصر باڈی گارڈ کے ساتھہ نائب وزیر پسر ملکۂ انگلستان سے ملنے کیلیئے ہندوستان جاتا ہے تو ضرور ہے کہ ان دونون قومون مین نہایت اختلاط واتفاق ہے اور ایک کو دوسرے پر کامل اعتبار واعتماد ہے اس ذریعہ سے تمام جھوٹی افواہون کی تردید ہوجاویگی اور ثابت ہوجائیگا کہ ما بین سلطنت انگلستان وافغانستان سچی وخالص دوستی ہے گورنمنٹ انگلشیہ کی عظمت ودبدبہ زیادہ ہوجائیگا اور عام طور پر ظاہر ہوجاویگا کہ ہندوستان وافغانستان کی حفاظت ومضبوطی اسی پر منحصر ہے کہ دونون مین باہم اتحاد واتفاق رہے۔

(۲) اسی سال یعنی ۱۸۸۵ء سے پہلے یہ چار عظیم ومضبوط ارکان دولتین ہندوستان کی طرف ردسی

پیشقدمی کی سدراہ تہین (۱) صحراے خیوا و بخارا ۔ پامیر ۔ ایران اور ہرات چونکہ عرصہ دراز تک روسیون
کیساتہہ خصوصیت پیدا ہونیکی وجہ سے مین اون تمام بندشون تدبیرون اور تجویزون سے واقف تہا
جو کہ ہندوستان کے متعلق رکہتے تہے اسلیے مینے نہایت اصرار کیساتہہ گورنمنٹ ہند پر زور ڈالا کہ
روسی ارادون کے مقابلہ مین پیشبندی کرنی چاہیے اور اوسے متنبہ کر دیا کہ روسیون کی تجاویز ہندوستان
کی طرف پیشقدمی کرنے کی نسبت کیا تہین ساتہہ ہی مینے یہ بہی کہا کہ افغانستان کی شمالی و مغربی سرحد
کو معہ ہرات کے مستحکم کرنیکے لیے گورنمنٹ مذکور کو پوری توجہ کرنی چاہیے ۔ لیکن کسی نے میری
صلاح پر کاربند ہونیکی تکلیف گوارا نکی اور بعض ہندوستانی اہلکار تو ایسے تہے کہ اونہین روسی وعدون
و معاہدون پر اسقدر کامل اعتماد تہا کہ وہ باور نہین کرتے تہے کہ اہل روس کبہی آگے بڑہین گے
اور اونکی نسبت اس قسم کے خیالات کے صحیح ماننے مین اونہین تامل تہا ۔

اسی زمانہ مین روسیون نے صحراے خیوا پار کر کے مرو و سرخس پر قبضہ کر لیا جنہین افغانستان
کے دو دروازے تصور کرنا چاہیے اور اس وجہ سے ترکستان و سینٹ پیٹرزبرگ کے درمیان
ریل اور دخانی جہازون کے ذریعہ سے آمدورفت شروع ہو گئی جب مرو و سرخس کو مستحکم کر چکے تو
جیحون کی جانب اونہون نے بہت کچہہ مستعدی و آمادگی دکہلائی ۔

اس وقت فرانس و برطانیہ عظمی کے تعلقات بہی نازک حالت مین تہے بدینوجہ کہ
انگریزون نے بلا اوسکے مصر پر قبضہ کر لیا تہا ۔ لہذا روسیون نے جو کہ افغانستان کی طرف بڑہنے کیلئے
صرف ایک بہانہ تلاش کر رہے تہے اس موقعہ کو اپنی کارروائی کیلئے مناسب سمجہا ۔ ایسے پیچیدہ
معاملات پر غور اور اونکے متعلق کوئی تصفیہ کرنے اور روسی حملہ کی مدافعت کیلئے سرحد افغانستان
کے مضبوط کرنے کیلئے یہ ضروری تہا کہ تحریری بحث مباحثہ مین وقت ضایع نہ کیا جاے اور
فوراً والسراے سے اور مجہہ مین زبانی انکا فیصلہ ہو جاے ۔ لیکن باوجود میرے اصرار و تاکید کے
اس مین تساہل و توقع ہوا اور جیسا کہ پہلے کہہ چکا ہون روسیون نے ۱۸۸۵ء مین پنج دہ لے لیا

جو کہ میری حکومت مین داخل تہا - اگر مین نے روسی عملداری اور اپنے ملک سکے درمیان اس واقعہ سکے بعد پختہ حدبندی نکر لی ہوتی تو اونہون سنے غالباً اور دیگر مقامات پر بہی قبضہ کر لیا ہوتا -

مین یہان یہ کہنا بہی ضروری سمجہتا ہون کہ روسیون کی پیشقدمی کی پالسی گو سستی کیساتہہ اور ایک ہی انداز سے برتی جاتی ہے تاہم وہ نہایت استوار ہے اور اوس مین کسی قسم کے تغیر و تبدل کو دخل نہین - اگر ایک بار وہ کسی کام کے انجام دینے کا ارادہ کر لیتے ہین تو پہر اونہین کوئی نہین روک سکتا اور نہ اونکی پالسی بدل سکتی ہے - بعض دوسرے ملکون مین قاعدہ ہے کہ جب کوئی خاص پارٹی یا جماعت بااختیار ہوتی ہے تو گذشتہ گروہ کی کارروائی کو مسترد کرنے کا اوسے اختیار رہوتا ہے لیکن روسیون کے ہان یہ دستور نہین ہے - اونکے آگے بڑہنے کا طریقہ بعینہ ہاتہی کی چال کے مشابہ ہے جو کہ قدم بڑہانے سے پہلے موقعہ کو اچہی طرح دیکہہ بہال لیتا ہے اور جب ایک مرتبہ بڑہکر پیر جما دیتا ہے تو پہر پیچہے نہین ہٹتا اور جبتک کہ پہلے قدم پر پورا زور دیکر جو کچہہ اوسکے نیچے آجائے پیس نہ ڈالے دوسرا قدم نہین اوٹہاتا گذشتہ ساٹہہ سال مین روس ہندوستان کی طرف آہستہ لیکن استقلال کے ساتہہ آگے بڑہا ہے اوس نے کسی مقام پر قبضہ نہین کیا جبتک کہ پیشتر سے اوسے اپنی کامیابی کا پورا یقین نہین ہولیا اوسکا یہ بہی قاعدہ ہے کہ اس طرح قابض ہوجانے کے بعد بہت کچہہ شور و غل صلح قایم رکہنے کے متعلق کیا کرتا ہے - نئے اقرارنامون اور معاہدون پر دستخط کرنے کیلئے مستعد ہوتا ہے اور ہر قسم کی قسمین کہاتا ہے کہ اب اور زیادہ آگے نہین بڑہیگا - یہ عہد و پیمان و قسمین صرف اوسی وقت تک قایم رہتی ہین جبتک کہ نو مفتوحہ مقام مضبوطی سکے ساتہہ مستحکم نہین کر لیا جاتا اور روسی اثر کامل طور پر جگہہ نہین کر لیتا - اسکے بعد کسی دوسرے مقام پر جو کہ پہلی جگہہ کے نزدیک ہو اور اوسکے لئے زیادہ آگے بڑہنا یا پیچہے ہٹنا نہ پڑے قبضہ

کر دیا جاتا ہے۔ اسی طرح جب یہ اچھی طرح ہضم ہو جاتا ہے تو وہ پھر قدم اوٹھاتا ہے گو اسکے خلاف کیسے ہی عہدنامے و قول و قرار کیون نہ کیئے ہون۔ یہ مین نہین کہتا کہ وہ بلاکسی عذر معذرت و توضیح و تشریح کے خلاف ورزی اپنے معاہدون کے عمل درآمد و عہد شکنی کرتا ہے لیکن مثل مشہور ہے کہ جو اقرارنامے اسی لئے کیئے جاتے ہین کہ توڑے بھی جائین گا

جب زبردست و طاقتور قومین چاہتی ہین کہ عہد شکنی کرین تو اونہین کوئی بہانہ تلاش کرنے کیلئے زیادہ توقف نہین کرنا پڑتا۔ اپنے فعل کی تائید مین صرف یہ عذر پیش کرتی ہین کہ جس کمزور سلطنت کے خلاف یہ کارروائی کی گئی ہے یہ تمام اوسی کی بدفعلیون کا نتیجہ ہے اور جو کچھہ وہ کرتی ہین مجبوراً کرتی ہین۔ اسکے متعلق مجھے ایک قصہ یاد آگیا جو کہ بالکل اس قسم کی کارروائی کے مطابق ہے ایک ہو کے ریچھہ نے ایک بھیڑ کے بچہ کو اپنا رہنما مقرر کیا تا کہ وہ بچہ اوسے وہ مقامات دکھلائے جہانکہ دوسرے جانور رہا کرتے تھے اور اوس سے وعدہ کیا کہ چونکہ تو میرا رہبر اور مشیر ہے تجھے ہرگز نہ کھاؤنگا۔ اس طریقہ سے جب ریچھہ نے جنگل کے تمام جانور ختم کر ڈالے تو سوائے اوس بچہ کے اور کوئی نہ رہا۔ یہ دیکھکر ریچھہ ایک روز نہایت غصہ ہوا اور بولا کہ مین تجھے ضرور کھا جاؤنگا کیونکہ تو نے میری شان مین ہتک آمیز کلمات استعمال کیئے ہین اور میری تحقیر کی ہے جس کیوجہ سے جو کچھہ معاہدہ تجھہ سے ہوا تھا وہ فسخ ہو گیا۔" بیچارے بچہ نے عاجزی کے ساتھہ اوسکی طرف نگاہ کی اور کہا "خداوند! یہ ممکن ہے کہ مین جناب کی تحقیر کرنے کی جرأت کرون؟"

ریچھہ۔ تیرے باپ نے میرے والد کی ہتک کی تھی۔

بھیڑ کا بچہ۔ لیکن اسکے لیئے شہادت درکار ہے اسلیئے کہ ہم دونون کے والد قضا کر چکے ہین۔

ریچھہ۔ فلان ابن فلان مجھہ سے کہتا تھا۔

بھیڑ کا بچہ۔ اوسنے آپ سے جھوٹ کہا۔

ریچھ - (نہایت خشمناک ہو کر) لیکن اس وقت تو تو نے میرے دوست کو جھوٹا کہکر میرے منہ پر میری ہتک کی۔

یہ کہکر وہ ریچھ اوس بچہ پر گرا اور فوراً اوسے چٹ کر گیا۔

(۳) ایک اور وجہ میرے وائسرائے سے ملنے کی یہ تھی کہ مینے گورنمنٹ انگریزی سے وعدہ کر لیا تھا کہ بلا اوسکی اصلاح و علم کے روسی یا کسی دیگر خارجی سلطنت سے خط و کتابت نکرونگا اور اسکے عوض انگریزون نے وعدہ کیا تہا کہ وہ میرے ملک کو بیرونی حملون سے محفوظ رکھین گے۔ اس قول و قرار اور روسی گورنمنٹ سے تمام تعلقات منقطع کرنیکے بعد (حالانکہ اہل روس سمجھتے تھے کہ مین اونکا ممنون احسان ہون اسلیئے کہ عرصہ دراز تک مینے اونکا نمک کھایا ہے اور اون ہی نے مجھے افغانستان آنیکی اطلاع و اجازت بھی دی تھی) مین نے تخت کابل لے لیا۔ یہ صحیح ہے کہ روسیون نے مجھے بطور اپنے امیدوار کے کابل بھیجا تھا اور اپنی ذات سے مین اونکا نہایت مشکور و احسانمند ہون اور اونکی مہربانیان کبھی نہین بھولونگا اسلیئے کہ احسان فراموشی بدترین گناہ ہے لیکن باجود اسکے مجھے کوئی حق حاصل نہین ہے کہ کسی ذاتی فائدہ کے جواب مین اظہار ممنونیت کے طور پر اپنے ملک اور اپنی رعایا کو روسیون کے ہاتھہ فروخت کر دون۔ قوم و ملک خداوند تعالی نے مجھے حفاظت کیلیئے سپرد کیئے ہین اور اوسنے مجھے اِس انسانی گلے کا صرف محافظ مقرر فرمایا ہے۔ کس قدر ذلیل و زبون بات ہوگی اگر کوئی سنتری یا محافظ اپنے احباب کو وہ مال و متاع دیڈالے جسکی نگرانی اوسکے سپرد کی گئی ہے اور اس مین شک نہین کہ کوئی محافظ ایسا نکریگا جبتک کہ اوسکے دم مین دم ہے اور بندوق کے کارتوس اور تیغ بران اوسکے پاس موجود ہے اسلیئے قدرتی طور پر یہ ضروری تہا کہ روسی اسوجہ سے مجھسے ناراض ہون کہ مینے انگریزون کیساتھہ کیون اتحاد پیدا کیا۔

جو شے کہ ایفاے وعدہ وعہد و پیمان کے برقرار رکھنے اور اوسکی پابندی پر مجبور کرتی ہے وہ صفت پاس عزت و آبرو اور حق شناسی ہے جو خداوند کریم نے ہر انسان کے دل مین پیدا کی ہے بغیر ان دونون جوہرونکے معاہدے شکست ہوتے اور شکست کیے جا سکتے ہین جسکی مثالین کثرت سے ملینگی - اگر معاہدے کے یہی معنی ہین کہ انسان کو معاملہ کا سچا اور پابند وعدہ ہونا چاہیے تو وہ زبانی اور تحریری معاہدہ بالکل کافی تہا جو بتاریخ ۲۰ جولائی سنہ ۱۸۸۰ء سر لیپل گریفن نے مدین مضمون مجھسے کیا تہا کہ اگر افغانون کی جانب سے بلا کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ و زیادتی کے کوئی بیرونی دشمن افغانستان پر حملہ کرے تو انگریز مستعد رہونگے کہ اسکی مدافعت کرین -

لیکن بعض اہلکارون کی یہ راے تہی کہ مذکرہ بالا عہدنامہ بشکل اقرارنامہ یا باقاعدہ سرکاری دستاویز کی صورت مین نہین ہوا تہا اسلیئے مینے اوسی تحریر کی سنہ ۱۸۸۳ء مین مارکوئیس آف رپن سے سرکاری طور پر باضابطہ تصدیق کرائی - تاہم مین چاہتا تہا کہ اوس معاہدے کی نہایت صاف و مفصل الفاظ مین خود وائسراے ہند سے مکرر تصدیق کرالون اور نیز اوسکا اعلان عام اور بلوین دنیا کی اطلاع کے لیئے کردیا جاے تاکہ وہ اور مستحکم ہوجاے - اس غرض سے بہی مین چاہتا تہا کہ وائسراے سے ملاقات کرون تاکہ اگرچہ بدگمانیان و شک و شبہ اس بارہ مین ہو تو رفع ہوجاے -

روس و افغانستان سے کبہی آپس مین جنگ نہین ہوئی ہے اور ان دونون قومون نے ایک دوسرے کو قتل نہین کیا ہے بدینوجہ ان مین دشمنی نہتی اور مجھے امید ہے کہ اب بہی یہی کیفیت ہے - اسلیئے روس کے پاس کوئی وجہ نہین ہے کہ افغانستان پر حملہ کرے یا افغانی معاملات مین مداخلت کرے لیکن اگر کوئی سبب ہوسکتا ہے تو صرف یہ کہ افغانستان و برطانیہ عظمی مین ارتباط و اتحاد ہے اور افغانستان نے جملہ تعلقات روس سے منقطع کردیئے ہین

اور روسی عملداری و ہندوستان کے درمیان وہ سدراہ ہے جسکی وجہ سے ہندوستان کیطرف روسی پیشقدمی رُکتی ہے۔ اگر بنظر غور دیکھا جاے تو اہل روس کا افغانستان پرحملہ کرنے کا صرف یہی باعث ہوسکتا ہے کہ انگلستان و افغانستان مین دوستی ہے اسلیئے انصاف اسامر کا متقاضی ہے کہ کوئی معاہدہ ہویا تہو انگلستان کو چاہیے کہ افغانستان کی حفاظت کا ذمہ وار ہو اور دونون قومون کو ایک دوسرے کے شانہ بشانہ کھڑا ہونا یعنی ایک دوسرے کی حمایت کرنا چاہیے اس طرح کہ اگر بلا ک بہی ہون تو ایک ساتہہ۔ اور وقت دشواری کے وقت چاہیے کہ انگلستان افغانستان کی حفاظت کرے۔ اور اقرار نامون مین الفاظ اگر و مگر کے معانی پر بحث نکرکے اپنے عہد و پیمان کی پابندی کرے۔

لہذا لارڈ ڈفرن نے بہی وائسراے ہوتے ہی اس ملاقات کی ضرورت کو محسوس کیا۔ میرے نزدیک ہندوستان مین اون سے بڑہکر اور کوئی مدبر عاقل اور لایق حکمران کبہی نہین آیا ہے شہر راولپنڈی ملاقات کے لیئے منتخب کرکے مجہے وہان مدعو کیا۔ اس سے بہتر مین اور کچہہ نہین چاہتا تہا اور بلا تامل فوراً ہندوستان روانہ ہوا اور بتاریخ ۳۱ مارچ ۱۸۸۵ء وہان پہونچگیا تہا تپاک سے اور عظیم الشان طریقہ پر میرا استقبال کیا گیا۔ اور وائسراے نے معہ لیڈی ڈفرن ڈیوک اور ڈچس آف کناٹ و اعلیٰ ترین افسران گورنمنٹ ہند و نوابان و راجگان میرا نہایت گرمجوشی سے خیر مقدم کیا۔ مجہے اپنے ارادون مین پوری کامیابی ہوئی اور بتاریخ ۱۲۔ اپریل ۱۸۸۵ء مین راولپنڈی سے کابل واپس روانہ ہوا۔ وہان پہونچکر جو کچہہ گفتگو کہ مجہسے اور وائسراے سے ہوئی تہی مینے ایک مختصر رسالہ کی صورت مین اپنی رعایا کی اطلاع کیلئے شایع کی۔ اسلیئے اسموقع پر زیادہ تفصیل کی ضرورت نہین ہے صرف چند امور کا بیان ذکر کرونگا۔

اس ملاقات نے ہمارے دوستانہ تعلقات اسقدر پختہ و پیوستہ کردیئے اور بہانتک بدگمانیان رفع ہوگئین کہ لارڈ ڈفرن کے عہد حکومت مین پہر کسی قسم کی غلط فہمی مجہہ مین اور انہین

نہ ہوئی - جو کچھ غلط بیانیان و دروغ گوئیان میرے خلاف گورنمنٹ ہندوستان سے کیگئی تہین وہ سب صاف ہوگئین اور دونون قومون کی دوستی کا اعلان تمام دنیا کو علانیہ طور پر دیا گیا - جو معاملات تحریر مین نہین آسکتے تہے اون کا زبانی تصفیہ ہوگیا یہ افغانستان کی شمالی و مغربی سرحد کے استحکام کے متعلق تہے - وائسرائے نے مجہے ایک بہاری باتری - بندوقین و زر نقد دیا اور وعدہ کیا کہ بوقت ضرورت اور بہی امداد کی جائیگی -

غرضکہ اس ذریعہ سے روسی پیشقدمی مین تعرض واقع ہوا مین نے وائسرائے کو یاد دلایا کہ گو مین نے روسی پیشقدمی کی نسبت گورنمنٹ ہند کو متنبہ کر دیا تہا اور پیشگوئیان کی تہین تاہم بہ سبب مزید احتیاط یا لبرل و کنسرویٹو پارٹیون کے باہمی اختلافات کی وجہ سے کوئی کارروائی نہین کی گئی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ روسیون نے اون چار رکاوٹون مین سے جنکا مینے پیشتر ذکر کیا ہے ایکسکو توڑ ڈالا تہا یعنی صحرا سے خیوا و بخارا طے کر کے مرو و سرخس پر قبضہ کر لیا تہا - صرف یہی نہین بلکہ میرے زمانہ قیام راولپنڈی مین پنجدہ بہی لے لیا جو کہ میری عملداری مین شامل تہا اسکے بعد وہ پامر لینگے - تیسرا کام یہ ہوگا کہ ایران پر اپنا اثر قایم کرینگے اور چوتہا یہ کہ ہرات یا کسی دوسرے افغانی شہر پر جسے وہ مناسب سمجہین گے حملہ کرینگے - اسیلئے ہمین چاہیے کہ اونسے پہلے پامر پر قبضہ کر لین" لیکن افسوس! کچہہ نکیا گیا اور جیسا کہ مینے پیشینگوئی کی تہی آج پامر پر روس قابض ہے - لارڈ ڈفرن نے جواب دیا کہ ہرات اور آپکی شمال و مغربی سرحد کی حفاظت کیلئے ہر قسم کی امداد زر نقد - اسلحہ - سامان حرب اور نیز انجنیرون و دیگر افسرون سے کیجائیگی -

اگر روس ہرات پر حملہ آور ہو تو برطانیہ عظمی ہر طرح اس مشکل کے مقابلہ کیلئے تیار ہے ہمنے اسکے لیے تیاریان کر لی ہین لارڈ موصوف نے سادہ و صاف الفاظ مین یہ بہی وعدہ کیا کہ افغانستان کی اسطرح محافظت کیجائے گی کہ اوسکی قلمرو کا کوئی حصہ اوس سے علیحدہ نکیا جاے اور اگر کوئی بیرونی طاقت حملہ آور ہو تو اوسکی مدافعت کرینگے -

مین نے انجنیر و دیگر انگریزی افسرون کے لینے سے شکریہ کے ساتھہ انکار کیا اسلیئے کہ اِس
قسم کی امداد پر میری رعایا سرومہری سے نفر کرے گی لیکن اونکے دیگر وعدون وامدادی تجویزون
کو منظور کرلیا اور اون سب کے عوض مینے وعدہ کیا کہ جب تک انگریز اپنے قول وقرار پر قایم
رہینگے مجھے بھی ہرطرح سچا وفادار پائین گے ۔
بتاریخ ۶ - اپریل ۱۸۸۵ء دربار منعقد ہوا جسمین میری ایک جانب نائب ہز مجسٹی ملکہ انگلستان
یعنی مارکوئیس آف ڈفرن و آوا کھڑے تھے اور دوسری جانب پسر ہز مجسٹی ڈیوک آف کناٹ
تھے - مین نے اوس موقع پر برٹش گورمنٹ کے اوس وعدہ کا عام طور پر اعلان کیا جو کہ
اونھون نے افغانستان کی حفاظت وغیرہ کی ذمہ داری کے متعلق کیا تہا تاکہ ہر شخص کو جو کہ
دربار مین موجود تہا اور تمام دنیا کو برطانیہ عظمی کے وعدون کا علم ہوجاے اور یہ بھی کہا کہ اسکے
عوض مین اپنا وعدہ پورا کرونگا اور برطانیہ عظمی کا وفادار دوست رہونگا - لارڈ ڈفرن نے اس سے
منظوری ظاہر کی اور اتفاق کیا - اسموقع پر یہ ذکر کرنا بھی لازم ہے کہ بتاریخ ۶ - اپریل ۱۸۸۵ء میرے
ملاحظہ کیلئے پریڈ کا انتظام کیا گیا تہا مین اپنی تمام عمر سپاہی رہا ہون اور یہ بلا کہے نہین رہسکتا
کہ مین نے انگریزی فوج کو نہایت عمدہ وقابل تحسین پایا جس قوم کے پاس ایسی فوج ہو اوسے
بہت کم خوف وخطر ہونا چاہیئے - اوسی شب کو کہانے کے وقت وائسرائے نے میرا جام
صحت پیا جسکے جواب مین مین نے کہا کہ مین ملکہ قیصرۂ ہند کی درازی عمر کیلئے دعا مانگتا ہون
اور نیز اونکی گورمنٹ خاندان وجملہ بہی خواہان سلطنت کے لیئے جسپر کہ میرے نزدیک افغانستان
کی حفاظت کا دارومدار ہے " مین نے بتکرار اس ایک امر پر زور دیا کہ روس ضرور پامیر پر قبضہ
کرلے گا اور یہی مین نے ۱۸۷۳ء مین بھی کہا جبکہ افغانستان کی شمالی ومغربی سرحد کا تصفیہ
روس و افغانستان مین ہو رہا تہا - مین نے اوس وقت بھی اصرار کیا کہ سرحد خواجہ سالار سے
اور آگے پامیر و چترال تک جانا چاہیئے اس سے پہلے کہ روس پامیر پر قابض ہوجاے لیکن میرے

کیا گیا اور روسیون نے پا مرلے لیا - اب اسوقت میری تیسری پیشین گوئی پوری ہو رہی ہے اور وہ یہ ہے کہ اہل روس نے ایران پر اپنا پورا اثر کر لیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ شاہ ایران سے صرف اسے سیستان کی راہ سے بجانب قندہار و کوئٹہ ریل بنانے کا حق حاصل کرینگے اور نیز خلیج فارس مین اپنا قدم جمائینگے -

۱۸۸۹ء مین جبکہ مین ترکستان مین تھا تو مین نے لارڈ ڈفرن وائسراے ہند کو لکھا کہ یہ نہایت عمدہ و مناسب موقع ہے روسی حملہ کو روکنے کیلئے اسوقت افغانستان کی شمال و مغربی سرحد کو اس طرح مستحکم کیا جاے اور محفوظ بنایا جاے کہ پوری سرحد پر توپین نصب کیجائین اور قلعے بنائے جائین بوجہ اسکے کہ اگر روس کی طرف سے کوئی عذر بھی ہو تو میرے پاس معقول وجہ موجود تھی اور وہ یہ کہ اوس وقت میرے ملک کی غیر مستقل و مذبذب حالت تھی اور مین خود موقع پر موجود تھا لیکن حسب معمول میری فہمائش و تنبیہ کا کچھ اثر نہ ہوا اور اب تو کچھ بھی نہین کیا جا سکتا اسلیئے کہ حد سے زیادہ دیر ہو چکی ہے اور روسی کہینگے کہ "کس لیئے اپنی فوج سرحد پر جمع کر رہے ہو اور کیون توپین نصب کرتے ہو؟" یہ امر نہایت قابل افسوس ہے کہ حالانکہ مین وہ شخص ہون کہ مجھے وہ تمام تدابیر و تجاویز جو روسیون کے دلون مین آیندہ بجانب مشرق حرکت کرنیکے متعلق پوشیدہ و نہان ہین معلوم ہین تاہم میری فہمائشون سے تغافل و بے اعتنائی کیجاتی ہے اور میری باتون کا مطلق لحاظ نہین کیا جاتا - مین نہین جانتا کہ افسران انگریزی حقیقت معاملہ سے لاعلم ہین یا بسبب مزید احتیاط اوسے ظاہر کرنا نہین چاہتے -

مجھے لیڈی ڈفرن سے ملکر از حد خوشی ہوئی اون سے عاقل و فہیم تر خاتون مین نے کبھی نہین دیکھی تھی - ڈیوک و ڈچس آف کناٹ سے ملکر بھی مین نہایت محظوظ ہوا اور مین نے دیکھا کہ ہندوستانی رعایا اونکے ساتھ جانثاری کا دم بھرتی تھی اور اوسکے دل اونھون نے مسخر کر لیئے تھے ڈیوک آف کناٹ نہایت رحمدل - نیک طینت - نیک نیت - راستباز اور مستعد سپاہی

ہین اور اسلیئے ضرور ہے کہ فوج ایسے افسر کی دل سے عزت و حرمت اور اطاعت کرے
لیکن اس ملاقات مین مین نے صرف ایک بات قابل افسوس دیکھی جسکا میرے دل پر پُر ملال اثر
ہوا اور جسکی وجہ سے مین نہایت افسردہ ہوا - یہ پنجاب کے راجاؤن و نوابون کی حالت زار
تھی - یہ قابل رحم بیچارے سب کے سب عورتون کی طرح ملبس تھے - ہیرون سے مرصع
سوئیان انکے بالون مین تھین - کانون مین آویزے - ہاتھون مین کڑے - گلے مین ہار و مالا اور
اسی قسم کے دوسرے زیور جو عموماً مستورات استعمال کرتی ہین زیب بدن تھے - اونکے ازار بند
بھی جواہرات سے مرصع تھے اور چھوٹی چھوٹی گھنٹیان اونمین لگی ہوئی تھین جو کہ پیرون تک
نیچے لٹکتی تھین - یہ لوگ جہالت - کاہلی - و نفس پروری مین ڈوبے ہوے تھے اور اسکا
اونمین مطلق عقل نہ تھا کہ دنیا مین کیا ہے اور کیا ہو رہا ہے پیدل چلنے سے بھی وہ معذور تھے
اسلیئے کہ اسکی اونمین کبھی عادت نہ تھی اور یہ صرف اسوجہ سے کہ اونکے نزدیک اس سے
اونکی عزت و شان مین فرق آنے کا خوف تھا - اونکا وقت افیون خوری و چنڈو بازی مین صرف
ہوتا ہے - مجھے ان زنانہ اطوار کے بیچارون کی حالت پر نہایت رحم آیا اور نیز اونکی غریب رعایا
پر اسلیئے کہ ایسے لوگون سے انصاف و عمدہ حکومت کی کیا امید ہو سکتی ہے -

اس ملاقات سے مجھے ایک اور سبق بھی حاصل ہوا اور وہ یہ تھا کہ جس قدر زیادہ موقع
مجھے میرے بیٹون اور میرے اہلکارون کو انگریزون کے دیکھنے اور اون سے واقفیت پیدا
کرنیکے ملین گے اوتنا ہی بہتر ہوگا اسلیئے کہ مجھے معلوم ہوا کہ اس قسم کے حکام مثلاً لارڈ ڈفرن
و نیز دیگر اہلکار جن سے کہ وقتاً فوقتاً مجھسے ملاقات ہوئی بہت جلد دوست بن گیئے اور جسقدر
واقفیت زیادہ ہوتی گئی اوسی قدر ایک دوسرے کے متعلق رائے بھی اچھی ہوتی گئی جسکے باعث
سے تصفیہ معاملات مین سہولیت پیدا ہوئی - مین نے یہ بھی خیال کیا کہ اس قسم کی ملاقاتون
سے قدیم مخالفانہ خیالات جو دونون قومون مین موجود تھے صاف و دور ہو جائین گے ہمارے

باہمی اتحاد و دوستی کا لوگون کو اعتراف کرنا پڑے گا اور ہمارے خلاف باتین بنانے کا نہ تو موقع ملیگا اور نہ کوئی بنیاد باقی رہیگی - مین نے یہ بہی معلوم کیا کہ بعض معاملات کے طے کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ اون پر زبانی گفتگو کی جائے -

مین نے ارادہ کر لیا ہے کہ خود انگلستان جاؤنگا اور وقتاً فوقتاً دیگر اشخاص بہی وہان بہیجونگا انگریز مرد اور عورتین اپنی گورنمنٹ کیلئے مقرر کرونگا تاکہ لندن و کابل مین علی التواتر تعلقات قایم رہین - اس ذریعہ سے دونون قومین اور زیادہ وابستہ ہوجائینگی جیسی کہ بیشتر کبہی نہین ہوئین لیکن ہزار افسوس کہ جس قدر مین انگلستان و کابل کو نزدیک لانا چاہتا ہون اوسی قدر بعض انگریزی اہلکار یہ کوشش کرتے معلوم ہوتے ہین کہ دونون علیحدہ ہوجائین اور ایک دوسرے سے دور رہین -

قریب اختتام زمانہ حکومت لارڈ ڈفرن چند ایسے امور ظہور پذیر ہوئے جنکے تصفیہ کے لیے ضروری معلوم ہوا کہ مین بذات خاص اوس سفارت سے گفتگو کرون جس کی اسی کام کے لیے کابل آنے کی دعوت کی تہی - لیکن یہ موقع ہاتہہ نہ آیا اور نومبر ۱۸۸۸ء مین لارڈ ڈفرن ہندوستان سے چلے گئے جس سے کہ تمام رعایا و بہی خواہان سلطنت ہند کو نہایت رنج و صدمہ ہوا اہل ہند نے اپنے اِس وایسرا سے کی طرح کبہی کوئی مدبر نہین دیکہا تہا اور اونکے رخصت ہونیکا عموماً سبکو سخت الم تہا - لیڈی ڈفرن کا قیام بہی ہندوستان مین اپنے شوہر سے کچھہ کم قابل لحاظ و باوقعت نہ تہا - اون ہی نے ہندوستانی عورتون کے معالجہ کیلئے اون بیشبہا زنانہ ہسپتالون کی بنا ڈالی کہ اگر اور کسی کام کیلئے نہین تو صرف اون ہی کی وجہ سے اون کا نام تاریخ ہندوستان مین تاقیامت روشن رہیگا اور وہ اون مشرف و عالیشان لیڈیون مین شمار کی جائینگی جن کی ہمدردی اپنی بہنون کے حق مین بہ نسبت پچہلے وایسرا وون کی لیڈیون کے کہین زیادہ بکار آمد ثابت ہوئی -

اسکے بعد لارڈ لینسڈون وائسراے ہند مقرر ہوئے اور اوس تاریخ سے افغانستان و برٹش
عملی کی باہمی غلط فہمیون و مشکلات کا زمانہ از سر نو شروع ہوا وو وجہون سے مین اوسکی تفصیل
اس کتاب مین نہین کرنا چاہتا ایک تو اسیلئے کہ اس مختصر مین اس قدر گنجایش نہین اور دوسرے
یہ کہ اونکو عام طور پر ظاہر کرنا نامناسب و بیموقع ہوگا۔ اسیلئے صرف اسقدر کہنا کافی ہے کہ
اوسوقت وہ جلیل القدر صلح پسند اشخاص جو کہ وائسراے کے مشیر و صلاح کار تھے مثلاً
سر ڈانلڈ اسٹوارٹ کمانڈر انچیف و نیز دیگر صاحبان جنکے نام مین اسوجہ سے نلونگا کہ مبادا وہ خوشامدی
سمجھا جاؤن ہندوستان سے چلے گئے تھے۔ جنرل امیر احمد خان میرے سفیر متعینہ ہندوستان
جنہون نے اپنی ہوشیاری و تجربہ عظیم کیوجہ سے تین وائسراؤن کے عہد حکومت مین مابین دونون
سلطنتون کے دوستانہ تعلقات کا رشتہ مضبوط کیا تھا اس دار ناپایدار سے سوے جنان
رحلت کر چکے تھے۔ لارڈ رابرٹس جو کمانڈر انچیف مقرر ہوئے تھے ہندوستانی سرحد سے
اور آگے بڑھنے کی پالسی کے موید و معاون تھے۔ گورمنٹ ہندوستان نے اون قومون و سرحدون
کے معاملات مین مداخلت شروع کی جو سرحد افغانستان پر آباد تھے اور خوجک پہاڑی مین سرنگ
کاٹ کر ٹھیک حدود افغانستان تک بجانب نوچمن ریل بڑھائی۔ وہان سے فوج بھی حدود
افغانستان کے قریب پہونچا دی اور اس قدر استحکامی بندوبست مثل قلعہ سازی وغیرہ کے کیا و نیز
دیگر تیاریان کین کہ جاہل افغانون نے مشہور کر دیا کہ انگریزی ریل قندہار تک بنائی جائیگی اور فوج کابل
پر حملہ کرنے والی ہے۔ اسیلئے اونکے نزدیک یہ ضروری امر تھا کہ وہ بھی لازمی طور پر ایک مذہبی
جنگ کے لیئے تیار ہین۔ اوسی زمانہ مین میرے پاس لارڈ لینسڈون کے خطوط اس انداز
کے آئے جسکا کہ مین کبھی عادی نہ تھا۔ اور جنکا طرز سابق وائسراؤن کے خطوط سے بالکل مختلف
تھا اسیلئے کہ اونہون نے حکمانہ طریقہ سے میرے انتظام سلطنت کی داخلی پالسی کے متعلق مجھے
ہدایتین کین اور فہمائش کی کہ مجھے کس طرح اپنی رعایا کے ساتھ برتاؤ کرنا چاہیے۔ اسے مین کیسطرح

برداشت نہین کرسکتا تہا اور اگر مین نے جواب ترکی بہ ترکی نہ دیا ہوتا تو گورنمنٹ انگلسی خیال
کرتی کہ اوسے میرے ملک کی اندرونی پالسی مین حق مداخلت حاصل ہے حالانکہ یہ شرائط
عہدنامہ کے بالکل خلاف ہوتا۔

ان ہی دنون مین قلعہ دہدادی بنانے مین مصروف تہا جسکی زد پر وہ تمام سڑکین ہین جو کہ
روس سے ترکستان جاتی ہین اور ساتہہ ہی دیگر شمال و مغربی سرحدی مقامات کو مستحکم کر رہا تہا
میرا یہ بہی ارادہ تہا کہ ہرات جاکر وہان کی استحکامی حالت دیکہون اور جو درانی و غلزئی قبایل ہرات
و قندہار کے درمیان آباد ہین اون سے والنٹیر لینے کا انتظام کرون۔ اسی موقعہ پر مجہے
کابل اور قندہار سے خطوط ملے کہ انگریز افغانی عملداری مین ریل بڑہا رہے ہین اور میرے ملک
کی سرحد پر فوج جمع کر رہے ہین۔ یہ بہی معلوم ہوا کہ وہ آزاد و خود مختار افغانی سرحدی سردار جو
ابتک ان معاملات سے علیحدہ رہے تہے اب دخل دینے لگے تہے۔ بعض لوگون نے
تو یہانتک کہا کہ انگریزون کا قصد تہا کہ کابل اور قندہار اپنے قبضہ مین رکہین۔ ان خبرون اور
والسرائے کے خلاف دستور و غیر معمولی خطوط نے مجہے متردد کیا اور مینے دیکہا کہ میرے موقع
پر موجود رہنے کی سخت ضرورت تہی۔ اسلیئے باوجود اسکے کہ مین اپنی شمال و مغربی سرحد کی
مضبوطی کے ضروری و مفید کام مین ازحد مشغول تہا بہ تعجیل تمام کابل روانہ ہوا اور سرمائے ۱۸۹۰ع
مین وہان پہونچ گیا۔ سردار محمد خان گورنر قندہار کو اوسکے عہدہ سے علیحدہ کر کے کابل واپس
بلایا اسلیئے کہ اوس نے میری عملداری مین ریل لانے کی مخالفت نہین کی تہی اور نہ مجہے اس
معاملہ کی متعلق اطلاع دی تہی۔ سرکاری خزانہ کا وہ قرضدار بہی تہا لیکن اوسی زمانہ مین جبکہ وہ
اپنا حساب کتاب صاف کر رہا تہا اوسنے کابل مین قضا کی۔

لارڈ لینسڈون کی گورنمنٹ نے صرف اسی پر اکتفا نہین کیا کہ میرے لیئے ناپسندیدہ
ترددات و پریشانیان پیدا کین بلکہ اس سے بہی بڑہکر یہ کارروائی کی کہ جو توپین مین نے اپنے

ذاتی روپیہ سے خرید کی تہین اونہین ہندوستان مین روک لیا اور کابل لانے کی ممانعت کردی
مزید بران میرے تاجرون نے مجھے خبر دی کہ انگریزی سرحدی اہلکار افغانی سوداگرون کا ذاتی
اسباب واشیا مثل لوہے - فولاد - تانبے وغیرہ کے اس بہانہ سے روکتے تہے کہ اس قسم
کی چیزین سلمان جنگ تیار کرنے کیلئے لیے جاتے ہین جبتک افغانستانکی دوستی کا یقین نہولے
اس قسم کے اسباب کو ملک مین لے جانیکی اجازت نہین دے سکتے - اس سے زیادہ
میری توہین اور ذلت میری رعایا کی آنکھون مین کیا ہوسکتی تہی کہ میری ذاتی توہین اور نیز تاجرون
کا اسباب روک لیا گیا جو کہ مہذب قومون کی تاریخ مین ایک نیا واقعہ تصور کرنا چاہیئے اس لیئے
کہ اونہین آزادانہ تجارت کا عام رواج ہے - اگر مین بہی امیر شیرعلیخان ودیگر فرمانروایان سابق
کی طرح تند مزاج جلد باز ہونا تجربہ کار ہوتا تو قرار واقعی جنگ چہڑگئی ہوتی یا مین نے روس کیطرف
مائل ہوکر اوسکی امداد پر تکیہ کیا ہوتا جسکا غالبًا یہ نتیجہ ہوتا کہ مین تباہ ہوگیا ہوتا اور گورمنٹ ہند کو تازہ
مصیبت ومشکل کا سامنا ہوتا - یہ بہی ممکن تہا کہ مین نے جواب مین گورمنٹ ہند کو ایسا خط لکہا
ہوتا کہ اونہین مجبوراً لڑنے ہی بنتی لیکن مین ایسا احمق نہین ہون کہ اونہین کسی قسم کی دست درازی
کا موقع دیتا - متذکرہ بالا امور ہی سے صرف مین نے گریز یا احتراز نہ کیا بلکہ گورمنٹ ہند کی جانب سے
جو کچہہ ہورہا تہا اوسے نہایت لاپروائی کیساتہہ دیکہا اور خاموش رہا - اس سے گورمنٹ مذکور
اسقدر خوش ہوئی کہ پیشتر سے بڑہکر ایک اور کارروائی کی اور ایسے نازک وقت مین جبکہ مین بغاوت
ہزارہ کی وجہ سے متردد و پریشان تہا - یہ بغاوت اس قدر پہیل گئی تہی اور تمام افغانستان مین
اسکا ایسا اثر ہوا تہا کہ میرے ذاتی ملازمین تک مجھے چہوڑکر باغیون سے جا ملے تہے بعض
اہل کابل و باشندگان وہمزن نے بہی جو حوالی شہر مین واقع ہے ایسا ہی کیا تہا - اہل ہزارہ نے
تمام ملک مین علم بغاوت بلند کیا تہا اور خوف تہا کہ عام طور پر بغاوت پہیل جائیگی - ایسے موقعہ پر
جو امداد گورمنٹ ہند نے مجھے دی وہ صرف یہ تہی کہ ایک آخری خط میرے پاس اس مضمون کا

بھیجا کہ گورنمنٹ اور زیادہ آپکے مبہم و مذبذب وعدون کا انتظار نہین کر سکتی جو کہ آپ انگریزی سفارت کے کابل بلانے کی نسبت کرتے ہین اسلیئے لارڈ رابرٹس کمانڈر انچیف ہندوستان معہ ایک کثیر حفاظتی فوج کے کابل بھیجے جائینگے۔ دس ہزار فوج کا ایسے وقت میرے ہان مہمان آنا نہایت خطرناک تہا۔ اسلیئے کہ اوسکے استقبال کے لیئے ایک لاکھ فوج تیار رکھنا ضرور رہتا۔ مینے دیکھا کہ گورنمنٹ ہند اس پر جہکی ہوئی ہے کہ مجھے تکلیف دے لہذا بلا اطلاع اپنے کسی اہلکار کے سوائے خاص سکرٹریوں کے مین نے ایک خط لارڈ سالسبری کو لکھا جو کہ اوسوقت وزیر اعظم تھے اور ایک دوست کے ذریعہ سے اوسے انگلستان بہیجا۔ اوس زمانہ مین سر جان گورسٹ انڈر سکرٹری اور لارڈ کراس سکرٹری آف اسٹیٹ ہند تھے۔ ان دونون صاحبون کا مین ممنون و مشکور ہون کہ اُنہون نے میرا خط لارڈ سالسبری کے روبرو پیش کیا اور گو میری تمام درخواستین جو کہ مین نے اوس خط مین کی تہین منظور نہوئین تاہم خوش قسمتی سے لڑائی ٹل گئی لیکن جو غلط فہمیان کہ گورنمنٹ لارڈ لینسڈون و میری گورنمنٹ مین واقع ہوئی تہین اونکا اوسوقت تک تصفیہ نہوا جبتک لارڈ رابرٹس ہندوستان سے نہ گیے اور سر جارج ہوائٹ کمانڈر انچیف نہوئے اور سفارت سر مارٹیمر ڈیورنڈ سنہ ۱۸۹۳ع مین کابل نہ آئی۔ اسکے بعد مین نہایت خوش ہون کہ لارڈ لینسڈون ہندوستان سے دوستانہ برتاؤ کے ساتھہ مجھسے رخصت ہوئے۔

افغانستان کی گذشتہ تاریخ پر غور کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی وائسرائے چاہے تو آسانی سے لڑائی چہیڑ سکتا ہے اسلیئے کہ حکومت افغانستان کے ساتھہ معاملات طے کرنے کی اوسے تمام و کمال آزادی حاصل ہے اور چونکہ پارلیمنٹ برطانیہ عظمیٰ کو یکطرفہ حالات وائسرائے سے معلوم ہوتے ہین لہذا قدرتی طور پر افغانستان کے خلاف یکطرفہ ڈگری دیدی جاتی ہے اس کا باعث یہ ہے کہ فرمانروائے افغانستان کا کوئی سفیر یا وکیل انگلستان مین نہین رہتا اور نہ کوئی ایسا ذریعہ اوسے حاصل ہے جس سے کسی معاملہ کے دوسرے پہلو کو گورنمنٹ

انگلستان سے روبرو پیش کر سکے۔ اسوجہ سے مین نہایت مشتاق تہا کہ حسب معمول امرا ایک سفیر ہندوستان مین رہے لیکن ساتہہ ہی گورمنٹ انگلستان سے بہی براہ راست مجہے خط و کتابت کرنے کا ذریعہ حاصل ہو۔

لارڈ لینسڈون کی گورمنٹ کے متذکرہ بالا سلوک سے جسکی وجہ سے لڑائی بال بال بچگئی مجہے اس امر کی ضرورت اور بہی زیادہ محسوس ہوئی۔ اگر کوئی دوسرا امیر ہوتا تو یا تو روس کیطرف امداد کیلئے مائل ہو گیا ہوتا اور پہر برباد ہوا ہوتا جیسا کہ شیر علیخان کا حال ہوا یا مثل امیر محمد یعقوب خانکی گورمنٹ ہند سے ایسے وعدے کئے ہوتے جنکی ایفا نا ممکن ہوتی اور آخر ش وہی تباہی کا باعث ہوتے۔ لیکن یہ گذشتہ مثالین میری نظر کے سامنے تہین اور اونسے مینے سبق حاصل کیا تہا۔ سابق فرمانرواؤن کو اپنی پالسی سے نقصان پہونچا تہا لیکن وہ میرے لیے ہدایت کا ذریعہ ہوئی۔ یہ کوئی دل خوش کن بات نہ تہی کہ گورمنٹ افغانستان پہر وائسراے ہند کا کسیقدر اختیار رہے اور مین باوجود امیر ہونیکے صرف ایک کہلونے یا کٹہپتلی کی مانند رہون کہ جسطرح دل چاہے وائسراے مجہے نچائین۔ مجہے ابتک فکر ہے کہ اس دوامی خطرہ سے افغانستان کو نجات دلاؤن اسلیئے کہ یہ آزاد و خود سر سلطنت ہے اور کوئی وجہ نہین ہے کہ اسکے ساتہہ اوسطرح کا برتاؤ کیون نہ کیا جاے جو کہ ایک آزاد حکومت کیساتہہ کیا جاتا ہی۔ مین یہ بہی جانتا تہا کہ لندن مین میرا سفیر رہنے کیوجہ سے اہل افغانستان جو کہ انگلستانکے باشندون کی نیک طینتی اور سلطنت برطانیہ کی طاقت و عظمت سے بہت کم واقف تہے اپنے ہموطنون کے وہان بود و باش کرنیکی وجہ سے بخوبی آگاہ ہوجاینگے اور افغانی اہلکار کے لندن مین مقیم ہونیکے باعث سے افغانون کے دلونمین ضرور دوستانہ خیالات پیدا ہونگے۔ برطانیہ عظمی کی صنعت و حرفت و علوم و تہذیب سے واقفیت حاصل ہوگی جس سے رشتہ ارتباط و اتحاد مضبوط ہوگا دوستی کے تعلقات بڑہین گے اور دونون قومین ایک دوسرے سے اور زیادہ مل جاینگی۔

اس مطلب کے حاصل کرنے کیلئے اور بعض دیگر وجوہ سے جنکی اطلاع مینے انگلستان کے حکام کو دینا مناسب سمجھا و نیز اوس لیڈی کی قدمبوسی حاصل کرنے کی غرض سے جس سے بڑھکر عالی مرتبت و شریف کوئی دوسری لیڈی دنیا کے کسی تخت پر رونق افروز نہوئی ہوگی مینے خود سفر انگلستان کا ارادہ کیا - مین جانتا تہا کہ انگریزی قوم کے ساتھ اس قسم کی راہ و رسم پیدا کرنے و ملاقاتین کرنیسے کیا کیا فائدے ظہور پذیر ہونگے -

لہذا مجھے از حد خوشی ہوئی جبکہ میری یہ تمنا موسم بہار ۱۸۹۴ء مین اسطرح پوری ہوئی کہ سر مارٹیمر ڈیورنڈ کے کابل سے انگلستان واپس جانے پر مین مدعو کیا گیا جو باضابطہ سرکاری مراسلہ دعوت کا آیا اوسپر سر ہنری فولر سکرٹری آف اسٹیٹ ہند کے دستخط تہے اور اوسکا مطلب یہ تہا کہ ہر مجسٹی ملکہ معظمہ وکٹوریہ نے از راہ مہربانی مجھے یا میرے کسی بیٹے کو برائے ملاقات انگلستان بلایا تہا - علاوہ برین اور دوستانہ خطوط بہی پرنس آف ویلز - ڈیوک آف کناٹ و دیگر اہلکاران برطانیہ عظمیٰ کے میرے پاس آئے جن مین مجھسے ملکر خوش ہونے کی خواہش ظاہر کیگئی تہی - لیکن بدقسمتی سے اوسی زمانہ مین مین علیل ہو گیا اور میری علالت نے اس قدر طول کہینچا اور ایسی خطرناک ہو گئی کہ میرے جانبر ہونے کی لوگون کو بہت کم امید تہی - میرے تمام اطبا معہ مس ہملٹن ایم ڈی کے جو کہ میرے معالج تہے شدت مرض سے میری تکلیف و مصیبت دیکھکر گہبرا گئے تہے -

مین اس مراسلہ کا جواب دینے نپایا تہا کہ رائٹ آنربل مسٹر جارج کرزن (اب لارڈ کرزن) کا مجھے ایک خط ملا جس مین لکہا تہا کہ مین چترال و پامیر کی طرف سفر کر رہا ہون اور آپ سے ملاقات کرنیکی نہایت آرزو ہے اگر آپ اجازت دین تو آکر نیاز حاصل کرون - لہذا مینے اون کی دعوت کی اور کابل آکر چند روز وہ میرے مہمان رہے - گو مین انگریزی اور وہ فارسی زبان سے ناواقف تہے تاہم میر منشی کے ذریعہ سے کئی مرتبہ مجھسے اون سے دوستانہ گفتگو ہوئی - ان گفتگوؤن سے معلوم ہوا کہ وہ نہایت خوش طبع جفاکش - اعلیٰ واقفیت والے و تجربہ کار اور اولو العزم

نوجوان ہین - اونکے مزاج مین ظرافت و مذاق بہت تہا اور اونکے لطیفے سنکر ہم اکثر ہنسا کرتے
تے گو مسٹر کرزن نج کے طور پر دوستانہ طریقہ سے ملنے آئے تھے اور یہ کسی طرح سرکاری
ملاقات نہ تہی تاہم گورنمنٹ افغانستان کے تمام ضروری معاملات پر ہمنے گفتگو و بحث کی خلص
امور جو زیر بحث رہے وہ افغانستان کی شمالی و مغربی سرحد دیہہ سے بعد جانشینی کا مسئلہ تہا میرے
بیٹون حبیب اللہ خان و نصر اللہ خان نے بہی اپنے مکانون پر مسٹر کرزن کی دعوت کی اور
وہ وقت نہایت خوشی و دلچسپی کے ساتھہ گذرا مسٹر کرزن کی ملاقات سے مین اسقدر خوش
ہوا کہ میری سابق آرزو و تمنا اس بارہ مین اور بہی زیادہ ہوگئی کہ جسقدر ممکن ہو مجہے میرے
بیٹون و اہلکارون کو دوسرے انگریزی عمائدین و حکام سے ملنا چاہیئے۔

لیکن مجہے سخت نا امیدی و افسوس ہوا کہ میری علالت نے میری یہ خوشی پوری
نہ ہونے دی میرا بڑا بیٹا بہی جو اس ملاقات کی پوری لیاقت و قابلیت رکہتا تہا اور کسیقدر انگریزی
بہی بول سکتا تہا جانیسے معذور رہا اس خوف سے کہ مبادا اوسکی غیر حاضری مین مجہے کچھہ
ہوجاے اور نیز اس وجہ سے کہ اوسوقت تمام بار حکومت اوسی کے سر پر تہا حبیب اللہ خان
کے بعد بلحاظ عمر صرف نصر اللہ خان اونکا حقیقی بہائی جانے کے قابل تہا اور اسیلئے میری
طرف سے وہ انگلستان جانیکے لیئے منتخب کیا گیا۔

علاوہ اون خطوط کے جو مین نے نصر اللہ خان کو ہمرہ ملکہ وکٹوریا و شاہزادون و دیگر اعلیٰ
عظمیٰ کے حکام و اہلکارون کے نام دئیے مین نے ایک کتاب بہی دی جسمین ہدایتین تہین[۱]
اور حکم دیا کہ زمانہ سفر مین اون پر پورا پورا عمل درآمد کیا جاوے۔

نصر اللہ خان ماہ اپریل ۱۸۹۵ع مین کابل سے روانہ ہوے اور ماہ مئی مین لندن پہونچے۔

---

[۱] یہ ہدایتین امیر مرحوم کی زندگی ہی مین لندن کے ایک انگریزی اخبار مین شایع ہوئی تہین اور اونکا ترجمہ بطور
ضمیمہ اس جلد کے آخر مین ملحق ہے ۔ مترجم۔

ماہ اگست مین وہان سے رخصت ہوئے اور کراچی و قندہار کی راہ سے اوسی سال ہوسم سرما مین کابل واپس آ گئیے۔

لیکن مجھے نہایت مایوسی و ملال ہوا کہ جس غرض سے یہ سفر کیا گیا تھا اوس مین قطعی ناکامیابی ہوئی اور دونون سلطنتون کا اس قدر روپیہ فضول بیکار صرف ہوا۔

ہمارے ملک کے اُمرا و عمائدین ہی مین نہین بلکہ غریب ترین لوگون مین بہی یہ رسم ہے کہ مہمان اگر دشمن بہی ہو تب بہی اوسکی مقصد براری کرنی چاہیئے تاکہ اوسکی خاطر شکنی نہو اور نا امید و محروم ہو کر واپس نہ جاسے اور یہ تو ناممکن تصور کیا جاتا ہے کہ کوئی شخص کسی کے ہان مہمان جاسے اور میزبان سے مہربانی کے سلوک کی امید اوسے نہو۔ لیکن میرا بیٹا جو کہ ایک بادشاہ کا پسر اور ایک دوسرے عظیم الشان فرمانروا کا مہمان تہا میری درخواست کا خشک گو مہذب انکاری جواب پاکر واپس آیا۔

میرا خیال ہے کہ جو درخواست مینے کی تہی یعنی یہ کہ میرا ایک سفیر لندن مین رہے یا کم از کم مجھے گورمنٹ انگلستان سے براہ راست خط و کتابت کرنے کی اجازت دی جاسے اور گورمنٹ ہند سے بہی موجودہ تعلقات قایم رہین مناسب طور پر ہوس آف کامنز مین نہین پیش کی گئی ورنہ پارلیمنٹ کے بہت سے تجربہ کار ممبرون نے اس کے فوائد کو محسوس کیا ہوتا اور سمجھ گئے ہوتے کہ اوس سے دونون قومونکی دوستی پختہ ہوگی اور افغانستان کو تقویت ہوگی اور نیز وہان تہذیب پہیلے گی۔ اس امر پر مین دوسرے باب مین جس مین میری آیندہ پالسی کا ذکر ہوگا زیادہ صراحت کیساتھہ بحث کرونگا۔ اس وقت ناظرین کی اطلاع کے لیئے اسقدر کہنا کافی ہے کہ افغانستان و ہندوستان مین خط و کتابت قاعدۂ قدیم کے مطابق بذریعہ سفیر کابل متعینۂ کلکتہ و سفیر انگلسی متعینہ کابل جو کہ دونون مسلمان ہین عمل مین آتی ہے۔ اسکے یہ معنی ہین کہ گو تمام دنیا ترقی کرے اور افغانستان و ہندوستان کی حالت و معاملات مین بہی تبدیلیان واقع ہون تاہم خط و کتابت

سکے پرانے طریقہ مین کسی قسم کی ترمیم یا ترقی نہونی چاہیئے۔

اب مین دو چار الفاظ شکریہ کے اوس عنایت و مہربانی کے جواب مین کہونگا جو کہ ملکہ وکٹوریا و خاندان شاہی کے ہر شخص و شرفا و تمام خاص و عام نے میرے بیٹے پر جو میرا قایم مقام ہو کر گیا تہا مبذول کی تہی۔ چند اہلکارون کی سرد مہری و بے اعتنائی کیوجہ سے مین اون تمام احسانات و عنایات کو نہین فراموش کرسکتا جو کہ مجہپر کی گئین۔ جس مہربانی کے ساتہہ کہ ملکہ میرے بیٹے کیساتہہ پیش آئین اوس سے مین نہایت خوش ہون۔ اونکی نوازش کا ایک ثبوت تو یہ ہے کہ اونہون نے جی۔ سی۔ ایم۔ جی کا اعزازی نشان میرے دو بیٹون حبیب اللہ خان و نصر اللہ خان کو عطا فرمایا۔

میرے بیٹے نے اپنا سفر نامہ بہی لکہا ہے جسمین انگریزی طرز معاشرت و زندگی کے جو تجربے اوسے ہوئے ہین قلمبند کیئے ہین۔ یہ کابل کے مطبع مین طبع ہوا ہے لیکن عام طور پر شایع نہین کیا گیا اسلیئے کہ مین نے مناسب نہ سمجہا[له]۔

باب ششم

حدود افغانستان و سفارت سر مارٹیمر ڈیورنڈ

ناظرین اسوقت تک سمجہہ گیئے ہونگے کہ مین نے کس طرح افغانستان کو ایک سلطنت کے

له مجہے یقین ہے کہ مسٹر ہملٹن ایم۔ ڈی۔ نے نصر اللہ خان کے سفر نامہ و کتاب ہدایات (جو انگلستان جاتے وقت امیر نے اونہین دی تہی) کے بعض حصون کا ترجمہ کیا ہے۔ (مولفا)

وجہ پہونچایا جو کہ پیشتر بہت سے آزاد صوبون مین منقسم تہا اور علیحدہ علیحدہ سردار اونپر حکمران تہے اور کیونکر مین نے اپنی عملداری کو وسعت دی جو کہ میری تخت نشینی کے وقت صرف کابل و جلال آباد و چند دیگر مقامات تک محدود تہی - اونہین یہ بہی معلوم ہوا ہوگا کہ ۱۸۸۱ء مین صوبجات قندہار و ہرات و ۱۸۸۳ء مین روشن و شغنان پر مین نے کیونکر قبضہ کیا حالانکہ شغنان کے متعلق ۱۸۹۳ء تک بحث رہی جس سال کہ سفارت ڈیورنڈ نے باضابطہ و سرکاری طور پر اوسکا تصفیہ کر دیا - اوسی سال مین نے اپنے ایک گورنر غفار خان قرغز کو واخان کا گورنر بجائے علی مردان اوس مقام کے دیسی سردار کے مقرر کیا - یہ ایک پہاڑی ریاست ہے اور شغنان کے جنوب مین واقع ہے واخان کے جنوب مین چترال ہے - ناظرین نے یہ بہی دیکہہ لیا ہے کہ ۱۸۸۵ء مین میمنہ ۱۸۹۳ء مین ہزارہ جات و ۱۸۹۵ء مین کافرستان پر قبضہ کر کے مینے اپنی حکومت کی توسیع کی گو سفارت ڈیورنڈ کے بعد مین نے کافرستان فتح کیا جو کہ سفارت مذکور نے میری گورنمنٹ کا حصہ قرار دیا تہا - ساتہہ ہی جبکہ مین افغانستان کے اوس رواج کو منسوخ کر رہا تہا جسکے بموجب فوجی کام کے عوض جاگیرین عطا کرنے کا قاعدہ مقرر تہا اور ملک کو ایک بستہ و مضبوط سلطنت کے سانچے مین ڈہال رہا تہا تو ہمسایہ ملکون کیساتہہ اپنے ملک کے حدود طے کرنے کی ضرورت سے ناواقف یا لاپروا نہ تہا - مجہے خوب معلوم تہا کہ میری اور ہمسایون کی عملداری مین حدبندی کرنا ضروری امر تہا تاکہ میری سلطنت کی حفاظت ہو - ہمسایون کی پیشقدمی رکے اور باہمی جہگڑے و غلط فہمیان رفع ہون -

مجہے معلوم ہے کہ اس صدی مین یہ قاعدہ ہو گیا ہے کہ بڑی طاقتین چہوٹے ملکون کو ہضم کرتی جاتی ہین اور ان کمزور ملکون کے لینے کیلئے مختلف طریقے و تدبیرین اختیار کی جاتی ہین - مثلاً پہلا طریقہ تو یہ ہے کہ کمزور حکومتون کو آپس مین تقسیم کر لیتے ہین اور ہر زبردست غاصب کو اوس سے حصہ ملتا ہے - جو انصاف کہ یہ زبردست سلطنتین ناتوان قومون کیساتہہ کرتی ہین اوسی

مجھے ایک غریب شخص کا قصہ یاد آیا جس کی گھڑی ایک چور نے لیلی تھی - وہ بیچارہ چورون کے
ایک سردار کے پاس جو کہ اپنے تئین مجسٹریٹ کہتا تھا آگیا اور دادرسی چاہی - مجسٹریٹ نے کہا
میں تمہاری گھڑی واپس نہیں دلا سکتا لیکن یہ بتاؤ کہ میرا حصہ کہان ہے مجھے کیا دوگے؟ اوس
مظلوم نے ازحد آہ و زاری کی اور کہا میں اور کچھہ دینے کیلئے نہیں آیا ہون بلکہ جو چیز کہ جاتی رہی ہے
اوسے واپس لینا چاہتا ہون - مجسٹریٹ نے جواب دیا "لیکن کوئی وجہ نہیں ہے کہ تم اپنی گھڑی
مجھہ سے کمزور شخص کو تو دیدو اور میں اپنے حصہ سے محروم رہون" یہ کہکر اوسنے گھڑی کی زنجیر
اپنے حصہ مین طلب کی - اسکے بعد وہ بیچارہ حاکم اعلی کے پاس گیا جسنے کہ اوس سے اسی طریقہ
سے انگوٹھی چھین لی - یہ دیکھکر اوسنے خیال کیا کہ اگر اب حاکم بالاتر کے پاس جاؤن تو وہ اپنے
حصہ کے لیئے اور جو کچھہ باقی ہے یعنی یہ دستار اور پوشاک جو پہنے ہوئے ہون بھی کھو بیٹھونگا
اور تن پر کپڑا نرہیگا - اسلیئے وہ صبر کر کے مکان چلا گیا - مجھے یقین ہے کہ اگر ناظرین اس قصہ سے
واقعات چین کا مقابلہ کرینگے تو انہیں معلوم ہوگا کہ مین بہت زیادہ غلطی پر نہین ہون - دوسرا
ڈھنگ یہ ہے کہ دول عظام آپس مین خفیہ سازشین و اتفاق کرلیتی ہین جسے وہ تدبر و پالسی
کے نام سے پکارتی ہین اور اس طرح باہم تصفیہ ہوجاتا ہے کہ اگر تم فلان ملک لوگے تو ہم اوسکے
مقابلہ مین فلان حصہ لینگے اور ایک دوسرے کے معاملات مین خلل ندینگے ۔

تیسری چال کمزور ملکون کے غصب کرنے کی یہ ہے کہ جب وہ طاقتور حکومتون مین اپنی
اپنی عملداری کی حد و بندی ہوتی ہے تو جس صوبہ یا حصہ ملک کو لینا مدنظر ہوتا ہے اوسکے
متعلق کوئی تصفیہ نہین کیا جاتا اور وہ کسی کا مقبوضہ یا طرفدار نہین سمجھا جاتا اور آپس مین کہا جاتا ہے
"اس حصہ کو آزاد رہنا چاہیئے نہ ہم اس مین دخل انداز ہونگے اور نہ تمہین مداخلت کرنا چاہیئے"
اس حیلہ و فریب سے اون کمزور ہمسایہ طاقتون کے حقوق بالکل سوخت ہوجاتے ہین جنکی قلمرو
کلی یا جزوی طور پر وہ خاص حصہ ملک داخل سمجھا جاتا ہے اس کارروائی کے بعد وہ

مضبوط طاقتین اپنی چالبازی اس طرح شروع کرتی ہین کہ اوس خطۂ ملک کے فرمانروا کو ایک سالخوردہ بیجان گھوڑا سواری کے لیئے۔ چند پرانی و ردیان و بندوقین یہ کہکر دیجاتی ہین کہ "ہم ایک دوسرے کے دوست رہین گے۔ صرف ہماری دوستی تمکو اپنے ہمسایہ کے حملون و دست درازی سے بچانیکے لیئے کافی ہے اور تم ہمارے دسا زو آزاد رفیق ہو"۔ وہ بیچارہ سمجھتا ہے کہ جبتک کہ میری آزادی کا اقرار کیا جاتا ہے اس قسم کے ربط و اتحاد مین کوئی ہرج نہین ہے بلکہ برخلاف اسکے میرا فائدہ ہی ہے کہ میرا رفیق دوسرون کے مقابلہ مین میری حفاظت کا ذمہدار ہوتا ہے۔ لیکن بہت جلد وہ زبردست دوست کوئی بہانہ نکال کر اوس پر عہد شکنی کی تہمت لگاتا ہے یا بعض وقت اوس بیچارے کی رعایا کو بہکاتا اور آمادہ کرتا ہے کہ اوسکے خلاف ظلم و تعدی کی شکایت کرے اور خود اوس زبردست سے دادخواہی کرے۔ اسی قسم کے ایک نہ ایک بہانہ کے بعد آخرش اوس ملک پر قبضہ کر لیا جاتا ہے اور اگر وہ کمزور ہمسایہ جسکا کہ درحقیقت اوسپر حق ہے کہتا ہے کہ یہ خلاف عہدنامہ ہے اور اس خطہ کو کسی کے قبضہ مین نہ آنا چاہیئے تو جواب دیا جاتا ہے "وہ ہان صحیح ہے! اوس وقت یہ ایسی ہی چھوڑ دیا گیا تھا لیکن اوسکے فرمانروا نے بعدہٗ ایک اور عہدنامہ ہم سے کیا جسکے بموجب اوسنے اپنے تئین اور اپنے ملک کو ہماری نگرانی و حفاظت اور ہمارے دائرہ اثر مین کر دیا اسلیئے چونکہ یہ ملک استنے سال سے ہمارے سایہ عاطفت مین رہا ہے تمہارا حق اوسکے معاملات مین مداخلت کرنے کا ساقط ہو گیا اور تم مجاز نہین ہو کہ ہمارے مقبوضات مین کسی طرح دخل انداز ہو" اور اس طرح اس معاملہ کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

اسی انداز سے گورمنٹ روس نے اول حکومت بخارا اور اون صوبجات کو جو کہ سرحد افغانستان پر دریاے جیحون کے شمال و مغرب مین واقع ہین اپنے اثر و حفاظت مین لیا اور آخرش انہین ہضم کر لیا۔ دوسری جانب گورمنٹ ہند نے اون تمام صوبجات پر جو کہ افغانستان کے جنوب و مشرق و جنوب و مغرب مین واقع ہین اور زمانہ قدیم مین گورمنٹ افغانستان کے تھے

بنا اثر جایا - اور گاوہنین وہ آزاد، نامزد کیا اور افغانستان و ہندوستان کے درمیان غیر جانبدار ریاستین قرار دے کر روز بروز اونہین اپنے دائرہ اثر مین داخل کرتی گئی - اِن سرحدی قبیلون کے سرداروں کی عادت تھی کہ موسم گرما مین جبکہ اونکے ملک مین زیادہ گرمی پڑتی تھی تو فرمانروایان افغانی کے پاس آیا کرتے تھے اور امیرانِ افغانستان سے یہ کہکر روپیہ و خلعت حاصل کیا کرتے تھے کہ ہم آپکے دوست ہین - اور جاڑون مین ہندوستانی اہلکارون کے پاس جاکر روپیہ لینے کے عادی تھے گویا کہ دونون سلطنتون مین سے ہر ایک اونہین اپنی زیر حفاظت تصور کرتی تھی حالانکہ درحقیقت وہ اون چند خلعتون کی محافظت مین تھے -

نہ تو شاہان بخارا و نہ امیرانِ کابل کو اتنی طاقت تھی کہ روس یا انگلستان سے کہتے کہ اِن آزاد صوبون سے باز رہو - اودہر روس و انگلستان نے بھی آپس مین ایک دوسرے کے حصہ مین مداخلت نہ کی کیونکہ اوس کا جواب یہ ہوتا کہ یہ ملک ہمارے دائرۂ اثر و محافظت مین ہے اور اسلیئے تمکو دخل دینے کا حق حاصل نہین ہے -

یہ دیکھکر کہ ہر ایک گورنمنٹ کوشان تھی کہ جسقدر مل سکے اوسپر قبضہ کرلے مینے بھی اِن صوبون مین جو کہ پیشتر افغانستان کی قلمرو مین شامل تھے لیکن اب آزاد سردارون کے ماتحت تھے جہانتک ممکن ہو سکا حصہ لینے کی کوشش کی اس طرح کہ اون سردارون سے راہ و رسم پیدا کی - ساتھہ ہی مین نے یہ بھی انتظام کیا کہ میرے اور ہمسایون کے ملک مین حدود بندی ہوجائے اس سے پہلے کہ وہ اور زیادہ پیشقدمی کرین -

اس حدود بندی کے معاملہ مین گورنمنٹ ایران و چین کے ساتھہ تصفیہ کرنے مین کوئی تکلیف یا دقت واقع نہ ہوئی اس لیئے کہ دونون مین سے نہ تو کسی کو اتنی طاقت تھی اور نہ کسی کا ارادہ تھا کہ اوس حصہ ملک پر قبضہ کرے - جو کہ افغانستان کے دائرہ اثر مین تھا - اسلیئے بلا کسی وقت یا تنازعہ کے مابین ایران و افغانستان کوہ ملک سیاہ سے ذوالفقار تک حد بندی

ہو گئی اور اسیطرح چین کے ساتھہ بھی افغانستان کے ایک مختصر گوشہ سے لیکر جو کہ واخان کے قریب ہے روشن تک جو چینی سرحد سے ملتا ہے بلا کسی جھگڑے کے تصفیہ ہو گیا -

روس و افغانستان کی درمیان سرحدی تقسیم

مشکل ترین و سب سے زیادہ قابل لحاظ سرحدی تقسیم وہ تھی جو میری گورمنٹ اور میری قوی ترین ہمسایہ سلطنتون انگلستان و روس کے درمیان واقع ہوئی یہ دونون اگر تمام دنیا مین نہین تو براعظم ایشیا مین سب سے زیادہ طاقتور حکومتین ہین منجملہ دنیا پر ان سے بڑھکر اور کوئی سلطنت اپنی حکومت کو وسعت دینے والی اور دوسرے ملکون کو ہضم کرنے والی نہین ہے اور گو وہ تمام مشرقی ملک جو انہون نے فتح کیے ہین دائمی قحطون سے خستہ و تباہ حال ہو رہے ہین پھر بھی وہ کسی باعث سے جسکا علم صرف اون ہی کو ہے اپنا قبضہ بڑہاتی ہی جاتی ہین اور متواتر آگے بڑھتی جاتی ہین - میرا ملک ایک غریب گوسفند کی طرح ہے جس پر کہ شیر ببر اور ریچھہ دونون نظر جمائے ہوئے ہین اور بلا امداد و حفاظت اوس نجات دہندۂ حقیقی کے اون سے بہت زیادہ عرصہ تک چھٹکارا ممکن نہین ہے -

اسلیئے اولاً مین نے روس کے ساتھہ برطانیہ عظمی کی وساطت و ذریعے سے اپنی شمال و مغربی سرحد کا تصفیہ کرنے کی تدبیر کی اور گورمنٹ ہند کے ساتھہ اسکے متعلق معمولی خط و کتابت کے بعد ایک مشترکہ کمیشن ہندوستانی و افغانی اہلکارون کی ماہ جولائی ۱۸۸۴ء مین اس کام کیلیئے مقرر ہوئی - انگریزی کمیشن کے افسر اعلی جنرل سر پیٹر لمسڈن اور روسی کمیشن کے جنرل زیلی نائی تھے -

بجواب استفسار جنرل لمسڈن مینے لکھا کہ زمانۂ اقامت عملداری روس مین مینے کوئی وعدہ یا قول و قرار روسیون سے نہین کیا ہے جو اس وقت وہ میرے خلاف پیش کر سکین

مجھے اون سے کسی قسم کا خوف نہین ہے۔ اور جبتک مجھہ مین طاقت ہے مختصر سے مختصر پارچہ زمین مملوکہ افغانستان روس کو ندونگا۔ اسلیئے آپ مابین روس اور میرے ملک کے ہمت و دلیری سے حدود قایم کرین"۔ لیکن افسوس کہ نتیجہ تشفی بخش و خاطر خواہ نہوا۔

میری اس تجویز سے روسی نہایت برافروختہ و جھنجھلاے ہوے تھے اسلیئے کہ اس سے اونکی پیشقدمی کی روک ہوتی تہی اور خاصکر اسوجہ سے کہ مین انگریزون کے ذریعے سے اس معاملہ کا تصفیہ کرنا چاہتا تہا۔ اسی باعث سے وہ سرحد افغانستان کی طرف جسقدر تیزی سے ہوسکا بڑہتے رہے۔ چونکہ مین پیشتر سے سمجھہ گیا تہا کہ اونکا ارادہ پنج دہ لینے کا ہے اسلیئے مینے انگریزون کو اس امر پر آمادہ کرنے کی سخت کوشش کی کہ مجھے اوس مقام کے مستحکم و مضبوط کرنے کیلیئے مزید فوج بہیجنے کی اجازت دین اور دلائل سے ثابت کیا کہ اگر جنگ بہی ہو تاہم میری عملداری مین میری فوج کے مقیم رہنے مین کوئی نقصان یا ہرج نہین ہوسکتا۔ لیکن انگریزی گورنمنٹ نے میری صلاح نہ سنی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سی جانین تلف ہوئین اور جیسا کہ پیشتر بیان کیا جاچکا ہے روسیون نے ۱۸۸۵ء مین پنج دہ پر قبضہ کرلیا۔

ماہ مئی ۱۸۸۵ء مین وائسراے ہند نے بذریعہ خط مجھے اطلاع دی کہ روسی راضی ہوگیئے ہین کہ بجاے پنج دہ کے ذوالفقار خالی کرکے آپکو دیدین اور اسلیئے سرحدی خط گلران و مروچاک کے شمال سے ہوکر جائیگا جسے کہ روسیون نے منظور کرلیا ہے مینے اس تصفیہ کو قبول کرلیا اور وائسراے سے اس عہد و پیمان کی ایک نقل طلب کی۔

بتاریخ ۹ مئی ۱۸۸۵ء جنرل سر وسٹ رجوے بجاے جنرل لمسڈن سرکمیشن مقرر ہوکر اوٓلا تو مجھے معلوم ہوا کہ سر وسٹ رجوے اون تمام اسناد کو قابل اطمینان نہین تصور کرتے

سے تعجوریری رعایا نے زمین کے متعلق اپنے استحقاق کی تائید مین پیش کی تھین اور مزید ثبوت کیلئے اصرار کرتے تھے جس سے افغان برانگیختہ ہوئے اور مین ناخوش ہوا۔ لیکن اخیر مین مجھے معلوم ہوا کہ سر وسٹ رِجوے کی زیادہ تفتیش و تحقیقات اور زیادہ اسناد کا طلب کرنا اونکی جو دیتی دیری رعایا کیساتھہ دوستانہ خیالات کا کافی ثبوت تھا اسلیئے کہ وہ چاہتے تھے کہ جسقدر زیادہ ممکن ہو افغانی استحقاق کے استحکام و تائید کی شہادت جمع کرین۔ الغرض بلا مزید تکلیف و جنگ کے اونھین پورے سرحدی مسلہ کے طے کرنے مین کامیابی ہوئی اور اوسکے تصفیہ کے بعد واپسی ہندوستان کے وقت اکتوبر ۱۸۸۶ع مین معہ اپنے ہمراہیون کے وہ مجھسے کابل مین ملنے کیلئے آئے۔ اونکی خدمات سے مین اس قدر خوش ہوا کہ جہانتک میرے دست قدرت مین تھا مین نے اونکی مہمان نوازی کی اور سر وسٹ رِجوے۔ قاضی اسلم خان۔ کرنل ہولڈچ۔ کرنل ییٹ و چند دیگر ممبران سفارت کو اعزازی طلائی تمغے عطا کیئے۔ مین جانتا ہون کہ سر وسٹ رجوے نہایت لائق و ہوشیار مدبر ہین اور خواہ کسی عہدے پر آئندہ مقرر کیئے جائین ضرور نیکنامی و ترقی حاصل کرینگے مجھے امید ہے کہ اپنے تمام کامون مین اونھین ہمیشہ کامیابی ہوگی۔

۲۲ جولائی ۱۸۸۷ع کو آخری عہدنامہ بمقام سینٹ پیٹرسبرگ دستخط ہوئے اور تاریخ یکم اگست لارڈ ڈفرن نے اس کے متعلق ایک خط لکھا جس کے جواب مین مین نے سرگرمی سے اوس امداد کا شکریہ ادا کیا جو کہ سلطنت برطانیہ نے میری شمال و مغربی سرحد کے طے کرنے مین دی تھی۔

۱۸۹۳ع مین میری رعایا سے افغانستان و روس مین چمن بید کے قرب و جوار کی زمین کی آبپاشی کی نسبت تنازعہ ہوا۔ اسکے تصفیہ کیلئے گورنمنٹ ہند نے کرنل ییٹ کو تعینات کیا اور اونہون نے بلا کسی مزاحمت کے اوسے فیصل کر دیا۔

سفارت سر وسٹ رجوے نے صرف ذوالفقار سے خواجہ سالار تک سرحد کا تصفیہ

کیا تہا اور گومین نے اوسوقت گورنمنٹ ہند سے درخواست کی تہی کہ پامیر تک یہ حد قایم کیجائے تاہم یہ ہوا اور حالانکہ عہدنامہ ۱۸۷۳ء کے مطابق روسیون نے اقرار کیا تہا کہ بدخشان وواخان علاقہ اری افغانستان مین شامل کیئے جائین اور روشن وشغنان بدخشان کے حصے ہین تاہم چونکہ وہ تمام سڑکین جو روس سے ہندوستان کو آتی ہین ان دونون مقامات کی زد پر ہین روسی اونپر قبضہ کرنیکی تجویزین کر رہے تہے۔ لیکن مین اونکا مطلب پہلے ہی سے سمجہہ گیا تہا اور اپنے گورنرون کو حکم دیدیا تہا کہ روسی پہونچنے نہ پائین کہ روشن وشغنان پر قبضہ کرلیا جاے میرا اون پر دوہرا حق تہا۔ ایک تو یہ کہ ۱۸۷۳ء کے عہدنامہ کے مطابق وہ میری عملداری مین شامل تہے دوسرے جس حالت مین کہ شاہ بخارا نے دریاے جیحون کے بائین کنارے کی طرف درواز کے ایک حصہ پر قبضہ کرلیا تہا تو میرے لیئے بہی جائز تہا کہ شغنان کے اون حصون کو لے لون جو کہ اوس دریا کے داہنے کنارے پر واقع ہین جو جہیل وکٹوریا یا جہیل وُڈ سے نکلتا ہے اس حصۂ ملک پر قابض ہونے کی وجہ سے میرے افسر شمس الدین خان وکرنل یانوف مین جیسا کہ بیشتر ذکر ہو چکا ہے بتاریخ ۲۴ جولائی ۱۸۹۳ء بمقام سماتاش خفیف سی چہیڑ چہاڑ و نوک جہوک بہی ہو گئی تہی۔

اس معاملہ کا ماہ نومبر ۱۸۹۳ء مین میرے وسفارت ڈیورینڈ کے درمیان تصفیہ ہو گیا جسکے مطابق مینے ۱۸۹۴ء مین اپنی فوج متذکرہ بالا مقامات سے واپس بلالی اور بجاے اونکے درواز پر قبضہ کرلیا۔ مارچ ۱۸۹۵ء مین روس وانگلستان مین اس طرح اس کا فیصلہ ہوا کہ درواز کا وہ حصہ جو دریاے جیحون کی جانب افغانستان واقع ہے عملداری بخارا سے علیحدہ کرکے افغانستان کو دیدیا جاے اور اہل افغانستان شغنان وروشن کے اون حصون کو خالی کردین جو دریاے پنجہ وجیحون کے داہنے کنارے پر واقع ہین جو دریا کہ جہیل وکٹوریا یا جہیل وڈ سے نکلتا ہے دوبارہ سرحد افغانستان قرار پایا اور خداوند کریم کا شکر ہے کہ اُسوقت سے

آجتک اپنی شمال و مغربی سرحد کے دائمی جہگڑون و نزاعون سے مجھے نجات ملی ہے اور اسوقت تک صلح و امن قایم ہے۔ مجھے امید ہے کہ خداوند تعالیٰ ہمیشہ ایسا ہی امن و امان رکہیگا تاکہ اوسکے انسانی گلے کی جانین ضایع نہون۔

ہندوستان و افغانستان مین سرحدی تقسیم و سفارت ڈیورنڈ

تمام دیگر ہمسایون سے اپنے ملک کی حدود کا تصفیہ کرکے مین نے ضروری خیال کیا کہ افغانستان و ہندوستان مین بھی یہ معاملہ طے ہوجاے تاکہ میری عملداری کے چارون طرف ایک سرحدی خط قطعی طور پر قایم ہوجاے جو مثل ایک مضبوط دیوار کی حفاظت کا کام دے۔

مین نے مارکوئس آف ڈفرن و بعدہٗ مارکوئس آف لینسڈون سے درخواست کی کہ اپنے چند نہایت تجربہ کار اہلکارون کی سفارت میرے پاس کابل بھیجین تاکہ بعض معاملات پر گفتگو کی جاے دوسرے مین نے بہتر سمجھا کہ اسی قسم کی سفارت سے حدود کے متعلق بھی تذکرہ کیا جاے۔ خود وائسراے لاعلم تھے کہ اس قسم کی سفارت سے کیا کیا فوائد ظہور پذیر ہونگے اور مین نے تحریک کی کہ سر مارٹیمر ڈیورنڈ فارن سکرٹری اوسکے سردار مقرر کیے جائین لیکن بدقسمتی سے پہلے تو مین بیمار ہوگیا اور بعدہٗ اسحٰق خان کی بغاوت ترکستان مین شعلہ زن ہوئی جسکی وجہ سے سفارت ملتوی رہی اور مین ترکستان چلا گیا۔ جب ۱۸۹۰ء مین مین ترکستان سے واپس آیا تو میرے تعلقات گورنمنٹ ہند سے ویسے ہی تھے جیسا کہ اوپر بیان کرچکا ہون جس سبب سے مین نے لارڈ سالسبری کو خط لکھا تھا اور جس کا جواب اونہون نے یہ دیا کہ جو غلط فہمیان آپ کے اور گورنمنٹ ہندوستان کے درمیان ہوگئی ہین اون کا تصفیہ اہلکاران گورنمنٹ ہند سے کر لیجیے۔

اسی زمانہ مین لارڈ لینسڈون نے مجھے پھر ایک خط لکھا کہ لارڈ رابرٹس سفارت کے افسر اعلی مقرر کیے گئے - اوسوقت مین جنگ ہزارہ مین مشغول تھا اور اہل افغانستان کی راے وخواہش کے خلاف تھا کہ لارڈ رابرٹس کی ایک کثیر التعداد فوج کے ساتھ دعوت کی جاے مجھے خوف تھا کہ اس سفارت سے ضرور کوئی سخت مصیبت نمودار ہوگی - افغانون کے بہت سے خویش واقارب واحباب یا تو لارڈ رابرٹس کے مقابلہ مین لڑکر قتل ہوئے تھے یا اخیر جنگ افغانستان کے موقع پر لارڈ رابرٹس نے جو سزائین دی تھین اون کے بموجب جان سے گئے تھے - یہ ایسے واقعات تھے جن کے باعث سے لارڈ رابرٹس کو اتنی فوج کیساتھ افغانستان مین آنے کی اجازت دینا بعید از عقل ہوتا - مینے یہ بھی خیال کیا کہ لارڈ رابرٹس ایک سپاہی تھے اور سلطنت کے پیچیدہ ترین معاملات وخارجی پالسی کے متعلق بحث وگفتگو کرنے کیلئے ایک مدبر درکار تھا نہ کہ سپاہی اور خصوصاً ایسا سپاہی جسکی نسبت مجھے یقین تھا کہ وہ سرحد ہندوستان کے آگے بڑھانے کی پالسی کا ممد ومعاون تھا یہ قدرتی بات ہے کہ ایک سپاہی کو لڑائی پیدا کرنے اور لڑانے کا شوق ہو ٹھیک اوسی طرح جیسا کہ مدبران ملک وبادشاہون کو جنگ سے بچنے اور صلح قایم رکھنے کی خواہش ہوتی ہے مزید بران بعض لوگون نے مجھ سے بیان کیا کہ لارڈ رابرٹس کی مدت ملازمت ہندوستان مین ختم ہوچکی تھی اور وہ خواہان تھے کہ اوسکی توسیع ہوجاے تاکہ کچھ دن اور کمانڈرانچیف ہند رہین لیکن یہ صرف اوسی حالت مین ہوسکتا تھا جبکہ ہندوستان کی شمال ومغربی سرحد پر کوئی دقت پیش آتی اسلیئے کہ سرحدی معاملات مین وہ نہایت واقفکار سمجھے جاتے تھے اور اون سے سنلی جاتی تھی لہذا اس مین اون کا فائدہ تھا کہ بجاے صلح وآشتی کیساتھ تصفیہ ہونیکے اسپین جنگ چھڑ جائے - مین اس روایت کو مطلق باور نہین کرتا بلکہ اوسے بالکل مہمل و لغو سمجھتا ہون تاہم اوس وقت سفارت کا آنا مین نے نامناسب وبیموقع خیال کیا اور اسلیئے

اوسے ملتوی کردیا۔

لیکن وائسرائے اس بارہ مین نہایت مصر تہے اور مجہے ایک خط لکہا جسمین کہ درحقیقت آخری خط صلح کا کہنا چاہیے۔ اوسکا مضمون یہ تہا کہ "گورنمنٹ ہند آپکے ایسے غیرمعین ہدون کا انتظار نہین کرسکتی جنکے ایفا کی کوئی قطعی تاریخ مقرر نہین اور اس لیئے فلان عرصہ کے بعد اس معاملہ سے جو مناسب سمجہے گی نتیجہ نکالے گی" اوس وقت مین سخت علیل تہا سردار عبداللہ خان توخی اور میرمنشی سلطان محمد خان کو حکم دیا کہ جو انگریز میری ملازمت مین تہے اونمین سے ایک کو منتخب کرکے کابل سے وائسرائے سے ملنے کیلئے بہیجین تاکہ معاملہ سنگین ولاعلاج نہ ہوجائے۔ غرضکہ اس طریقے سے مین نے اس مین تاخیر کی اور فوراً وائسرائے کو ایک خط لکہا کہ "مسٹر پائن میرا خط لیکر آپ سے ملنے جاتے ہین اور سفارت کے متعلق تمام ضروری انتظام کرینگے" اس سے حکام ہند کی تشفی مدنظر تہی اور یہ منظور تہا کہ کسی اہم کارروائی سے باز رہین۔ یہ خط بہیجکر مین نے مسٹر پائن کو ایک خط وائسرائے کے نام اور دوسرا سر مارٹیمر ڈیورینڈ فارن سکرٹری کے لیئے دیا اور مسٹر پائن کو حکم دیا کہ ہندوستان روانہ ہون لیکن بہ تساہل سفر کرین اور اگر ممکن ہو تو سفارت کو ملتوی کرین یا چند روز کیلئے روکین تاکہ لارڈ رابرٹس جنکی مدت ملازمت قریب اختتام تہی ہندوستان سے انگلستان روانہ ہوجائین مین نے وائسرائے سے اوس خط مین یہ درخواست کی کہ مجہے ایک نقشہ بہیجدین جسمین اندازاً دکہلایا جائے کہ کس طریقے سے وہ حدود قایم کرنا چاہتے تہے اور یہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ افغانستان کے کون سے حصے اپنے اثر مین لینا چاہتے تہے۔ اس تدبیر مین مجہے کامیابی ہوئی۔ لارڈ رابرٹس نے بذریعہ خط افسوس ظاہر کیا کہ وہ مجہسے ملکر خوشی حاصل نکرسکے اور ہندوستان سے رخصت ہوئے۔ اونکے جاتے ہی مین نے فوراً سفارت طلب کی یہان یہ کہنا بہی ضروری ہے کہ جو نقشہ مجہے وائسرائے نے بہیجا تو اوس مین تمام

وزیری ملک - نوچمن اور وہان کا ریلوے اسٹیشن - جانگے - بلند خیل - مہمند - اسمار اور چترال و دیگر حصے جو درمیان مین تھے مقبوضہ ہندوستان و کہلائے گئے تھے - اسلئے مین نے سرحدی قبیلون کے متعلق ایک طویل خط پیشین گوئیون کا وائسرائے کو لکھا جس کا خلاصہ یہ ہے -

"یہ سرحدی قبائل جو یاغستان کے باشندے ہین میری سلطنت مین داخل ہون تو مین انہین اس قابل بنا سکتا ہون کہ انگلستان خواہ افغانستان کے کسی دشمن سے میرے علم کے نیچے مذہبی لڑائی لڑین - چونکہ یہ بہادر و شجاع جنگجو قوم ہے اور سب لوگ پکے مسلمان ہین اسلیئے کسی ایسے غنیم کے مقابلہ مین جو ہندوستان یا افغانستان پر حملہ کرے نہایت مضبوط و طاقتور ثابت ہونگے - مین رفتہ رفتہ انہین اپنی صلح پسند رعایا اور برطانیہ عظمی کا بہی خواہ بنالونگا - لیکن اگر آپ انہین میری عملداری سے منقطع کردین تو نہ وہ آپکے کام کے ہونگے اور نہ میرے - آپ کو ہمیشہ اون سے تکلیف رہیگی اور لڑنا پڑے گا اور وہ ہمیشہ لوٹ مار وغارتگری پر تلے رہین گے - جب تک آپکی گورنمنٹ مضبوط ہے اور آپکے ہان صلح وامن ہے آپ بزور شمشیر انہین خاموش رکہ سکتے ہین لیکن اگر کبھی سرحد ہندوستان پر غنیم نظر آیا تو یہ قبائل آپکے بدترین دشمن ہونگے -

آپکو یاد رکہنا چاہیئے کہ اونکی حالت محض ایک کمزور دشمن کی طرح ہے جو کہ ایک زبردست مخالف کے زیر قدم اوس وقت تک رکہا جاسکتا ہے جب تک آخر الذکر مضبوط و طاقتور ہے جونہین اسکی طاقت وزور کم ہوگا وہ کمزور کہڑا ہو کر پہلے اسی پر حملہ کرے گا - ان سرحدی قبیلون کو جو میرے ہم قوم و ہم مذہب ہین مجہسے علیحدہ کرنے سے آپ میری عزت ووقار کو میری رعایا کی نظرون مین ہلکا کرین گے جس سے میری کمزوری متصور ہے اور میری کمزوری آپکی گورنمنٹ کے لیئے مضر ہے"

لیکن میری صلاح کی کچھہ وقعت نہ کی گئی اور گورنمنٹ ہند ان سرحدی قومون کو مجہسے لینے کی اسقدر آرزومند تہی کہ اوسنے میرے اہلکارون کو بلند خیل و واناؤ وب سے جبراً و دہمکی دیکر نکالدیا یہ کہکر کہ اگر فلان وقت تک نہ چلے جاؤگے تو بزور رخصت کردیئے جاؤگے -

چونکہ میری خواہش نہ تھی کہ برطانیہ عظمیٰ سے لڑون یا دشمنی پیدا کرون اسلئے مین نے اپنے اہلکارون کو حکم دیدیا تھا کہ اِس قسم کی اطلاع ہندوستانی اہلکارون سے پاکر وہ فوراً اون مقامات سے چلے آئین -

تیمور مرزا شاہ والی اسمار نے ۱۸۸۷ء مین میری اطاعت اختیار کی تھی اور اپنے ملک و اپنے آپ کو میری حفاظت مین داخل کیا تہا تاکہ اپنے طاقتور دشمن عمر اخان باجوری سے جو کہ اوسپر حملہ کرنے والا تہا اوسے نجات ملے - کچھ عرصہ بعد تیمور مرزا کو اوسکے ایک غلام نے قتل کروالا اور غلام حیدر خان میرے کمانڈر انچیف نے دسمبر ۱۸۹۱ء مین اسمار پر قبضہ کر لیا جسکی وجہ سے گورنمنٹ ہند نہایت ناراض و خشمناک ہوئی اسلئیے کہ اوسکی آنکھہ ان تمام صوبون پر تہی جو کہ برائے نام آزاد و خود مختار سمجھے جاتے ستھے - وہ صوبے یہ ہین - چترال - باجور - سوات - بنیر - دیر - چلاس اور وزیری جو کہ یاغستان مین داخل ہین - گورنمنٹ ہند نے اصرار کیا کہ اسمار خالی کرو لیکن چونکہ یہ مقام کنر - لمقان - کافرستان اور جلال آباد کا دروازہ ہے جو کہ میری عملداری مین واقع ہین اور باجور و چترال کی سٹرکین بہی اسی کی زد پر ہین ایسے مفید دروازہ کا قبضہ مین رکہنا ایسا ہی ضروری تہا جیسا کہ ہرات و قندہار و بلخ کا اپنی سلطنت کے تین گوشون پر - اسی طرح گورنمنٹ ہندوستان خلوے چا غے کیلئے بہی مصر ہوئی -

کافرستان و تمام باغستان و بلوچستان مین و نیز جانب چمن ہندوستانی سرحدی حکام متواتر مداخلت کر رہے ستھے لیکن جو چیز کہ تعجب خیز تہی وہ یہ تہی کہ ایک طرف تو گورنمنٹ ہند کہتی تہی کہ "افغانستان کی طرف ہمین اور ملک درکار نہین ہے - ہماری صرف یہ خواہش ہے کہ افغانستان مضبوط و آزاد و طاقت ہو جائے" اور دوسری جانب خوجک پہاڑی مین سرنگ کاٹ کر میرے ملک مین ریل بڑہائی جا رہی تہی گویا کہ میرے اعضا

رئیسہ پر چھری چلائی جاتی تھی - چاروں طرف گرم افواہیں تھیں اور پارلیمنٹ میں بھی اسکے متعلق بحث تھی کہ انگریزوں کا ارادہ تھا کہ میری رضامندی یا بلا رضامندی سے قندہار تک ریل بنائیں اور ان سب کی نسبت میرے کارندے جو افغانستان کے متعلق تمام خبروں کا اقتباس اخبارات سے میرے پاس بھیجا کرتے ہیں مجھے متواتر آگاہ کر رہے تھے - مزید براں روشن غنان کے لیئے روس علیحدہ مجھے تکلیف دے رہا تھا -

ان ہی سب غلط فہمیوں و مصیبتوں کے رفع کرنے کے لیئے میں نے بسرداری سر مارٹیمر ڈیورینڈ سفارت طلب کی - سر مارٹیمر بوجہ ایک لایق مدبر ہونے کے سمجھتے تھے کہ دل کو دل سے راہ ہوتی ہے اور اعتبار سے اعتبار پیدا ہوتا جیسا کہ شیخ سعدی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں ؎

دل را بدل رہیست درین گنبد سپہر	از روے کینہ کینہ و از روے مہر مہر

غرض کہ اپنی حفاظت و نگہبانی کا مجھ پر بھروسہ کر کے وہ کابل روانہ ہوی - ۱۹ ستمبر ۱۸۹۳ع کو بہمراہی کرنل ایلس ملازم دفتر کوارٹر ماسٹر جنرل - کپتان میکمان - کپتان منیر اسمتھ - مسٹر کلارک متعلق فارن آفس جو سب کہ اونکے پولیٹیکل اسسٹنٹ تھے - میجر فین ڈاکٹر و اکسرا ے مسٹر ڈانلڈ و چند دیگر ہندوستانی اکونٹنٹ - کلرک - و اہلکاران اونہوں نے پشاور سے کابل کوچ کیا - کابل داخل ہوتے ہی غلام حیدر خان میرے جنرل نے اونکا استقبال کیا اور اونکے قیام کے لیئے کابل کے نزدیک اندکی نامی مقام جو میرے بیٹے حبیب اللہ خان کے رہنے کا مکان ہے تجویز کیا - پہلے ہی رسمی دربار کے بعد معاملات پر بحث شروع ہو گئی چونکہ سر مارٹیمر ڈیورینڈ نہایت عاقل مدبر اور اچھے فارسی دان شخص ہیں تمام امور کا تصفیہ ہو گیا لیکن اس غرض سے کہ جو کلمات سر مارٹیمر یا میری یا دیگر ممبران سفارت کی زبان سے نکلیں اونکی یادداشت قایم رہے میں نے یہ انتظام کیا کہ میر منشی سلطان محمد خان ایک پردے کے پیچھے

اصلاح پوشیدہ رکھکر کہ اونکی موجودگی سواے میرے کسی پڑھا ہر نہو ایک ایک لفظ خواہ مین کہون یا ممبران سفارت انگریزی یا فارسی مین آپسمین کہین قلمبند کرین - اِس طریقہ سے سلطان محمد خان نے ہر لفظ میری اور سر مارٹیمر کی گفتگو کا لکھہ لیا اور یہ تحریر محافظ خانہ مین بجنسہ موجود ہے ۔ اِس تمام گفتگو کا مختصر طور پر یہ نتیجہ ہوا کہ ما بین روس و میری گورمنٹ کے صوبجات روشن و شغنان کے متعلق جو نازعہ تہا اوس کا تصفیہ اس طرح ہو گیا جیسا کہ اوپر ذکر کر آیا ہون ۔

واخان جو میری عملداری مین آگیا تہا مین نے انگریزی عملداری مین چہوڑ دیا اسلیئے کہ کابل سے بہت فاصلہ پر تہا اور اِس بُعد کی وجہ سے مناسب طور پر اوسکو مستحکم و مضبوط بنانا مشکل تہا ۔

چترال و درۂ بارو غل سے پشاور تک اور وہان سے کوہ ملک سیاہ تک اس طرح سرحدی خط قرار پایا کہ واخان ۔ کافرستان ۔ اسمار ۔ مہمند ۔ لالپورہ اور وزیرستان کا ایک حصہ میرے قبضہ مین آیا اور مین نے اپنے تمام حقوق سے جو ریلوے اسٹیشن نو چمن ۔ چاغی ۔ بقیہ حصۂ وزیرستان ۔ بلند خیل ۔ کرم ۔ آفریدی ۔ باجور ۔ سوات ۔ بنیر ۔ دیر ۔ چلاس اور چترال کے متعلق تہے دست برداری کی ۔

دو عہد نامون پر میرے و ممبران سفارت کے دستخط و مہرین ہوئین اور اونمین یہ مزید شرط قرار پائی کہ چونکہ گورمنٹ افغانستان نے جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے ازراہ دوستانہ چند صوبون سے دست برداری کی تہی اسلیئے جو سالانہ وظیفہ بارہ لاکہہ کا مقرر تہا وہ اٹھارہ لاکہہ کر دیا جائے علاوہ بریں گورمنٹ ہند نے اقرار کیا کہ اسلحہ و سامان جنگ سے گورمنٹ افغانستان کی دوستانہ امداد کرے گی اور حکومت آخر الذکر کو آیندہ اجازت ہوگی کہ جس قسم کے سامان حرب کی خواہش ہو خرید کرے اور بیرونجات سے منگا سکے ۔

کابل سے روانہ ہونے کے دو روز پیشتر سفارت کے تمام انگریزون عبد الرحیم خان

اونکے ہندوستانی سکرٹری - افضل خان سفیر انگلسی متعینہ کابل اور نواب ابراہیم خان کی میرے بیٹے حبیب اللہ خان نے باغ بابر مین کہانے کی دعوت کی - وہان پر میرے دونون بیٹون حبیب اللہ خان و نصر اللہ خان - غلام حیدر خان کمانڈر انچیف - میر منشی و دیگر تین ویگر اہلکارون نے مہمانون کا استقبال کیا -

بتاریخ ۱۳ نومبر مین نے سلام خانہ مین عام دربار کیا جس مین کابل کے تمام ملکی و فوجی افسر مختلف قبائل کے سردار و خوانین اور میرے دونون بڑے بیٹے موجود تہے - کارروائی شروع کرنے کیلئے مین نے ایک افتتاحی تقریر کی اور اپنی قوم و رعایا و حاضرین دربار کی اطلاع کے لیئے جو جو اقرار و قول و قرار اور عہدنامے ہوئے تہے اونکا خاکہ کہینچا - مینے خداوند کریم کی حمد و ثنا کی کہ اوسنے دونون سلطنتون مین دوستانہ تعلقات قایم کیئے اور رشتہ اتحاد پیشتر سے زیادہ مضبوط کردیا - ساتہہ ہی مین نے سر مارٹیمر ڈیورنڈ و دیگر ممبران سفارت کا شکریہ ادا کیا اسلیئے کہ انہون نے لیاقت و ہوشیاری کیساتہہ تمام معاملات متنازعہ فیہ کا تصفیہ کیا - اسکے بعد سر مارٹیمر ڈیورنڈ نے ایک مختصر تقریر کی اور اوسکے خاتمہ پر بیان کیا کہ اونکے پاس وائسرائے ہند کا ایک تار آیا تہا جس مین کہ اونہون نے عہدنامجات لکہی تہیں اور ہمارے دوستانہ اتفاق پر خوشی و مسرت ظاہر کی تہی - نیز یہ کہ لارڈ کمبرلی نے بہی ہوس آف لارڈز مین اظہار خوشنودی کیا تہا -

قوم کے تمام سربرآوردہ اشخاص و عمائدین سلطنت کو جو وہان موجود تہے ایک ایک نقل اوس سپاس نامہ کی دیگئی جو اونہون نے اپنی مہر و دستخط سے پیش کیا تہا اور جس مین اون معاہدون و قول و قرار سے اظہار اطمینان و رضامندی کیا تہا جو کہ سفارت ڈیورنڈ اور مجہسے ہوئے تہے اور برطانیہ عظمیٰ و حکومت افغانستان کے دوستانہ تعلقات پر نہایت مسرت ظاہر کی تہی -

مین دوبارہ کھڑا ہوا اور اوسکے پاس نامہ ممبران سفارت دحاضرین دربار کے روبرو پڑہا -
اوس روز میر منشی کو پردہ کے پیچھے پوشیدہ رہنے کا حکم نہ تہا بلکہ یہ فہمائش کی گئی تہی کہ ان
تینون تقریرون کو قلمبند کرین - دوسرے روز اون کی دو ہزار نقلین چہپواکر ملک مین تقسیم
کی گئین -

مین صرف ایک مثال اس امر کے متعلق پیش کرونگا کہ میری قوم انگریزی دوستی
کو کس قدر بیش بہا تصور کرتی ہے اور اونکے اور نیز میرے اہلکارون کے دلون مین کسقدر
اونکی محبت ہے - سر مارٹیمر ڈیورنڈ کے کابل سے رخصت ہونیکے دوروز پیشتر مین نے
چاہا کہ جو امتیازی و اعزازی نشانات مین نے عطا کیئے تہے وہ اونکے و دیگر انگریزی ممبران
سفارت کے پاس بہیجدون - اسلیئے ایک دوستانہ ہمسری و رقیبانہ گفتگو میرے افسرونمین
ہوئی کہ اونمین سے کسے یہ خدمت ملنی چاہیئے - میر الماندر انخیف - میر منشی اور کوتوال
ہر ایک آرزومند تہا کہ اوسے یہ کام سپرد ہونا چاہیئے اسلیئے کہ سب خصوصیت کیساتہہ
اپنے لیئے باعث عزت و فخر سمجہتے تہے کہ اونکے ہاتہہ سے انگریزی ممبران سفارت کو تمغے
وغیرہ ملین - الغرض مین نے میر منشی کو یہ خدمت سپرد کی اور ہدایت کی کہ خود جاکر وہ نشانات پیش
کرین اور ساتہہ ہی میری طرف سے ممبران سفارت کی عمدہ خدمات کا شکریہ ادا کرین - میر منشی نے
ایسا ہی کیا اور ممبرون کے شکریہ و ممنونیت کے خطوط لے کر واپس آئے - سفارت اپنے اس
سفر سے نہایت محظوظ ہوکر ۱۴ نومبر کو کابل سے واپس روانہ ہوئی - سرحدی معاملات کی نسبت
جو حجت و تکرار و غلط فہمیان تہین اونکا خاتمہ ہوگیا او جبکہ دونون سلطنتون کے مختار کار بموجب
عہدنامجات متفرقہ بالا خطوط سرحدی قایم کر چکے تو عام طور پر صلح و اتحاد دونون حکومتون
مین قایم ہوا - میری دعا ہے کہ خداوند تعالی یہ حالت ہمیشہ برقرار رکہے -

غالباً یہ کہنا بیموقع نہوگا کہ لارڈ لینسڈون نے ہندوستان سے رخصت ہوتے وقت

جون ۱۸۹۴ء مین جو تقریر کی تہی اوس مین بیان کیا تہا کہ متذکرہ بالا انتظام اس غرض سے کیا گیا تہا کہ آیندہ سرحدی قومین گورنمنٹ ہند کو اور زیادہ تکلیف نہ دین تاہم اونکے خیالات کے خلاف اور میری پیشینگوئی کے مطابق اوس وقت سے جنگہاے چترال - باجور ملاکنڈ وزیری و آفریدی سب وقوع مین آئی ہین اور یہ اونہین قبائل کیساتہہ جو کہ انگریزی دائرہ اثر مین داخل ہوئے تہے اسکا باعث یہی ہے کہ اونکو اسلامی فرمانرواکے زیر حکومت آنیکی اور کوئی امید نہین ہے اور انگریزی حکومت کے تابع ہونا پسند نہین کرتے -

افغانستان کی آیندہ حالت کیا ہوگی

وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ

کوئی شخص نہین کہہ سکتا کہ کل کیا پیش آنی ہے اسلئے جو کچہہ مین افغانستان کی آیندہ حالت کے متعلق بیان کرونگا اوسکی نسبت یہ ذمہ داری نہین کر سکتا کہ وہ صحیح ہوگا یا غلط - اور اگر مین اس امر کا دعویٰ کرون بہی کہ مین یقینی طور پر آیندہ کی کیفیت بیان کر سکتا ہون تو میرا یہ دعویٰ خداے تعالیٰ کے احکام کے بالکل متناقض ہوگا - تاہم ایک زیرک و صاحب فراست اہل نظر بلا ملہم یا صاحب وحی ہونے کا دعویٰ کیئے واقعات و علامات و رفتار زمانہ سے دریافت کر سکتا ہے کہ ہوا کا رخ کس طرف ہے - ناظرین واقف ہونگے کہ

جسقدر دنیا اور آدمیون کا تجربہ مجھے اپنی زندگی مین ہوا ہے اوتنا میرے خاندان کے کسی حکمران کو بیشتر نہین ہوا لہذا مین امید کرتا ہون کہ اون نکات واشارات وتحریکون کے پڑھنے مین وہ صبر وتحمل سے کام لین گے جو مین اپنے جانشینون اور قوم کے فائدہ کے لیئے اون کے سامنے پیش کرونگا۔

مین چاہتا ہون کہ اس باب کو دو خاص حصون مین تقسیم کرون - ایک حصہ مین خاص ملک کی ترقی سے بحث کی جاے گی - اور اوسکی داخلی پالسی اور سلطنت کے مختلف محکمجات وضوابط وقوانین کی درستی وغیرہ کی نسبت راے زنی کرونگا اور مناسب صلاح دونگا ان کے متعلق بہت سے امور بالتفصیل گذشتہ بابون مین بیان کیئے جاچکے ہین لہذا اگر کسی جگہہ اون کا دوبارہ ذکر ملک کی ترقی وبہبودی کی گفتگو کے موقع پر آجاے تو مین ناظرین سے معافی کا خواستگار ہون - اسلیئے کہ ترقی کے ذریعون ومتذکرہ بالا ضوابط اور ملک کی داخلی پالسی کے درمیان جو نہایت قریبی رشتہ ہے اوسکی تشریح کیلئے مجھے مجبوراً اون امور کی نسبت پہر اشارہ کرنا پڑے گا - اور یہ ظاہر ہے کہ امر اول کی کامیابی امر دوم کی متواتر ترقی پر منحصر ہے - دوسرے حصہ مین افغانستان کی خارجی پالسی اور اون سیاسی تعلقات پر گفتگو کیجاے گی جو ہمسایہ طاقتون کے ساتھہ ہین -

(۱) داخلی پالسی اور ملک کے اندرونی معاملات

ایک معمولی نظر کرنے والے کے نزدیک ممکن ہے کہ افغانستان کی ایسی ہی حالت ہو جیسی کہ سر الفرڈ لائل کے مشہور اشعار مین بیان کی گئی ہے جن کا ترجمہ حسب ذیل ہے -

"افغانی قوم ہردستی وانگریزی بیچ کی ایک مرتبہ کی خوراک ہے اور بانی اوس چکی کو تیز

جلاد ہاتھ چکی کے دونوں پاٹ خواہ اوپر کا ہو یا نیچے کا اوس سے پیسکر آخر تش سرمہ سا کر رہے ہیں - اوفرمانروا سے انگریزی مثل کہتا ہے کہ "امن قایم کرو انصاف سے کام لو اور قوانین کے مطابق حکومت کرو" اور روسیوں کو نظر حقارت سے دیکھکر کہتا ہے کہ "صبر کرو اور اپنے ناخنوں کے لیئے مخملی غلاف بناؤ"

لیکن اسلامی سلطنتیں تباہ و برباد و ریزہ ریزہ ہوئی جاتی ہیں اور میرے چاروں طرف ہمیشہ ایک آواز سنائی دیتی ہے جو کہ موت اور میرے ملک کے خاتمہ کی آواز ہے - کیا میں ہی اوسکا آخری بادشاہ ہونگا؟"

تاہم اگر غور کیا جاوے کہ میری تخت نشینی کے وقت ملک کی کیا حالت تھی اور اسقدر تھوڑے عرصہ میں کیسی تعجب خیز ترقی ہوگئی ہے تو ہر شخص کو ماننا ہی پڑے گا کہ یہ اُمید و توقع ہر طرح بجا و درست ہے کہ افغانستان اوس شہنشاہ دو جہان و قادر مطلق کی تائید سے ایک مضبوط - بستہ و آزاد ملک ہو جائیگا -

احادیث رسول خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے صحرائے عرب کو دنیا کی اعلیٰ ترین و سرسبز حکومت بنا دیا ہمارے لیئے بزرگ ترین میراث ہیں - آپ فرماتے ہیں کہ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ شَيْئًا هَيَّأَ اَسْبَابَهٗ یہ حدیث میرے ملک کیلئے نہایت موزون ہے اور بالکل حسب حال ہے - الحمد للہ کہ وہ تمام ذرایع جو افغانستان کی آیندہ ترقی و برتری کا باعث ہوں گے روز بروز زیادہ ہوتے جاتے ہیں -

اس میں شک نہیں کہ افغانستان ایسا ملک ہے کہ یا تو یہ بڑھکر نہایت طاقتور اور سر برآوردہ سلطنت بن جائیگا یا صفحۂ دنیا سے بالکل محو ہو جائیگا - آخر الذکر حالت اوسی وقت پیدا ہوگی جبکہ اسکا فرمانروا کوئی ناتجربہ کار و کمزور امیر ہوگا - اوس وقت ملک آپس میں تقسیم ہو جائیگا اور حکومت افغانستان کا نام تک باقی نہ رہیگا - جو کچھ میں نے کہا ہے اوسکی تشریح میں یہ کہنا بھی

لازم ہے کہ افغانستان سے میانہ روی ناممکن ہے - یہ ہرگز نہیں ہوسکتا اور دائرۂ امکان سے باہر ہے کہ چھوٹی چھوٹی کمزور ریاستون مین منقسم ہو کر افغانستان بحیثیت ایک حکومت و طاقت کے قایم رہے کیونکہ اگر گورمنٹ اس قدر طاقتور و عاقل نہ ہو کہ بلا بیرونی امداد کے خارجی حملون کی مدافعت کر سکے تو یقیناً کوئی نہ کوئی غنیم اوسپر قابض ہوجائیگا - روس یا انگلستان تنہا پورے ملک کو نہیں لے سکتا اور نہ اوسپر قابض رہ سکتا ہے - مثلاً انگلستان ہرگز اجازت نہ دیگا کہ روس پورے افغانستان پر قبضہ کرلے اسلیئے کہ اوس حالت مین بلا متعدد خطرات و مشکلات کے انگلستان کو ہندوستان پر قابض رہنا محال ہوگا - اسی طرح اگر انگلستان پورے افغانستان کو لینا چاہے تو روس خاموش نہین بیٹھا رہیگا اور مال غنیمت مین بغیر حصہ لیئے قبضہ نکرنے دیگا -

لیکن خوش قسمتی سے اگر افغانستان ایک زیرک - مضبوط - عالی دماغ اور دوربین فرمانروا کے ماتحت ہو تو کوئی وجہ نہین ہے کہ وہ ایک نہایت طاقتور حکومت نہ بنجائے اسلیئے کہ باعتبار وسعت و آبادی بعض بڑی بڑی طاقتون کے برابر ہے - برخلاف اسکے اگر وہ کسی ایسے امیر کے ہاتھ مین آیا جیسے کہ شاہ بخارا یا بعض ہندوستانی با اختیار رئیس ہین تو خود امیر ہی اوسے اپنی رضامندی سے ایک نہ ایک اقرارنامہ کے ذریعہ سے اپنے ہمسایون کو دے ڈالیگا - اور اگر اوسنے خود نہ ہی دیا تو ہمسائے یا ملک کے چھوٹے چھوٹے سردار و خوانین اوسے ایسا کرنے پر مجبور کرینگے - اس امر کی نسبت یہان اور زیادہ صراحت کیساتھ بحث کرنیکی ضرورت نہین ہے اسلیئے کہ یہ بات اون تمام لوگون پر بخوبی روشن ہے جو کہ مشرقی معاملات سے دلچسپی رکھتے ہین -

مین ابھی کہہ چکا ہون کہ یا تو افغانستان آگے چلکر چھوٹی چھوٹی ریاستون مین تقسیم ہوجائیگا اور ایک آزاد حکومت کے پایہ سے گرجائیگا یا آیندہ اس قدر کافی طاقت حاصل کریگا

اپنی حفاظت بلا امداد غیرے کر سکے۔ ان دونوں امور پر مجھے زیادہ تفصیل کیساتھ بحث کرنا ضرور ہے اور لازم ہے کہ انکے متعلق اپنی قوم کو صلاح و مشورہ دوں۔

اس حصۂ باب میں اولاً میں اپنی رائے ظاہر کرونگا کہ میرے نزدیک کس طرح افغانستان ایک مضبوط۔ بستہ و آزاد طاقت بن سکتا ہے۔ دوسرا امر جس پر بحث کیجائے گی یہ ہوگا کہ وہ کون سی تدبیریں ہیں جنکے ذریعہ سے ہمسایہ سلطنتیں اوسے آپس میں تقسیم کرنے سے باز رکھی جا سکتی ہیں۔ یہ دوسری بحث خاص طور پر دوسرے حصۂ باب میں ہوگی جو کہ خارجی پالسی کے متعلق ہوگا۔

افغانستان ایسا ملک ہے جو کہ بعینہ ایک زرخیز خطۂ زمین کے مشابہ ہے جس میں ہر قسم کے پھل پھول پیدا کرنے کی طاقت ہے اگر وہ ایک اچھے باغبان کی نگرانی میں ہو۔ میری غرض یہ ہے کہ ملک میں ہر طرح کی ترقی کا مادہ موجود ہے بشرطیکہ ایک ہوشیار و عاقل حکمران اوسپر قابض ہو۔ اسلیئے کہ وہ ملک مثل زمین شور کے ہیں جن میں اوس قسم کی پیداوار و ذرائع موجود نہیں ہیں جن سے اونکی سرسبزی ہو اور جو کہ باوجود باغبان کی محنت و مشقت کے بار آور نہیں ہوتی۔ برخلاف اسکے افغانستان میں بہت سے اسباب دولت و ثروت و طاقت و عروج کے موجود ہیں۔ اونمیں سے بعض کی تصریح میں اس موقع پر کرونگا۔

(۱) معدنیات

تمام ملک بیش بہا و مختلف اقسام کی معادن سے پُر ہے مثلاً یاقوت۔ پکھراج۔ لاجورد۔ سونا۔ چاندی۔ سیسہ۔ تانبا۔ لوہا اور کوئلہ جن میں سے بعض یورپین عالمان طبقات ارض (جیالوجسٹ) کی رائے کے مطابق دنیا میں سب سے زیادہ بڑی کانیں تصور کیجاتی ہیں یہ سب معادن صرف اس قابل ہیں کہ ان سے کثرت سے معدنیات نکلیں اور

اونکی برآمدگی کے اخراجات باآسانی وصول ہوجائین۔ لیکن بیش قیمت کانین جب تک کہ مناسب طریقہ سے نہ کھودی جائین مثل پوشیدہ خزانہ کے ہین اسلئے کہ ایک ایسے شخص کے نزدیک جسے کہ جواہرات کی شناخت نہ ہو ایک عمدہ آب وتاب کا ہیرا اور بلور دونون برابر ہین۔

(۲) تجارت

افغانی تجارت کے ذرایع واشیاے تجارت ساختۂ افغانستان بکثرت ہین۔ علاوہ وسیع وفائدہ مند کوئلہ ولوہے کی کانون کے جو ایشیا اور تکیے ہوکہ انگلستان کے سیاہ ہیرے کہلاتے ہین اور جنہون نے انگلستان کو اس درجہ تک پہونچا دیا ہے جو کہ آج اوسے حاصل ہے بہت بڑا حصہ لیا ہے ملک مین بکثرت آبشار ہین جن سے کلین چلائی جا سکتی ہین اور جو کہ صنعت وحرفت کی ترقی کا باعث ہونگی۔

(۳) باشندگانِ ملک

یہانکے باشندے موزون دونون نہایت دلیر۔ فہیم۔ نوشت وخواند وتعلیم کے شوقین آزادی کے عاشق۔ تندرست وطاقتور اور شراب خواری وقمار بازی سے مبرا ہین موجودہ زمانہ کی اصلاحات وتعلیم کے اختیار کرنے مین نہایت مستعد ہین اور دوسرے ملک کے لوگون سے اونہین احمقانہ وفضول پرہیز وتعصب نہین ہے۔ وہ ہندوستانیونکی طرح نہین ہین جو کہ باوجودیکہ سو سال سے زیادہ انگریزی حکومت کے ماتحت رہ چکے ہین اسوقت تک یورپین خیالات سے بالکل ناواقف ہین اور مثل اوسکے کوٹ پتلون و بوٹ پہننا گناہ سمجھتے ہین۔ ابتک پرانی وضع کا جوتا پہنتے ہین جنہین پہنکر بمشکل چل پھر سکتے ہین اور اونکے ازاربند ٹخنون تک لٹکتے ہین۔ برخلاف اسکے اہل افغانستان اس تھوڑی سی مدت مین اسقدر زیادہ

بدل گئے ہین کہ اپنے ترکی بھائیون و دیگر یورپین اقوام کی طرح خوش پوشاک ہو گئے ہین اور دوسرے ملک کے مردون کیساتھہ ربط وضبط پیدا کرنے کیلئے مستعد ہین اور جو کچہہ اونسے سیکہنا ممکن ہے اوسکے حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہین -

(۴) قومی قرضہ

ملک و گورنمنٹ افغانستان کا کوئی قومی قرضہ نہین ہے اور نہ کوئی تاوان جنگ اوسے ادا کرنا ہے اسلیئے اسے وہ مشکلات درپیش نہین ہین جو اون حکومتون کو ہوتی ہین جو اپنے ہمسایون کے اس قسم کے بارسے دبی ہوتی ہین جب کبھی اپنے رقیبون کی جنگی تیاریون یا ترقی کو روکنا منظور ہوتا ہے تو یہ ہمسائے اپنے زر یافتنی کے دعاوی پیش کرتے ہین اور اسطرح بحث کرتے ہین کہ " اس سے پہلے کہ تم اور کامون پر روپیہ خرچ کر دیا اور زیادہ سامان جنگ خرید کرو ہمارا قرض ادا کر دو" خوش قسمتی سے ایسی کوئی شے افغانستان کے لیئے سد راہ نہین ہے میرے ملکی معاملات مین سازش کرنے کے لیئے خارجی طاقتون کا کوئی سفیر نہین ہے اور میری رعایا کے مختلف فرقون کے باہمی حقوق کے متعلق کوئی عہد نامہ یا معاہدہ ایسا نہین ہے جسکی روسے دوسری سلطنتون کو میری حکومت مین مداخلت کا حق حاصل ہو - علاوہ برین ہمسایہ حکومتون مین سے کسی کو اختیار حاصل نہین ہے کہ ریل وغیرہ کے بنانے کے لیئے حقوق حاصل کرے نہ کوئی انگریزی رزیڈنٹ ہے جو اس قسم کے سوالات کرنے کا مجاز ہو جیسا کہ ہندوستانی با اختیار رئیسون کے ساتھہ ہوتا ہے کہ " آج تم نے کہانے پر آپنے کتنے روٹیان کہائین " یا جوبج کی باتون یا حکومت کے انتظام مین دخل دے -

(۵) ہمسائے

افغانستان کے دونون طرف دو مضبوط ہمسائے انگلستان و روس ہین گو یہ افغانستان کیلئے نہایت پریشانی و تردد کا باعث ہین تاہم چونکہ ایک دوسرے کے مخالف ہین ان سے بہ نسبت خوف خطر کے فائدہ حفاظت بھی کم نہین ہے - اور درحقیقت گورنمنٹ افغانستان کی بہت زیادہ حفاظت اِس پر منحصر ہے کہ اِن مین سے کوئی بھی گوارا نہین کرسکتا کہ دوسرا افغانی عملداری کی ایک انچ زمین پر بھی قابض ہو - مزید بران میری راے ہے بلکہ مجھے یقین ہے کہ یہ دونون طاقتور ہمسائے اپنے تئین افغانستان کیساتھ کسی لڑائی مین پھنسانا بے سود و بیفائدہ سمجھتے ہین اور برخلاف اسکے اسی مین اپنا فائدہ دیکھتے ہین کہ افغانستان سے کسی قسم کی مزاحمت نکی جاے لیکن اس پر آیندہ مفصل بحث کیجائیگی -

(۶) مذہب

ایک اور بڑا راز و سبب گورنمنٹ افغانستان کے طاقتور ہونے کا یہی کہ ملک کا مذہب ایک ہی ہے یعنی اسلام و دوسرے مذہب کے لوگون کی تعداد افغانستان مین زیادہ نہین ہے جیسا کہ سلطنت ترکی مین اہل یونان و آرمینین آباد ہین جنہین کہ بیرونی طاقتین اپنے فرمانروا کے خلاف بغاوت کرنے کیلئے اشتعال دیسکین - اہل افغانستان دوسرے مذہب کے بادشاہ کی رعایا ہونے کے سخت خلاف ہین اور اس بارہ مین اسقدر متعصب ہین کہ غیر اسلامی فرمانرواؤن کو کافر و بیدین سمجھتے ہین - مرد و زن دونون اپنے مذہب کے واسطے لڑتے ہین - اور انکو یہ یقین ہے کہ جو کوئی بیدینون کے مقابلہ مین جان دے وہ سیدھا داخل بہشت ہوتا ہے - اسی وجہ سے ہر عورت و مرد کی افغانستان مین برابر یہی

دعا ہوتی ہے کہ " بار خدایا مجھے شہادت عطا کر" درحقیقت وہ سب آزادی خود مختاری و مطلق العنانی کے عاشق ہین اور غیر مذہب والے حکمران کی اطاعت تو درکنار اپنے ہی ہم مذہب کسی دوسرے بادشاہ کی حکومت بھی بمشکل مانینگے -

یہ صاف ظاہر ہے کہ اُن اضلاع کے باشندے جو کہ ہندوستان کی سرحد پر واقع ہین مثل خیبر و دیگر سرحدی قبائل کے ابھی ایسی صلح پسند رعایا نہین ہوئے ہین کہ کوئی شخص اونکے ملک مین بلا مضبوط باڈی گارڈ کے سفر کرسکے ملک اسقدر کوہستانی ہے کہ پہاڑون کی چوٹیان اِن مادرزاد بہادرون کی حفاظت کے لیئے قدرتی قلعون کا کام دیتی ہین جسکی وجہ سے نہ تو گورمنٹ روس مناسب سمجھتی ہے کہ خلاف خواہش قوم واوسکے فرمانروا کے سینکڑون میل ایسے پہاڑون کے پار کونکی کوشش کرے جن تک رسائی ناممکن ہے اور نہ گورمنٹ انگریزی اسے بہتر خیال کرتی ہے کہ بکثرت روپیہ صرف کیا جائے اور بہت سی بیش بہا جانین ایسے ملک کیلئے ضائع کیجائین کہ جو اگر فتح بھی کرلیا جاے تو اوسے ہرگز رکھہ نہ سکین - ایک مہذب گورمنٹ کے انتظام حکومت کے اخراجات جو فوج و ملکی ملازمین سے تعلق رکھتے ہین اِس قدر زیادہ ہونگے کہ ملک کی آمدنی اونکے لیئے کافی نہوگی - بحالتِ موجودہ افغانستان کسی بیرونی گورمنٹ کو مالی امداد دینے کی قابلیت نہین رکھتا ہان فوجی استعانت ممکن ہے اس طرح کہ وہ کسی ایسی بیرونی گورمنٹ کی اپنے بہادرون سے امداد کرے جو کہ اپنی ہمسایہ طاقت پر حملہ آور ہو اور فوج کشی کرے - لیکن پچاس ساٹھہ یا اس سے بھی زیادہ سال تک تو ابھی کسی خارجی سلطنت کو افغانستان پر قبضہ کرنے سے سوائے نقصان کے کوئی فائدہ نہین ہوسکتا اسلیئے کہ اس قدر مدت کے بعد ممکن ہے کہ وہ اتنی ترقی کرلے کہ اوسکی معدنیات و دیگر ذرائع تجارت و دولت کا مناسب طریقہ سے استعمال کیا جاسکے اور اوسوقت تک مہذب ملکونسے بذریعہ ریل - تار و دخانی

جہازون کے منسلک ہوجاوے ۔

انگلستان خواہشمند ہے کہ افغانستان محفوظ و مضبوط رہے

گو بعض کوتاہ اندیش انگریزی اہلکارون و چند دیگر اشخاص نے پیشقدمی کی پالسی کے خبط مین محو ہونے کی وجہ سے برطانیہ عظمیٰ و افغانستان مین متعدد موقعون پر غلط فہمیان پیدا کردی ہین اور بعض افغانی قبائل کو حکومت ہندوستان مین شامل کرلیا ہے یا ایسا کرنیکی کوشش کی ہے یہ کہکر کہ وہ قبائل حکومت افغانستان کے ماتحت نہین بلکہ آزاد و خود مختار ہین تاہم ان لوگون کو اتنی عقل نہ آئی کہ افغانستان کی سرحد پر اس قدر اوجاڑ زمین کو لینا اور انگریزی قبضہ مین رکھنا نہایت کم عقلی و نادانی تھی اسلیئے کہ اس باعث سے ہندوستانی خزانہ پر اون حصون مین امن و امان رکھنے کے لیئے فوج رکھنے اور نیز ملکی انتظام کے اخراجات کا بار پڑا ۔ اپنے لیئے فضول ذمہ داریان اور ملک کی آمدنی سے زیادہ صرف برداشت کرنے کی وجہ سے ناقابل برداشت ترددات و پریشانیان مول لین ۔ لیکن وہ کوتاہ اندیش اہلکار جولاف و گزاف سے مجبور ہین اور اپنی طاقت و قدرت و عقل و فہم کی نسبت از حد مبالغہ کو راہ دیتے ہین یقین کرتے ہین کہ گو خداوند تعالیٰ بہت کچھہ علم رکھتا ہے تاہم وہ اوس سے بھی زیادہ جانتے ہین اور اس لیئے اگر کوئی شخص جو اونسے زیادہ واقفکار ہے اونہین صلاح دینے کی کوشش کرتا ہے تو وہ اوسکا مضحکہ اوڑاتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ یہ بالکل ناممکن ہے کہ کسی دوسرے شخص کو اوسکی نصف واقفیت بھی ہو جسقدر کہ ان ماہران کامل و ہر طرح کی قدرت رکھنے والے حامیان پالسی پیشقدمی و عاشقان جنگ و جدال کو حاصل ہے ۔ مگر خوش قسمتی سے انگریزی قوم اوسکے مدبرین و عام رعایا ان چند واقفکاران کامل سے معاملات کو بہتر سمجھتی ہے اور اسلیئے اونکی تدبیرین اور خواہشین مدبران سلطنت انگریزی اور عوام الناس منظور نہین کرتے کیونکہ وہ درحقیقت چاہتے ہین کہ افغانستان ایک مضبوط اور

آزاد گورنمنٹ ہو جاے اور ایک سچا رفیق اور کسی بیرونی حملہ آور کا سد راہ ہو جس سے کہ اونکی عالیشان ملکہ کی ہندوستانی سلطنت کی حفاظت ہو۔ مین نہایت خوش ہون کہ روز بروز ایسے محبان صلح و آشتی اور اپنی و میری گورنمنٹ کے سچے بہی خواہون و دوستون کی تعداد اوس قلیل التعداد گروہ سے بڑہتی جاتی ہے جو کہ انگلستان و افغانستان کے درمیان اسقدر تفرقہ پردازی جنگ آزمائی اور خونریزی کا باعث ہوا ہے۔ اہل انگلستان صرف زبانی ہی نہین بلکہ عملی طور پر ظاہر کر رہے ہین کہ وہ دل سے افغانستان کے خیرخواہ ہین اور یہ اس طور پر کہ اوسکی حفاظت و استحکام کیلئے حتی الامکان روپیہ اسلحہ۔ گولہ۔ اور چند دیگر ذریعون سے امداد کی کوشش کرتے ہین کیونکہ وہ دیکھتے ہین کہ اس کے ساتھہ خود اون کی سلطنت ہند کی بہبودی خصوصیت کے ساتھہ وابستہ ہے۔

انگریزی وزراء نے صرف افغانستان کی امداد کرنے سے رضامندی ہی نہین ظاہر کی ہے بلکہ ایک قدم اور بڑہکر اونہون نے کسی بیرونی غنیم کے مقابلہ مین میری حکومت کی حفاظت کی ذمہ داری بہی کی ہے جسکی وجہ سے مجہے اور میرے جانشینون کو اِس قدر موقعہ ہے کہ اپنی تمام توجہ ملک کے داخلی معاملات کی ترقی پر مبذول کر دین اور بیرونی خطرات و ذمہ داریون کی فکر اون سچے دوست و بہی خواہون کے ذمہ رہنے دین جو کہ انگلستان مین ہین

افغانستان کو مضبوط و سرسبز قوم بنانے کیلئے مفید و بکار آمد صلاح و نکات

اون ذریعون کی متذکرہ بالا مختصر کیفیت بیان کر کے جو کہ اہل افغانستانکو ایک عظیم الشان قوم بنا سکنے کیلئے موجود ہین اب مین ایک مختصر خاکہ اون وسائل و طریقون کا کہینچونگا جن سے کہ اس ارادہ مین کامیابی حاصل ہو۔ لیکن ہر ایک چہوٹی چہوٹی بات کی تفصیل نہین کرونگا جو کہ حکومت کی بہبودی سے متعلق ہو بلکہ صرف اون چند اہم امور کا تذکرہ کیا جائیگا۔

جو کہ اہل افغانستان کو آیندہ ایک بڑی قوم بنانیکے لئیے ضروری ہین۔
یہ بات تو نہایت آسانی سے سمجھ مین آجائیگی کہ مکان کے آراستہ کرنے کے خیال سے پہلے انسان کو چاہیئے کہ یا تو مکان بنا لے یا اور کسی ذریعہ سے اوسے مہیا کرے اور پہر اوسے اوسکے آراستہ کرنیکی فکر کرنی چاہیئے اور اگر مکان بنانا ہو تو اوسکے چارونطرف دیوارین بہی ہون تاکہ جو مال و متاع اوس مین رکہا جاوے اوسکی حفاظت ہو سکے اور اگر مکان موجود ہے لیکن سوراخ۔ گڑہے ہون۔ سانپ بچہو وغیرہ سے پڑہے ہے تو اس سے پہلے کہ اوسمین بود و باش اختیار کی جاوے اون سب چیزون کو دور کر دینا چاہیئے۔ اسی طرح سب سے پہلا اور اہم کام جو مجہے کرنا تہا وہ یہ تہا کہ چارون طرف افغانستان کی حدود بندی ہو جاوے تاکہ معلوم ہو کر درحقیقت کون کون سے صوبے افغانی عملداری مین داخل ہین اور بعدہ اصلاح و ترقی کی فکر کی جاوے۔ خوش قسمتی سے سرحد کے طے کرنے مین مجہے ہمسایہ سلطنتون کیساتہہ کامیابی حاصل ہوئی اور اس ذریعہ سے اونکی پیشقدمی جو وقتاً فوقتاً ہوا کرتی تہی موقوف ہو گئی۔ اس سے غلط فہمیون کے اسباب رفع ہو گئے اور بلا موجودہ اقرارنامون و معاہدون کے توڑے ہوئے اب اسکے متعلق میرے اور میرے ہمسایون یا میرے جانشینون کے درمیان تضیہ ہونا ممکن نہین ہے۔ میرے جانشینون کے لئیے ترقی و صلح کی یہ اعلیٰ بنیاد ہے اور اس معاملہ مین اونہین ہمسایہ طاقتون کے ساتہہ کوئی دقت پیش نہ آوے گی۔
اگر یہ فرض کر لیا جاوے کہ سرحدی حد بندی سے گویا ایک مضبوط دیوار ملک کے چارون طرف قایم ہو گئی اور جو مفروضہ حالت اوپر بیان کی گئی ہے اوسکے مطابق ملک بمنزلہ ایک مکان کے ہو گیا تو اوسکے بعد یہ ضروری ہوا کہ جو خطرناک و ضرررسان مار و عقرب اوسمین موجود تہے اون سے مکان پاک صاف کیا جاوے۔ یہ وہ مار و عقرب تہے جو کہ امن و ترقی کے سدراہ تہے استعارہ سے در گذر کرکے صاف الفاظ مین میری غرض یہ ہے کہ جہاون سیکڑون

چھوٹے چھوٹے خوانین وسرداروں - غارتگروں - رہزنوں اور قزاقوں کو ٹہکانے لگانا تہا جو افغانستان مین دائمی مصیبت ومشکلات کا باعث ہوتے تہے - اسکے لیئے ضرور تہا کہ جو قدیم رسم کہ فوجی خدمات کے صلہ مین جاگیرین عطا کرنے کی تہی وغیرہ وہ رواج جسکے بموجب مختلف قبائل علیحدہ علیحدہ بطور ایک رکن کے تہے منسوخ کیا جائے اور اوسکی جگہہ ایک عالیشان قوم قایم کی جاسے جو ایک ہی قاعدے وقانون کی پابند وتابع ہو - خوش قسمتی سے مجہے اس بارہ مین پوری کامیابی حاصل ہوئی ہے اسی طرح افغانستان کو ایک متحد حکومت بنانے مین بہت سے قبیلون کے خوانین بجائے سخت دشمن ہونیکے گہرے دوست بنگئے ہین اور مین نے بڑے بڑے عہدون ودرجون پر اونہین اپنی گورنمنٹ مین ممتاز کیا ہے جنہون نے میری اطاعت قبول نکی اور صلح وآشتی سے نرہے ملک سے نکال دئے گئے اور کوئی شخص امیر سے فقیر تک تمام افغانستان مین ایسا نہین ہے جسمین اتنی طاقت ہو یا اس قسم کی قوت کے دعوی کا خیال بہی ہو کہ میری گورنمنٹ سے مخالفت کرے یا میرے بعد میرے جانشینون سے مقابلہ کرے - جو لوگ نکتہ چینی کرتے ہین کہ مینے مختلف قبائل کے سفاکون اور غارتگرون کو نیست ونابود کردیا یا سزادی اون سے یہ کہنا بموقع نہوگا کہ اُن تمام سلطنتون کی تاریخ پر نگاہ کرین جو کہ اوس معمولی حالت سے جیسی کہ افغانستان کی تہی ترقی کرکے موجودہ تہذیب کے زینہ پر پہونچ گئی ہین - تب اونکو خود معلوم ہوجائیگا کہ ان مہذب طاقتون نے اپنے اسوقت کے انتظام حکومت وترقی کی حالت سے پہلے آپس مین لڑائی اور خونریزی کی تہی یا نہین -

جس زمانہ مین کہ مین افغانستان کی اندرونی حالت بزور شمشیر آہنی درست کر رہا تہا اور اوسکی بیرونی ہیئت سنبہالنے کے لیئے بذریعہ شمشیر قلم ہمسایہ سلطنتون سے خط وکتابت مین مصروف تہا مین کسی ایسی اصلاح یا تدبیر ترقی سے جو دائرہ امکان مین تہی اور جسکی کہ

ملک کو ضرورت تھی غافل نرہا - ان ترقیون اور اصلاحون کا ذکر اپنے موقع پر کیا گیا ہے
اسلئے اس جگہہ مین صرف اس قدر کہون گا کہ افغانستان کو ویسا افغانستان بنانے کیلئے
جیسا کہ اوسے ہونا چاہیئے اور جیسا کہ اگر متواتر اصلاح کیجاسے تو وہ آیندہ ہوگا ابھی اون
کارروائیون کا عشر بھی عمل مین نہین آیا ہے جبتک کہ نفاذ ہونا چاہیئے - لہذا بالفعل مین صرف
اس پر اکتفا کرتا ہون کہ اپنی قوم کی آیندہ ترقی کے متعلق چند تدابیر بیان کرون -

سب سے مقدم و مفید ترین صلاح جو مین اپنے جانشینون و قوم کو افغانستان کے
ایک عظیم الشان سلطنت بنانے کے لیئے دلیسکتا ہون وہ اتفاق کے فوائد و سکی اشد
ضرورت اونکے دلنشین کرنا ہے - اتفاق اور صرف اتفاق ہی اوسے ایک بڑی طاقت بنا
سکتا ہے اپنے وطن کی حفاظت کیلئے ضرور ہے کہ تمام خاندان شاہی - شرفا اور عوام الناس
مین یکدلی اور یکجہتی قایم ہو اور سب ہم راے بھی ہون -

ایام طفولیت سے اس وقت تک مشکل سے کوئی ایسا روز گزرا ہے کہ کسی ملک
یا قوم کی تاریخ کا کوئی نہ کوئی حصہ مین نے خود نہ پڑہا ہو یا پڑہوا کر سنا نہو - اور اس تمام مطالعہ تواریخ
سے صرف ایک نتیجہ نکلتا ہے اور وہ یہ ہے کہ زیادہ تر مشرقی حکومتون علی الخصوص اسلامی
سلطنتون کا زوال صرف باہمی عناد و نا اتفاقی اور خانہ جنگیون کی وجہ سے ہوا ہے اہل اسلام
کو کمال عروج صرف اوس مبارک و پاک قول پر عمل درآمد کرنے سے ہوا جسکی کہ اوس عالیشان
ترکیب وہندہ و اصلاح کنندۂ عرب علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تلقین فرمائی ہے اور وہ قول یہ ہے
إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ یعنی مسلمان سب ایک دوسرے کے بھائی ہین - اور باہمی نفاق
و تفرقہ اور اوس عمدہ اصول اتفاق کی پابندی نکرنے کے سبب سے اہل اسلام تباہ و برباد
ہوگیے و یکے بعد دیگرے ملک اونکے ہاتھہ سے جاتا رہا - مین اپنے جانشینون و قوم سے
التجا کرتا ہون کہ اگر اپنے ملک و وطن کی فلاح و بہبودی منظور ہے تو یکدل و یکجان رہین

اور اس اتفاق کی پالسی کے متعلق میرے قدم بہ قدم چلین - اونہین ہمیشہ چشم ول کے سامنے یہ اصول قایم رکھنا چاہیئے جس کا کہ مین تابع رہا ہون اور جس کے مطابق ممبران خاندان شاہی - شرفا خوانین کو جو ہندوستان - روس اور ایران مین جلاوطن گیے ہوئے تھے اپنے تخت کے گرد جمع کیا ہے اور اس ذریعہ سے بجاے دشمن کے اونہین اپنا دوست و خیرخواہ بنا لیا ہے - اس پالسی کی پوری تفصیل مین نے دوسری جگہہ کی ہے اسلیئے اور زیادہ بحث اس موقع پر اوسکے متعلق کرنا ضرور نہین ہے - میری دلی آرزو ہے کہ میرے بعد عمائدین شہر کابل یا میرے اپنے خاندان مین یا میرے بیٹون کے درمیان کوئی فتنہ و فساد عظیم واقع نہ ہو - اپنی زندگی مین کل انتظام مین نے اس انداز سے کیا ہے کہ تمام اہل خاندان وافغانستان نے میرے سب سے بڑے بیٹے کی عظمت و فوقیت و پیشوائی کو قبول و تسلیم کیا ہے - سابق فرمانروایان افغانستان نے جو غلطیان کی تھین اون سے مین نے نہایت احتیاط کے ساتھہ احتراز کیا ہے اور مثل اونکے اپنی سلطنت و فوج کو مابین پسران خود تقسیم نہین کیا تاکہ یہ حالت نفاق و عناد آپس مین لڑا نہ سکین - لیکن اگر بدقسمتی سے میرے بیٹے و اہل خاندان میری صلاح نہ مانین اور خانہ جنگی پر آمادہ ہون تو یہ بہتر و مناسب ہوگا کہ اونہین اپنے برے اعمال کی سزا ملے اور میرے مشورہ پر عمل نکرنیکی وجہ سے ملک آپس مین تقسیم ہوکر حکومت ہاتھہ سے نکل جاے اسلیئے کہ اس قسم کی تقسیم سے افغانستان بحیثیت قوم نیست و نابود ہو جائیگا - اگر ایسا ہوا تو وہ ضرور ایسی حالت کے مستحق ہون گے اور اسکے لیئے اونہین خود اپنا مشکور ہونا چاہیئے اس لیئے کہ خداوند تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ لَا یُغَیِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰی یُغَیِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِہِمْ -

و لے اگر میرے بیٹے و جانشین ایسے خوش قسمت ہین کہ آپس مین متفق رہین اور اسکی نسبت جہانتک مین نظر کر سکتا ہون کوئی شک و شبہ کا موقع نہین ہے اسلیئے کہ اونہین

کسی کو اس قدر مقدرت نہین ہے کہ اوس بیٹے کے مقابلہ مین آمادۂ جنگ ہو جسے کہ کل فوج و خزانہ و ہر شے پر اختیار مطلق حاصل ہے) تو ایک دوسری مشکل اور ہے جو کہ قابل لحاظ ہے اور وہ اون ممبران خاندانِ شاہی کی نااتفاقی ہے جو کہ افغانستان کے باہر ہین - ان کی دو قسمین ہین ایک تو وہ جو برٹش حفاظت مین ہین اور جنہین کہ انگریزون کا بندہ کہنا چاہیے اور دوسرے وہ جو روسی محافظت مین ہین - قسم اول مفصلہ ذیل وجوہ سے زیادہ خطرناک و قابل التفات نہین ہے - تقریبًا اونکے تمام پیرو جو کسی قدر باعزت و بارسوخ تہے یا تو اون سے علیحدہ ہو کر کابل چلے آئے ہین یا عنقریب کابل آنے والے ہین یا ہنوز میری ہدایتون کے مطابق اپنے سابق سردارون کے ساتھہ ہین اور علانیہ یا خفیہ طور پر مجہسے تنخواہین پاتے ہین دنیا مین سب سے دلیر و شجاع شخص بہی گو وہ رستم ثانی ہی کیون نہ ہو تنہا بلا ساتہیون کے ایک فوج کا مقابلہ نہین کر سکتا اور اس لیئے ان بیچارون کا بہی وہی حشر ہوگا جو کہ افغانستان کے شاہی خاندان صدوزئی کے آخری شہزادے کا ہوا یعنی یہ کہ وہ انگریزون کی پنشن کہاتے کہاتے ضعیف ہوا اور دوبارہ تخت کابل پر جلوہ نشین ہونیکی اُمید مین ملک عدم سدہارا -

علاوہ اسکے کہ یہ شاہزادے تنہا ہین اور انکے ساتھہ کوئی نہین ہے گورنمنٹ برطانیہ خوب جانتی ہے اس لیئے کہ اوس کا حافظہ اچہا ہے کہ اونکی خودمختاری کے زمانہ مین ملک مین کس قدر بدنظمی تہی اور اونہون نے وعدہ خلافی کر کے روس سے کس طرح سازش کی تہی - مجہے یقین ہے کہ برٹش اہلکارون کا حافظہ اسقدر اچہا تو ضرور ہے کہ اونہین یہ باتین ہمیشہ یاد رہین گی تاکہ اونہین دوبارہ پہر یہی سبق نہ پڑہنا پڑے - اگر ایک بار افغانستان ایسی سلطنت ہو جاے جیسا کہ مجہے امید ہے کہ وہ ایک روز ضرور ہوگا - تو مجہے نہایت شک ہے کہ انگریزی امداد کے ساتھہ بہی یہ شاہزادے کبہی حکومت حاصل کر سکین مجہے یقین کلی ہے کہ جو معاہدے مابین میری گورمنٹ اور گورنمنٹ برطانیہ کے برقرار ہین اون کی

موجودگی مین انگریز نہ تو اِس قسم کی امداد کر سکتے ہین اور نہ کرینگے۔ خلاف ورزی اون عہدناموں
کے کوئی کارروائی کرنے کا صرف ایک نتیجہ ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ میرے بیٹون اور
جانشینون اور افغانستان کے ساتھ علانیہ جنگ چھڑ جائیگی جو کہ اونکی خواہشون کے
بالکل خلاف ہوگی - اگر انگریز اپنے قول و قرار کے سچے اور اقرارنامون کے پابند رہین تو جو لوگ
کہ اس وقت اونکے قبضہ و اختیار مین ہین - اونہین میرے بیٹون کو ستانے کے واسطے ہرگز
رہا نکرینگے - اگر اِن سب امور پر غور کیا جائے تو اون اشخاص کیجانب سے مطلق متفکر نہ ہونا چاہیئے
جو برطانیہ عظمی کی زیر حفاظت و نگرانی ہین - لیکن اگر باوجود موجودہ دوستانہ معاہدون کے انگریزی
اہلکار میرے خاندان کے دشمنون کو مدد دین تو اوس صورت مین اپنے بیٹون و جانشینون
کو صلاح دیتا ہون کہ اونہین بھی وہی تجاویز عمل مین لانی چاہیئین جو مین نے اوس زمانہ مین
کی تہین جبکہ گورنمنٹ ہند نے میرے خلاف شیر علیخان کو مدد دی تھی اور وہ یہ ہین کہ اگر ضرورت
ہو تو شروع ہی سے وہ دلیری کے ساتھہ روانہ دار جان پر کھیل جائین اور اس طرح لڑین کہ اونکے
دشمنون کو کامیابی نصیب نہو لیکن اگر اونہین خود شکست ہو گو مجھے امید ہے کہ ایسا ہرگز
نہ ہوگا اگر میری اوس پالسی پر وہ کاربند ہون جو کہ مین نے اونکے لیئے قایم کی ہے تو اونہین
لازم ہے کہ اوس حالت مین کسی دوسری طاقت کی طرف متوجہ ہون جو کہ انگریزون کے
فرضی حقدارون کے مقابلہ مین اونکی مدد کرے - لیکن میری دلی آرزو و دعا ہے کہ ایسا وقت
پیش نہ آئے اور جہانتک کہ مین سمجہہ سکتا ہون یا کوئی معمولی سمجھہ کا شخص بھی اس بارہ مین
افغانستان کی آیندہ حالت پر غور کر سکتا ہے - یہ صاف ظاہر ہے کہ انگریزون کا فایدہ
اور سلطنت ہند کی حفاظت اسی مین ہے کہ افغانستان ایک مضبوط و آزاد حکومت
ہو نہ اس مین کہ ملک کے شاہی خاندان کے ممبرون کو آپس مین مینڈہون کی طرح
لڑا کر اوسے کمزور کر دیا جائے -

دوسرا امر جسپر کہ میرے بیٹون اور جانشینون کو ازحد غور و خوض کرنا چاہیئے یہ ہے کہ اون تین دشمنون کا خیال رکھین جو کہ روسی حفاظت مین ہین - اصل خوف و خطر کا اندیشہ اسی جانب سے ہے گو یہ ممکن ہے کہ اوس خاص موقعہ پر واقعات اس قسم کے ہون کہ یہ ذریعہ خوف بالکل خفیف و ہیچ ہو یا نائدہ یا وقعت نہ ہو - ہان یہ یقینی امر ہے کہ اوس طرف سے خدشہ ضرور ہے - اپنے جانشینون کو جو مین اس بارہ مین متنبہ و آگاہ کر رہا ہون اسکے بہت سے اسباب ہین لیکن یہان مین معدودے چند کا ذکر کرونگا اور وہ یہ ہین -

برخلاف انگریزون کے روسی چاہتے ہین کہ اگر روس و ہندوستان کے درمیان سے افغانستان بالکل کالعدم نہو تو متعدد حصصون مین تقسیم ہو کر اچھی طرح کمزور ضرور کر دیا جاوے لہذا انگریزون کا تو اس مین فائدہ ہے کہ تخت کابل کے مخالف و عویدار و بے رہین اور روسی اسے بہتر سمجھین گے کہ اونہین اجازت دیدیجاوے کہ بزور شمشیر آپس مین تصفیہ کر لین - اونکے نزدیک یہ ہر طرح مناسب بھی ہے اولاً اس لیئے کہ اون کا نفع اسی مین ہے کہ افغانستان ہندوستان کی طرف بڑہنے مین اونکا سد راہ نرہے دوسرے اس وجہ سے کہ جس زمانہ مین روسیون نے امیر شیر علیخان سے سازش کرکے جو قول و قرار کئی مرتبہ سلطنت برطانیہ سے ہوا تہا اوسے شکست کردیا اوس موقع پر انگلستان نے اس طرح کمزوری ظاہر کی کہ افغانستان مین روس کی اوس شد و مد سے مخالفت نکی جیسا کہ چاہیئے تہا اہل روس کو یقین ہے کہ اگر افغانستان مین شر و فساد برپا کرنے مین وہ کامیاب ہوسکین تو اچہا ہی ہے لیکن اگر ناکامیابی ہو تو بھی انگریز اونکی ان حرکتون کے جواب مین کوئی سنگین کارروائی عمل مین نہ لاوینگے اور ہوس آت کا منسٹر یا چند اخبارون مین کسی قدر مختصر بحث کے بعد یہ معاملہ کافور ہو جائیگا -

دوسری وجہ اس بارہ مین احتیاط کی یہ ہے کہ ہمارا ہیان محمد اسحاق خان (جو روسیون کے پنجہ مین ہے) کی تعداد ابھی تک بہت زیادہ ہے اور وہ کسیقدر فتنہ پردازی کر بھی

سکتے ہین گو یہ نہین کہا جاسکتا کہ اس میری وہ نہین کامیابی ہوگی یا نہین۔ میرے کارندے جو وہان
موجود ہین اونہین محمد اسحاق خان کے ساتھیون کو توڑنے اور میری طرف مائل کرنے مین اسقدر
کامیابی نہین ہوئی جسقدر کہ ہندوستان مین لیکن مجھے امید ہے کہ گو کسی قدر توقف ہو تاہم استقلال
و استواری کیساتھ آخر شش ضرور کامیابی ہوگی تاہم ان خطرات کیساتھ ہی اس خیال کی تائید مین
بہی کسیقدر معقول وجہ موجود ہے کہ در حقیقت اس طرف سے بہی تا نازیادہ خوف نہین ہے اور پیش
حفظ ما تقدم کیلئے ضرورت سے زیادہ محنت و جانفشانی کی ہے۔ کیونکہ یہ مشہور بات ہے کہ محمد
اسحاق خان اور اوسکے والد سے افغانستان کے ہر مرد و زن کو ہمیشہ نفرت رہی ہے اور اسوقت
بہی ہے اس موقعہ پر کافی گنجایش نہین ہے کہ مین اس تنفر کے اسباب کی پوری تصریح کرسکون
لیکن دو چار الفاظ مین جو کچہہ کہا جاسکتا ہے یہ ہے کہ محمد اعظم خان پدر محمد اسحاق خان کو لوگ
نہایت نفرت و حقارت کی نظر سے اسلئے دیکہتے تہے کہ وہ مفسدہ پرداز تہے جسکی وجہ سے
میرے والد اور امیر شیر علیخان مین مخالفت ہوئی اور خانہ جنگیان و کشت و خون ہوا۔ ناقابل
برداشت سختیان کرتے اور اکثر مخمور رہتے تہے اونمین اور بہی کثرت سے بُری عادتین تہین جنمین سے
کہ آخری و ذلیل ترین اونکی بزدلی تہی جس سے کہ افغانون کو بہ نسبت اور کسی شے کے کہین
زیادہ نفرت ہے اونکے بیٹے اسحاق خان سے صرف اوسکے والد کے افعال شنیعہ ہی کے
باعث سے لوگ نفرت نہین کرتے بلکہ میرے ساتھ اوسکی وعدہ خلافی اوسکی دغابازی اور
اوسکی احمقانہ و بزدلانہ حرکت کے باعث سے بہی جسکا نتیجہ یہ ہوا تہا کہ حالانکہ اوسکی فوج نے
میرے سپاہیون کو شکست دی تہی وہ بہاگ کہڑا ہوا اور اون لوگون کو جنہون نے اوسکی مدد
کی تہی اوس کمزوری و کم ہمتی کا ثمرہ اوٹہانے کے لئیے چہوڑ گیا۔ علاوہ برین وہ لڑنے مارنے والا شخص
نہ تہا اور افغانستان مین ایسے فرمانروا کے لئیے جگہہ نہین ہے جسمین کہ فوجی خوبیان مطلق نہوین جو
فوج کہ اوسکے ماتحت تہی اور اوسکی خراب صلاح و بہکانے سے مجہسے لڑی تہی اوسکا عمدہ انتظام اوسکے

لیئے باعث فخر نہین ہوسکتا اسلیئے کہ ترکستان کے بہترین و نہایت ہوشیار افسرین نے اوسکی نگرانی و تعلیم کے لیئے مقرر کیئے تھے - دراصل اسحاق خان کے بیٹے نے اوس لڑائی مین نہایت سرگرمی سے حصہ لیا ورنہ باپ مین یہ مادہ نہ تہا کہ مطلق لڑائی چلا سکتا چونکہ اوس کا ذکر اس موقع پر آگیا اسلیئے یہ بہی بتادون کہ نام اوسکا اسمعیل خان ہے - دس برس میرے سب سے بڑے بیٹے سردار حبیب اللہ خان سے وہ بڑا ہے اورگو اوسمین لڑنے کی قابلیت ہے جو کہ اوسکے باپ مین نہین تاہم مالک تخت کابل ہونا اوسکے لیئے مطلقاً ناممکن ہے اسلیئے کہ سردار و نیز عوام الناس کابل اوس سے واقف نہین اور اونہون نے آج تک اوسے کبہی نہین دیکہا ہے جس حالت مین کہ اہل افغانستان اوس شخص کا بہی مشکل سے اعتبار کرتے ہین جس سے اونہین ذاتی واقفیت ہو تو یہ امید اون سے ہرگز نہین ہوسکتی کہ ایسے شخص کی اطاعت اختیار کرین جو کہ اون سے بالکل ناواقف ہے کیونکہ اون مین اسقدر خودداری ہے اور ایسے شجاع و بہادر ہین کہ ایسا کبہی نکرینگے -

ایک اور دقت محمد اسحاق خان اور اوسکے بیٹے کے لیئے یہ ہے کہ وہ کابل سے کم ازکم تین مہینے کی مسافت پر ہین گو اونکی اور اونکی فوج کی کابل تک کہین مزاحمت نہ کی جاوے جو کہ کسی طرح ممکن نہین - لہذا جو شخص کہ میرے بعد تخت کابل پر قابض ہوگا وہ راہ مین اون کا مقابلہ کرسکے گا اور اس سے پہلے کہ اونکے ساتھیون اور رفیقون کی تعداد زیادہ ہو نہایت سرگرمی سے اون کا استقبال کرے گا - لیکن بفرض محال اگر روسی فوج اونکی تائید مین بہی ہو تو اوس صورت مین یہ بآسانی سمجھہ مین آسکتا ہے کہ برطانیہ عظمی و روس مین جنگ آزمائی کا مسئلہ پیش آجائیگا - اس امر پر اس باب کے دوسرے حصہ مین بحث کی جاوے گی تاہم یہ کہنا ضرور ہے کہ گو مجھے یقین کلی ہے کہ یہ تقریباً ناممکن ہے کہ محمد اسحاق خان اور اوسکے بیٹے کو میرے بیٹون و جانشینون کی راہ مین دقتین پیدا کرنے مین کامیابی ہو پہر

بھی مین اونہین آگاہ کیئے دیتا ہون اور صلاح دیتا ہون کہ وہ میری اوس پالسی پر جو کہ مین روسی امیدواران حقداران تخت کابل کے متعلق عمل مین لاتا ہون بہت زیادہ غور و فکر سے نظر کرین بمقابلہ اون اشخاص کے جو کہ زیر سایہ گورمنٹ انگریزی ہین۔

لیکن میرے بیٹے کو ہرگز یہ چشمداشت نکرنی چاہیئے کہ اگر وہ اپنے آپ کو ایسے شرف و وقار کے لایق نہ بنائے تب بھی وہ میرے بعد تخت نشین ہوگا یا تخت نشینی کے بعد وہ ملک پر قابض رہ سکیگا اگر اوسکے رکھنے کی لیاقت اوسمین نہو۔ اسیلئے لازم ہے کہ وہ بعینہ میری صلاح و پالسی پر نہایت مستعدی سے کاربند ہو ورنہ حکومت کا قبضہ و دخل مین رکھنا ہی نہایت دقت طلب نہوگا بلکہ تخت کا حاصل کرنا بھی دشوار ہوگا۔ سب سے پہلے جو کام اوسے کرنا چاہیئے وہ یہ ہے کہ قوم کو ثابت کردکھاے کہ وہ مستقل مزاج و مضبوط طبیعت والا اپنی ذات پر خود بھروسہ کرنے والا۔ جفاکش۔ اور ہمدرد وطن و دوست حکمران ہے اسیلئے کہ ان ضروری اوصاف مین سے اگر وہ کسی مین بھی خام نکلے تو صرف حکومت ہی نہ کھو بیٹھیگا بلکہ اس سے بھی زیادہ خطرون مین مبتلا ہوجائیگا۔ میرا یہ مطلب ہرگز نہین ہے کہ وہ اپنے اوپر اس قدر بھروسہ کرے اور ایسا خودراے ہو کہ اپنے کسی بھی خواہ سے کسی معاملہ مین صلاح و مشورہ نہ لے لیکن مین اس امر پر ضرور زور دیتا ہون کہ اپنے کسی مشیرکار کے پنجہ مین آکر موم کی ناک نہوجاے سبنے سب کی لیکن کرے وہی جو اپنے دلمین ہو اوسے معلوم ہے کہ آج کل ملک مین ہر متنفس مرد ہو یا عورت گدا ہو وکاندار سے لیکر اوپر تک اپنے فرمانروا کے پاس جس شے کی نسبت چاہے یا جس معاملہ کے متعلق اوسے اطلاع دینا منظور ہو براہ راست خط بھیج سکتا ہے۔ جو خبر کہ وہ شخص دیتا ہے اگر صحیح ثابت ہو یا میری گورمنٹ و رعایا سے کسی کے حق مین مفید ثابت ہو تو اوس اطلاع دینے والے کو خواہ وہ محکمہ خبررسانی سے متعلق ہو یا نہو مناسب طور پر اوسکا صلہ دیا جاتا ہے۔ لیکن اگر اوس نے غلط رپورٹ کی ہے تو اوسکا

تحقیقات کی جاتی ہے کہ اوس نے نیک نیتی سے ایسا کام کیا یا بدنیتی سے اور اگر ثابت ہوجاے کہ اوسکے دل مین بُرائی تھی تو اوسے سزا دی جاتی ہے - علاوہ اون رپورٹون کے جو کہ میرے مخبر دوسرے ملکون سے وہان کے روزانہ واقعات و معاملات پر غور و نظر کرکے بھیجتے ہین میری واقفیت و علم کا ذریعہ وہ اطلاعین بھی ہین جو اکابرین سلطنت اہل دربار - اہلکار - ملازمان محکمہ خبر رسانی و نیز اون دیگر اشخاص سے مجھے ملتی ہین جو از خود مجھے کسی قسم کی اطلاع دینا چاہین - دوسرے ملکون مین جو میرے جاسوس ہین وہ افغانستان کے متعلق جو اخبارات مین مضامین شایع ہوتے ہین اونکا اقتباس بھی میرے پاس بھیجتے ہین - اسلیے ان سب باتون کو یکجا کرکے اور اون پر دل ہی دل مین نظر و فکر کرکے مین اپنی راے کے مطابق اونسے نتایج نکالتا ہون اور کسی دوسرے شخص کی صلاح و رپورٹ پر کبھی عمل نہین کرتا - میرے بیٹون کو امیر شیر علیخان کی پالسی ہرگز نہ اختیار کرنی چاہیے جن کے صلاح کارون نے اونہین اپنے عہد حکومت مین یکے بعد دیگرے بھائیون سے برسر رزم رکہا اور آخرش برطانیہ عظمی کے ساتھ ایک جنگ مین مبتلا کرایا جس مین کہ وہ تباہ ہو گیے - ساتھ ہی اونہین امیر محمد یعقوب کی کمزور پالسی سے بھی گریز کرنا چاہیے جنہون نے انگریزون کو خوش کرنے کی کوشش مین ایسے وعدے و قول و قرار کیے جنکی ایفا و پابندی ممکن نہ تھی - مشتے نمونہ از خروارے اسکی ایک نظیر تو یہ ہے کہ سر لوئی کاونیری کو اونہون نے کابل تو بلایا لیکن اون کا قتل نہ روک سکے اور اس غلطی کی وجہ سے اپنا تخت کہو بیٹھے - چونکہ انگریزون نے ایسے کمزور فرمانرواپر اعتبار و بھروسہ کیا تہا اونہین بھی امیر یعقوب خان کے ساتھ تکالیف و مشکلات کا حصہ رسدی برداشت کرنا پڑا - اسی طرح میرے بیٹون کو چاہیے کہ امیر محمد اعظم خان کی پالسی بھی اختیار نہ کرین جنکے ہاتھ سے تخت و حکومت میرے اونہین تخت نشین کرانیکے چند ہی مہینے بعد نکل گیا جس کا سبب یہ تہا کہ اونہین ہمدردی و حب الوطنی نہ تھی - انتظام سلطنت خود مطلق

نہ کرتے تھے۔ اور مینحواری و فسق و فجور مین غرق رہتے تھے۔ اگر میرے بیٹے سے بھی اسی قسم کی برائیان و غلطیان سرزد ہوئین تو تصرف بالا سابق فرمانروایان افغانستان کی طرح اوسے بھی اونکا نتیجہ بد دیکھنا پڑے گا۔

اس موقع پر ایک اور صلاح مین اپنے بیٹے کو دیتا ہون اور وہ یہ ہے کہ علاوہ حکومت کے روزانہ فرائض ادا کرنے کے اونہین اپنے علم و واقفیت بڑہانے کیلئے ایک خاص وقت مقرر کرنا چاہئیے جیسا کہ مین تمام عمر کرتا رہا ہون۔ بہترین طریقہ وہی ہے جو مین نے اختیار کیا ہے یعنی اس کام کے لیئے شام کا وقت مقرر کرین جبکہ وہ تمام دن کی محنت و مشقت کے بعد اس قدر خستہ ہون کہ خود کوئی کام نہ کر سکین ایسے موقعہ پر وہ کتب خوان مقرر کرین جو ہر روز شبکو اونہین کتب تواریخ جغرافیہ ممالک خارجیہ۔ بڑے بڑے بادشاہون و دیگر سر آوردہ اشخاص کی سوانح عمریان بلا تخصیص ملک و قوم۔ دنیا کی تمام طاقتون کے مدبرون کی تقریرین و مضامین۔ اخبارون کے ایسے مضامین جو افغانستان خواہ ایسے ممالک و اقوام کے متعلق ہون جن سے افغانستان کو اپنے یا اپنے بہی خواہون و دشمنون کے تعلقات کیوجہ سے دلچسپی ہے پڑہکر سنائین۔

گو کہ اس کتاب کے ہر باب مین مینے کچھہ نہ کچھہ صلاح اپنے بیٹے و جانشینون کو دی ہے اور ہدایت بھی کی ہے تاہم اس جگہہ مین نے ضروری سمجھا کہ متذکرۂ بالا امور بھی بیان کر دون تا کہ جن اصولون پر وہ کاربند ہونگے اونکے لیئے یہ بطور رہنما و بنیاد کے قرار پائین۔ یہان سے مین اب اس امر پر بحث کرونگا کہ افغانستان پر کس طریقہ سے حکومت کرنی چاہئیے تا کہ وہ بتدریج ایک مضبوط اور خود مختار سلطنت ہو جاوے۔

ایک باضابطہ و قانونی حکومت کا بنیادی پتھر مین رکھہ چکا ہون گو ابھی جمہوری گورنمنٹ کے کل پرزون نے عملی صورت نہین اختیار کی ہے یہ ایک ضروری امر ہے کہ ہر حکمران کو

دیکھنا و غور کرنا چاہیے کہ مختلف ممالک مین حکومت کے کون کون سے طرز اختیار کیئے گئے
ہین اور جلد کوئی نتیجہ نکالکر اوسپر راے قایم کرنی چاہیئے بلکہ لازم ہے کہ بہترین طرز سلطنت
کو رفتہ رفتہ عمل مین لاے اور اپنے ملک کے معاملات و واقعات کے مطابق اوس مین
تغیر و تبدل بہی کرے۔ میرا تو یہ عقیدہ ہے کہ بہترین اصول سلطنت وہی تہا جو کہ عرب کے
اوس عظیم الشان واضع قوانین یعنی ہمارے مقدس نبی رسول خدا محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے مقرر فرمایا۔ یہ طریقہ جمہوری گورمنٹ کا تہا جس مین دو جماعتین تہین ایک مہاجرین و دیگر انصار
گورمنٹ جمہوری اصولون کے مطابق چلائی جاتی تہی ہر شخص اپنی راے دینے کا مجاز تہا اور
کثرت راے پر عمل درآمد ہوتا تہا۔ گورمنٹ افغانستان کو قانونی و جمہوری حکومت بنانے کیلئے
مین نے مفصلۂ ذیل انتظام کیا ہے۔ رعایا کی طرف سے تین قسم کے وکلا میرے دربار مین
جمع ہوتے ہین اور سامان جنگ کے مہیا کرنے اور دیگر مختلف معاملاتِ سلطنت کی نسبت
مجہسے مشورہ کرتے ہین۔ اِن تینون درجون کے لوگ سردار[1] یعنی شرفا خوانین[2] ملکی یعنی عام
لوگون کے وکلا اور ملّا[3] یعنی مذہبی پیشوا کہلاتے ہین۔ سردارون کو میرے دربار مین موروثی
بار حاصل ہے صرف فرمانرواے وقت کی منظوری درکار ہوتی ہے۔ خوانین ملکی ملک کے
خوانین مین سے مفصلۂ ذیل طریقہ سے منتخب کیے جاتے ہین۔ ہر موضع و قصبہ کے باشندے
ایک شخص کو اپنی جانب سے منتخب کرتے ہین جس مین کہ چند اوصاف ہونے چاہئین جنکی
صراحت کی یہان ضرورت نہین ہے۔ یہ شخص ملک یا ارباب کہلاتا ہے۔ یہ لوگ پہر آپس
مین ایک اور شخص منتخب کرتے ہین جو صوبہ یا حلقہ مین اون سے زیادہ باوقار و با اثر ہوتا ہے اور
اوسے خان کہتے ہین۔ ہمارا ہوس آف کامنز ان ہی خوانین سے مرکب ہے لیکن خوانین کے
انتخاب مین فرمانرواے ملک کی منظوری درکار ہے جو تجویز کرتا ہے کہ یہ لوگ اپنی لیاقت
رتبہ۔ وفا شعاری۔ اپنے اور اپنے آباو اجداد کی خدمات کے لحاظ سے انتخاب کے قابل

ہین یا نہین - ان امور کے ساتھہ ہی اِس بات پر غور کیا جاتا ہے کہ متذکرہ بالا قاعدہ کی رو سے
عوام الناس نے بھی اونہین منتخب کیا ہے یا نہین - تیسری قسم مین خان علوم (مذہبی پیشوا
و سردار) قاضی - مفتی و ملا شامل ہین - آخر الذکر اشخاص علوم دینی و قوانین ملک کا امتحان دیکر
اور کسی دینی محکمہ مین ملازمت کے بعد ترقی پاکر پارلیمنٹ مین جگہہ پاتے ہین -

اِس مجلس شوریٰ نے ابھی ایسی لیاقت و تعلیم حاصل نہین کی ہے کہ اوسے کوئی ایسا
قابل لحاظ اختیار دیا جاے جس کے ذریعہ سے وہ قوانین مجوزہ گورنمنٹ کی منظوری کر سکے
لیکن وقت مناسب پر اونہین غالباً اس قسم کا اختیار دیدیا جائیگا اور اس طریقہ سے اہل افغانستان
کی حکومت خود اون ہی کے وکلا کے ہاتھہ مین ہوگی - مین نہایت زور کے ساتھہ اپنے بیٹون
و جانشینون کو صلاح دیتا ہون کہ اس جمہوری گورنمنٹ کے ممبرون کی مشی مین اونہین ہرگز نہ
آنا چاہئیے - اونہین لازم ہے کہ پورا اختیار انتظام فوج کا ہمیشہ اپنے ہاتھہ مین رکھین اور
اپنے اِن مشیر کارون کو اس معاملہ مین حق مداخلت نہ دین - مزید بران یہ حق بھی اونہین اپنے
لیئے مخصوص رکھنا چاہئیے کہ جو تجاویز اصلاح یا مسودہ قانون وغیرہ مجلس شوریٰ پاس کرے
اوسے نامنظور یا رد کر سکین -

میرے بیٹون اور جانشینون کو نہین چاہئیے کہ نئی تجاویز اور اصلاحین گو کسی قسم
کی ہون ایسی تیزی کیساتھہ قبل از وقت و بیموقع جاری کرین کہ رعایا فرمانروا کے وقت کے
خلاف ہو جاے اور اونہین ضرور یاد رکھنا چاہئیے کہ باقاعدہ سلطنت - نرم قوانین - اور طرز
تعلیم کو مغربی دار العلوم کے سانچے مین ڈھالنا یہ سب بتدریج اختیار کرنا چاہئیے جون جون
لوگ زمانۂ موجودہ کے جدید تبدل و اختراع کے خیال کے عادی ہوتے جائین تا کہ جو حقوق
اور نئے اختیارات اونہین ملین وہ اونکا بُرا استعمال نکرین - اگر کوئی طاقت خارجیہ یا خود ہمارے
درباری جنہین ممکن ہو کہ کسی بیرونی حکومت نے رشوت دی ہو کسی بارہ مین صلاح دین تو اُس پر

کاربند ہوتے وقت اونہین ہمیشہ شیخ سعدی علیہ الرحمتہ کی یہ فرزانہ و اقانہ نصیحت مدنظر رکہنا چاہیئے

نگہ دار و آن شوخ در کیسہ دُر	کہ داند ہمہ خلق را کیسہ بُر

تاج و تخت کابل کو اپنے بیٹے اور جانشینون کے واسطے بیرونی غنیمون مختلف دعویداران حکومت اور افغانی باغیون سے محفوظ رکہنے کے لیئے ضرور تہا کہ ملک کے فوجی انتظام کی طرف بہت زیادہ متوجہ رہون - گو اس کے متعلق مین نے دوسرے موقع پر بہی گفتگو کی ہے تاہم اس جگہہ صرف چند امور اپنے جانشین کے غور و خوض کے لیئے بیان کرتا ہون - از حد و نہایت درجہ قابل لحاظ امر تو یہ ہے کہ تمام افغانی فوج بہترین اور زمانہ حال کے نو ایجاد اسلحہ سے مسلح کی جائے - دس لاکہہ فوج کسی دشمن کے مقابلہ مین حفاظت افغانستان کیلئے ضرورت سے زیادہ کافی ہے - اس قدر فوج کیساتہہ ملک کو دنیا کی زبردست سے زبردست طاقت سے بہی مطلق مخوف نہونا چاہیئے - اس مدعا کے حصول کیلئے جس انتظام کی مین کوشش کر رہا ہون وہ یہ ہے کہ ہر جدید ترین وضع کی توپ کیلئے پانچ سو گولے تیار رہین اور ہر میگزین یا مارٹنی ہنری بندوق کے لیئے پانچ ہزار کارتوس محل جنگ کے لیے موجود رہین - اس قدر اسلحہ و سامان حرب دس لاکہہ سپاہیون کے لیے کافی ہونا چاہیئے - اس تعداد کو مین نے دو حصون مین تقسیم کیا ہے یعنی تین لاکہہ باقاعدہ فوج کے سپاہی اور سات لاکہہ والنٹیر اور ملیشیا کے - لیکن لازم ہے کہ آخر الذکر کو مناسب تعلیم دیجائے اور قواعد سکہائی جائے - علاوہ اس سامان کے ملک مین ہر قسم کی ضرورت کیلئے رسد کے ذخیرے بہی تیار رہنے چاہئین جو کہ اسقدر فوج کے لیئے تین سال کے واسطے کافی ہون ساتہہ ہی ہاتہی - اونٹ - گہوڑے - ٹٹو خچر و دیگر بار برداری کے جانور بہی عملداری افغانستان مین کرایہ پر جانور چلانے والون کے پاس علاوہ سرکاری جانورون کے ہونے چاہئین بہت سی ٹبری اور قمول طاقتون کی یہ کیفیت ہے کہ اونہین اپنی فوجین ایک مقام سے

دوسرے مقام کو بھیجنے مین باربرداری کا مناسب سامان مہیا کرنے مین نہایت دقت پیش آتی ہے حتی کہ لڑائی کیلیے کافی تعداد آدمیون کی اور اونکے لیئے اسلحہ جمع کرنے سے بھی یہ کام زیادہ مشکل و دشوار ہے۔ لیکن الحمدللہ کہ اہل افغانستان ایسے مضبوط تندرست اور طاقتور لوگ ہین کہ پہاڑون پر گھوڑون کی طرح تیزی کے ساتھ دوڑ سکتے ہین اور طرفہ یہ ہے کہ اپنی بندوقین۔ کارتوس۔ خیمے اور چند روز کی خوراک بھی اپنی پشت پر ساتھ لیجاتے ہین۔ لہذا ایک کثیر التعداد فوج کے واسطے صرف تھوڑا ہی سامان باربرداری کا درکار ہے۔ یہ کہنا مبالغہ نہوگا کہ ایک لاکھ انگریزی سپاہیون کیلیئے دس لاکھ افغانی فوج سے زیادہ سامان چاہیئے اسلیئے کہ اونکو بہت سی قسمون کی اشیاے خوردنی شراب سوڈا واٹر و دیگر لذیذ چیزون کی ضرورت ہوتی ہے۔ بعض نکتہ چین کہینگے کہ انگریزی سپاہی کو شاہانہ تکلفات و آسائش کی ضرورت ہوتا ہے وہ لڑائی مین بھی نہایت چست ہے مجھے اس سے بالکل اتفاق ہے اسلیئے کہ مین انگریزی سپاہی اور اوسکی خوبیون کا بہت مداح ہون لیکن اس موقع پر مین باربرداری کے متعلق بحث کر رہا ہون نہ کہ سپاہیون کی خوبیون کے بارے مین۔ اس قدر اسلحہ اور رسد وغیرہ دس لاکھ فوج کیلیئے مہیا کرنیکے لیئے روپیہ درکار ہے وبدینوجہ ملک کی آمدنی مین جسقدر ترقی ہوتی ہے اوسکے لحاظ سے فوج کی تعداد بڑہا رہا ہون۔ اور جیسا کہ اوپر بیان کر چکا ہون گو باقاعدہ فوج جسکی تنخواہ گورنمنٹ سے دیجاے تین لاکھ سے زیادہ نہین چاہیئے تاہم خزانہ سرکاری اسقدر تو کافی ہو کہ دس لاکھ سپاہیون کا خرچ دو برس کیلیئے برداشت کر سکے اگر اتنی مدت تک کوئی لڑائی قایم رہے۔ اس سے پیشتر کہ ہم اس قدر فوج میدان جنگ مین لانے کی امید کرین اتنے روپیہ کا انتظام پہلے ہوجانا چاہیئے۔ اور صرف یہی نہین بلکہ یہ بھی ضرور ہے کہ اتنا روپیہ خزانہ مین رہے کہ فوج کو میدان جنگ مین سامان حرب پہونچانے کے لیئے کارخانجات موجودہ افغانستان

جاری رہ سکین یہ بہی ضرور ہے کہ لوہا سیسہ۔ تانبا اور کوئلہ افغانی معادن سے اسقدر نکالا جاسے جو تمام ضرورتون کیلئے کافی ہو۔

جو انصرام و بندوبست کہ مین نے اب تک کیا ہے اور ہنوز او سمین مشغول ہون اوسنے اسقدر ترقی کی ہے کہ مین آج متذکرہ بالا تعداد سپاہیون کی میدان جنگ مین جمع کرسکتا ہون اور گو باقاعدہ فوج جتنی چاہیئے اوتنی نہین ہے تاہم لڑنے والون کی تعداد کافی ہے اس تمام فوج کے لیئے مین توپخانہ۔ بندوقین گولہ بارود وغیرہ اور تلوارین خود افغانستان مین مہیا کرسکتا ہون۔ اور ملک ہی مین اس قدر سامان باربرداری اور غلہ کے ذخیرے موجود ہین جو بخوبی کفایت کرینگے۔

لیکن دو چیزون کی بہی ضرورت ہے۔ ایک تو باقاعدہ فوج اور فوجی افسرون کی تعداد متصرحہ بالا حساب کے بموجب تین لاکہہ تک بڑہانا ہے۔ مجھے خوف ہے کہ اسکے لیئے بہت زیادہ وقت درکار ہے۔ مگر یہ کوئی زیادہ فکر کی بات نہین ہے اسیلئے کہ بارہا افغانون نے ایسے موقعون پر اپنے تئین پیدائشی سپاہی اور عمدہ لڑنے والا ثابت کیا ہے جبکہ بحیثیت دہقانون کے اونہون نے دنیا کے سب سے زیادہ نامور۔ جانباز اور بہترین تعلیم یافتہ سپاہیون سے نبرد آزمائی کی ہے۔

دوسری چیز جس کی خصوصیت کیساتہہ اور از حد ضرورت ہے روپیہ ہے اُس قادر مطلق کالاکہہ لاکہہ شکر ہے کہ خزانۂ افغانستان مین اس سے پیشتر کسی فرمانروا سے سابق کے زمانہ مین اِس قدر نقد روپیہ نہ تہا جتنا کہ اس وقت موجود ہے تاہم ابہی اوتنا نہین ہوا ہے جسقدر کہ مین چاہتا ہون۔

فوج کے سامان رسد کے ذخیرے جو مین نے افغانستان کے ہر بڑے اور قابل لحاظ شہر مین قایم کیئے ہین اونکی نسبت مین اپنے بیٹے او جانشینون کو یہ صلاح دیتا

ہون کہ جس طرح مین ہرسال غلہ تبدیل کراکراونہین پر رکہتا ہون پرانا غلہ فوج کواوسکی تنخواہ کے عوض بازاری نرخ سے ارزان وید یتا ہون اور باقی فروخت کر کے تازہ خرید کرتا ہون اوسی طرح وہ بہی جلد برآمد کرین - جو غلہ کہ فروخت کیا جاتا ہے اوسے ٹٹوؤن - گہوڑون و دیگر بار برداری کے جانورون کے لئے داروغہ ہائے اصطبل خرید کر لیتے ہین - میرے بیٹے اور جانشینون کو ہرگز نہ چاہیئے کہ ناتجربہ کار لوگون کی بات اس بارہ مین سنین جو میرے اِس اصول پر جس کے مطابق اڑتالیس ہزار گہوڑے اور ٹٹو اور ہزارون من غلہ ہروقت تیار رہتا ہے نکتہ چینی کرتے ہین - یہ لوگ کہتے ہین کہ گورمنٹ استنے باربرداری کے جانورون کے رکہنے کا صرف کیون برداشت کرتی ہے - بوقت ضرورت ہم آسانی سے استنے جانور ملک مین بذریعہ خرید یا کرایہ مہیا کرسکتے ہین - یہ نکتہ چین اشخاص یہ غور نہین کرتے کہ تردد و پریشانی کے موقعون پر اتنی چیزون کی فکر کرنی پڑتی ہے اور اسقدر نگرانی کی ضرورت ہوتی ہے کہ ہمیشہ بسم اللہ شروع کرنے کیلئے اکثر اشیا تیار رہنی چاہئین بدینوجہ کہ بعد کو تیاریان کرنے مین بہت زیادہ وقت اور بہت سے بیش بہا مواقع ہاتھ سے جاتے رہتے ہین - علاوہ برین اِن باربرداری کے جانورون سے ہمیشہ کام لیا جاتا ہے اور اِس ذریعہ سے جتنا روپیہ اون پر صرف ہوتا ہے اوسی قدر گورمنٹ کو بچ بہی رہتا ہے -

میرے بیٹون اور جانشینون کو چاہیئے کہ محض فوج کی کثیر التعدادی پر نازان ہنون اونہین ہمیشہ یہ بات مدنظر رکہنی چاہیئے کہ سب سے مقدم خیال جو اونکے دلون مین جاگزین رہنا چاہیئے یہ ہے کہ فوج خوش و رضامند رہے - بجاے اسکے کہ فوج مخالف و ناخوش رہے کہین بہتر ہے کہ اوسکا وجود ہی نہو - فوج کو راضی اور خوش رکہنا خود اوسکے فرمانروا کی فہم و ادراک پر منحصر ہے لیکن یہ امر یقینی ہے کہ جبراً رعایا فوج مین داخل نہ کیجاے اور نیز یہ کہ اوسکی تنخواہ باقاعدہ اور ٹہیک وقت پر ادا کیجاے - ملک کی تمام دیگر فوجون کی بہ نسبت

امیر شیر علی خان کی فوج سب سے زیادہ ناخوش و ناراض تھی اور انگریزی فوج جو کابل کی طرف بڑھتی آتی تھی اوس نے اوسکا نصف بھی ایسا اچھا مقابلہ نہ کیا جیسا کہ افغانی دہقانون نے - اور اس ناراضی کا باعث کیا تھا صرف یہی کہ امیر شیر علیخان بزور لوگون کو فوج مین لیتے تھے اور وقت پر اونہین تنخواہ نہین دی جاتی تھی - یہ فوج کی ناراضی ہی اس امر کا باعث ہوتی ہے کہ فرمانروایان افغانی کی قسمت کا فیصلہ قطعی صرف ایک ہی لڑائی مین ہوجاتا ہے کیونکہ یا تو اونکی فوج لڑنے کے قابل نہین ہوتی یا چونکہ جبراً اوسے میدان جنگ مین لیجاتے ہین سپاہی نہایت شوق سے منتظر رہتے ہین کہ دشمن سامنے آئے تاکہ خفیف سی چھیڑ چھاڑ کے بعد چارون طرف بھاگ جائین اور اپنے بادشاہ کو تباہ کرکے اپنی دلی خواہش پوری کرین اسلیئے کہ اوسنے اونکی مرضی کے خلاف اونہین لڑنے پر مجبور کیا تھا -

جیسا کہ کہہ چکا ہون فوج کو باقاعدہ ٹھیک وقت پر ماہوار سرکاری خزانہ سے نقد تنخواہ ملنی چاہیئے - یہ ہرگز نہ ہونا چاہیئے کہ جیسا کہ زمانۂ قدیم مین قاعدہ تھا اونہین پروانے دیئے جائین کہ ملک کے محاصل سے خود روپیہ وصول کرلین - ایک ایسا سپاہی جو اپنی تنخواہ اور اپنے خانگی اخراجات کی وجہ سے متفکر ہے ہرگز اپنا دل اچھی طرح اپنے فرائض منصبی مین نہین لگا سکتا اور اگر سپاہی اپنی تنخواہ کے معاوضہ مین ملک سے خود روپیہ وصول کیا کرے تو اوسکی جگہہ لڑیگا کون ؟ بقول شیخ سعدی علیہ الرحمتہ ؎

زر بدہ مرد سپاہی را تا سر بنہد	وگرش زر ندہی سر بنہد در عالم

دلیر جانباز اور ہردلعزیز افسرون کے ذریعہ سے سپاہیون مین شجاعت پیدا ہوتی ہے - لڑائی کے لیئے اونہین مناسب تعلیم ملتی ہے - اور اپنی خدمات کو وہ دل و جان سے انجام دیتے ہین اور یہ ظاہر ہے کہ تھوڑے سے عمدہ سپاہی ایک شجاع افسر کے ماتحت ہوکر عجیب وغریب کام کرسکتے ہین - بقول فردوسی علیہ الرحمتہ ؎

سپاہی لشکر نبایدبکار	دو صد مرد جنگی بہ از صد ہزار

لہذا فوجی افسرون کے انتخاب و تقرر اور اونکی ترقی کے بارے مین نہایت احتیاط کرنا لازم ہے۔ فوج کے تمام افسر معتبر۔ لایق۔ جان نثار اور فرمانرواے وقت کے وفادار ملازم ہون اور اگر ممکن ہو تو اچھے خاندان کے بھی ہون۔ مین صرف مدت ملازمت کے لحاظ سے ترقی دینا پسند نہین کرتا۔ بلکہ ترقی منحصر ہونی چاہیئے اونکی لیاقت۔ خدمات شجاعت جنگ کے وقت حسن انتظام۔ خوش اطواری۔ وفاداری اور فوج مین ہردلعزیزی پر لیکن میرے نزدیک تو آخر الذکر صفت سب سے زیادہ قابل لحاظ ہے۔

فوج کے تمام افسرون کو لازم ہے کہ موجودہ فن جنگ اون کتابون سے سیکھین جو کہ فارسی زبان مین ترجمہ ہو چکی ہین اور جو اب بھی انگریزی سے ترجمہ ہو رہی ہین۔ میرے بیٹون اور جانشینون کو میری یہ نصیحت کبھی فراموش نکرنا چاہیئے کہ اگر افغانستان کے گرد و نواح کی کوئی سلطنت فوجی افسرون کی خدمات عاریتاً دینا چاہے تو چاہیئے کہ کبھی اوسے منظور نکرین۔ کیونکہ بقول عرب۔ اَلْغَرَضُ مَجْنُونٌ۔

ایک ہمسایہ طاقت اپنے فوجی افسر اس بہانہ سے عاریتاً دیگی کہ وہ افغانی سپاہ کو مغربی اصول جنگ کی تعلیم دینگے یہ تعلیم بھی دے سکتی ہے کہ وہ سپاہ خاص اوس طاقت کے فوائد کو زیادہ تر مد نظر رکھے۔ مجھے امید ہے کہ تھوڑے عرصہ مین اہل افغانستان مین اسقدر علم اور فراست آجائیگی کہ وہ سمجھنے لگین گے کہ گورنمنٹ کی فلاح و بہبودی عین اونکی بہبودی ہے۔ اوسوقت وہ ویسے ہی وطن دوست اور ہمدرد قوم ہو جائینگے جیسے کہ بہت سی دوسری قومون کے لوگ ہین اور تب بلا خوف و خطر بلاد خارجیہ مین مغربی قومون سے اوس سے زیادہ علم حاصل کرنیکے لیے بھیجے جائینگے جتنا کہ اسوقت اونکے لیئے مناسب ہے۔ اس وقت تو یہ خوف ہے کہ جن لوگون کی صحبت مین وہ جاکر رہین وہ

لوگ اونکی گورنمنٹ اور ملک کی مخالفت پر اونہین آمادہ نکروین۔ جبکہ وہ اپنے ملک کے دشمنون کو اپنا ذاتی دشمن تصور کرنے لگین گے تب وہ زمانہ آئیگا کہ نوجوان افغانی افسر فن جنگ مین اعلی تعلیم پانے کیلئے یوروپ روانہ کیجے جائین۔ واپس آکر وہ اپنے ساتھی افسرون کو وہی تعلیم دیسکین گے۔ بالفعل تو ہمین اس پر قانع رہنا چاہیئے کہ ایک تو ہمارے آدمی اپنی پہاڑیون پر اچھی طرح لڑنا جانتے ہین دوسرے فوجی قواعد و مضامین متعلقہ کے بارے مین ضروری کتابین فارسی زبان مین ترجمہ ہوچکی ہین اور افغانون نے اونہین خوب اچھی طرح پڑھا ہے اور اب تک زیادہ علم حاصل کرنے مین ترقی کر رہے ہین۔ جس زمانہ مین میری قوم کے پاس عمدہ بندوقین نہ تہین۔ افسر نہ تھے۔ قواعد سے اوسے واقفیت نہ تھی اور اوسے محض دہقانون اور کاشتکارون کا ایک مجمع کہنا چاہیئے اوسوقت وہ انگریزی سپاہیون کے مقابلہ مین اس شجاعت سے لڑے کہ اونہون نے اور نیز دنیا کی دیگر طاقتون نے اوسکی تعریف و تحسین کی۔ اب چونکہ میری فوج موجودہ زمانہ کے بہترین ہتھیارون سے مسلح ہے میرے جنرلون کے ماتحت وہ اپنے پہاڑون مین دو چند بہترین فوج سے نہین تو مساوی التعداد سے تو بخوبی لڑسکے گی۔ فوجی تاریخ کے مطالعہ کرنیوالے واقف ہونگے کہ سعید آباد کی لڑائی مین میرے پاس صرف آٹھہزار سپاہی تھے جنہون نے امیر شیرعلیخان کی ستہزار فوج کو ایسی شکست فاش دی کہ وہ اس طرح اپنے مردے اور ہتہے پیچھے چھوڑکر سراسیگی کے ساتھہ بھاگی کہ امیر شیرعلیخان کی حکومت کا خاتمہ ہوگیا اور میرے والد جو اونکی قید مین تھے کابل مین تخت نشین ہوئے۔

شیخ سعدی فرماتے ہین ؎

رعیت چو بیخ است و سلطان درخت	درخت اے پسر باشد از بیخ سخت

لہذا ایک اور نصیحت جو مین اپنے بیٹون و جانشینون کو کرنا چاہتا ہون یہ ہے کہ

ہر گورمنٹ کا وجود اور اوسکا استحکام زیادہ تر رعایا کے ہاتھ مین ہے۔ اسیلئے اونہین چاہئیے کہ شب و روز رعایا کے امن و امان۔ خوشی و بہبودی کے لیئے کوشان اور ساعی رہین۔ اگر رعایا متمول ہے تو گورمنٹ بھی امیر رہے ہے۔ اگر رعایا صلح پسند ہے تو گورمنٹ کیلئے بھی ہر طرح کا امن ہے۔ اگر رعایا لایق و ہوشیار ہے تو مدبران و وزراے سلطنت جو جہان حکومت چلاتے ہین اپنی خدمات قابلیت کے ساتھہ انجام دیتے ہین اس واسطے کہ وہ اوسی رعایا مین سے منتخب کیئے جاتے ہین اور اوس کی اعانت سے کام کرتے ہین۔ پس ہماری رعایا کی تعلیم کا مسئلہ آیندہ کے لیئے نہایت ہی قابل لحاظ و غور طلب امر ہے۔ لیکن افغانستان کبھی پوری اور کامل ترقی نہین کرسکتا جب تک کہ اوسکی مستورات بھی تعلیم نہ پائین۔ بچے اپنا پہلا سبق مان سے حاصل کرتے ہین اور جو خیالات کہ ایام طفولیت مین ذہن نشین ہوتے ہین اونکا اثر بچون کے اطوار و عادات پر تمام عمر قایم رہتا ہے اور اون کے دلون کی جڑون پر جس قدر مضبوط قبضہ اون خیالات کا ہوتا ہے ویسا کسی بعد کی تعلیم کا نہین ہوتا۔ یہ اسی عاقلانہ پالسی کا نتیجہ تھا کہ ہمارے مقدس نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے حکم فرمایا کہ مستورات جو ہرگز کسی حالت مین بلا اجازت و رضامندی اپنے شوہرون کے مکانون سے باہر نہین جاسکتین صرف اس ایک کام یعنی حصول علم کے لیئے باہر جاسکین۔

اگر عام لوگ اور اون کی بیبیان اور عموماً تمام مستورات تعلیم یافتہ ہون تو جو مدبرین کہ رعایا مین سے مقرر کیئے جائین اور رعایا اونہین منتخب کرے وہ یقیناً بہتر انصاف کرنیوالے زیادہ واقف کار و باخبر ہوتے ہین اور انتظام حکومت بہتر طریقہ سے سرانجام کرسکتے ہین کیونکہ تعلیم یافتہ و مہذب گورمنٹ ایک غیر مہذب قوم کے لیئے موزون نہین ہے اسیلئے کہ اس قسم کی رعایا پر صرف سخت و شدید جنگی قوانین کے موجب حکومت کی جاسکتی ہے

اسی طرح غیر مہذب و وحشی حکومتین تعلیم یافتہ و مہذب قومون کے لیئے بالکل نامناسب و بیجوڑ ہین - اس اجتماع ضدین کا نتیجہ یہ ہوگا کہ بادشاہ کو اپنا سر کھونا پڑے گا جیسا کہ انگلستان کے بادشاہ چارلس اول کے ساتھہ یہ واقعہ پیش آیا - اس پر مجھے ایک دلچسپ قصہ یاد آیا جسے مین تمثیلاً بیان کرونگا اور اوس سے میری اس بحث کی تشریح ہوجاے گی کہ گورمنٹ اوسی قسم کے لوگون کی ہونی چاہیئے جس قسم کی کہ رعایا ہو - کسی سلطنت مین ایک منجم نے بادشاہ کو اطلاع دی کہ فلان تاریخ سخت بارش ہوگی اور جو لوگ وہ پانی پئین گے مخبوط الحواس ہوجائین گے - بادشاہ نے اپنے ملازمون کو حکم دیا کہ پانی کے چند حوض ہمارے اور ہمارے وزراء کے لیئے کسی چیز سے چھپا رکھو تاکہ حواس برانگیختہ کرنے والا پانی اچھے پانی مین نہ مل جائے - بارش ہونیکے بعد وہ لوگ جنکے پاس اچھے پانی کے ذخیرے نہ تھے پیاس بجھانے کے لیئے دریا اور نہر کا پانی پینے پر مجبور ہوئے اور اس باعث سے پاگل ہوگئے - نتائج جو پیدا ہوے وہ تباہ کنندہ تھے - تمام مسودہ ہائے قوانین و تجاویز جو سرکاری وزراء نے پیش کی تھین رعایا نے نامنظور کین اسلیئے کہ عوام الناس کو اوس پانی کے پینے کی وجہ سے خلل دماغ ہوگیا تھا - جو کچھہ شاہ اور اوسکے مشیر کار کہتے یا کرتے تھے اون لوگون کی نظرون مین ٹیڑھا معلوم ہوتا تھا مجبور ہوکر شاہ نے اپنے وزراء سے کہا کہ اپنی قوم کی خواہشون کے خلاف کوئی تجویز مجلس شوریٰ کے ذریعہ سے عمل مین لانا بالکل ناممکن ہے - اس لیئے اس سے بہتر تو یہ ہوگا کہ آؤ ہم سب بھی وہی پانی پی لین تاکہ دوسرے پاگلون کے ہم سطح ہوجائین چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور شاہ اور اوسکے وزیرون پر بھی اوسی قسم کی دیوانگی نے اپنا اثر کیا - یہ ممکن نہ تھا کہ یہ پاگلون کی سلطنت زیادہ عرصہ تک قایم رہسکتی اون کے ہمسایون نے ملک پر قبضہ کرلیا اور اونھین وہان سے خارج کردیا - رعایا کی خوشی - امن - اور بہبودی زیادہ تر اوس انصاف و قوانین پر منحصر ہے جن کے

مطابق اوس پر حکومت کی جائے قانوناً شاہ و گدا دونون یکسان ہین میرے بیٹون کو ہرگز لازم نہین ہے کہ سابق امیران افغانستان کی تقلید کرین جنکے عہد حکومت مین ہر اہلکار و ہر سردار کے پاس اپنی طبیعت کے موافق خاص علیحدہ علیحدہ قوانین تھے اور عدالتون کا نام نہ تھا۔ اس بات کا مجھے ضرور اقرار ہے کہ عدالتون کے اتمام مین مجھے ابھی تک پوری کامیابی نہین ہوئی ہے اور نہ مقدمات فیصل کرنے کا مناسب و معقول بندوبست ایسے کامل طور پر ہو سکا ہے جیسا کہ میری آرزو ہے۔ اس بارے مین درحقیقت ابھی بہت کچھ ترقی ہونا باقی ہے۔ مثلاً میری حکومت کے ابتدائی زمانہ مین جبکہ لوگ پُر از بغاوت سرکش و غیر مہذب تھے تو میرے قوانین و سزائین بھی نہایت سخت تھین لیکن سال بسال بلحاظ تعلیم امن پسندی و اطاعت شعاری اپنی رعایا کے مین نے بہت سے قواعد و قوانین ترمیم کر دیئے ہین اور وقتاً فوقتاً دار و گیر مین نرمی و ملائمت کو جگہ دیتا رہا ہون اور سزائین ہلکی کر دی ہین۔ میرے جانشینون کو بھی اسی اصول کی پابندی کرنا ضرور ہے اور لازم ہے کہ جس طرح قوم موجودہ تہذیب مین پیشقدمی و ترقی کرتی جائے اوسی طرح وہ قوانین ملکی مین تبدل و ترمیم کرتے جائین۔ اونہین یاد رکھنا چاہیئے کہ مختلف ممالک مین پارلیمنٹ جس قدر مجالس واضعان قوانین ہین وہ صرف اِس کام کیلئے ہین کہ دنیا کی عام ترقی کے ساتھ ساتھ ہمیشہ آئین و قانون مین ضروریات وقت کے لحاظ سے تغیرات و ترمیمات کرتی رہین میری دلی آرزو ہے اور مین امید کرتا ہون کہ خدا کے فضل و کرم سے میری قوم رفتہ رفتہ بوساطت تعلیم اور لایق و عاقل گورنمنٹ کی رہنمائی کی بدولت وہ درجہ حاصل کرے گی کہ اپنے واسطے خود بھی قواعد و قوانین وضع کرنے کے قابل ہو جائے باستثنائے قوانین ربانی کے جو مذہب و عبادت و اخلاقی زندگی سے تعلق رکھتے ہین۔

جو قانونی عدالتین انفصال مقدمات کے لیئے مین نے قایم کی ہین وہ تعداد مین

اونسے کہین زیادہ ہین جو کہ سابق امیرون کے زمانہ مین تہین تاہم جون جون ملک کی آمدنی اسکے خرچ کی کفالت کر سکے ابہی اس قسم کی عدالتون کے لیئے بہت کچہہ جگہہ باقی ہے۔ اگر مختلف صوبون مین کچہریان بنجائین تو لوگون کو مقدمات دائر کرنے اور اونکے تجویز کرانے کیلئے اپنے مکانون سے سفر دور و دراز نکرنا پڑے۔

پیشتر چونکہ مقدمات کی تعداد کے لحاظ سے عدالتین کم تہین اور اسقدر روپیہ خزانہ سرکاری مین نہ تہا کہ اور کچہریان قایم کیجائین تاکہ انفصال مقدمات بسرعت عمل مین آسے اسلیئے بہت سے مقدمات زبانی فیصل کیئے جاتے تہے اور کچہریونمین اونکے متعلق کسی قسم کی یادداشت نہین رکہی جاتی تہی۔ بالکل کارروائی چند ہی منٹ مین ختم ہوجاتی تہی اسطرح کہ مدعی و مدعاعلیہ و گواہان فریقین حاکم عدالت کے روبرو لاسے جاتے تہے جو کہ جانبین کی گفتگو و بحث سنکر بلاکسی قسم کی تحریر کے اوسی وقت حکم سنادیتا تہا اور پہر دوسرا مقدمہ شروع ہوجاتا تہا۔ یرین نمط ایک روز مین کئی تجویزین سنادی جاتی تہین۔ اب تمام مقدمات ترکہ و وراثت۔ ملکیت و جائداد و تجارتی معاملات وغیرہ کے رجسٹرون مین درج کیئے جاتے ہین اور اون کی مسلین آیندہ استصواب وغیرہ کی غرض سے رکہی جاتی ہین۔ یہ بہی ضرور ہے کہ عدالتون مین محرر مقرر کیئے جائین اور تمام روئداد مقدمہ قلمبند کیجاسے تاکہ غلط فہمیان نہون اور خلاف واقعہ تجاویز نہ کیجائین تجاویز کی نقلین بہی آیندہ بوقت ضرورت ملاحظہ کے لیئے یا اپیل کے کامون کیلئے ضرور رکہنی چاہئین۔

یہ نہایت ضروری ہے کہ یہ تمام تبدیلیان عدالتون اور انفصال مقدمات کے متعلق رفتہ رفتہ عمل مین آنی چاہئین اس لیئے کہ اس سے پیشترکہ لوگ نرمی کی قدر کرین اگر ملایم پالسی اختیار کیجاسے تو یہ پایاجائیگا کہ سرکش و مفسد لوگون کو اونہہ ہمت دلائی جاتی ہے اور عوام الناس کے دلون کو صدمہ پہونچیگا۔ بقول شاعر۔

	چو فربہ کنی گرگ یوسف درو	چو گربہ نوازی کبوتر برد

مثلاً محکمہ خبر رسانی سے جسکے متعلق مخبرون و گوئیدون کا انتظام ہے اور جس کی ابتدا ملک مین مین نے کی ہے اون تمام اہلکارون کو نفرت و مخالفت ہے جنکی رشوت لینے کی عادت تھی اور نیز اون خوانین کو جو اپنی رعایا سے جبراً روپیہ وصول کیا کرتے تھے اور وجہ اسکی یہ ہے کہ اِن سب کارروائیون کی اطلاع مجھے بذریعہ جاسوسون کے ہوجاتی ہے مین سنتا ہون کہ یہ اہلکار و خوانین ملازمانِ محکمہ مذکور کی سخت شکایت میرے بیٹون سے کرتے ہین تاکہ اونکے دل مین جملہ مخبرون کی طرف سے فرق آجائے - تاہم مین اپنے بیٹون اور جانشینون کو نصیحت کرتا ہون کہ اس محکمہ کو ہمیشہ اعلیٰ حالت مین رکھین اسلیئے کہ یہ محکمہ تمام مہذب ملکون مین قایم ہے جملہ داخلی و خارجی معاملات کی نسبت گورنمنٹ کو مطلع رکھنے کیلئے اور میرے دشمنون کی دغابازی و سازشون کی سراغ رسانی کیلئے اسکا وجود از حد ضروری ہے - اس سے بہتر کوئی ذریعہ ہمسایہ طاقتون کے خیالات و مقاصد کے دریافت کرنے اور دوست و دشمن مین تمیز کرنے کا نہین ہے - اسکی بدولت جو خط و کتابت کہ مجھسے حکومت ہاے خارجیہ سے ہوتی ہے اوسکی مین اچھی طرح نگرانی کرسکتا ہون اور بخوبی تفتیش و تحقیقات کرلیتا ہون - اسکے متعلق جو رپورٹین آتی ہین وہ میرے دفتر مین رہتی ہین - میرے بیٹے کو چاہیئے کہ انوار سہیلی بھی نہایت غور کے ساتھ پڑہے - یہ کتاب تھوڑی سی سمجھ اور احتیاط کے ساتھ نہایت مفید ثابت ہوگی - لیکن تمام ہمسایہ سلطنتون کے خیالات و ارادون کو پہلے سے معلوم کرلینے اور دوست و دشمن مین تمیز کرنے کیلئے علاوہ محکمہ خبر رسانی اور مندرجہ بالا کاغذات و کتاب کے بہت زیادہ فکر و خوض بھی درکار ہے - صرف کتب بینی سے حالانکہ دنیا کی تمام کتابین ہی کیون نہ پڑہ لی جائین انسان پختہ و ہوشیار مدبر نہین بن سکتا اگر اس علم کے ساتھ قدرتی خوبی و لیاقت نہ ہو تو اس کا نتیجہ وہی ہوگا جو کہ

مفصلۂ ذیل قصہ مین بیان کیا گیا ہے:-

ایک بادشاہ نے اپنے بیٹے کو تعلیم کیلیٔے ایک نہایت لائق منجم کے سپرد کیا اور کہا کہ جسقدر دوسرے شاگردون کے والدین آپکو تنخواہ دیتے ہین اوس سے زیادہ وظیفہ عطا کیا جائیگا بشرطیکہ دوسرے شاگردون کی بہ نسبت آپ اوسے زیادہ تعلیم دین۔ کچھہ عرصہ کے بعد بادشاہ نے شاگردون کا امتحان لینا چاہا اور ایک چاندی کی انگوٹھی ہاتھہ مین لے کر ایک شاگرد سے دریافت کیا کہ میرے ہاتھہ مین کیا ہے۔

شاگرد۔ (اپنے قاعدہ کی رو سے حساب کر کے) کوئی گول شے ہے۔

بادشاہ۔ اوس کا رنگ کیا ہے؟

شاگرد۔ سفید۔

بادشاہ۔ کس چیز کی بنی ہوئی ہے؟

شاگرد۔ چاندی کی اور بیچ مین خالی ہے۔

باقی کیفیت اوسنے بآسانی بتادی اور کہدیا کہ چاندی کی انگوٹھی ہے اور بادشاہ اوسکے جواب سے خوش ہوگیا۔ اسکے بعد شاہزادے کی باری آئی اور اوسنے بھی اپنے علم کے زور سے اوسی قسم کے جواب دیئے یعنی یہ کہ وہ شے چاندی کی ہے اور بیچ مین خالی بھی ہے لیکن بعد حساب کتاب کرنے کے کہا کہ بھاری بوجھہ کھینچنے والے انجن کا وہ بڑا پہیہ ہے جو اوسکی حرکت برابر کرنے کے لیئے لگایا جاتا ہے۔ اوسمین اتنی عقل نہ تھی کہ انجن مین چاندی کا پہیہ نہین ہوتا اور پھر ایک بڑے انجن کا پہیہ انسان کے ہاتھہ مین کس طرح آسکتا ہے۔ بادشاہ نے یہ جواب اوستاد کو سنایا اوسنے سنکر جواب دیا کہ "جہانتک میری تعلیم کو دخل ہے اوس حد تک تو شاہزادہ کے جوابات صحیح ہین اور غلطی جو کی تو اوس موقعہ پر جہان کہ اپنی عقل سے اوسے کام لینا پڑا۔"

کسی سلطنت کے قیام یا کسی قوم کی مضبوطی و میمنت و فلاح کے لیئے مذہب ہی ایک بہت بڑا آلہ ہے - جو قوم مذہبی عقیدہ سے مبرا ہو وہ بہت جلد اپنی بداخلاقی و بداطواری کی وجہ سے بگڑ جائیگی اور اوسکا زوال شروع ہو جائیگا یہانتک کہ وہ بالکل نیست و نابود ہو جائیگی - مسلمان صرف اسی وجہ سے دلیر و شجاع ہین کہ وہ مذہبی احکام کے ہمیشہ نہایت پابند رہے ہین اور شرعی قواعد پر مضبوطی کے ساتھہ کاربند رہے ہین - اپنے دین کی حفاظت اور اوسکی پابندی کے متعلق مینے علیحدہ علیحدہ کتابین لکھی ہین اور نیز جہاد کی نسبت جو کتابین اور رسالے ان مضامین کے لکھے ہین اور بزبان فارسی شایع ہو چکے ہین اونمین سے تقویم دین و پندنامہ نہایت مفید و قابل لحاظ ہین اور ہر مسلمان کو اونہین پڑہنا چاہیئے لہذا مذہب کے متعلق اور زیادہ مین یہان نہین لکھونگا جن لوگون کو اس سے دلچسپی ہو متذکرہ بالا کتابین پڑہین - مین اپنے جانشینون کو نصیحت کرتا ہون کہ جو انتظام مذہبی معاملات کے متعلق مین نے افغانستان مین قایم کیا ہے اوس سے سرتابی نکرین - اور وہ یہ ہے کہ تمام اراضی و جائداد و زر نقد جس سے ملاؤن کی امداد ہوا کرتی تہی سرکاری خزانہ مین منتقل کر دیا گیا ہے اور ماہوار تنخواہین اب معین کی گئی ہین جو اون اشخاص کو خزانہ سے ادا کی جاتی ہین جو مذہبی خدمات پر مامور ہین مثلاً قاضی - مفتی - امام - موذن - و محتسب - اس انتظام سے قانون اسلامی کا عمل درآمد و نفاذ مذہبی اہلکارون کے ہاتھہ مین آگیا اور ان اہلکارون کا انتخاب و تقرر گورنمنٹ سے ہوتا ہے اور گورنمنٹ کو اونکی تقرری و برطرفی کا پورا حق حاصل ہے - اسلیئے وہ چاہین یا نہ چاہین لیکن اونکا فرض ہے کہ گورنمنٹ کی اطاعت کرین جسکی وجہ سے آپس کے اختلافات و بدعتین موقوف ہو جاتی ہین اور بجائے اونکے عام اتفاق پیدا ہوتا ہے - اتفاق مذہب اسلام کی طاقت و قوت کا اعلیٰ اصول و بہت بڑا سبب ہے - خداوند کریم کلام پاک مین فرماتا ہے وَاذْكُرُوْا

نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا۔

ہمارے مقدس نبی رسول خدا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا منشا لوگون کی طرز معاشرت مین تبدیلیان پیدا کرنے سے یہ تھا کہ اونکے ذریعہ سے لوگ آپسمین بہت زیادہ متفق و متحد ہوجائین تاکہ وہ ہمیشہ ایک دوسرے سے نہایت اختلاط و ارتباط رکہین۔ یہ ایسا عاقلانہ و مدبرانہ اصول ہے کہ اس سے بڑہکر اور کوئی اصول نہین ہوسکتا۔ مثلاً آپ نے حکم فرمایا کہ بجاے تنہا کہانا کہانے کے لوگ یکجا کہایا کرین جماعت کے ساتھہ مسجد مین نماز ادا کرین علیحدہ نہین۔ اور نماز جمعہ شہر یا صوبہ کی جامع مسجد مین گزارین جس سے غرض یہ ہے کہ شہر یا صوبہ کے تمام اشخاص جو اور روز نماز کے وقت ایک دوسرے سے نہ مل سکین جمعہ کے دن ایک جگہہ جمع ہون اور اسیطرح عیدین کو سال مین دو مرتبہ اور بہی مجمع کثیر ہو۔ یہی کیفیت حج کی بہی ہے جس کے ذریعہ سے لابدی طور پر دنیا کے ہر حصہ و ہر ملک کے مسلمان شرق و غرب سے ایک ہی روز اور ایک ہی مقام پر یکجا ہوتے ہین۔ لعبض لوگ کہتے ہین کہ یہ کثیر جماعتین وبائی امراض کا باعث ہوتی ہین۔ مین اس وقت علم حفظ صحت و صفائی سے بحث نہین کرتا لیکن یہ سوال کرونگا کہ کیا وجہ ہے کہ لندن و دیگر بڑے شہرون کے باشندے جنکی تعداد حاجیون سے زیادہ ہوتی ہے وبائی امراض سے نہین مرتے۔ وجہ یہ ہے کہ اون شہرون مین اون قواعد کی جنکی مذہب اسلام بہ نسبت دوسرے مذہبون کے زیادہ تاکید و سختی کے ساتھہ تعلیم کرتا ہے اور جن سے صفائی و حفظ صحت متصور ہے مناسب پابندی کیجاتی ہے جو لوگ کہ حج کے لیئے جاتے ہین اونہین احکام شرعی کی پابندی کرنی چاہیئے تاکہ صفائی اختیار کرین۔ عمدہ کہانا کہائین اور صاف پانی پئین۔ یہ فضول ہے کہ مسلمان آنحضرت صلعم کے احکام کے ایک حصہ کی تو تعمیل کرین اور باقی کی پروا نکرین۔

اس مضمون کو ختم کرنے سے پہلے اس قدر اور کہونگا کہ اگر خداوند کریم نے مجھے چند سال اور زندہ رکھا یا میرے بعد اوس قادر مطلق کے فضل وکرم سے افغانستان خانہ جنگیوں اور بیرونی خطرات سے محفوظ رہا اور میرے بیٹے اور جانشین میری صلاح ونصیحت پر کاربند ہوئے تو قوم افغانی کے لیئے ایک نہایت عمدہ زمانہ آنے والا ہے اور مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالی دنیا کی بڑی سلطنتوں مین اوسکا شمار ہوگا - وسعت ملک خوبی آب وہوا تمول کے کثیر ذریعے کثرت آبادی - اور لوگونکی جسمانی قوت اور اونکی شجاعت پر غور کیا جاوے تو اب بہی بعض بڑی بڑی حکومتون سے وہ بہت پیچہے نہین ہے - سرحدی خطوط کے تصفیہ کیوجہ سے طاقتور ہمسایون کی پیشقدمیون وزیادتیون کا خاتمہ ہوگیا اور نہایت وثوق سے امید کیجاتی ہے کہ ہماری قومین ومختلف قبائل کی آپس کی لڑائیان ہمیشہ کیلئے کالعدم ہوگئین - فوج - سامان جنگ - خزانہ کی اصلاح کردی گئی ہے اور ان کا انتظام ایک حد تک کامل ہوگیا ہے - ان سب باتون پر نظر کرکے اس امر کو ضرور ماننا پڑے گا کہ ملک مین اولوالعزمی اور ترقی کے مختلف ذریعون کے رواج دینے اور اونکے پہیلانے کا یہی وقت ہے اور وہ ذرایع کیا ہین ؟ تجارت - تعلیم - معدنیات سے فائدہ اوٹہانا - غیر ملکون کے لوگ جو کاروبار کرین اُنکی اور تاجرون اور سیاحون کی حفاظت وہمت افزائی - یہی وقت ہے کہ نہرین نکالی جائین - آبپاشی کے لیئے حوض وتالاب بنائے جائین اس قسم کے کہ برف گلکر جو پانی پہاڑون سے آتا ہے وہ اونمین جمع ہو تاکہ موسم گرما مین بذریعہ دریاؤن کے باہر نہ جائے - اگر یہ پانی ملک مین رکہا جائے تو اوسکے ذریعہ سے بنجر اراضی اور وہ غیر مزروعہ اضلاع جنکی زمین نہایت زرخیز ہے شاداب وبیش قیمت باغ بن جائین - مین نے کئی نہرین نکالی ہین اور چند اور کاٹی جارہی ہین - پوستین - اون - گہوڑون اور بہیڑون کی تجارت بہت زیادہ ہوگئی ہے - افغانی تاجرون کو بطور ہمت وحوصلہ افزائی کے مین نے خزانہ

سرکاری سے بلا سود روپیہ قرض دیا ہے۔ اس کے عوض مین نسو رآمد و برآمد اشیاء پر محصول مقرر کیا ہے جس سے مجھے بھی فائدہ ہوتا ہے اور تاجرون کو بھی نفع ہوتا ہے۔ لیکن اب اسکی بھی ضرورت ہے کہ بنکہا ئے ممالک غیر و مہاجنون سے کاروبار کیا جائے اور جس قدر روپیہ سرکاری خزانہ مین ہے اوسی مقدار کے نوٹ جاری کرنے کا انتظام کیا جائے۔ اس ذریعہ سے جو روپیہ کہ اس وقت بیکار پڑا ہوا ہے تجارتی کامون کے لئے سال مین کئی مرتبہ گردش کریگا مین ستے ہنڈیون کا سلسلہ بھی ملک مین جاری کر دیا ہے۔ گو مین اون فوائد سے لاعلم نہین ہون جو بلا قیود و آزادانہ طریقہ تجارت سے متصور ہین تاہم ابھی وہ وقت نہین آیا ہے کہ ہم اس اصول کا اجرا اپنے ملک مین کرین۔ ہمکو مجبوراً خارجی اشیاء کی درآمد پر بعض قیدین لگانی پڑتی ہین۔ ہمین ضرورت ہے کہ حتی الامکان بیرونجات سے اس قسم کے مال و اسباب کی آمد کو روکین جس کے عوض نقد روپیہ دیا جاتا ہے اسلئے کہ ہمکو خود کوشش کرنی چاہیئے کہ جن چیزون کی ضرورت ہو وہ ملک ہی مین تیار کیجائین۔ نیز ہمکو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ اپنے ہموطنون کی ضروریات سے زیادہ اشیا و تیار کرین۔ اور بیرونجات مین فروخت کرین تاکہ باہر کا روپیہ ملک مین آئے اور اہل افغانستان امیر ہون۔ سب سے زیادہ شے جو دوسرے ملکون مین بھیجی جاسکتی ہے اور جس مین بہت زیادہ فائدہ ہوسکتا ہے وہ قندہار و ترکستان کا غلہ اور دیگر معدنیات افغانستان۔ میوہ جات اس کثرت سے ہوتے ہین کہ ملک کے خرچ سے کہین زیادہ ہین لیکن چونکہ نہ تو ہمارے ہان ریلین ہین اور نہ دخانی جہاز اور تار ہین ہم میوہ جات کو بیحد نفع دینے والی تجارتی اشیاء مین شمار کرنے سے مجبور ہین۔

اپنے بیٹون اور جانشینونکو مین نصیحت کرتا ہون کہ میری طرح وہ بھی تازہ سڑکین بنانا برابر جاری رکھین لیکن اون ازحد مفید و ضروری ذرایع و لوازمات تجارت یعنی ریلون کا اجرا اوسوقت تک ملتوی رکھین جبتک کہ ہمارے پاس حفاظت ملک کیلئے کافی فوج

نہوجاے - جو ہین ہم دیکھیں کہ اپنے ملک کی حفاظت کیلئے ہم مین کافی طاقت ہے
اور میری تجویز کے مطابق فوج کا انتظام بہی ہو جائے تب وہ وقت ہوگا کہ ریلین بنائی جائین
اور سلسلہ تار قایم کیا جاے تاکہ معدنیات و دیگر ذرایع دولت سے ہم مستفید ہو سکین۔
اوس وقت افغانستان جو کہ اپنے خوشگوار و عمدہ موسم اور لطیف و دلکش میوہ جات و تازہ
ہوا کیوجہ سے موسم گرما مین رشک فردوس ہوتا ہے سیاحون اور متمول جویندگان صحت و
تفریح کا مرکز ہوگا - سوئٹزرلینڈ کی یوروپ مین ایسی ہی آب وہوا ہے جیسی افغانستان کی
لیکن اپنے میوہ جات پہاڑون کی فضا اور مشرقی منظر کی خوبصورتی و دلربائی کے لحاظ سے
سیاحون کیلئے افغانستان اوس سے بہی زیادہ دلفریب ثابت ہوگا - سیاح ملک مین روپیہ
لاتے ہین اور اوسے وہان صرف کرتے ہین - گہوڑے اور گاڑیان کرایہ کرتے ہین اور ولیسی ساخت
کی چیزین و دیگر اشیاء بطور عجائبات کے خرید کرتے ہین - اپنی قوم کو خوش حال و سرسبز کرنیکا
ایک یہ بہی ذریعہ ہے کہ سیاحون کو افغانستان آنے کی ہمت دلائی جائے -

ایک اور امر جو اپنے بیٹون اور جانشینون کے ذہن نشین کرانا چاہتا ہون یہ ہے کہ
ریلون اور معادن کا اجارہ ممالک غیر کے لوگون کو ندین بلکہ جسقدر روپیہ مہیا ہو سکے اوسکے
ذریعہ سے خود ریلین بنائین اور کان کنی کرائین - اولاً ہمسایہ طاقتون کی سرحدون سے بالکل
علیحدہ وسط افغانستان مین ریل بنانی چاہیئے اور صرف ملک کے اندر ایک شہر سے دوسرے
شہر تک اوسے چلانا چاہیئے - لیکن رفتہ رفتہ جبکہ ملک مین بیرونی خطرات سے محفوظ
رہنے کی کافی طاقت آجائے تو کوئی ہرج نہوگا اگر ہمسایہ ملکون کی ریلون مین سے اوس
ملک کی ریل سے افغانی سلسلۂ ریلوے ملا دیا جاے جو دوسرے فریق کی بنسبت
افغانستان کا کم مخالف ہو - اگر یہ ضروری و مناسب معلوم ہو کہ بیرونی اشخاص کو اس قسم
کے اجارے دیئے جائین تو چاہیئے کہ تہوڑے تہوڑے حصے دین اور ایسی قومون کے

اشخاص کو جنکے ملک ہماری عملداری سے ملحق نہون۔ مثلاً اہل امریکہ۔ اطالیہ۔ جرمنی و
مثل آن میری رائے مین اگر گورمنٹ کی ملازمت کے لیئے زیادہ یورو پین اشخاص مثل انگریز وغیرہ
کے درکار ہون تو علی ہذا القیاس ان ہی لوگون کو ترجیح دینی چاہیئے۔ میرے بیٹیون و جانشینون
کو لازم ہے کہ اپنے وعدون کے پورے اور قول و قرار کے سچے اور غلط بیانی و عہد شکنی سے
دور رہین گویہ عہد و پیمان کسی سے ہو یعنی خواہ عام لوگون و تاجرون سے یا دیگر طاقتون و
سلطنتون سے۔ کیونکہ کسی خاص معاملہ مین اگر ایفائے وعدہ سے نقصان بہی ہوتا ہو اور
اوسکے انکار سے فائدہ متصور ہو تو بہی اوس عارضی نقصان سے نفع زیادہ ہوگا اِس طرح کہ
بوجہ پابندی قول لوگون مین اون کی وقعت نیکنامی و اعتبار زیادہ ہو جائیگا۔

ہمکو لازم ہے کہ اپنے ہادی برحق علیہ الصلوٰۃ والسلام کا طور و طریقہ چشم دل کے سامنے
ہمیشہ بطور نمونہ کے رکہین۔ اسلیئے کہ ہمارے مقدس نبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم
کو مبعوث ہونے سے پہلے ہی قبائل عرب امین خطاب کرتے تھے۔ اور یہی آپ کی
کامیابی کا اصل سبب تہا اسلیئے کہ جب آپ نے رسالت کا دعویٰ فرمایا تو آپ کے دشمنون
کو بہی اقرار کرنا پڑا کہ آپ کی راسخ البیانی و صدق مین کوئی شک و شبہہ نہ تہا اور اس صورت
مین اگر یہ بات صحیح نہوتی تو آپ ہرگز نبوت کا دعویٰ نکرتے۔ آپکی دیانت و راست بازی
ہی اس کا باعث ہوئی کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا جو عرب مین سب سے زیادہ
متمول خاتون تہین اور جن کے آپ ملازم اور تجارتی کارندے تھے دل و جان سے آپ
کی گرویدہ ہوگئین اسلیئے کہ جملہ کاروبار مین آپ نہایت ایماندار و سچے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ
اونہون نے آپ پر صرف کامل اعتماد ہی نہین کیا اور اپنے تمام معاملات و روپیہ کا انتظام ہی
صرف آپ کی مرضی و خوشی پر نہ چہوڑا بلکہ خود بہی اپنے تئین آپکے عقد مین پیش کیا اور
نکاح کر لیا۔ تمام دینی و دنیاوی معاملات مین وہ آپ کی مستعد و پختہ رفیق رہین اور گو آپ

کا سن شریف اوس وقت پچیس سال کا تھا اور وہ پنجاہ سالہ بیوہ تھین آپ نے پچیس سال تک
یعنی جبتک کہ وہ زندہ رہین عقد ثانی نفرمایا۔ آپ کی صداقت اور وفاداری ایسی تھی کہ اونکی
وفات کے بعد جب کبھی آپ کی جان نثار حسین نوجوان بی بی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا دریافت کرتین کہ یا رسول اللہ آپ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی بہ نسبت مجھسے زیادہ
محبت فرماتے ہین یا نہین تو آپ ہمیشہ یہی جواب دیا کرتے تھے کہ مرحومہ سے مجھے زیادہ
محبت تھی۔ یہ ایک مشہور مثل ہے کہ "راہ مستقیم اختیار کرو ہر ایک مشکل آسان ہو جائیگی"
اور حدیث شریف ہے کہ الصدق ینجی والکذب یھلک۔

ایک اور تدبیر ہے جو کہ ترقی تجارت و خوشحالی ملک کے لئے ریل بنانے سے
اگر در حقیقت زیادہ تر مفید نہو تو اوسی قدر بیکار آمد تو ضرور ہے۔ پولٹیکل پہلو سے بھی وہ
بہت زیادہ قابل لحاظ ہے اسلیئے کہ اوس سے قوم کا رعب و عزت قایم رہے گی
اور اسکے ذریعہ سے قوم مہذب بنے گی اس طرح کہ ممالک خارجیہ سے اوس کے
تعلقات پیدا ہونگے۔ وہ تدبیر یہ ہے کہ افغانستان کو سمندر مین بھی راہ ملنا چاہیئے اور
ایک بندرگاہ بھی ہو جہان کہ دخانی جہاز اسباب لاوین اور او تار سکین۔ جنوب و مغربی گوشہ
افغانستان خلیج فارس و بحر ہند کے گوشہ سے بہت زیادہ قریب ہے اور اس مقام سے
صرف ایک مختصر خطۂ زمین قندہار۔ بلوچستان۔ ایران و حصۂ کراچی کے درمیان حائل ہے
اپنی تخت نشینی سے پہلے اس ریتیلے صحرا کا ایک چھوٹا ٹکڑا مجھے ہمیشہ نہایت مرغوب
تھا اور گو وہ اسوقت بیکار ہوتا ہم اگر افغانستان سے ملحق ہو جائے تو سمندر تک پہونچنے
کے لئے نہایت بیش قیمت ثابت ہوگا۔ لیکن ابھی وہ وقت نہین آیا ہے کہ اس امر
پر زیادہ زور دیا جاسے۔ جو دوستی و اتحاد کہ اسوقت برطانیہ عظمیٰ و افغانستان مین ہے
اگر ترقی پذیر ہو اور مناسب طور پر پختہ و مضبوط ہو جاسے اس حد تک کہ انگلستان کو افغانستان

پر پورا اعتبار و اعتماد ہو اوسکی بہبودی کو عین اپنی بہبودی سمجھے اور روس اور ہندوستان
کے درمیان اوسے مستحکم سد راہ بنانے کا خواہان ہو تو انگلستان کیلئے یہ کوئی بڑی بات
نہ ہوگی کہ اس مختصر پارچۂ زمین کو افغانستان کو دیدے اور اوسکے معاوضہ مین کسی قسم کی
خدمات یا کوئی دوسرا خطۂ زمین یا اور کسی قسم کی رعایت یا ایک رقم مقررہ سالانہ منظور کرے
اور ساتھہ ہی اپنا حق شاہی اوس زمین پر قایم رکھے۔ اگر افغانستان کی سمندر تک رسائی
ہوجاے تو بلا شک بہت جلد ملک مالدار و خوشحال ہوجائیگا اور اس قسم کی رعایت کیلئے
برطانیہ عظمی کا ہمیشہ ممنون و مشکور رہیگا۔ اگر میری زندگی مین حصول مدعا کا موقع ہاتھہ نہ
لگے تو میرے بیٹون و جانشینون کو چاہیئے کہ ہمیشہ اس گوشۂ ملک پر نظر رکھین۔ ساتھہ
ہی اونہین یہ خیال بھی رکھنا چاہیئے کہ دریاے جیحون مین چھوٹی چھوٹی کشتیان چلائی جائین
جو تجارت کیلئے مفید ہونگی اور ہماری شمال و مغربی سرحد کی اون سے حفاظت ہوگی۔
میری یہی آرزو دعا ہے کہ اگر مین اپنی زندگی مین اپنے اون عظیم ارادون مین کامیاب نہ ہوون
یعنی ریل۔ تار۔ دخانی جہاز۔ بنک اور نوٹ کے اجرا۔ معدنیات کی برآمد۔ دنیا کے تمام حصون
سے سیاحون اور ساہوکارون کو بلانے۔ دار العلوم و دیگر موجودہ زمانہ کی ضروریات کے
لوازمات قایم و مہیا کرنے سے عاجز رہون تو میرے بیٹے او جانشین ان میری دلی خواہشون
کو پورا کرین گے اور افغانستان کو ویسا ہی بنا دین گے جیسا مین چاہتا ہون کہ اوسے
ہونا چاہیئے۔ آمین۔

(۲) افغانستان کی خارجی پالسی او رہمسایہ طاقتون کیساتھہ اُسکے پولیٹیکل تعلقات

چونکہ اس حصہ مین افغانستان کی گذشتہ موجودہ و آیندہ حالت کا حوالہ دیا جائیگا و

ہمسایہ طاقتون کے ساتھہ جو تعلقات ہین اونکا بھی ذکر کیا جائیگا اسلیئے یہ ضرور ہے کہ گزشتہ تاریخی واقعات کا ایک مختصر خاکہ کھینچا جاسے لہذا مین اونہین نہایت اختصار کیساتھہ بیان کرونگا -

افاغنہ مسلمانان سنت جماعت ہین اور افغانی مورخین کے مطابق بنی اسرائیل کی اولاد ہین - لفظ افغان جو افغانہ کا مخفف ہے اور بعض قبائل حضرت سلیمانؑ کے افغانہ یعنی سپہ سالار فوج کے خاندان سے ہین اور بعض ارمیا - پسر ساؤل کی نسل سے ہین - اہل افغانستان اسکاٹلینڈ کے ہائیلینڈر و دیگر کوہستانی باشندون کی طرح نہایت دلیر و شجاع لوگ ہین اونہین ہمیشہ حکومت و فرمانروائی کا شوق رہا ہے اور اپنی آزادی و خود مختاری قایم رکھنے کا از حد خیال رکھتے ہین - افغانستان کے مختلف قبائل و فرقون اور اون کے بہت سے خوانین و سردارون نے ہندوستان پر تاخت و حکومت کی ہے مثلاً غوری - تغلق غلزئی - اور درانی نے - درحقیقت جب کبھی افغانستان کسی عقلمند جفاکش و اولوالعزم مسلمان فرمانروا کے ماتحت رہا ہے لوگون نے اپنی شجاعت و جوانمردی دکھلائی ہے اور اپنے فتوحات کے ذریعے سے اپنے حکمران کے جھنڈے کی عزت و آبرو قایم رکھی ہے - ان بہادرون کی شجاعت صرف فرمانروایان افغانی ہی کی فتوحات کا باعث نہوئی بلکہ جو نصرت اور جنگی کامیابیان سلطان بابر کو ہوئین جو کہ ہندوستان مین سلطنت مغلیہ کے بانی اور اول بادشاہ ہوئے اور جو فتوحات کہ ایران مین ہوئین اونکا فخر بھی انہین جانبازون کو حاصل ہی وہ گورنمنٹ یا حکومت جسکے شامل حال افغانی جوانمردون کی امداد ہے قابل تہنیت ہے اگر ان دلیرون کی طاقت کسی حکومت کی طرف ہو اور یہ اوسکے دشمنون سے لڑین تو ضرور اوس ہی کو فتح نصیب ہوگی - اور افسوس ہے اوس گورنمنٹ پر گو اوسکی فوجی قوت دنیا مین کیسی ہی مضبوط کیون نہو جس کے دشمنون کے معاون و مددگار

افاغنہ ہون - مین دعوے کے ساتھہ نہایت وثوق سے کہتا ہون اور ہر شخص جو تاریخ ایشیا کا کچھہ بھی علم رکھتا ہے اور افغانون کے جنگی اوصاف سے واقف ہے مجھسے اتفاق کریگا کہ کوئی سلطنت تنہا کسی دوسری ہمسایہ طاقت سے نہین لڑ سکتی اگر آخر الذکر طاقت کا طرفدار افغانستان ہو جو سلطنت کہ دوسری ہمسایہ طاقت و افغانستان کی مجموعی فوج سے نبرد آزمائی کی کوشش کریگی اوسکی قسمت مین سوا شکست بے عزتی اور رنج و افسوس کے اور کچھہ نہین ہو سکتا - گو افغانستان ابھی اسقدر مضبوط نہین ہے کہ اپنے کسی طاقتور ہمسایہ سے اکیلا لڑکر فتحیابی کا دعویٰ قطعی طور پر کر سکے تاہم یہ ضرور ہے کہ اگر ایک نہ ایک سلطنت اوسکا ساتھہ دے تو اوسکی کامیابی مین کوئی شک و شبہ نہین ہو سکتا -

تاریخ سے ثابت ہے کہ ہندوستان جو اسکندر اعظم کے زمانہ سے اونیسوین صدی عیسوی کے شروع تک وقتاً فوقتاً حملہ آوران مغربی و وسط ایشیا کے زیر پا اور اونکا تختہ مشق رہا ہے قریب دو سو برس کے سولہوین و سترہوین صدی مین مغربی حملون سے بالکل محفوظ رہا جسکی وجہ صرف یہ تھی کہ افغانستان شاہان مغلیہ کے زیر حکومت تھا اور اسلیئے قوم افغانی اونکی ممد و مددگار تھی - سلطنت مغلیہ کے زوال کے بعد نادر شاہ ایرانی اور احمد شاہ درانی نے افغانی فوج کی اعانت سے ہندوستان پر حملہ کیا -

چونکہ اس موقع پر ہمین صرف اوس زمانہ سے سروکار ہے جب سے کہ احمد شاہ کی حکومت افغانستان مین شروع ہوئی اس لیئے مین اس مختصر تاریخی بیان کی ابتدا اوسکی تخت نشینی کی تاریخ سے کرونگا - اگر ناظرین اوسکے قبل کے حالات دریافت کرنا چاہین تو دیگر مورخین کی طرف رجوع کرین -

سنہ ۱۷۴۷ع مین بعد وفات نادر شاہ بدعملی و بادشاہ گردی ہوئی اور اسی حالت مین خاندان درانی حکومت کا آغاز ہوا جسکے قبیلہ سے ہونیکا مجھے بھی فخر حاصل ہے - احمد شاہ بانی

حکومت صدوزئی فرقہ کا خان تھا اور یہ فرقہ قبیلہ ابدالی کی ایک شاخ ہے چمکنی کے
مشہور ولی کو خواب مین دیکھکر اوسنے شاہ دُرِ دُران کا لقب حاصل کیا۔ میرے جد امجد امیر
دوست محمد خان بارکزئی خاندان سے ہین جو درانیون کی ایک دوسری شاخ ہے۔ احمد شاہ
صدوزئی درانی قبیلہ کے پہلے پادشاہ اور امیر دوست محمد خان بارکزئی درانیون کے پہلے
فرمانروا کا شجرہ اس طریقہ سے ملتا ہے کہ درانی شاہی خاندان کے بانی صدو و بارک دو حقیقی
بھائی تھے - احمد شاہ ۱۷۴۷ء مین بمقام قندہار تخت نشین ہوا اور اوسی شہر کو اپنا دار السلطنت
قرار دیا - یہی سال ہے جب سے تاریخ افغانستان مین انتخاب بادشاہ و باقاعدہ حکومت
کی ابتدا ہوئی۔ ۱۷۴۷ء مین نادر شاہ کے قتل کے بعد مختلف افغانی قبائل و فرقون کے
سردارون و خوانین نے قندہار کے قریب شیر سرخ بابا کے مقدس مزار پر جمع ہوکر مشورہ
کیا کہ آپس مین کسی کو بادشاہ مقرر کرین تاکہ اوسکے زیر حکومت امن و امان سے زندگی بسر
کرسکین ان سرداروں کے نام یہ تھے - حاجی جمال خان بارکزئی - محبت خان و سردار
جہان خان پوپلزئی - موسی جان اسحاق زئی جو ونگی کے نام سے زیادہ مشہور ہین - نور محمد
خان علزئی - نصر اللہ خان نورزئی - اور احمد خان صدوزئی لیکن سوائے احمد خان کے بلکہ
خاموش رہے ہر سردار نے فرمانروائی کے لیئے دعوی کیا اور اپنا حق بمقابلہ دوسرون کے
برتر ثابت کرنیکی کوشش کی اور اس امر پر زور دیا کہ دوسرے کے تابع ہرگز نہونگے بہت
کچھ بحث و مباحثہ کے بعد بھی وہ تصفیہ معاملہ سے اوسی قدر دور تھے جتنے کہ ابتدائے
جلسہ سے وقت لیکن صابر شاہ نامی ایک بزرگ نے گیہون کی ایک بال اپنے ہاتھ
مین لی اور احمد خان کے سر پر رکھکر کہا کہ آپس مین لڑنے کی کوئی ضرورت نہین - یہ احمد خان
فرمانروائی کے لیئے نہایت موزون ہے " یہ سنکر تمام خوانین احمد خان کی طرف متوجہ ہوئے
اور اقرار لیا کہ حکومت کے لیئے اوس سے زیادہ مناسب اور کوئی شخص نہین ہوسکتا

کیونکہ فرقہ صدوزئی کی بہ نسبت دوسرے خیلون کے کم و قلیل التعداد تھا اور اسلیئے اگر احمد خان
نے بموجب صلاح و مشورہ وکلاے رعایا عمل درآمد نہ کیا تو بہ نسبت کسی دوسرے حکمران کے
جو مضبوط و کثیر التعداد قبیلہ کا ہو اوسے معزول کرنا آسان ہوگا - اگر وہ ہماری صلاح مانیگا تو ہم
بحیثیت وکلاے رعایا اوسکی امداد کرینگے اور انتظام سلطنت مین اوسکی ہر طرح تائید و استعانت
کرینگے - اس پر متفق ہوکر اونہون نے دو چار پتے سبز گھاس کے منہ مین لیئے جسکا یہ منشا
تھا کہ وہ چوپاے اور احمد خان کے باربرداری کے جانور تھے اور پھر رسی کی صورت مین کپڑا
گلے مین ڈالکر اونہون نے اوسکی اطاعت قبول کی اور قتل و قصاص کے اختیارات اوسے
دیئے - احمد شاہ چونکہ ملک کی طرف سے منتخب ہوئے تھے جملہ سرداران و خوانین اون کے
ممد و مددگار تھے اور وہ خود مضبوط طبیعت کے - عاقل و فہیم جفاکش اور منصف مزاج
تھے - یہی وجہ تھی کہ وہ ترقی کرتے کرتے بر اعظم ایشیا کے ایک عظیم الشان بادشاہ ہوگئے
اونکی حکومت و عملداری بجانب مغرب مشہد یعنی ایران تک تھی اور مشرق کی طرف
ہندوستان مین دہلی تک معہ اون صوبجات کے جو درمیان مین واقع تھے - جون سنہ ۱۷۷۳ء
مین بعارضہ ناسور جو کہ اونکے چہرے مین ہوا تھا اونہون نے وفات پائی -

اونکا بیٹا تیمور مرزا شاہ اونکا جانشین ہوا لیکن وہ نہایت کاہل و آرام طلب تھا
اور یہ وہ مرض ہے جو کہ تقریباً تمام مشرقی بادشاہون شاہزادون اور رئیسون کو عموماً ہوا کرتا
ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حکومت و دولت ہاتھ سے جاتی رہتی ہے - اسوجہ سے
اوسمین یہ قابلیت نرہی کہ جن قبایل کو اوسکے والد نے فتح کیا تھا اونہین یکجا رکھ سکے اور
اس طرح سلطنت کا زوال شروع ہوا - ایک اور بڑی غلطی اوسنے یہ کی کہ اپنے بیٹون کو
افغانستان کے مختلف صوبون کا گورنر مقرر کیا جسکے باعث سے اوسکی وفات کے بعد جو کہ
بمقام کابل سنہ ۱۷۹۳ء مین واقع ہوئی اوسکے کثیر التعداد بیٹون مین سلطنت کے لیئے تنازعہ

واقع ہوا اور آخرش شاہ زمان کو حکومت حاصل ہوئی - لیکن سات برس کی فرمانروائی کے بعد اونکے سوتیلے بھائی شاہ محمود نے اونہیں اندھا کر کے معزول کر دیا - شاہ محمود کو وزیر فتح خان کی امداد سے سلطنت ملی تھی - اور یہ وزیر فتح خان امیر دوست محمد خان موجودہ خاندان کے امیر اول کے بھائی تھے -

یہ عجیب و غریب شخص جسے آیندہ اٹھارہ سال تک نمایان ترین جگہ تاریخ افغانستان مین حاصل ہے کہین زیادہ "بادشاہ بنانے والا" کہلانے کا مستحق ہے بہ نسبت مشہور و معروف ارل آف وارک[1] کے جو انگریزی تاریخ مین اسی نام سے ملقب ہے - اوس کی لیاقت - ہمت - فیاضی - اور تدبر کا تمام یوروپین مورخین نے جنہون نے کچھہ بھی افغانستان کی نسبت خامہ فرسائی کی ہے اعتراف کیا ہے اور اسی طرح افغانون نے بھی -

ستمبر سنہ ۱۸۰۱ع مین شاہ شجاع برادر حقیقی شاہ زمان معزول شدہ نے اپنے تئین بادشاہ گردانا اور پشاور سے کابل پر چڑھائی کی - لیکن وزیر فتح خان سے شکست کھا کر خیبر کی پہاڑیون کی طرف بھاگنا پڑا - تاہم چند معرکون کے بعد اوسے کامیابی ہوئی اور سنہ ۱۸۰۳ع مین تخت کابل پر قبضہ کر کے شاہ محمود کو قید کیا اور کچھہ عرصہ بعد کشمیر بھی فتح کر لیا - مگر تاہم بھی مختصر طور پر یہ کہنا ضرور ہے کہ سنہ ۱۷۹۳ع سے بعد وفات تیمور شاہ لڑائیان - دیگر صاحب اور بادشاہون اور خوانین کی جو بہ سو تین کثرت سے ہوئین جس با قاعدہ و باضابطہ حکومت

[1] پورا نام رچرڈ نیول ارل آف وارک ہے - سنہ ۱۴۲۸ع مین پیدا ہوا اور سنہ ۱۴۴۹ع سے سنہ ۱۴۷۱ع تک انگلستان کی دو مشہور جماعتون اہل یورک و لنکاسٹر کی باہمی لڑائیون مین کبھی ایک طرف اور کبھی دوسری جانب ہو کر نمایان حصہ لیا - ایڈورڈ چہارم و ہنری ششم دو رقیب بادشاہون کو یکے بعد دیگرے شہنشاہ بنایا اور اسلئے وہ بادشاہ ساز کا مشہور ہوا - سنہ ۱۴۷۱ع مین جنگ بارنٹ مین مارا گیا - مترجم -

کی بنا احمد شاہ نے ڈالی تھی اوس کا خاتمہ اس طرح ہو گیا کہ اونکے بعد جو بادشاہ ہوئے وہ عیاشی و مے نوشی کے عادی تھے اور کسی خاص شخص یا قبیلہ کی طرفداری کرتے تھے اور دوسرون کے خلاف ہوتے تھے۔ صدوزئی بادشاہون کی ان خصلتون کی وجہ سے حکومت نے اونہین خیرباد کہا اور وہ افغانستان جو اونکے قبضہ مین آنے سے پہلے وسیع سلطنت سمجھا جاتا تھا اب ایک مختصر حکومت رہگیا۔

شاہ شجاع نے جو کہ سنہ ۱۸۰۳ء مین تخت نشین ہوئے وزیر فتح خان سے صلح کرنیسے انکار کیا اور ۱۸۰۹ء مین اون سے شکست کہائی۔ اس فتح کے بعد فتح خان نے حکومت پہر اپنے دوست قدیم شاہ محمود کو حوالہ کی۔ شاہ شجاع نے رنجیت سنگہ راجہ پنجاب کے زیر سایہ پناہ لی اور وہان سے کئی بار تخت کابل حاصل کرنیکی کوشش کی لیکن کامیابی نہوئی اسلیئے کہ وزیر فتح خان اور اہل افغانستان شاہ محمود کے معاون تھے رنجیت سنگہ بعدہ شاہ شجاع کے ساتھہ نہایت سنگدلی کے ساتھہ پیش آیا اونہین قید کیا اور وہ شہرۂ آفاق ہیرا کوہ نور اون سے جبراً چھین لیا جو کہ اسوقت ملکۂ وکٹوریا کے قبضہ مین ہے۔ مورخین نے نہایت موثر کیفیت اس بیش قیمت پتہر کی بیان کی ہے۔ وہ لکھتے ہین کہ جس بادشاہ کے قبضہ سے یہ ہیرا جاتا تھا وہ اوس سے جدا ہوتے وقت زرد اور ناشاد ہوتا تھا اور جو فرمانروا کہ اوسے لیتا تھا اوس نعمت غیر مترقبہ کو پاکر بشاش و شادمان ہو جاتا تھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا نے نصف باشندون کا رنج و الم باقی نصف کیلئے باعث خوشی و خورمی ہوتا ہے جسطرح کہ دو فوجین جب آپس مین لڑتی ہین تو ایک جو کہ فتحیاب ہوتی ہے دوسری جانب کے مقتولین کی کثیر التعدادی و اپنی فتح پر خوشی کرتی ہے اور دوسری اپنی طرف اتنی جانین تلف ہونے اور اپنی شکست پر نالہ و بکا کرتی ہے۔ شاہ شجاع بہت سی مصیبتون کے بعد معہ اپنے اہل و عیال کے

قید سے بھاگے اور انگریزی عملداری مین داخل ہوکر انگریزون کے وظیفہ خوار بنے۔

شاہ شجاع کی شکست کے بعد وزیر فتح خان نے شاہ محمود کی طرف سے حکومت شروع کی۔ اپنے آقا کے لیئے حاجی فیروز سے ہرات چھینا اور ایرانیون نے جو حملہ اوس شہر پر کیا تھا اوسکی مدافعت کی۔ بنا اس حملہ کی یہ تھی کہ ایرانی چاہتے تھے کہ ایران کو خراج ملے۔ اور شاہ ایران کے نام کا سکہ چلایا جائے۔ اس وفاداری کا یہ ثمرہ ملا کہ اوس بدبخت احسان فراموش وحق ناشناس شاہ محمود نے اپنے دغاباز بیٹے و نیز دیگر اشخاص کی صلاح پر عمل کر کے جو کہ وزیر فتح خان کے دبدبہ و ثروت پر رشک کرتے تھے ۱۸۱۸ء مین اس تمام جان نثاری و خدمتگزاری کے صلہ مین فتح خان کو جنہون نے دوبار اوسے تخت پر بٹھایا تھا سخت اذیتین پہونچا کر اونکی آنکھین نکلوا ڈالین۔ پھر جب اونہون نے اپنے بھائیون کے حالات بیان کرنے اور اون کا راز افشا کرنے سے انکار کیا تو یکے بعد دیگرے اپنے سامنے اونکے اعضا کٹوا ڈالے حالانکہ صرف اون ہی کے ذریعے سے اوسے حکومت ملی تھی۔ غرضکہ اس طرح اس بے نظیر شخص کا خاتمہ ہوا جسے کہ افغانستان کا وارک کہنا چاہیئے۔ اونکی لیاقت و جوانمردی ایسی تھی کہ جس جماعت کے وہ طرفدار ہوجاتے تھے اوسے یقیناً عروج ہوجاتا تھا اور یہ اُن ہی کی شہرتِ شجاعت فیاضی و شرافت کا نتیجہ تھا کہ اونکے چھوٹے بھائی دوست محمد خان کو تخت کابل حاصل کرنے مین بہت کچھ مدد ملی وزیر پائندہ خان عرف سردار سرفراز خان نے علاوہ فتح خان کے بیس لایق بیٹے اور چھوڑے تھے جنکے نام یہ ہین۔ سرداران محمد اعظم خان۔ تیمور قلی خان۔ پُردل خان شیردل خان۔ کہندل خان۔ رحمدل خان۔ مہردل خان۔ عطا محمد خان۔ سلطان محمد خان۔ پیر محمد خان۔ سعید محمد خان۔ امیر دوست محمد خان۔ امیر محمد خان

محمد زمان خان - ضمیر خان - حیدر خان - طرہ باز خان - جمعہ خان - ذخیر اللہ خان -

اس جوانمرد "بادشاہ بنانے والے" کا ایسی بیرحمی سے قتل کیا جانا اس امر کے لیے کافی اشارہ تہا کہ اونکے بیس بہائی اور باقیماندہ درانی شاہ محمود ونیز اونکے بیٹے شاہزادہ کامران سے سرکشی کرین - اسی کامران نے اپنے والد کو بہکایا اور مجبور کیا تہا کہ فتح خان کو قتل کرنا چاہیے - نتیجہ یہ ہوا کہ دوست محمد خان فتح خان کے سب سے چہوٹے بہائی نے شاہ محمود کی فوج کو شکست دی اور آپ ۱۸۲۶ء مین امیر افغانستان ہوئے جس کی وجہ سے سلطنت خاندان صدوزی کی خاندان سے بارکزئیون مین آگئی اور اوسی وقت سے ابتک اوسی خاندان مین چلی آتی ہے باستثنائے اوس تہوڑے سے وقفہ کے جسکا کہ شاہ شجاع اور اوسکے مددگار یعنی انگریز باعث ہوے - شاہ محمود نے اس ناسپاسی کی سزا مین حکومت کہو دینے کے بعد دل شکستہ ہوکر ہرات مین وفات پائی اور اوسکا بدذات بیٹا جوکہ فتح خان کے قتل کا اصل بانی تہا اپنے ہی ایک اہلکار کے ہاتہ سے مارا گیا جس کا نام وزیر یار محمد خان تہا -

یہ ایک مشہور بات ہے کہ جبتک کسی ملک کا فرمانروا مضبوط طبیعت والا ہوتا ہے ایسا کہ جملہ خوانین اور رعایا کو رعب کے ساتہ اپنے اختیار مین رکہہ سکے تو گو اوس کا طریق حکومت عمدہ نہوتا ہم بیرونی طاقتون کو اوسکے انتظام مین مداخلت کا بہانہ نہین مل سکتا - لیکن جبہی کوئی گورنمنٹ ایک کمزور حکمران کے قبضہ مین آئی یا خانہ جنگیون کی وجہ سے اوس مین تفرقہ پڑگیا یا رعایا کے دل سے اپنے فرمانروا کی محبت و دہشت جاتی رہی تو طاقتہائے خارجیہ کو موقع ملجاتا ہے کہ سلطنت کے مختلف حقدارون کو آپس مین لڑا دین یا اس بہانہ سے ملک مین دخل دین کہ رعایا کو مساوی حقوق عطا ہونے

چاہئیں اور سب کے ساتھہ یکسان انصاف ہونا چاہیئے - اسی اصول کے
مطابق جس وقت سے کہ افغانستان کمزور فرمانرواؤن کے زیر حکومت آیا اور وہان
خاندانی لڑائیون و فساد کا بازار گرم ہوا اس ملک کی تاریخ ایسی نظیرون سے پر ہے کہ انگلستان
و روس نے اوسکے داخلی معاملات مین وقتاً فوقتاً مداخلت کی ہے اور دونون طاقتین
اس کوشش مین بہی مصروف رہی ہین کہ دعویداران حکومت کو اپنے پنجۂ قدرت مین
رکہین تاکہ بمحل مناسب پردہ پیش کیئے جاسکین - گذشتہ زمانہ مین انگلستان قریب اور
روس افغانستان سے زیادہ فاصلہ پر تہا اسلیئے اس قسم کی کارروائیان بہ نسبت روس کے
انگلستان زیادہ عمل مین لایا - لیکن آجکل بدقسمتی سے افغانستان دو سنگہاے آسیا
کے درمیان ہے حالانکہ پیشتر صرف ایک کے نیچے تہا - تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ
انگلستان نے اس بارے مین افغانی معاملات مین زیادہ تر مداخلت اور غلطیان کی ہین
اور اسی باعث سے نقصان بہی زیادہ اوٹہایا ہے بہ نسبت روس کے جسنے افغانستان
مین دخل بہی کم دیا اور اسلیئے مضرت بہی کم اوٹہائی - لیکن امید ہے کہ ان زیادہ تکالیف
و نقصانات سے انگلستان کو زیادہ فوائد حاصل ہونگے کیونکہ کرورون روپیہ اور ہزارہا
بیش قیمت جانون کے ضایع ہونے کے بعد اگر انگلستان نے اتنا بہی سیکہہ لیا کہ
افغانستان سے جنگجوئی مین خود اپنا نقصان ہے اور اوس کیساتھہ اتفاق و اتحاد مین
عین اپنا فائدہ اور حفاظت مد نظر ہے تو ضرور گذشتہ مضرتون کی آیندہ پورے طور پر تلافی
ہوجاے گی -

اپنے دادا امیر دوست محمد خان کے تخت کابل پر بیٹہنے کے بعد سے اگر مین
مفصل تاریخی حالات بیان کرون تو ضرور ہے کہ پاسداری کا الزام مجہہ پر عائد کیا جاے گا
اسلیئے جو کچہہ کہ بعض انگریزی مورخون نے اوس زمانہ کی کیفیت بیان کی ہے اوسکا اقتباس

ہدیۂ ناظرین کرتا ہون اور وہ بھی صرف اسقدر کہ ہماری آیندہ پالسی کے سمجھنے کے لیے ضروری ہو ہوا۔

"روسیون کی مدت مدید ملتقدیم سے دلی خواہش ہے کہ ہندوستان پر حملہ کرین ۱۷۹۱ء مین ملکہ کیتھرن فرمانرواے روس نے بخارا و کابل کی راہ سے ہندوستان پر فوج کشی کے متعلق غور کیا تھا۔ پھر ۱۸۰۰ء مین شہنشاہ پولوس مالک تخت روس اور نپولین نے جو اوس زمانہ مین فرانس کا اول کونسل تھا ہندوستان پر ایک مشترکہ حملہ کی تدبیر بخت وپز کی ۔ ۱۸۰۸ء مین شہنشاہان نپولین و الگزنڈر دوبارہ اس طرف متوجہ ہوے اور اس مرتبہ یہ قرار پایا کہ شاہ ایران سے بھی اس معاملہ مین امداد لی جاسے۔ لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد دونون بادشاہون مین تنازعہ واقع ہوا اور انکی بندشین ملتوی ہوگئین۔ ۱۸۳۷ء مین روس و ایران نے ہندوستان پر چڑہائی کرنے کے ارادہ سے متفق ہو کر ہرات پر حملہ کیا لیکن ہرات کا مضبوط قلعہ فتح نکر سکے۔ ۱۸۵۵ء مین روس نے پھر ہندوستان پر لشکرکشی کی فکر کی لیکن یوروپین پیچیدگیون کی وجہ سے اپنی تدبیر عمل مین نلاسکا روسیون نے دوست محمد خان کو اپنی طرف ملانے کی کوشش کی لیکن ناکامیاب رہے۔ ۱۸۷۲ء سے ۱۸۷۸ء تک اونہون نے امیر شیر علی خان سے انگریزون کے خلاف علانیہ سازش کی" از کتاب موسومہ روس وسط ایشیا مین مصنفہ لارڈ کرزن صفحات ۳۲۳ لغایتہ ۳۴۴۔

دوست محمد برادر فتح خان کابل کا بادشاہ ہوا اور وہ عادل و روشن دماغ فرمانروا خیال کیا جاتا تھا کامران نے ہرات لے لیا۔ قندہار بہت کچھ دست گردی کے بعد سرداروں کے قبضہ مین آیا۔ امیران سندہ آزاد ہوگئے اور رنجیت سنگہ نے یہ ابتری و بدنظمی دیکھکر اوس پریشان حال سلطنت پر دست درازی کا اچھا موقع

خیال کیا۔

یہ سلسلہ اسی طرح قایم رہا حتی کہ گورمنٹ ہند کی آنکھین کھلین کہ روسی اثر وسط ایشیا مین گھر کر رہا ہے جو ترقی کرتے کرتے اس حد تک پہونچا کہ روسیون نے ۱۸۳۷ء مین ہرات کا محاصرہ کیا۔ اوسوقت یہ کوششین شروع کی گئین کہ دوست محمد روسی اور ایرانی طرفداری سے علیحدہ کیا جاے۔ اوسنے انگریزون کے ساتھہ اس شرط پر اتحاد و اتفاق کرنا منظور کیا کہ رنجیت سنگہ کی دست درازی سے وہ محفوظ رکھا جاے اسلیئے کہ رنجیت سنگہ نے پشاور پر قبضہ کر لیا تہا۔ اگر یہ شرط منظور نگی گئی تو وہ سایہ عاطفت ایرانی مین چلا جائیگا۔ لیکن ایک بُری ساعت مین یہ تصفیہ کیا گیا کہ ہمارے تعلقات رنجیت سنگہ کے ساتہہ ایسے تہے کہ ہم اوسکے معاملات مین مداخلت نہین کر سکتے تہے اور اسیلئے دوست محمد خان کی شرط منظور نکیگئی لیکن ساتہہ ہی ہم سے یہ بہی نہین دیکہا جاتا تہا کہ دوست محمد ایران سے ملجاے لہذا صرف ایک علاج باقی تہا اور وہ یہ کہ دوست محمد معزول کیا جاے اور شاہ شجاع جو کہ اٹہائیس سال جلاوطن رہچکا تہا اوسکی جگہہ تخت نشین کیا جاے تاکہ اپنے نزدیک ہمارا اثر تمام وسط ایشیا مین قایم ہو جاے۔

چنانچہ ۱۸۳۸ء و ۱۸۳۹ء مین سرجان کین فوج کے ساتہہ عملداری درانی مین داخل ہوے بہت کم اون کی مزاحمت ہوئی اور بمقام غزنی دوست محمد نے سر ولیم میکناٹن کے سامنے ہتہیار رکہدیئے۔ شاہ شجاع واپس بلا کر تخت پر بٹہایا گیا۔ ہرطرف سرخروئی و کامیابی کے آثار معلوم ہونے لگے۔ شاہ کے لیئے فوج تیار کیگئی۔ سرجان کین لارڈ ہوگئے اور ہرطرف سے سپاس نامے و مبارکبادین آنے لگین۔ لیکن افسوس! اینٹیکل دنیا بلکہ تمام دنیا کو اس کا خواب و خیال بہی نہ تہا کہ ہم ایک خوفناک

سرنگ پر کھڑے ہوئے ہیں! شروع نومبر ۱۸۴۱ء میں بہ سرنگ اوٹھی اور انگریزی سفیر کے قتل - ایک بڑی انگریزی فوج کی پوری تباہی جس میں ملکہ معظمہ کی چوالیسوین پلٹن و چند دیگر ہندوستانی پلٹنیں ورسالے شامل تھے - تمام توپون کا ہاتھ سے نکل جانا - افسرون ولیڈیون کی گرفتاری - غرضکہ اس آفت نے جسکی ہماری تاریخ مین غالباً نظیر نہین نہایت خوفناک طریقہ سے ہمارے بے بنیاد خیال ووہم کو جو افغانی امن وامان و کل وسط ایشیا مین انگریزی اثر کے متعلق تھا نیست ونابود کر دیا - اوسی سال موسم بہار مین ہماری حمایت کے ٹٹو شاہ شجاع الملک کو جس وقت کہ وہ اپنی خیمگاہ کو بمقام بت خاک جا رہا تھا بارکزئیون کے ایک گروہ نے قتل کر ڈالا اور اس طرح اوسکی پر آشوب زندگانی کا ایسے بڑے طور پر خاتمہ ہوگیا -

جس عالم سے ہم کو اپنی بیجا ونامناسب زیادتیون کی تجاویز کی ابتری اور اونکے نتایج بد سے نجات ملی اوسے عین خدا کی رحمت تصور کرنا چاہیئے جسکی ہمین اوسی قدر کم امید تھی حقیقتی کہ ہماری سزا مہیبت ناک وناگہانی تھی - خدا نہ کرے کہ ہم اوسکی اوس مہربانی کو جسکے ہم قابل نہ تھے اپنی موجودہ کامیابی وخوشی کے وقت نظر انداز کرین جیسا کہ سنہ ۱۸۳۹ء مین فراموش کر بیٹھے تھے بلکہ ایسا ہو کہ ہمارے فرمانروا اوس غفور الرحیم کے فضل وکرم کی برکت سے یاد رکھین کہ صرف راست شعاری و دیانتداری ایک قوم کی ترقی وعروج کا باعث ہو سکتی ہے نہ کہ ملک گیری - اور حرص وطمع اور اسی قسم کے دیگر گناہ ہر قوم کے لیئے باعث ننگ وناموس تصور کیئے جاتے ہین "

ماخوذ از روزنامچہ کوچ فوج در سندھ وافغانستان مصنفہ ایلن مطبوعہ سنہ ۱۸۴۳ء از صفحہ ۳۱۳ - الخ -

* کابل - قندہار - پشاور اور اونکے مضافات علیحدہ علیحدہ بھائیون کے قبضہ مین تھے

جنمین کہ بہت جلد تنازعہ واقع ہوا - درانی قبیلہ کے لوگ اپنی اراضیات کے موقعہ کے لحاظ سے کسی قدر حاکم قندہار یا ہرات کے اطاعت شعار تھے - باقی دوسرے قبائل آزاد و خود سر رہے حکومت درانی کے زوال کے زمانہ مین رنجیت سنگھ یورپین افسرون کے ذریعہ سے اپنی فوج کی تعلیم درجہ کمال کو پہونچا رہا تھا یہ امر ایسا تھا کہ اگر قوم افاغنہ متفق و متحد ہوتی تب بھی اوسکے ہندی مقبوضات کے حق مین رنجیت سنگھ کا وجود خوفناک ثابت ہوتا لیکن گورنمنٹ افغانستان کی شکستہ حالی و خالی از سپاہ سرحد تو کسی طرح اوسے روک ہی نہین سکتی تھی - اوسنے کشمیر ملتان - لیا - سندہ بالا اور ڈیرہ ہون کے قریب ترین حصہ پر قبضہ کر لیا - کشمیر کے جنوب مین جو قبیلے آباد تھے اونہین تحت مین لایا اور اسکے بعد فرمانروا سے کابل اور اوسکے بہائی مقیم پشاور کے درمیان جو تنازعہ ہوا اور شاہ شجاع کو مہم قندہار مین جو کامیابی ہوئی اِن دونون واقعات سے فائدہ اوٹھا کر خود پشاور اور اوس ملک کو جو دریا سے اندس تک پہیلا ہوا ہے فتح کر لیا - امیران سندہ نے شکار پور لے لیا اہل بلخ نے نام کی ماتحتی سے سرتابی کی اور شاہزادہ بلوچستان صرف برائے نام بر حکومت رہا - دوست محمد سردار کابل ایک عادل ور وشن دماغ حکمران کہلاتا ہے وہ اور اوسکا سوتیلا بہائی جو قندہار مین ہے دونون کامران کے خلاف ہین جو کہ اپنے والد کی وفات کی وجہ سے ہرات و جملہ حقوق خاندان صدوزئی کا مالک بن بیٹھا ہے ان لڑائیون اور بغاوتون کے زمانہ مین شہر پشاور کو نہایت مضرت و نقصان پہونچا ورنہ باقی ملک مین کسی قسم کا تنزل نہین پایا جاتا -

علاوہ اوس مہم کے جس مین شاہ شجاع کو قندہار پر عارضی قبضہ حاصل ہوا وہ اپنی عملداری کے مختلف حصون مین دیگر مہمات مین بھی مصروف رہا لیکن فی الحال پہر جلا وطن ہو کر

انگریزی حکومت مین بمقام لدہیانہ مقیم ہے۔ اس اثنا مین اوسے بہت سے عجیب
وغریب واقعات پیش آئے جنکی سرگذشت اوسنے کتاب کی صورت مین قلمبند
کی ہے ایک موقع پر رنجیت سنگہہ نے اوسے دغابازی سے دہوکہ دیکر گرفتار کر لیا اور اوس
کے ساتھہ وحشیانہ طور پر اور نہایت سنگدلی سے پیش آیا جس سے غرض یہ تہی کہ
وہ مشہور کوہ نور ہیرا جو اوسکے پاس تہا چہڑا لے لے۔ یہ باتین اور اوسکی ملکہ کی ہمت
و لیاقت کی وجہ سے اوسکی رہائی افغانستان کے حال کے خلاصہ واقعات کا
ایک دلچسپ حصہ ہے جو کہ سر اے برنس نے لکہا ہے اوس سے اور مسٹر کونولی
کے زیادہ تر مفصل بیان سے اس تحریر کا مطالب اخذ کیا گیا ہے۔ ان تمام مصیبتون
کا قدرتی نتیجہ یہ ہوا ہوتا کہ ایران نے خراسان کے افغانی حصہ پر قبضہ کر لیا ہوتا لیکن
گو متواتر کوششین ہرات لینے کے لیئے کی گئی ہین - اور گو شاہ ایران کے پاس
باقاعدہ فوج ہے اور یوروپین افسر اوسے تعلیم دیتے ہین تاہم ہرات پر کوئی اثر نہین
ہوا ہے۔ خود کامران کمزوری و عیاشی مین اپنے باپ کے مقابل ہے لیکن اوسکے
وزیر یار محمد خان کی ہمت و استواری کی وجہ سے ابتک اوسکی حکومت قایم ہے۔
عرصہ ایک سال سے شاہ ایران نے ہرات کا محاصرہ کر رکہا ہے اور گو آخری حالات
سے معلوم ہوا ہے کہ ایرانیون کو اوسکی فتح کرنے مین ناکامیابی ہوئی اور بہت سخت
اونکا نقصان ہوا یعنی بیان کیا جاتا ہے کہ گیارہ کرنل - ۵۴ دیگر افسر اور ۱۷۰۰ تعلیم یافتہ
سپاہی ضایع ہوئے تاہم اگر خوانین قندہار و کابل دشمن سے ملجائین تو ممکن ہے
کہ اب بہی شاہ ایران کی ثابت قدمی و استقلال بہرہ ور ہو اور علمداری درانی کا سب سے
مستحکم و محفوظ مقام فتح ہو جائے۔ ایسا واقعہ ہماری ہندوستانی سلطنت کی بہبودی
مین ایک اہم تبدل پیدا کریگا اور ممکن ہے کہ یوروپ کے پولٹیکل معاملات

پر بھی بغیر اپنا اثر ڈالے نہ رہے گا" (از حالات سلطنت کابل، مصنفہ الفنسٹن

دا کتوبر ۱۸۳۸ء)

۱۸۳۸ء مین افغانستان پر جو انگریزی فوج کشی کی گئی تھی اوسکا جو کچھ سبب و باعث تھا

وہ خاص کر اون پیچیدگیون سے پیدا ہوا تھا جو کہ مابین انگلستان و ایران پیدا ہو گئی

تھین اسلیئے اس انگریزی مہم سے پیشتر جو انگلستان و ایران کے باہمی تعلقات

تھے اونکی مختصر کیفیت بیان کرنا ضرور ہے ۔

بموجب ایک عہد نامہ کے جو ان دونون سلطنتون کے درمیان ۱۸۱۴ء مین

ہوا تھا انگلستان اس امر کا ذمہ دار رہا تھا کہ اگر کوئی یوروپین طاقت ایران پر حملہ کرے

تو وہ شاہ کی امداد یا تو بذریعہ ہندوستانی فوج کے کریگا یا شاہ کو سالانہ زر نقد

دیکر اوسکے جنگی اخراجات کا کفیل ہوگا ۔ یہ ایک خطرناک شرط تھی باوجودیکہ عہدنامہ

مین ایک فقرہ یہ بھی تھا کہ اگر ایران کے کسی فعل کیوجہ سے یہ حملہ ہو تو اوس اقرارنامہ

کے مطابق عمل درآمد نہ کیا جائے گا ۔ جو خونریز جنگ کہ ۱۸۲۵ء سے ۱۸۲۷ء

تک عباس مرزا و روسی جنرل پاسکیوچ کے درمیان شد و مد سے ہوتی رہی اوسمین

انگلستان نے فوج یا زر کسی سے ایران کی امداد نکی اور جب شکست کھا کر بوجہ

تاوان جنگ کے جو بموجب عہدنامہ ترکمانچہ اوس کے ذمہ عائد ہوا ایران شکستہ

حال ہوا اور اوس کی مالی حالت نہایت ابتر ہوئی تو انگلستان نے یہ موقع مناسب

سمجھ کر اوسکی ضرورتون سے اس طرح فائدہ اوٹھایا کہ استعانت کی جو سابق تکلیف دہ

شرط تھی اوس سے بعوض تین لاکھ پونڈ نہایت ارزان طور پر سبکدوشی حاصل

کی اس معاملہ کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ دربار ایرانی مین انگریزی اثر رو بہ تنزل ہوا اور یہ بھی ضروری

تھا کہ اپنی کمزوری محسوس کر کے ایران روسی اثر کے دباؤ مین آجائے ۔

فتح علی شاہ عمر رسیدہ فرمانروا ے ایران نے ۱۸۳۴ء مین انتقال کیا اور اونکا پوتا شاہزادہ محمد میرزا اونکی جگہہ تخت نشین ہوا - اس نوجوان شاہ مین اپنے جوانمرد والد عباس میرزا کی بہت کچہہ اولوالعزمی موجود تہی - اوسکی خاص آرزو و تمنا نے جسکو کہ اوسکے روسی صلاح کارون نے نہایت کوشش کیساتہہ برابر تیز و روبہ ترقی رکہا اوسے اس فراخ حوصلگی پر مجبور کیا کہ آزاد صوبہ ہرات جو افغانستان کے مغربی کنارے پر واقع ہے فتح کیا جاے - افغانی عملداری کا صرف ہرات ہی ایک ایسا حصہ باقی رہگیا تہا جو کہ اب تک اصل شاہی خاندان کے ایک ممبر کے ماتحت تہا - اوسکا حکمران شاہ کامران پسر محمود شاہ تہا جو اپنے بہائی شاہ شجاع کو تخت کابل سے بیدخل کرنے کے بعد خود بہی وہان سے نکالا گیا تہا اور صوبہ ہرات مین چلا گیا تہا - اس نوجوان شاہ ایران کے پاس فتح ہرات کی تجویز کی تائید مین اور اوسکے جائز قرار دینے کے لیئے وجوہات کی کمی نہ تہی - اور یہ اس سے ثابت ہے کہ مسٹر ایلیس سفیر انگریزی متعینہ ایران نے اس کا صاف صاف اقرار کیا اور برٹش گورنمنٹ کو لکہا کہ غزنی تک افغانی حکومت پر شاہ کو قبضہ کرنے کا معقول حق حاصل ہے چونکہ ایرانی صوبہ سیستان کے ایک حصہ پر کامران کے قبضہ کر لینے سے شاہ کو ہرات سے لینے کی کافی وجہ پیدا ہو چکی ہے -

انگلستان اور ہندوستان کے لیئے اس معاملہ کی اہمیت اس سبب سے اور زیادہ ہو گئی تہی کہ ہرات پر پیشقدمی کرنے مین روسی اثر ایران کا پشت پناہ بن رہا تہا - مسٹر ایلیس نے صاف صاف کہدیا تہا کہ اوس وقت روس و ایران کے مابین جو تعلقات تہے وہ ایسے تہے کہ افغانستان پر ایران کی فوجکشی گویا درحقیقت روسی پیشقدمی تہی لیکن بدقسمتی سے معاہدہ ۱۸۱۴ء مین ایک یہ شرط برقرار

رہگئی تھی کہ اگر ایرانیون و افغانون مین جنگ ہو تو انگریزی گورنمنٹ کسی جانب سے مداخلت نہ کریگی جب تک کہ دونون فریق متفق ہو کر اوس سے تصفیہ کی درخواست نکرین۔ مسٹر ایلس اور اوسکے جانشین مسٹر میکنیل نے شاہ ایران سے مہم ہرات کی نسبت شکایت کی اور اوسکے روکنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ برطانیہ عظمیٰ نے سینٹ پیٹرسبرگ مین بہی اسکے خلاف اپیل کی لیکن وہان سے بہی گریز آمیز جواب ملا۔ پولٹیکل اضطراب و پریشانی کس قدر زیادہ ہوگئی تھی اوسکا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ درحالیکہ اپریل ۱۸۳۶ء مین مسٹر ایلس نے لکہا تہا کہ اگر روس ہندوستان پر لشکرکشی کریگا تو اوسکا پہلا حملہ ایران پر بہی ہوگا شروع ۱۸۳۷ء مین لارڈ آکلینڈ گورنر جنرل ہندوستان نے مسٹر میکنیل کو ہدایت کی کہ شاہ سے باصرار کہین کہ اس مہم سے باز آئین اس لیئے کہ ہم اپنی مغربی سرحد پر کسی قسم کی دست اندازی گوارا نہین کر سکتے اور یہ فوج کشی ہمارے رنج و ناخوشی کا باعث ہوگی۔

لیکن انگریزی سفیر کی کوششون کا شاہ پر مطلق اثر نہوا وہ ہرات کی طرف روانہ ہوئے اور بتاریخ ۲۳ نومبر ۱۸۳۷ء محاصرہ شروع ہوگیا۔ ہرات کے سامنے ایرانی خیمہ گاہ مین مسٹر میکنیل نے عرصہ دراز تک قیام کیا لیکن کوئی کامیابی نہوئی اس لیئے کہ اوسکی کاٹ کے لیئے روسی سفیر کا اثر شاہ پر بہت زیادہ تہا۔ لہذا متواتر خفت و بے التفاتیون سے تنگ آکر وہ وہان سے بالکل نامراد و ناکامران واپس آیا۔ چہ روز کے محاصرہ کے بعد ایرانیون اور اونکے روسی معاونین نے ۲۴ جون ۱۸۳۸ء کو زیادہ فوج کے ساتہہ ایک سخت حملہ کیا لیکن ناکامیاب رہے اور بہت سے لوگ ضایع ہوئے شاہ نے ہمت ہاردی اور محاصرہ اوٹہانے کا قصد کیا جسے کہ کرنل اسٹاڈرٹ کی آمد نے اور اشتعال دی۔ کرنل اسٹاڈرٹ ایرانی خیمگاہ مین یہ خبر لیکر پہونچے کہ بمبئی سے

سے ایک فوج مع جنگی جہازون کے خلیج فارس مین جزیرہ کرک مین اوتری تھی اور شاہ کے لیئے آخری پیغام لائی تھی کہ وہ فوراً ہرات سے واپس جائین - لارڈ پامرسٹن وزیر اعظم انگلستان نے جو خلیج فارس کی طرف اس طرح رخ کیا اسکی وجہ یہ تھی کہ اونہون نے جملہ واقعات پر نظر کر کے یہ مناسب تصور کیا کہ ایسے موقع پر خلاف ورزی اوس صاف و واضح شدہ معاہدہ کے کارروائی کرنا بالکل بجا و درست ہوگا جسکی پابندی کہ انگلستان نے چند دیگر موقعون پر اپنے لیئے لازم کی تھی - یہ پیغام سنکر شاہ کی طبیعت یک گونہ ہلکی ہوئی ۹ ستمبر کو وہ گھوڑے پر سوار ہوئے اور ہرات سے واپس روانہ ہوئے - یہ محاصرہ ساڑھے نو مہینے قایم رہا - آج اوس واقعہ کے نصف صدی بعد جبکہ روسی سفیر سیمونچ محمد شاہ فرمانرواے فارس کے ساتھ شکستہ لیکن نامفتوح ہرات سے واپس گیا وہ شہر اب تک افغانی اسلحہ و سامانِ جنگ کا مخزن ہے -

شاہ شجاع الملک نے جو کہ اوس مشہور و معروف و نامور فرمانروا احمد شاہ کا پوتا تھا سنہ ۱۸۰۳ء سے سنہ ۱۸۰۹ء تک افغانستان مین حکومت کی ...... اوسکے زوال کے بعد عرصہ دراز تک افغانستان بدعملی و ابتری کا شکار رہا - آخرش سنہ ۱۸۲۶ء مین دوست محمد خان کو کابل مین اپنا سکہ جمانے مین کامیابی حاصل ہوئی اور اوسوقت سے کابل مین انگریزون کے قیام سہ سالہ کے زمانہ مین بھی باس کابل وہ ہوشیار شخص کا غلبہ و زور رہا .... کئی سال کے تغیر و تبدل و نشیب و فراز کے بعد اس نوجوان بہادر نے اپنے تمام دشمنون کو پائمال کر دیا اور سنہ ۱۸۲۶ء مین کابل کا فرمانروا ہوا .... انگریزون کا اوسے سچا لحاظ و پاس تھا اور جو ایسے ساتھ اوسکی وفاداری صرف اوس وقت فسخ ہوئی جبکہ دوسری جنگِ

پنجاب مین اوسنے سکھون کو فوجی امداد دی۔

معزول شدہ شاہ شجاع لدھیانہ سے جہانکہ وہ زیر سایہ گورنمنٹ ہند مقیم تھا متواتر سازش کر رہا تھا کہ دوبارہ اوسے تخت نصیب ہو۔ عرصہ دراز تک اوس کے تمام منصوبے بے اثر رہے لیکن ۱۸۳۲ء مین اوس مین اور مہاراجہ رنجیت سنگھ مین کسی قسم کا عہد و پیمان ہوا۔ شاہ شجاع نے جو درخواست کہ رواداری و حمایت و مالی استعانت کے لئے کی گورنمنٹ انگریزی نے جواب دیا کہ کسی قسم کی امداد کرنا اوس بےطرفداری کی پالسی کے خلاف ہوگا جو گورنمنٹ نے اختیار کی تھی۔ لیکن عقلمندی کے خلاف ساتھ ہی اوس کی اس معاملہ مین اس طرح مالی امداد بھی کی کہ چار مہینے کی پنشن اوسے پیشگی عطا کی۔ سولہ ہزار روپیہ جنگ کے لئے ایک نہایت قلیل رقم ہے جس کے ذریعہ سے تخت واپس لینے کی کوشش کی جا سکتی ہے لیکن شاہ شجاع اس مہم پر فروری ۱۸۳۳ء مین روانہ ہوا۔ امیران سندھ پر فتح حاصل کر کے وہ قندہار کی طرف بڑھا اور قلعہ کا محاصرہ کیا۔ قندہار کی حالت بالکل آخری اور نہایت نازک تھی کہ دوست محمد نے تیزی کے ساتھ کابل سے روانہ ہو کر اوسے بچایا۔ اور پھر محصورین کی فوج کے ساتھ شاہ شجاع کو شکست دیکر پراگندہ کر دیا۔ شاہ شجاع نہایت سراسیمگی کے ساتھ بھاگا اور اپنا توپخانہ و ساز و سامان سب پیچھے چھوڑ گیا اسی زمانہ مین جبکہ دوست محمد جنوب مین تھا رنجیت سنگھ کی فوج نے دریاے اٹک پار کر کے افغانی صوبہ پشاور پر قبضہ کر لیا۔ اور افغانون کو درہ خیبر تک پیچھے ہٹا دیا۔ دوست محمد نے بعد مین جو تمام کوششین سکھون کو پشاور سے نکالنے کی کین اونمین سے کسی مین کامیابی نہوئی اور اس شبہہ کی وجہ سے کہ رنجیت سنگھ کی کامیاب دست درازی سے انگریزون نے چشم پوشی کی تھی اوسنے اس نئی پالسی پر غور کیا کہ اس کے

جواب میں ایران کے ساتھہ اتحاد کے ذریعہ سے اپنے تئین مستحکم و مضبوط کرے لیکن شاہ شجاع نے اپنی ناکامیابی کے بعد صرف یہ کیا کہ پھر لدھیانہ جاکر قیام پذیر ہوا۔

لارڈ ولیم بنٹنک کے بعد مارچ سنہ ۱۸۳۶ء مین لارڈ آکلینڈ گورنر جنرل ہند مقرر ہوئے دوست محمد نے جو خط مبارکباد کا بھیجا اوس کا جواب اونھون نے یہ دیا "آپ واقف ہین کہ گورمنٹ برطانیہ کا یہ دستور نہین ہے کہ دیگر خود مختار و آزاد حکومتون کے انتظام مین مداخلت کرے" لیکن یہ ایسا اصول تھا کہ خود لارڈ آکلینڈ اوس کے خلاف جلد کارروائی کرنے والے تھے۔ انگلستان سے روس و ایران کے منصوبون کے متعلق وہ اپنے ساتھہ تردد و فکر لیتے آئے تھے جو کہ ہمارے سفیر متعینۂ فارس کی تحریرات نے گورمنٹ برطانیہ کے اہلکارون مین پیدا کر دی تھی لیکن ظاہرا اونھون نے اس امر کی نسبت کوئی تصفیہ قطعی نہین کیا تھا کہ کون سی تدبیر عمل مین لانا چاہیے۔ بقول ٹالبوٹ ہنڈ کے "ایک بعید خطرہ کے بے سروپا و مبہم وسوسہ سے متاثر ہو کر اور وہ بھی ایسا کہ جو دوسرون کے دل مین پیدا ہوا تھا اور خود اونکی طبیعت مین نہ تھا" اونھون نے کپتان برنس کو ایک فرضی تجارتی سفارت کے نام سے افغانستان روانہ کیا حالانکہ درحقیقت اوسکی غرض یہ تھی کہ پولیٹکل حالات اوسکے ذریعے سے دریافت کیے جائین گو اس بارہ مین کسی قسم کے خاص ہدایتین کپتان برنس کو نہین کیگئی تھین برنس . . . . . ستمبر سنہ ۱۸۳۷ء مین کابل پہونچا یعنی ایرانی فوج کے محاصرۂ ہرات سے دو ماہ قبل۔ وہ پیشتر ہی سے دوست محمد کیطرف زیادہ مائل اور اوسکے موافق تھا اور سنہ ۱۸۳۲ء مین اوسکا مہمان بھی رہ چکا تھا جس پالسی کا وہ موید تھا وہ یہ نہ تھی کہ شاہ شجاع کو تخت دلاکر اصل خاندان شاہی مین دوبارہ حکومت بحال کیجائے بلکہ

وہ یہ چاہتا تہا کہ دوست محمد کو تقویت دیجاے اور اوسکی حمایت کی جاے تاکہ وہ
انگریزون کا طرفدار و خیر خواہ بن جائے۔
برنس کو یقین واثق تہا کہ مین ٹہیک وقت پر کابل پہونچا ہون اس لیئے کہ ایک
سفیر شاہ ایران کی طرف سے تحائف لایا تہا اور قندہار مین پیشتر سے موجود تہا اور اوسنے
شاہ کی جانب سے امداد و استعانت کا یقین بہی دلایا تہا۔ دوست محمد نے برنس
سے یہ بات بالکل پوشیدہ نرکہی کہ انگریزونکی جانب سے امید استفادہ منقطع کر کے
اور سکہون کی دست درازی کو روکنے کی اشد ضرورت کیوجہ سے اوسنے ایران
و روس کی طرف رخ کیا تہا لیکن ساتہہ ہی اوسنے یہ مستعدی بہی ظاہر کی کہ اگر پنجاب
گورمنٹ انگریزی اوسکا اطمینان کر دیا جاے کہ حمایت و امداد کی اوسے امید رکہنی
چاہیئے تو مغربی طاقتون کے ساتہہ جو نامہ و پیام ہو رہا تہا اوسے وہ فوراً موقوف
کر دیگا۔ برنس نے اپنی گورمنٹ کو اس دوستانہ تجویز سے مطلع کیا اور اوسکی تائید
مین اپنی راے بہی نہایت زور کے ساتہہ پیش کی۔ اسی درمیان مین برنس نے
جوش مین آکر حد اعتدال سے تجاوز کر کے اپنے اختیارات سے باہر یہ کارروائی
کی کہ قندہاری خوانین کو ایران کے ساتہہ تعلقات پیدا کرنے سے باز رکہنے کی
کوششین کین اور اس خیال سے کہ شاہ کی جانب سے جو تجویز و تحریک باہمی
اتحاد و اتفاق کی کی گئی تہی اگر خوانین اوس سے انکار کرین تو غالباً سلطنت ایران
جبر و زور کو کام مین لاےگی اوسکی مدافعت کے لیئے مالی امداد کا بہی وعدہ کیا
اس ناجائز سرگرمی و جوش کی زیادتی کے لیئے گورمنٹ ہند نے برنس کی سختی کے
ساتہہ چشم نمائی کی اور اوسے ہدایت کی گئی کہ جو قول و قرار خوانین قندہار سے
کیئے تہے اونہین واپس لے۔ اس کے بعد ہی برنس اور دوست محمد کے

تعلقات مین ایک روسی افسر کے کابل آنے کی وجہ سے پیچیدگی پیدا ہوگئی - اس افسر نے سفیر زار ہونے کا دعوی کیا لیکن اوسکی اسناد مشکوک معلوم ہوتی تہین اور قابل اعتبار نہ تہین - قطع نظر اسکے جب وہ روس واپس گیا تو کونٹ نسلرود نے اوس سے گورمنٹ کی بالکل بے تعلقی ظاہر کی - دوست محمد نے اس شخص کا مطلق خیال نہ کیا اور برنس کو برابر اطمینان دلاتا رہا کہ سواے انگریزون کے وہ کسی سے تعلقات پیدا کرنا نہین چاہتا تہا اور اوسی طرح برنس بہی گورمنٹ ہند کو برابر مطلع کرتا رہا کہ دوست محمد کے بیانات پر اوسے پورا اعتماد اور یقین تہا - لیکن جو جواب لارڈ آکلینڈ نے فرمانرواے کابل کو دیا اوسکا اندازہ کچھہ ایسا تحکمانہ و متکبرانہ تہا جس سے یہ غرض معلوم ہوتی تہی کہ دوست محمد ناراض ہو - اور یہی ہوا بہی اور برنس کی سفارت فوراً بیکار و بے سود ہوگئی پہر بہی دوست محمد نے بطور آخری تدبیر کے حالانکہ اوسکی غیرت اسکی متقاضی نہ تہی یہانتک جہکا کہ گورنر جنرل ہند سے بذریعہ خط التجا کی کہ وہ افغانون کی چارہ سازی کیجئے اور اونہین کسی قدر ہمت و تقویت دیجئے" لیکن اس موثر درخواست کا بہی کچہہ اثر نہ ہوا - برخلاف اس کے روسی سفیر نے اون سب امور کے پورا کرنے کے وعدے نہایت فیاضی و کشادہ دلی سے کر لیے جنکے حاصل کرنے کی دوست محمد کو از حد فکر تہی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ اوس سفیر کی نہایت تعظیم و تکریم ہونے لگی اور دوست محمد اوس سے نہایت خوش ہوا - واپسی کے وقت اوس نے خوانین قندہار سے بہی ایک عہد نامہ کیا جسکی کہ روسی سفیر متعینہ ایران نے فوراً تصدیق کی اس طرح برنس کا بالکل اعتبار کابل مین نہ رہا اور خفیف ہو کر اگست سنہ ۱۸۳۹ع مین وہ وہان سے رخصت ہوا -

برنس کو جو ناکامیابی ہوئی اوسکی وجہ یہ تہی کہ اوسکے ہندوستان سے کابل جانیکے بعد

لارڈ آکلینڈ کی پالسی بتدریج بدلنے لگی تھی۔ جب وہ ہندوستان پہونچے تھے تو اونکی طبیعت صلح جو و آرام پسند تھی۔ اس کے ثبوت مین کہ اپریل ۱۸۳۷ء تک بھی اونکا ارادہ افغانستان کی حالت موجودہ مین مزاحمت کرنے کا نہ تھا صرف اونکا وہ تحریری بیان کافی ہے جوکہ اوسی تاریخ و ماہ کا لکھا ہوا ہے یعنی یہ کہ گورنمنٹ انگریزی نے قطعی طور پر ارادہ کرلیا ہے کہ جب تک شاہ شجاع الملک سابق فرمانروا کابل ہماری حفاظت مین ہے اوسے کابل اور قندہار کے اون خوانین و سرداروں کے مقابلہ مین اور زیادہ مخالفانہ تدابیر و تجاویز عمل مین لانے سے باز رکھین گے جوکہ اس وقت خود مختار و با اختیار ہین" تاہم ماہ جون مین لارڈ آکلینڈ نے ایک معاہدہ کیا جسکے مطابق شاہ شجاع انگریزی سپاہ کے ساتھ کابل بھیجا گیا اس متضاد کارروائی و تباین کا کوئی سبب نہین معلوم ہوتا اسلئے کہ مابین دریائے ستلج جوکہ ہماری سرحد تھی اور ہرات کے جو وسط ایشیا کے کنارہ پر واقع ہے بہت زیادہ بعد ہے یعنی بارہ سومیل سے زیادہ کی مسافت اور وہ بھی دنیا کی ازحد دشوار گزار راہ سے اسمین کچھ شک نہین کہ گورنمنٹ ہند کا اس سبب سے کسی قدر متردد و پریشان ہونا بالکل بجا و درست تھا کہ ایرانی فوج روسی والنٹیر اور روسی روپیہ کی امداد سے ہرات کا محاصرہ کررہی تھی اور ایرانی و روسی کارندے افغانستان مین اپنا کام کررہے تھے لیکن یہ دونون باتین کچھ ایسی زیادہ باوقعت نہ تھین اور محض خیالی خوفناک تھین چوکہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ آج بھی افغانی سرحد ہرات سے اور آگے ہے۔ و دوست محمد خان کے خاندان کا ایک فرمانروا تخت کابل پر متمکن ہے۔ لیکن نہ تو انگلستان اور نہ ہندوستان نے خلیج فارس مین بمقام کراک فوج بھیجنے مین پس و پیش کیا جس کی وجہ سے محاصرہ ہرات موقوف ہوگیا

جس پالسی کا کہ افغانستان کے ساتھ برتاؤ ہونا چاہیئے تھا وہ نہایت آشکارا تھی اور یہ تھی کہ جو سازشین اوس ملک مین ہو رہی تھین اونکے نتائج پر نظر رکھنا۔ جو بے اثر ثابت ہون جیسا کہ اغلب تھا اون سے اغماض کرنا۔ اور اگر اون سے نتائج بد کا خوف ہو تو اونھین معمولی طریقون سے توڑنا چاہیئے تھا۔ ہم سے اور رنجیت سنگہ سے جو اتحاد اور عہد و پیمان تھا وہ پختہ تھا اور اوس مین اور دوست محمد مین صوبہ پشاور کی نسبت جو تنازع تھا اُس کا نہایت آسانی سے تصفیہ ہو سکتا تھا۔

جنگ اول افغانستان کی ذمہ داری کا سیاہ داغ کس پر ہے؟ لارڈ براوٹن متوفی نے جبکہ سر جان ہوب ہوس ۱۸۳۵ع سے ۱۸۴۱ع تک بورڈ آف کنٹرول (ضبط و نگرانی) کے پریزیڈنٹ تھے ہوس آف کامنس کی ایک کمیٹی کے روبرو ۱۸۵۱ع مین بیان کیا تھا کہ "جنگ افغانستان مین نے کی تھی بورڈ ڈائرکٹران اس سے بالکل لاعلم تھا"۔ اسکے معنی در حقیقت یہ تھے کہ اوسوقت کی برٹش گورنمنٹ اسکی ذمہ دار تھی اور اوسکی جانب سے جو اہلکار ہندوستانی معاملات کے انتظام کے لئے معین تھا اوسکے ذریعہ سے کارروائی کی گئی تھی اور ایسٹ انڈیا کمپنی کے ڈائرکٹرون کو رائے زنی کا مطلق موقع نہین دیا گیا تھا۔ لیکن متذکرہ بالا بیان کی سر جے سی ہوب ہوس نے ۱۸۴۲ع مین ہوس آف کامنز کے روبرو اس طرح اصلاح کی کہ جس وقت مین نے افغانی پالسی کے متعلق مراسلہ بھیجا تھا اوسی وقت ہندوستان سے لارڈ آکلینڈ نے بھی ایک تحریر روانہ کی تھی جس مین مہم کابل کی روانگی کی اطلاع دی تھی اور چونکہ دونون مراسلے ایک ہی وقت مین روانہ کیئے گیئے تھے اونکو یا مجھے ایک دوسرے کے مضمون کا علم

نہتا ۔

جو تدبیر عمل در آمد کی شروع موسم گرما ۱۸۳۸ء کے عہد نامہ میں گورنمنٹ ہندوستان رنجیت سنگھ اور شاہ شجاع کے درمیان ہوئی تھی یہ تھی کہ شاہ شجاع ایک ایسی فوج کے ساتھ جسکے افسر ہندوستانی فوج سے لیئے جائین اور تنخواہ بھی انگریزی روپیہ سے دیجاتی ہو مہاراجہ پنجاب کی امداد سے بلا گورہ فوج کی استعانت کے تخت کابل واپس لینے کی کوشش کرے۔ اسکے بعد اس امر پر زور دیا گیا اور یہ منظور بھی کر لیا گیا کہ شاہ شجاع کو ضرورت ہوگی کہ اوسکے ساتھ گورہ فوج اوسکی پشت پناہ رہے اور یہ کہ اس کام کے لیئے دو پلٹنون کی موجودگی و رعب کافی ہوگا لیکن سر ہیری فین نے اس موقع پر نہایت عاقلانہ اعتراض پیش کیا اور اسقدر تھوڑے سپاہیون کے اسقدر دور دراز و مخدوش مہم پر بھیجے جانے کی مخالفت کی آخرش گورنر جنرل نے جو کہ اس غلط پالسی کے پابند ہو چکے تھے اپنے صلاح کارون کے اصرار سے بد قسمتی سے یہ تجویز کی کہ انگریزی فوج جمع کر کے اوس نامبارک شاہ شجاع کے ہمراہ افغانستان کے دور دراز و نامعلوم ویرانون مین بھیجی جاسے یہ قرار پاتے ہی گورمنٹ ہندوستان کے معمول و قاعدہ کے مطابق یہ بھی ضرور و مناسب تہا کہ گورنر جنرل اپنی کارروائی کی تائید مین اور اوسکے صحیح و واجب ثابت کرنیکی غرض سے ایک مدلل اعلان شایع کرین - اس اعلان کے متعلق سوائے اسکے کہ ڈیورنڈ کا ایک فقرہ یہان بیان کر دیا جاسے اور زیادہ ضرورت نہین معلوم ہوتی وہ لکھتے ہین کہ "اوس مین الفاظ "انصاف" "ضرورت" جس طریقہ سے استعمال کیئے گئے ہین خوش قسمتی سے انگریزی زبان مین اسکی کوئی پہلی نظیر موجود نہیں ہے" سر ہربرٹ اڈورڈز نے بھی اس سے کم سخت نکتہ چینی نہین کی ہے - وہ کہتے ہین

کہ "دوست محمد کا برتاؤ اور اونکے خیالات اس قدر دلیری و بے باکی کے ساتھہ غلط پیرایہ مین بیان کیئے گئے تھے۔ کہ ایک روسی مدبر کو بھی رشک آسکتا تھا"

معزز تمام اشخاص اس مہمل و لغو تجویز کے خلاف تھے جنکی راے بوجہ اونکے تجربہ کے باوقعت تھی "مسٹر الفنسٹن جو تیس سال قبل بحیثیت سردار سفارت کابل جا چکے تھے راے زن تھے کہ "اگر درہ بولان کی راہ سے فوج بھیجی جاسے اور ہم اوسکی رسد کا سامان بہم پہونچا سکین تو کوئی شک نہین کہ ہم کابل لے لین گے اور شاہ شجاع کو وہان پہونچا دینگے لیکن اوسکو ایسے محتاج۔ سو مضبوط اور دور دراز ملک مین اور اس قسم کے سرکش لوگون مین برقرار و قایم رکھنے کی کوئی امید نہین ہو سکتی" لارڈ ولیم بنٹنک سابق گورنر جنرل ہند اس تجویز کو ایک بعید القیاس احمقانہ حرکت سے تعبیر کرتے تھے۔ مارکوئیس ویلزلی کے نزدیک یہ بے سوچا سمجھا جو ایک چٹانی صحرائی اور ریت و برف کے ملک مین بھیجی جاتی تھی ایک دیوانہ وار کارروائی تھی "ڈیوک آف ویلنگٹن نے الہامی زیرکی و فراست کے طور پر بیان کیا کہ ایک مرتبہ دریاے انڈس پار کرکے افغانستان مین حکومت کا تصفیہ کرنیکے لیئے جانیکا یہ نتیجہ ہوگا کہ اوس ملک مین ہمین دائمی کوچ کرنا پڑیگا" ماخوذ از "جنگہاے افغانی" مصنفہ آرچی بالڈ فوربس صفحات الغایتہ ۱۳۔

"اعلان گورنر جنرل جسکا اوپر ذکر کیا گیا ہے یہ تھا۔ شاہ شجاع کو اوسکی حکومت سے محروم کرنے مین ہم شریک نہ تھے۔ لیکن ہمنے دوست محمد کو جسنے کبھی ہماری مخالفت نہ کی تھی اپنی مقصد براری کی غرض سے بیدخل کیا اور وہ ہماری اس پالیسی کے سر چڑہایا گیا" (ماخوذ از ایضاً صفحہ ۴۸)۔

مد برنس و مکناٹن کا جو حشر ہوا اوسکی وجہ یہ تھی کہ وہ کابل ایک ایسے بیجا مداخلت کرنیوالے کے عمدہ مددگار ہو کر گئے تھے جسے لوگ سخت حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے اور پالیسی حماقت کے ناپسندیدہ وکیل تھے جس سے اونہین نفرت تھی "

(ایضاً صفحہ ۱۸۷)

مین پوری مفصل تاریخ افغانستان کی یا اوسکی اور برطانیہ عظمیٰ کی باہمی لڑائیون کی یہان بیان نہین کرسکتا اس کیلئے علیحدہ کتاب چاہیے علاوہ برین بہت سے نہایت مستند انگریزی مصنف بھی نہایت تفصیل کے ساتھ اس مضمون پر بحث کرچکے ہین لیکن اسقدر ضرور کہونگا کہ بلا کسی قصور کے اور برنس و مکناٹن اور تمام اون اشخاص کی ہدایتون اور صلاح کے خلاف جو اس معاملہ کو ہین زیادہ سمجھتے تھے وائسرائے گورمنٹ ہند نے امیر دوست محمد خان کو معزول کیا اور قید کرکے نومبر ۱۸۴۰ء مین ہندوستان بھیجدیا اس بے انصافانہ پالیسی کا یہ نتیجہ ہوا کہ انگریزون کا کابل مین قتل عام ہوا۔ شاہ شجاع بھی مارا گیا اور امیر دوست محمد خان افغانون کو واپس دیدیے گئے۔ ۱۸۴۳ء مین وہ کابل مین تخت نشین ہوئے اور ۹ جون ۱۸۶۳ء تک حکومت کرکے بمقام ہرات وفات پائی جہان کہ وہ مدفون ہین ۔

اونکے انتقال کے بعد چونکہ امیر افضل خان اونکے بڑے بیٹے یعنی امیر کے والد بزرگوار وہان موجود نہ تھے شیر علی خان نے خطاب امیر اختیار کیا۔ جو واقعات اس کارروائی کے بعد پیش آئے اونکی مفصل کیفیت گذشتہ بابون مین بیان کی جاچکی ہے صرف اس قدر کہنا باقی ہے کہ اونکے زمانۂ حکومت مین گورمنٹ ہند نے اولاً تو یہ غلطی کی کہ اونہین گورمنٹ روس سے خط و کتابت کرنے کی اجازت دی اور ہمت دلائی اور پھر اونہین اس بارہ مین قصوروار ٹھیرایا۔ ساتھ ہی شیر علیخان بھی اس الزام سے بری نہین ہوسکتے کہ اونہون نے دربار عام مین ملکہ وکٹوریہ کی نسبت ناشایستہ الفاظ استعمال کیے اور انگریزون کے خلاف روسیون

سے سازش کرتے رہے اور برابر برطانیہ عظمی کی دوستی ورفاقت کا دم بھرتے رہے - دونوں سلطنتوں (یعنی ہند و افغانستان) کی بیوقوفی غلطی جنگ دوم افغانستان کا باعث ہوئی جس مین شیر علیخان کو شکست ہوئی اور وہ روسی امداد حاصل کرنیکے لیے روس بھاگ گئے - لیکن گورنمنٹ روس بوجہ بُعد سرحد افغانی پر اپنی فوج جمع نہین کرسکتی تھی اور آخرش امیر شیر علیخان نے شکستہ دل و فرط نفرس کی وجہ سے بے دست و پا ہو کر روس جاتے ہوئے راہ مین اس دار ناپائدار سے کوچ کیا - اسکے بعد گورنمنٹ ہند نے تیسری غلطی کی جسکی وجہ سے سرلوئی کاونیری اور اونکے ساتھیون کی جان گئی - گو امیر شیر علیخان کے برتاو کے انگریز شاکی تھے تاہم اونکے بیٹے محمد یعقوب خان کے ساتھہ معاہدہ کیا اور سب سے بڑھکر تو یہ کہ محمد یعقوب خان کے زور و قوت پر اعتماد کرکے سرلوئی کاونیری کو صرف تھوڑے سے انگریزون کے ساتھہ کابل بھیجا جو کہ اونکی حفاظت کے لیئے کافی نہ تھے - حالانکہ ایک مرتبہ تجربہ ہو چکا تھا کہ ملکناٹن و برنس پر کیا گذری پھر بھی بلا اس امر کے دریافت کیئے ہوئے کہ محمد یعقوب خان مین اس قدر طاقت تھی بھی یا نہین کہ انگریزون کی جان کی پوری پوری حفاظت کرسکین یا یہ کہ اونھون نے کاونیری اور اونکے ہمراہیون کے کابل جانے کے متعلق خوانین و وکلاے رعایا کی رضامندی حاصل کرلی تھی یا نہین یہ غلطی کیگئی - نتیجہ یہ ہوا کہ محمد یعقوب خان قید کیئے گیے تمام ملک مین بغاوت پھیل گئی اور اس جنگ مین بہت کچھہ کشت و خون ہوا اور روپیہ بھی خوب خرچ ہوا اسکے بعد ہی مین روس سے واپس آکر تخت کابل کا مالک ہوا اور انگریزی فوج کو بحفاظت افغانستان سے رخصت کیا -

انگریزی و افغانی تعلقات کی متذکرہ بالا مختصر کیفیت بیان کرکے اب مین اپنی رائے اس بارہ مین پیش کرونگا اور جہانتک کہ انگلستان و روس سے تعلق ہے اپنے ملک کی آئندہ پالسی کی نسبت اپنے خیالات ظاہر کرونگا -

لیکن اولاً مین ناظرین کو اوس نقشہ کیطرف متوجہ کرنا چاہتا ہون جو آخر کتاب مین ملحق ہے اور نیز یہ کہنا چاہتا ہون کہ انگلستان و افغانستان کے گذشتہ تعلقات تاریخی واقعات پر تھوڑا سا غور کرنیسے صاف معلوم ہو جائیگا کہ جسوقت میرے دادا امیر دوست محمد خانکے ہاتحت حکومت افغانی کمزور تھی انگریزون نے اس کمزوری سے فائدہ اوٹھا کر افغانستان کے چند سرحدی صوبے منقطع کر کے اپنے قبضہ مین کر لئے - پھر امیر شیر علیخان اور محمد یعقوب خان کے زمانہ مین افغانستان سے وادیٔ کرم - درۂ خیبر - کسی قدر حصۂ پشین و بعض مقامات علیحدہ کر لئے میرے عہد حکومت مین باوجود تعرض و منازعت کے لارڈ لینسڈون کی گورمنٹ نے میرے اہلکارون کو بلند خیل وزیرستان اور دوسری جگہون سے انگریزی سنگینون کی دہمکی دیکر نکال دیا اور چمن کا ریلوے اسٹیشن میری عملداری مین بلا میری یا میری قوم کی اجازت کے بنا لیا گیا - گو سفارت سر مارٹیمر ڈیورنڈ کے ذریعہ سے معاملات برسراہ ہو گئے اور مجھے ایک قسم کا معاوضہ بھی ملگیا اور مین بالکل قانع و خوش ہون کہ انگریزی دوستی سے مجھے بجائے نقصان کے فائدہ زیادہ ہوا ہے تاہم ان واقعات کا ذکر مین اس غرض سے کرتا ہون کہ ناظرین دیکھین کہ حالانکہ انگلستان نہین چاہتا کہ افغانستان کا کوئی حصہ لے لیکن ساتھہ ہی کسی ایسے موقع کو بھی ہاتھہ سے نہین جانے دیتا کہ اگر اس قسم کا کوئی فائدہ ہوتا ہو تو اوس سے درگذر کرے - اس دوست نے بہ نسبت روس کے کہین زیادہ افغانی ملک لیا ہے!

جو تاریخی واقعات کا مختصر خاکہ مین نے بعض انگریزی مورخون و مدبرون کی تصنیفات سے اوپر کھینچا ہے اوسکے متعلق مین اب اپنی رائے اپنے جانشینون اور قوم کیلئے صلاح و نصیحت کی شکل مین بیان کرتا ہون - مین اس امر کے ثابت کرنے کیلئے کوئی بحث نہین کرنا چاہتا کہ میرے بیانات بعض دوسرے ملک کے مصنفون کی بہ نسبت زیادہ تر مدبرانہ و عاقلانہ ہین اور دوسرے مین یہ بھی خیال کرتا ہون کہ جو کچھہ میرے دل مین ہے اوسے

من وعن تمام دنیا کے سامنے پیش کرنا نامناسب و بخلاف مصلحت ہوگا - لہذا جو کچھہ مین لکھونگا وہ صرف اشارتاً و کنایتاً ہوگا باقی میرے جانشین سمجھہ لین اسلیئے کہ ہر عقلمندان را اشارہ کافی است "

ممالک خارجیہ مین جب پارلیمنٹ یا اسی قسم کی دوسری مجالس کا افتتاح ہوتا ہے تو قاعدہ ہے کہ اونکے فرمانروا اپنی افتتاحی تقریر مین یہ الفاظ استعمال کرتے ہین " ہماری گورمنٹ کے تعلقات دوسری طاقتون کے ساتھہ نہایت عمدہ و دوستانہ ہین " حالانکہ جتنی دیر تک یہ الفاظ اون کی زبان سے نکلتے ہین اون ہی بعض طاقتون پروہ دل ہی دل مین نفرین بھی کرتے جاتے ہین - لیکن اس کا نام مدبری ہے!

مجھے خوف ہے کہ اگر مین بھی ان فرمانرواؤن کی تقلید کرون اور اسی قسم کے مبہم و مذبذب فقرے استعمال کرون تو میری قوم و جانشین اونکا اصل مطلب و مدعا نہ سمجھہ سکین گے اور ضرور دھوکا کھا کر اس دامِ تزویر مین گرفتار ہوجاینگے - اسلیئے لازم ہے کہ جو کچھہ کہنا ہے اوسے صاف صاف الفاظ مین بیان کرون -

الحمد للہ کہ اوس خداوند کریم کے فضل و کرم سے جو سب دلون کا حاکم ہے اور جب چاہے دشمنون کو دوست بنادے میری گورمنٹ کے تعلقات اپنی ہمسایہ طاقتون یعنی انگلستان - روس - ایران اور چین کے ساتھہ حسب اطمینان و دوستانہ ہین دشمنی کی کوئی وجہ موجود نہین ہے اور نہ بالفعل کسی قسم کے شر و فساد کا خوف ہے - نہ دونون دوستون یعنی روس و انگلستان مین سے کسی کے پاس کوئی تحریری یا دیگر ثبوت ہے جسکے ذریعے سے وہ گورمنٹ افغانستان پر عہد شکنی و خلاف دوستی کام کرنے کا الزام عائد کرسکین گو جا افواہین اس بارے مین وقتاً فوقتاً مشہور ہوتی ہین اونکا مین ذمہ وار نہین ساتھہ ہی کسی مخالف طاقت کو یہ عذر و بہانہ بھی نہین مل سکتا کہ افغانستان کو تہمت

لگائے کہ اوسکی کوئی زیادتی یا اشتعالک اوس طاقت کی خصومت کا باعث ہوئی۔ اس سے میرا یہ منشا ہرگز نہین ہے کہ کوئی گورمنٹ میری مخالف ہے۔ اپنی تخت نشینی کے دن سے آجتک مین نے کبھی اظہار خوف یا بزدلی نہین کیا ہے اور نہ اپنے ہمسایون کی خوشامد کر کے اپنے تئین اور اپنی قوم کو خفیف و ذلیل کیا ہے۔ نہ کبھی کوئی ایسا فضول کام کیا ہے جس سے کہ ایک طاقت کے ساتھہ زیادہ رغبت و میل پایا جائے اور دوسری سے مخالفت و نفرت ظاہر ہو۔ مین نے اپنے ہمسایون سے ایسے وعدے نہین کیے ہین جنکا ایفا میرے امکان سے باہر ہو جیسا کہ اگلے فرمانروایانِ کابل نے کیا تھا۔ مینے نہایت تقید کے ساتھہ اپنے پاک نبی حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے قدسی اقوال و حدیثون پر عمل کیا ہے۔ سب سے بہترین رفتار میانہ روی ہے۔ اگر کوئی گورمنٹ یا اوسکے اہلکار میرے ساتھہ خوش اخلاقی کے ساتھہ پیش آئے ہین تو مین نے بھی اون سے ویسا ہی برتاؤ کیا ہے۔ اگر مجھہ سے کبھی درشتی سے سلوک کیا ہے تو مین نے بھی جواب ترکی بہ ترکی دینے مین کوتاہی نہین کی ہے باانیہمہ مین نے نہایت احتیاط کے ساتھہ اس بارے مین مغرورانہ و تمکنت کے ساتھہ نظر حقارت کی ہے اور کبھی حد سے متجاوز نہین ہوا اور جس قدر کہ میرے لیے مناسب و بجا تھا اوس سے زیادہ اظہار کج خلقی کیا ہے۔ حضرت جامی فرماتے ہین ؎

کند تحمل بسیار مرد را بے قدر	کمان چو تن بہ کشیدن دہد کباد شود

مین خصوصیت کے ساتھہ کسی ایک سلطنت کا نام لینا نہین چاہتا تاہم اپنی قوم کی اطلاع کے لیے کنایتاً کہتا ہون کہ اونہین لازم ہے کہ ہمیشہ مختلف سلطنتون کے خصائل سمجھنے اور اون مین تفریق کرنے مین کوشش کرین۔ بعض اون مین سے مثل جونک کے ہین جو کہ اوسوقت تک خون چوستی رہتی ہے کہ انسان بلا کسی قسم کی تکلیف محسوس

سکتے مر جاتا ہے۔ بعض بالکل چھپکلی کی طرح ہین جو کہ نہایت تکلیف دہ ہوتی ہے لیکن جان نہین لے لیتی یا مانند زنبور کے ہین جسکے نیش سے سخت درد و تکلیف ہوتی ہے لیکن موت کا خوف نہین ہوتا۔ بعض طاقتین نئے ملکون پر اپنے زور و فتوحات سے قبضہ کرتی ہین۔ کوئی دغا و فریب سے ملک لیتی ہین۔ اور سرداران ملک کو باہم لڑا کر اون مین خانہ جنگیان کرا کر اور خود پس پردہ رہکر دوسرون کی حماقت سے فائدہ اوٹھاتی ہین۔ آخر الذکر قسم کی طاقتون سے ٹھیک برتاؤ کرنا نہایت مشکل ہے اور انسان کو چاہیئے کہ اون کے ساتھ معاملات مین کہین زیادہ احتیاط کرے بہ نسبت اون طاقتون کے جو علانیہ حملہ کرتی ہین یہ نہایت پیچیدہ و نازک معاملہ ہے اور اسکے متعلق مین اپنی قوم کو صلاح دیتا ہون کہ ایسی سلطنتون کے ساتھ نہایت ہوشیار و بیدار رہین مین نے آگاہ کر دیا اب ہر طرح مستعد و آمادہ رہنا اون کا کام ہے۔ علم بڑی طاقت ہے۔ میری قوم کو چاہیئے کہ ہرگز آپس مین نااتفاقی کو راہ نہ دین ورنہ اپنے ہمسایون کے فریب مین آجائینگے کیونکہ اونکے آپس کے تفرقہ کی وجہ سے ہمسایون کو اوس سے فائدہ اوٹھانے کا عمدہ موقع ہاتھ آئیگا۔

اس سے پہلے کہ اور زیادہ اس بارے مین خامہ فرسائی کرون یہ کہنا بھی ضروری سمجھتا ہون کہ مجھے بخوبی معلوم ہے کہ جو لوگ مجھسے اچھی طرح واقف نہین ہین مجھے سنگدل طامع وزردوست و نہایت بدظن و بدگمان کہتے ہین۔ ان اتہامات کا جواب میری جانب سے بہت سے مصنفون نے دیدیا ہے جو کہ مجھے اچھی طرح جانتے ہین مثلاً سر وسٹ رجوے۔ سیلیل گریفن و دیگر اشخاص نے جو نہایت واقفکار اہلکار رہین اس بارے مین اپنی رائے ظاہر کی ہے۔ اونکا بیان ہے اور بالکل صحیح بیان ہے کہ امیر سختی کے ساتھ حکومت کرتے ہین لیکن یہ بالکل درست و مناسب ہے اسلیئے کہ اونکے

ماتحت نہایت سخت لوگ ہین مسٹر الفرڈ لایل نے اپنے مشہور اشعار مین میری سخت و شوار حالت کی یون تصویر کھینچی ہے -

"لیکن خدا کی جتنی باتین ہین وہ سب ہماری تنبیہ کے لیئے ہین اور مجھ خدا کے بندہ کو سرداری عطا فرمائی گئی ہے -

جس کی وجہ سے کبھی تو مجھے کافرون کے ساتھہ امداد کی غرض سے معاملہ کرنا پڑتا ہے

اور کبھی کسی ایسے شخص پر جو زہریلی نے کی طرح ہو اعتماد کرنا پڑتا ہے

کیونکہ کبھی کسی فرمانروا کو اپنی استعانت وقیام کے لیئے اس قدر ضرورت تائید ربانی کی نہین ہو سکتی ہے

جتنی اوس شخص کو جو کہ اس ملک مین حکمران ہوگا اور افاغنہ کو ایک دن کے لیئے بھی مطیع و فرمانبردار کرے گا -

مین ایک عظیم برباد شدہ قلعہ سے نیچے کابل کی وسعت کو دیکھتا ہون

اور نیز نزدیک کی پہاڑیون کو جن پر کہ توپین نصب ہین اور دور کی پہاڑیون کو جو برف سے ڈھکی ہوئی ہین -

گھاٹیون کو جو پانی سے سیراب اور نہایت خوبصورت ہین اور انگورون کو جو اونچی جگہون پر پھیل رہے ہین -

تم شاید سمجھتے ہوگے کہ اگر تم امیر ہوتے تو گویا بہشت مین حکومت کرتے ہوتے

لیکن مین جانتا ہون کہ مین دوزخ مین حکمران ہون"

لیکن اگر مین اپنی پالیسی بجاے سخت کے نرم و ملائم کردون تو یہی نکتہ چین حضرات کیا کہین گے ؟ کیا اسکا نتیجہ یہی نہین ہوگا جیسا کہ درۂ خیبر کے معاملہ مین ہوا یعنی یہ کہ سات سال کے انتظام کے بعد بھی انگریز اس درہ کو مسافرون کے لیئے محفوظ نہین کر سکے ہین

اور مضبوط باڈی گارڈ کی ضرورت ہوتی ہے - ابتک کاروان و مسافرون کو جان کا خوف ہے - لیکن میری تمام عملداری مین کاروان کے ساتھ حفاظتی سپاہیون کی ضرورت نہین ہوتی مرد و زن بلکہ انگریزی عورتین بھی بلا خوف و خطر شب و روز جہان چاہین جا سکتی ہین - اور اونکی محافظت کیلئے سپاہیون کی حاجت نہین ہے -

جب مین اپنے ملک کا خراج جمع کرتا ہون تو کہا جاتا ہے کہ مین طامع و حریص ہون لیکن اگر اس روپیہ سے مین اپنے اہلکارون و دیگر چورون کی جیبین گرم ہونے دون تو کیا میرے نکتہ چین احباب میری مالی امداد کرین گے کہ میری فوج و گورمنٹ کے اخراجات کی کفالت ہو سکے ؟ -

بدگمانی کی یہ کیفیت ہے کہ جب مین افغانستان کے گذشتہ تاریخی واقعات پر غور کرتا ہون تو مجھے مجبوراً ایسا کرنا پڑتا ہے کیونکہ کتنے امیر پیشتر قتل کر دئے گئے - کتنون کو اونکے ملکی و خارجی زبانی دوستون نے ناحق معزول کیا اور دغا و فریب سے قید کر لیا -

شیخ سعدی نے کیا خوب کہا ہے ؎

گلے خوشبوے در حمام روزی	رسید از دست محبوبے بدستم
بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری	کہ از بوے دلاویز تو مستم
بگفتا من گل ناچیز بودم	ولیکن مدتے با گل نشستم
جمال ہمنشین در من اثر کرد	وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

مندرجہ بالا اشعار سے ظاہر ہے کہ اپنے ہمسایون کے برتاؤ اور اپنے ملک کے ظاہری صلح جو اشخاص کا اثر مجھہ پر بھی ہوا ہے اور مجھہ مین بھی اونکی بو آنے لگی ہے لیکن جس قسم کی بو سے شیخ سعدی کی غرض ہے اوسکے بالکل خلاف ! اور یہ ایک قدرتی بات ہے کہ ایک شخص ضرور بدگمان و بدظن ہوگا جبکہ وہ دیکھتا ہے کہ چارون طرف ایسے

خود غرض لوگ اوسے حلقہ کیئے ہوئے ہین جو کہ صرف منتظر ہین کہ موقع ملے اور افغانستان کا کوئی حصہ ہضم کرلین ٹہیک اوسی طرح جیسا کہ صاحب خانہ کی تاک مین چور بیٹھے رہتے ہین۔ جیسے ہی اوسکی آنکھہ لگی اور وہ مکانمین داخل ہوئے۔ اگر اتفاق سے وہ بیدار ہوگیا اور پوچھا کہ تم کون ہو اور کیا کر رہے ہو تو جواب ملتا ہے کہ ہم تو تمھارے دوست ہین صرف مذاق کرتے تھے! اگر صاحب خانہ کی نظر پہر دوسری طرف ہوگئی تو وہ "دوست" صرف مذاق مین اوسکا مال ومتاع لے جاتے ہین۔ یہ کوئی خوشی کی زندگانی نہین ہے کہ مین ہمیشہ بدگمان و بدظن رہون اور ہمیشہ فریب کہانے اور جان سے جانے کا خوف کہاؤن لیکن واقعات نے کچہہ صورت ہی ایسی پکڑی ہے کہ یہ باتین میری موجودہ حالت سے علیحدہ نہین ہوسکتین مین اپنے درباریون مین سے اون اشخاص سے جو میرے ذاتی دوست بہی ہین اکثر کہا کرتا ہون "ہماری زندگانی بہی کیسی ناشاد زندگانی ہے اجتنی دیر تم میرے حضور مین رہتے ہو مین دیکہتا رہتا ہون کہ تم مین سے کون شخص اپنی حماقت کی وجہ سے مجہپر حملہ کرتا ہے۔ اور ادہر تمہین بہی اسقدر فکر و اندیشہ رہتا ہے کہ اپنی بیبیون و بچون کو نہایت اضطراب کی حالت مین چہوڑ کر آتے ہو اور تمھارے اہل وعیال متردد رہتے ہین کہ تم مین سے کون زندہ واپس جائیگا۔ اور کون اپنے کسی ذاتی قصور یا اپنے ساتہیون و ظاہری دوستون کیساتہہ سازش کرنیکے یا داش مین پہانسی پائیگا" شیخ سعدی فرماتی ہین ؎

خوش است زیر مغیلان براہ بادیہ خفت		شب رحیل و لے ترک جان بباید گفت

اب اس ناخوشگوار مضمون پر مین اور زیادہ بحث کرکے وقت ضایع کرنا نہین اچہا سمجہتا صرف اس قدر اور کہونگا کہ گو ہر گورنمنٹ مین برائیان و بہلائیان دونون ہوتی ہین اور جائے نکتہ چینی بہی ہوتی ہے اور سب سے بڑی غلطی جو انسان کرسکتا ہے وہ یہ ہے کہ کوئی غلطی نکرے تاہم اس مین کوئی شک نہین کہ کسی قوم پر اوسی قوم کے وکلا کی حکومت ہو تو انتظام

سلطنت بہتر ہوگا۔ جو قومین کہ غیر حکومت کے ماتحت ہین اونمین اور اونکی گورنمنٹ مین غلط فہمیان پیدا ہونے کا خوف ہے بوجہ اسکے کہ جب حاکم و محکوم مختلف قومون کے ہون تو اونکی رائین و خیالات بہی جدا ہوتے ہین۔ لہذا یہ ضرور ہے کہ بہ نسبت کسی دوسرے ملک کے فرمانروا کے مین اپنی قوم کو بہتر سمجہہ سکتا ہون اور اوس سے زیادہ واقف ہون۔

سفیرانِ خارجی کابل مین و سفیران کابل ممالک خارجیہ مین

یہ نہایت ہی ضروری امر ہے کہ بحیثیت ایک آزاد حکومت ہونے کے اور اس لحاظ سے کہ آیندہ وہ بہت زیادہ ترقی کریگا افغانستان کیلئے لازم ہے کہ اوس کے سفیر تمام دیگر سلطنتون مین اور اون سلطنتون کے سفیر کابل مین رہین۔ لیکن مثل دیگر چیزون کے جنکو اوسوقت تک ملتوی رہنا چاہیے جب تک کہ افغانستان ترقی کرکے اون کے اختیار کرنے کے قابل ہوجائے اس امر کا بہی صبر کے ساتہہ انتظار کرنا چاہیے۔ مین اپنے بیٹون اور جانشینون اور اپنی قوم کو نصیحت کرتا ہون کہ جب تک کہ کامیاب ہون اس مدعا کے حاصل کرنے مین برابر کوشان رہین اور میری اس دلی خواہش کو ضرور پورا کرین۔

اس تجویز کے چند فوائد و نقصانات بہی یہان بیان کرنا مناسب ہے۔ ایک طور پر تو بالفعل افغانستان بہت سی باتون کے لحاظ سے دنیا مین سب سے زیادہ آزاد و خود مختار اسلامی طاقت ہے۔ بخلاف دیگر اسلامی طاقتون کے یورپ کی عیسائی سلطنتون سے باہمی اتفاق کے تکلیف دہ تحکمانہ برتاؤ سے وہ بری ہے۔ سلطنتہائے خارجیہ کی رعایا کے لیئے خاص حقوق کی شرائط کی پابندی و ذمہ داری اوسکے متعلق نہین نہ کوئی تاوان جنگ یا قومی قرضہ اوسکے سر پر ہے جسکی وجہ سے سامان جنگ وغیرہ خرید

کرنے سے دوسری طاقتون کے ساتھہ اوسے مزید رعایتین کرنی پڑین - انگلستان پر
بموجب اپنے قول وقرار و وعدہ کے فرض ہے کہ افغانستان کی آزادی قایم رکھنے کیلیے
اوسکے تمام دشمنون سے لڑے لیکن باوجود اسکے خود انگلستان کو یہ اجازت نہین ہے کہ
میرے ملک کی داخلی پالسی مین مداخلت کرے - انگلستان کے لیئے یہی لازم ہے
کہ وہ میرے دربار مین ایک ہندوستانی مسلمان سفیر متعین کرے - اور اوسکی تقرری میری
منظوری سے ہو - انگلستان نے اس قسم کا اختیار دنیا کی کسی دوسری اسلامی حکومت
کو نہین دیا ہے اور نہ دنیا مین کسی دوسری سلطنت کو بموجب کسی معاہدے کے حق
حاصل ہے کہ افغانستان کے خارجی و داخلی معاملات مین مداخلت کرے باستثناے اسکے
کہ جو کچھہ نامہ وپیام دوسری طاقتون سے ہو افغانستان کو لازم ہے کہ برطانیہ عظمی کو اوس سے
مطلع رکھے -

اسلیئے کوئی وجہ نہین ہے کہ جس حالت مین ہر اسلامی طاقت کے سفیر دوسری
سلطنتون مین ہین تو صرف افغانستان اس سے کیون مستثنی رکھا جاے -

میری قوم کو چاہیئے کہ میری نصیحت وصلاح کے الفاظ پر بلا غور و خوض و نہایت
احتیاط کیساتھہ توجہ کیئے ہوئے کوئی راے جلدی کے ساتھہ قایم نکرے مثلاً مین بالفعل ہرگز
کسی سلطنت کے سفیر کو اپنے ہان رہنے کی اجازت ندونگا چونکہ ابہی وہ وقت نہین آیا ہے
اور میرا ملک اسکے لیئے تیار نہین ہے - اولاً اسلیئے کہ اس سے پیشتر کہ خارجی دشمنون کی
مدافعت کرنیکی ہم مین کافی طاقت ولیاقت ہو یہ سخت غلطی ہوگی کہ دوسری طاقتون کے سفیر
یہان بلائے جائین یہ ایک ایسا امر ہے جسپر مسئلہ اجراے ریل و تار کے ساتھہ ہی ساتھہ
غور کرنا چاہیے اور اوسکا عمل درآمد بہی اوس وقت ظہور پذیر ہونا چاہیئے جبکہ مناسب فوجی
تیاریان و انتظام تکمیل کو پہونچ جاے - دوسرا خطرہ اسوقت دوسری طاقتون کے سفیرون کے

آنے مین یہ ہے کہ میری رعایا ابھی اسقدر تعلیم یافتہ نہین ہی جو سمجھ سکے کہ کس چیز سے اوس کی فلاح و بہبودی متصور ہے اور کون سی شے اوسکے نقصانکا باعث ہوگی اوسمین ابتک حب الوطنی و قومی ہمدردی ایسی نہین ہے کہ اپنی ہی قوم کے فرمانروا کے ماتحت جو فوائد حاصل ہو سکتے ہین اونہین پوری طرح محسوس کر سکے اور سمجھے - سفیران خارجیہ ایک طرف تو میری رعایا کو اشتعال دیکر آمادہ کرینگے کہ جھوٹی خبرین مشہور کرین اور میری گورمنٹ کے خلاف شکایتین عدالتہاے غیر مین پیش کرین اور دوسری جانب اونکے اور میرے درمیان نزاعون کا تصفیہ کرنے کیلیے جج بھی بن بیٹھینگے اور نزاعین کیسی کہ جنکے بانی وہ خود اپنے فائدہ کیلئے اس غرض سے ہونگے کہ میرے ملک مین نفاق و تفرقہ پیدا کرین - تیسری وجہ خوف کی یہ ہے میری گورمنٹ کو ملک مین بیرونی سازشون کا اندیشہ ہوگا جو کہ اس نیت سے کیجائینگی کہ مختلف قبائل آپسمین ایک دوسرے کے مخالف ہوجائین اور ملک مین فتنہ و فساد برپا ہو - اور حقیقت تو یہ ہے کہ اگر ہم اونہین اسطرح اپنے ملک مین مداخلت کا موقع دین تو یہ خدشہ ضرور ہوگا کہ دول عظام مین سے ہر ایک سلطنت مختلف معاملات کے متعلق حصول حقوق و رعایتون کا دعویٰ پیش کریگی - اگر تغیر و تبدل زمانہ کے لیئے لوگون کے مناسب طور پر تیار ہونے سے پیشتر اس قسم کے واقعات پیش آئے تو ترقی ملک کو اس سے بہت زیادہ نقصان پہونچیگا -

لیکن آیندہ چلکر جبکہ افغانستان کافی و اعلیٰ درجہ کی ترقی حاصل کرلے اور اپنے دشمنون کے مقابلہ مین کافی فوج میدان جنگ مین لا سکے نیز یہ کہ اوسکے مدبرین اپنے معزز عہدون کی ضروریات کے مطابق تعلیم یافتہ ہون اور علم سیاست مین تجربہکار ہوجائین تاکہ سفراے خارجی کے سازشون کی بندش کر سکین تب وہ زمانہ آئیگا کہ اس قسم کے سفیرون کو ملک مین آنے کی اجازت دی جاسے - اس طرز عمل مین فوائد بیحد ہین لیکن ساتھ ہی یہ کہنا بھی ضرور ہے کہ اگر جملہ طاقتون کے سفیر افغانستان مین رہین تو وہ کسی ایک طاقت کو

افغانی عملداری کے کسی حصہ پر بیجا دست درازی کرنے کی اجازت نہ دینگے اور نہ بلا عمدہ وجہ و معقول وجہ کے جس سے اس قسم کی جنگجوئی درست و مناسب ثابت کیجاے اوس سے لڑنے کی اجازت دینگے۔

اور وہ افغانی سفیرون کو دوسری سلطنتون کے درباری تجربون سے ازحد فائدہ ہوگا صرف یہی عام طور پر قوم کے لیئے زیادہ سودمند ثابت ہوگا اور دوسرے ملکون کی مختلف جماعتین میری رعایا سے دوچار ہونگی۔ اگر یہ تدبیر عمل مین لائی جائے تو اس سے تجارت کو بھی ترقی ہوگی۔ سیاح ملک مین آئینگے و نیز زردار اشخاص میرے ملک کے قدرتی نظارہ و ترقی کے ذریعون سے دلچسپی ظاہر کرینگے جس قدر متمول لوگون کی تعداد ملک مین زیادہ ہوگی اوسی قدر بغاوتون و فتنہ و فساد کا خوف کم ہوگا اسلیئے کہ مالدار گروہ کا فائدہ اسی مین ہے کہ صلح و امن قایم رہے تاکہ اونکا مال و متاع محفوظ رہے۔ اور سب سے آخری و قابل لحاظ فائدہ جو وقت مناسب پر تقرری سفراسے ہوگا یہ ہے کہ میری گورنمنٹ کی عظمت شہرت و نیکنامی زیادہ ہوگی۔ مشرقی فرمانروا دیگر سلاطین کی نظرونمین اپنی عزت و آبرو اور شان و شوکت قایم رکھنے اور بڑہانے کا بہ نسبت اور کسی شئے کے خصوصیت کے ساتھہ خیال رکھتے ہین۔

دنیا ایک روز مین نہین بنائی گئی اور خداوند کریم جل جلالہ نے ایک ہفتہ جو اوس کے انتظام مین صرف کیا تو گویا ہمارے لیئے نظیر قایم کی کہ ہمکو صبر سے کام لینا چاہیئے اور لازم ہے کہ محنت و استقلال کے ساتھہ کام کرین۔ پہلا قدم جو مین نے رہ راست کی طرف اوٹھایا ہے یہ ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ سے بندوبست کرلیا گیا ہے کہ اوسکی جانب سے ایک مسلمان ہندوستانی سفیر میرے دربار مین رہے اور اوسکے جواب مین میرا سفیر گورنمنٹ ہند کے ساتھہ ہو لیکن اب وہ وجوہ پیدا ہو گیئے ہین جنکے سبب سے ازحد

ضروری ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہوسکے افغانی سفیر دربار سینٹ جیمس مین بمقام لندن تعینات کیاجاے۔ مین نے کئی کوششین اس بارہ مین کامیابی حاصل کرنے کے لیئے کی ہین اور سب سے بڑی کوشش ۱۸۹۵ء مین کی جبکہ اپنے بیٹے نصراللہ خان کو خاص اسی غرض سے انگلستان بہیجا تہا۔ نصراللہ خان کو جو ناکامیابی ہوئی اوسکی وجہ سے مجہے رنج و دلشکنی سے بڑہکر صدمہ ہوپنچا۔ لیکن مین اپنے بیٹون اور جانشینون کو نصیحت کرتا ہون کہ انگریزی گورنمنٹ کے اس انکار سے زیادہ ناراض نہون اور برا نہ مانین اس لیئے کہ ہمین اوس عاشق کا قصہ یاد رکہنا چاہیئے جسے کہ اوسکی محبوبہ روز ایک خربزہ عنایت کیا کرتی تہی۔ اوسکا قاعدہ تہا کہ جب کبہی وہ شخص اوسکے پاس جاتا تہا تو وہ نہایت جانفشانی سے خربزہ کی چہوٹی چہوٹی قاشین کرکے نہایت قیمتی چینی کی طشتری مین اپنے عاشق کے سامنے لاکر رکہتی تہی۔ ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ اوسنے غلطی سے نہایت تلخ خربزہ جسے اوسنے خود نہین چکہا تہا حسب معمول اپنے عاشق کے سامنے رکہا۔ وہ شخص اوسے کہاتا رہا اور اوسکی تلخی کی نسبت ایک لفظ زبان پر نہ لایا۔ لیکن جبکہ صرف ایک قتلہ باقی رہ گیا تہا اوس کا ایک دوست وہان ہوپنچا اور اوسے کہانیکے لیئے اوٹہالیا۔ لیکن تلخ پاکر پوچہنے لگا کہ تمنے اپنی معشوقہ سے اسکا ذکر کیون نہ کیا۔ اوسنے جواب دیا کہ ایسا کرنا مجہسے نہایت ناشکری ناسپاسی متصور تہی اسلیئے کہ مہینون روزانہ شیرین خربزے کہانیکے بعد ایک روز اگر ایسا اتفاق ہوا بہی تو اوسکی شکایت بیجا ہے۔ اس کلام کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اپنی دل آرام کی نظرون مین اور بہی عزیز ہوگیا۔ جہان ملکہ وکٹوریا۔ اونکے خاندان اور گورنمنٹ نے میرے اور میرے خاندان اور گورنمنٹ کے ساتہہ عنایت و مہربانی کے اتنے ثبوت دیئے ہین وہان ایک تلخ انکار ضرور برداشت کرنا چاہیئے۔

دربار لندن مین افغانی سفیر کا نہ ہونا صرف افغانستان ہی کے لیئے باعث خوف و خطر

نہین ہے بلکہ انگلستان کے واسطے بہی اگر زیادہ نہین ہے تو اوسی قدر اندیشہ ناک ضرور ہے - نہایت ہی افسوس ہے کہ سرحد ہند کی حفاظت کی طرف انگلستان کو اسقدر کم توجہ ہے یا دوسرے الفاظ مین یون کہئے کہ خود ہندوستان کیجانب جس نے انگلستان کو ایک سلطنت بنا دیا - تمام زمانہ بخوبی واقف ہے کہ ملکۂ وکٹوریا ہی نے خطاب قیصرہ اختیار کیا اور اونکی گورمنٹ ایک سلطنت ہوگئی - یہ قبضۂ ہندوستان ہی کا نتیجہ تہا کہ سب سے پہلے انگلستان کو ہالینڈ و دیگر چہوٹے ملکون پر برتر رتبہ حاصل ہوا - برطانیہ عظمیٰ کے ہاتھ سے ہندوستان کا نکل جانا گویا اوس ذریعہ کا جاتا رہنا ہے جس سے کہ وہ سلطنت کے درجہ کو پہونچا - لہذا اوسے چاہیئے کہ جو کچھہ حفظ ماتقدم ہندوستان پر کسی ایشیائی زیادہ طاقتور کے حملہ کی مدافعت کے بارہ مین ہو سکے عمل مین لائے - باوجود اس کے اہل انگلستان ہندوستان سے اسقدر کم واقفیت رکھتے ہین اور ہندوستانی معاملات سے اونہین اسقدر کم دلچسپی ہے کہ بعض وقت خیال ہوتا ہے کہ اون اشخاص کا بیان صحیح ہے جو کہتے ہین کہ انگلستان نہین سمجہتا کہ ہندوستان اس قابل ہے کہ جو تردد و پریشانیان اوسکی وجہ سے ہین وہ برداشت کی جائین زیادہ سے زیادہ جو کچھہ ہو سکتا ہے وہ یہ ہے کہ انگلستان اوس سے دست بردار ہو جائیگا مین امید کرتا ہون اور میری دعا ہے کہ اہل انگلستان کی یہی خواہش نہو کیونکہ اگر انگریز ہندوستان کو چہوڑ بہی دین تو اونکی بود و باش کے لیئے اور بہتیرے مقامات ہین لیکن مشکل تو اون حکومتون اور طاقتون کے لیئے ہے جنہون نے برطانیہ عظمیٰ کی امداد پر بہروسہ کر کے دوسری سلطنتون سے قطع تعلق کر لیا ہے اسلیئے اگر اونکے ہمسایون نے اونکے ملک پر قبضہ کر لیا تو وہ اور کہین نہین جا سکین گے - لیکن اگر بد قسمتی سے انگلستان کا درحقیقت یہی ارادہ ہے کہ ہندوستان کی حفاظت کیلیئے بغیر جان توڑ کر لڑے ہوئے ملک سے دست بردار ہو جاے تو بہتر ہوگا کہ جسقدر جلد ممکن ہو وہ اپنے احباب

کو اس سے مطلع کرو سے کیونکہ اوس صورت مین وہ لوگ اپنی حفاظت کے لیئے جو تدبیر مناسب ہو گی عمل مین لائین گے۔ مجھے یقین نہین ہے کہ روس کو افغانستان کے ساتھ کسی قسم کی دشمنی ہے ہان یہ ضرور ہے کہ وہ اس ملک کو ہندوستان پر حملہ کرنے کیلئے سد راہ سمجھتا ہے اور اگر اوسنے افغانستان پر حملہ بھی کیا تو وہ صرف اسی وجہ سے ہوگا۔ لیکن اس معاملہ کے متعلق مین دوسرے موقع پر بحث کرونگا۔

جو مضامین کہ اخبارون مین افغانستان کے متعلق وقتاً فوقتاً شایع ہوتے ہین اور جو تقریرین کہ بعض ممبران پارلیمنٹ کرتے ہین اون سے معلوم ہوتا ہے کہ میرے ملک اور اوسکے ہندوستانی تعلقات اور میری دوستی کے فوائد کی نسبت کس قدر کم واقفیت ہے مثلاً روس حتی الامکان اس کوشش مین ہے کہ مشرقی ملکون مین خشکی پر انگلستان سے اتصال ہو اور اپنی عملداری کی حد ہندوستان سے ملادے۔ ممبران پارلیمنٹ جو اپنی ناواقفیت ولاعلمی اپنی تقریرون سے ظاہر کرتے ہین اوسے دیکھکر مجھے بعض وقت ہنسی آتی ہے اور کبھی افسوس ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہین "ہمکو ہرگز نہ چاہیئے کہ افغانستان کو اپنی راہ مین حایل ہونے دین۔ ہین لازم ہے کہ اپنی ریلین روسی ریلون سے ملادین اس نامہذب خطہ کو درمیان سے صاف کردینا ضرور ہے اور چاہیئے کہ ہندوکش کی ایک طرف قندہار تک ہم پہونچ جائین اور اوس کی دوسری جانب روس کے لیئے چھوڑ دین" روس کے سچے دوست وخیرخواہ صلح وامن کے رہنما اور برطانیہ عظمیٰ کے دشمن دانا یہ نہین سمجھتے کہ اونکی جو کوشش وسعی ہے وہ روسیون کے فائدہ کیلئے ہے اور اس سے روسی خواہشین پوری ہونگی اور انگلستان کو سراسر نقصان پہونچیگا۔

یہ ایک عام بات ہے کہ جب دو قومین ایک دوسرے سے بخوبی واقف نہین ہوتین اور نہ اونمین باہمی اختلاط ورفاقت ہوتی ہے تو خاص اس ناواقفیت کیوجہ سے

اکثر اونھین غلط فھمیان واقع ہوتی ہین جو کہ تمام دوستانہ ارتباط و تعلقات کے لیے سم قاتل ہین جھان کہین آپس مین بدگمانی ہو سیاست و تدبر سے مطلق کام نہین چل سکتا اس لیے کہ ہر لفظ پر شک و شبہ و بے اعتباری کے ساتھہ نظر ڈالی جاتی ہے اور اس طرح اوس کے غلط معنی لیے جاتے ہین جس حالت مین مدبرین یا یون کہیے کہ گورنمنٹ ہند کی ہمیشہ یہ کوشش رہتی ہے کہ لندن مین سفارت افغانی قایم نہ ہو اور افغان و انگریز الگ و جدا رہین تو کس طرح ممکن ہے کہ دونون کو ایک دوسرے کے حالات سے واقفیت حاصل ہو اور ایک دوسرے کو اچھی طرح پہچانے۔

جیسا کہ مین کہہ چکا ہون ابھی ایک مدت مدید درکار ہے کہ افغانستان اس قابل بنے کہ سوائے انگلستان کے دیگر طاقتون کے سفیرون کو بھی کابل مین رہنے کی اجازت دے سکے اور نیز اسکے لیے زمانہ دراز چاہیے کہ خود اوسکے سفیر سوائے لندن کے دوسرے دربارونمین تعینات ہون لیکن جہانتک کہ انگلستان سے تعلق ہے اس قسم کی تقرری سے اوس مین اور افغانستان مین ربط و ضبط اور زیادہ ہو جائیگا - موجودہ دوستی اور زیادہ پختہ ہو جائیگی آپس کی بہت سی غلط فھمیان و بدگمانیان رفع ہو جائینگی - برطانیہ عظمیٰ کی طاقت - تعلیم و زمانہ حال کی ایجادات و اختراعات کا صحیح علم افغانون کو خود اونکے ملک مین حاصل ہوگا - نوعمر افغانون کیلیے بغرض تعلیم انگلستان و یورپ جانے کی راہ نکل آئے گی اور اونھین وہان جانے کی ہمت ہوگی - مشرقی معاملات و پالسی کی صحیح اطلاع و واقفیت گورنمنٹ انگلستان کو حاصل ہوگی جس سے اون بہت سی غلط بیانیون کی تردید ہو جائیگی جن کی وجہ سے کہ دوسرے ملک کے لوگون مین ہماری قوم کی جانب سے بدظنی و بدگمانی ہے - اور افغانستان کو تمام دنیا کی نگاہون مین اور خصوصاً دیگر اسلامی فرمانرواون کی نظرون مین ایک مسلمہ آزاد حکومت کا رتبہ حاصل ہوگا جبکہ انگلستان کو بھی اصولاً اقرار

ہے کوئی وجہ نہین ہے کہ نیز عملاً اوسے کیون نہ تسلیم کیا جاے - جہانتک میرا تجربہ ہے جب کبھی مین نے از حد وقت و دشواری سے اپنے خطوط اہلکاران مناسب تک انگلستان پہونچائے ہین تو ہمیشہ شایستہ و مہذب الفاظ مین لیکن استواری کے ساتھہ مجھے یہ جواب ملا ہے کہ گورمنٹ ہند سے رجوع لاؤ اور اپنا معاملہ اوسکے روبرو پیش کرو - کیسی اچھی بات ہے کہ جس جج کے خلاف کوئی شخص شکایت کرے اوس سے کہا جائے کہ اوسی جج کے سامنے اپنی درخواست پیش کرو -

گو انگریزی مصنفین و مدبرین اب تقریباً یک زبان و متفق ہین کہ افغانستان کے ساتھہ لڑنا غلطی ہے لیکن اونکی یہ راے اوس وقت قایم ہوئی ہے جبکہ اونکے ایک وائسراے کی وجہ سے ایسا واقعہ پیش آچکا ہے - مگر اب اوس پر افسوس کرنے سے کیا فائدہ جو کہ تیر از کمان رفتہ کا مصداق ہے - بقول شیخ سعدی علیہ الرحمتہ ؎

ہرچہ دانا کند کند نادان	لیک بعد از خرابی بسیار	

بجاے اسکے کہ اولاً زہر کہایا جاے اور پھر حکیم سے تریاق طلب کیا جاے بہتر ہے کہ زہر سے مطلق پرہیز کرین -

افغانستان کے متعلق انگریزی پالسی مین جو تغیر و تبدل واقع ہوا ہے اوس سے نہایت صاف طور پر واضح ہوتا ہے کہ انگریزون نے افغانی تعلقات کے پورے پورے معنی نہین سمجھے - بلا زیادہ تشریح کیے ہوے مین اس جگہہ صرف چند قابل لحاظ تبدیلیون کا ذکر کرونگا پہلی پالسی تو وہ تھی جسکا برتاؤ میرے دادا دوست محمد خان کے زمانہ مین کیا گیا تھا اور یہ اوسی کا نتیجہ تہا کہ افغانستان کے شاہی خاندان کے خانگی جھگڑون مین مداخلت کیگئی اور ایک شخص معزول کیا گیا اور دوسرا اوسکی جگہہ تخت نشین کیا گیا - دوست محمد خان کے قید کرنیکی بھی انگریزون نے کوشش کی حالانکہ میرے دادا نے اونہین کسی قسم کی رنجش نہین

پہونچائی تہی اور نہ اس قسم کی کارروائی کے لیئے کوئی وجہ موجہ موجود تہی - یہ کوئی ایمانداری کی پالسی نہ تہی کہ شاہ شجاع اہل افغانستان کی راے کے خلاف جبراً انگریزی سنگینون کے زور سے تخت کابل پر بٹھایا گیا - جو خوفناک مصیبت انگریزی فوج کو پیش آئی اوسکا یہی باعث تہا اس سے اونہین یہ سبق ملا کہ دعویداران تخت کابل کے خانگی تنازعات مین ہرگز دخل نہ دینا چاہیئے -

اسکے بعد دوسری پالسی شروع ہوئی جو کہ نہ سکوت کی پالسی تہی یعنی یہ کہ افغانستان سے کسی قسم کا تعرض نہ کیا جاے اور اوسے اپنی راہ چلنے دین - اس پالسی کو گو انگریز مضبوط کہین لیکن مین اوسے کمزوری و بزدلی سے تعبیر کرونگا اور وہ کیا تہی کہ امیر شیر علیخان کو روسی اثر و قبضہ مین جانے دینا جسکی وجہ سے افغانستان کی دوسری جنگ ظہور پذیر ہوئی یہ ایک عجیب بات ہے کہ انگلستان نے روس سے شیر علیخان کو پناہ دینے کے متعلق کوئی جواب طلب نہین کیا اور نہ افغانستان مین دخل دینے کی نسبت کسی قسم کی بازپرس کی حالانکہ برطانیہ عظمیٰ اسے جو معاہدے روس سے ہوئے تہے یہ کارروائیان صریحا اونکے خلاف تہین - لیکن انگریزون نے شیر علیخان کو سزا دی گو لارڈ ولٹن نے خود اونہین فہمائش کی تہی کہ جنرل کاف مین سے خط و کتابت کرین - مین یہ نہین کہتا کہ امیر شیر علیخان انگلستان کیساتہ عہد شکنی کے مرتکب نہین ہوے لیکن یہ ضرور کہونگا کہ اس کا باعث صرف گورنمنٹ ہند کی سکوت کی پالسی تہی جس کے دوسرے معنی یہ ہین کہ افغانستان کو اپنی قسمت پر چھوڑ دیا تہا

اب تیسری پالسی کی ابتدا ہوئی جسکے موجد لارڈ ولٹن تہے اونکی یہ کوشش تہی کہ افغانستان چھوٹے چھوٹے ٹکڑون مین تقسیم ہوجاے اور اوسکے حصے کر لیئے جائین اسطور پر کہ قندہار و بعض دیگر صوبے برطانیہ عظمیٰ کے قبضہ مین رہین اور باقی حصے دوسرے فرمانروا لے لین - یہ تجویز بہی عام طور پر نامنظور ہوئی لیکن آگے بڑہنے کی پالسی لارڈ لٹن

کی اسی پالسی کا نتیجہ ہے۔

اس سبب کے بعد جو تہی پالسی قایم ہوئی اور وہ یہ تہی کہ افغانستان بلحاظ اپنے جغرافی موقع کے آزاد و خود مختار حکومت رکہا جاے اور سلطنت ہند کی حفاظت کے لیئے ایک مضبوط سد راہ - مین نہایت خوشی کے ساتہہ کہتا ہون کہ بالفعل اسی پالسی پر عاقلانہ طور پر گورنمنٹہاے انگلستان و ہندوستان دونون عمل درآمد کر رہی ہین - لیکن یہ دیکہکر کسی قدر مایوسی ہوتی ہے کہ جس حد تک اس کا برتاؤ ہونا چاہیئے اوس حد تک اسپر کاربند نہین ہوتین -

لندن مین میرا سفیر رہنے کے خلاف اوتنے ہی اعتراضات ہین جتنے کہ ہندوستان مین انگریزی اہلکار مین بلکہ شاید اس سے بہی زیادہ مع انگلستان کی اوس جماعت کے جو آگے بڑہنے والی پالسی کی مؤید ہے - لیکن مین صرف چند کی نسبت یہان بحث کرونگا -

اولاً یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ اگر میرا سفیر لندن مین رہیگا تو ضرور ہے کہ ایک روسی سفیر کابل مین تعینات کیا جائیگا - مین اسکی کوئی وجہ نہین دیکہتا اس لیئے کہ اس وقت بہی میرا سفیر ہندوستان مین موجود ہے اور گورنمنٹ ہند کا کابل مین تاہم کوئی روسی سفیر کابل مین متعین نہین ہے - علاوہ برین مجہسے اور برطانیہ عظمی سے جو معاہدہ ہوا ہے اوسکے مطابق مین سواے انگلستان کے اور کسی خارجی طاقت سے تعلقات پیدا نہین کر سکتا اسلیئے روس یا کسی سلطنت کو کوئی حق نہین ہے کہ صرف اس باعث سے اپنا سفیر کابل مین رکہنے پر مجہے مجبور کرے کہ میرا سفیر لندن مین مقرر ہوا ہے - مین نے کسی سلطنت کیساتہہ کسی قسم کا معاہدہ یا اقرارنامہ نہین کیا ہے اور نہ کوئی وعدہ کیا ہے کہ بلا اوسکی مداخلت کے مین اپنا کوئی سفیر لندن مین نہ رکہہ سکونگا - اگر مین ہی اپنی رضامندی و خوشی سے صرف برطانیہ عظمی سے تعلقات رکہنا چاہون ، تو روس یا کسی دوسری طاقت کو اس سے کیا

سرو کار - المختصر اس بارہ مین جو مین چاہون کر سکتا ہون کوئی دوسری طاقت مجاز نہین ہے کہ اس مین دخل دے -

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ اگر میرا سفیر انگلستان مین رہے تو لازم ہے کہ ملکۂ انگلستان کا سفیر کابل مین جاکر مین ہو اور وہ انگریز بھی ہو! ملکۂ انگلستان کے سفیر" کی یہ تعریف میری سمجھہ مین نہین آتی - کوئی سبب نہین کہ یہ عذر پیش کیا جاے اسلیے کہ ایک مسلمان سفیر میرے دربار مین موجود ہے اور وہ سرکاری طور پر بہ برٹش ایجنٹ متعینۂ کابل" کہلاتا ہے یہ کہ وہ ایجنٹ والسرا ے متعینہ کابل" جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ اعتراض صرف ایک بہانہ ہے یہ امر دائرہ امکان سے باہر نہین ہے کہ وہ وقت بھی آئیگا جبکہ ایک انگریز کو بحیثیت برٹش ایجنٹ کابل مین رہنے کی اجازت دیجائیگی لیکن بالفعل جو وقت ہے وہ یہ ہے - ہندوستان مین انگریزی اہلکارون کی عادت ہوگئی ہے کہ باختیار ہندوستانی رئیسون کو برٹش ایجنٹون کے ہاتھہ مین جو کہ ان ریاستون مین تعینات ہوتے ہین اور ریذیڈنٹ کہلاتے ہین محض کھلونا سمجھتے ہین میرے نزدیک یہ ریذیڈنٹ درحقیقت اصل حکمران ہوتے ہین اور خود رئیس اونکے اعلیٰ اختیارات کے بالکل تابع ہوتے ہین جسکی وجہ سے یہ انگریزی اہلکار اپنے تئین بادشاہ تصور کرنے لگتے ہین اور انکا برتاؤ اس قسم کا ہوتا ہے کہ مغرور و خود بین افاغنہ او سکے متحمل نہو سکین گے - برخلاف اس کے کسی قسم کا خوف و خطرہ نہ ہوگا اگر برٹش ایجنٹ مسلمان ہو اور یہ عذر کہ ملکۂ انگلستان کا سفیر انگریز ہونا چاہیے نہایت آسانی سے اس دلیل سے رفع ہوجاتا ہے کہ تمام برٹش ایجنٹ انگریز نہین ہین اور نہ تمام انگریزی اہلکار و مدبرین ہمیشہ انگریز ہوتے ہین - اس قسم کے عذر سے تو یہ نتیجہ نکلیگا کہ ملکہ کی رعایا مین سے دوسرے باوفا اشخاص خیال کرنے لگین گے کہ باوجودیکہ وہ انگریزون سے زیادہ نہین تو اوتنے ہی باوفا ضرور ہین تاہم اونپر بدگمانی سے نظر کیجاتی ہے - مجھکو انگریز ریذیڈنٹ

کے رہنے مین کوئی ذاتی عذر نہین ہے اگر گورمنٹ انگریزی اوسکی حفاظتِ جان اور اوس کی طرف سے عمدہ برتاو کی ذمہ داری کرے۔ انگریزی قوم اس معاملہ کو اور بہی اچھی طرح سمجہیگی اگر مین بیان کرون کہ مختلف تجارتی ایجنٹ اور اسی قسم کے دیگر اشخاص جو میری ملازمت مین رہ چکے ہین انگلستان مین اسوقت تک اپنے آپکو افغانستان کا صلاح کار وشیر و دوست کہتے ہین حالانکہ میری گورمنٹ کے معاملات سے اونہین کبہی کوئی سروکار نہ رہا اور نہ درحقیقت میری داخلی و خارجی پالسی سے اونہین مطلق واقفیت رہی مجہے یہانتک معلوم ہوا ہے کہ بعض موقعون پر توان لوگون نے انگریزون کو یقین دلایا کہ مین بالکل اون کے کہنے مین تہا۔ لہذا اگر ایک معمولی دوکاندار یا کاریگر اس قسم کی لاف زنی کرسکتا ہے تو ملکہ انگلستان کے ایک انگریز پولیٹکل ایجنٹ سے کیا کچہہ امید نہین ہوسکتی ہے۔

ایک اور اعتراض یہ ہے کہ اٹہارہ لاکہہ روپیہ سالانہ مجہے گورمنٹ ہند سے ملتا ہے اسلیئے میرا سفیر لندن مین ہونا چاہیئے۔ اسکا جواب یہ ہے کہ مین نے یہ رقم کسی ایسی شرط پر منظور نہین کی تہی۔ اسکے دینے کے مختلف اسباب ہین لیکن کہین لندن یا ہندوستان کی سفارت کا کوئی ذکر نہین ہے۔ اس روپیہ کے دیئے جانے سے کسی طرح میری شان و عظمت مین کمی نہین ہوتی بلکہ میری دوستی کی قدر و منزلت اور زیادہ ہوتی ہے اور انگلستان بیفائدہ یہ روپیہ نہین دیتا۔ تاریخ مین کثرت سے ایسی مثالین موجود ہین کہ جو فرمانروا دوسرے بادشاہون سے اس طرح روپیہ پاتے تہے اونکے مستقل سفیر اون سلاطین کے دربارون مین مقیم ہوتے تہے۔ زمانۂ قدیم مین خود برطانیۂ عظمی اسنے ایک سے زیادہ یورپ کے شاہزادون کو وظیفہ دیا ہے اور بلاتامل اونکے نائبون کو اپنے دربار مین بار دیا ہے۔

ایک اعتراض اور بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر میرے سفیر کو انگلستان مین رہنے کی اجازت دیجاے تو گویا برٹش گورنمنٹ میرے ساتھ بحیثیت آزاد و خود مختار فرمانروا کے پیش آے گی۔ لیکن مین تو اسوقت بھی آزاد حکمران ہون۔ دس بارہ مرتبہ سے زیادہ سرکاری طور پر میرے خود مختار بادشاہ ہونے کا اعلان کیا جاچکا ہے۔ مجھے بطور فرمانروا ے دولت خداداد افغانستان، خطاب کیا جاتا ہے۔ خود میری قوم نے مجھے عنایۃ ضیاء الملت والدین کا خطاب دیا ہے جس کے متعلق وائسراے نے نہایت گرمجوشی کے ساتھ خط لکھا تھا۔

بعض معترضین کہتے ہین کہ اگر افغانی سفیر متعینہ لندن مین بر براہ راست گورنمنٹ انگریزی سے خط و کتابت کرے تو میری گورنمنٹ اور شملہ کے فارن آفس مین پیچیدگیان پیدا ہونگی۔ مین کہتا ہون کہ میرا ایجنٹ جو کہ وائسراے کے پاس ہے وہ کبھی علیحدہ نہ کیا جاے لیکن اگر میری گورنمنٹ و وائسراے کے درمیان کوئی سخت اختلاف واقع ہو تو وائسراے اور میرا سفیر متعینہ لندن دونون اپنا معاملہ سکرٹری آف اسٹیٹ کے روبرو لندن مین پیش کر سکین گے تاکہ تصفیہ قطعی سے پہلے وزراے انگلستان اوسکے دونون پہلوون سے آگاہ ہوجائین اور اوس غلط پالسی کا انسداد ہوجاے جس کے مطابق صرف یکطرفہ بیان سنا جاتا ہے۔ اس وقت جو حالت ہے وہ ایسی ہے کہ افغانستان کو صحیح حالات پیش کرنے کا کوئی بھی موقع نہین ہے۔

مین نے اپنی رعایا کو برابر یہ ترغیب دی ہے اور یہ ذہن نشین کرنے کی سخت کوشش کی ہے کہ قوم انگریزی کے خلاف جو پرانے مخالفانہ خیالات تھے اون سے باز آئین اور اوسکے سچے دوست اور طرفدار بن جائین۔ اس حالت مین اگر اونکا ایک ہموطن لندن مین سفیر قرار پاے تو جو ربط و ضبط اسکی وجہ سے قایم ہوگا اوس سے دونون

قومون کے دلون مین دوستانہ خیالات پیدا ہونگے اور انگریزون کی قوم افغانون کے متعلق اوس سے زیادہ واقفیت حاصل کرے گی جسقدر کہ اسوقت اوسے حاصل ہے یا موجودہ حالت مین کبھی حاصل ہونے کی امید ہو سکتی ہے۔

مین اون بعض انگریزی مدبرین وجنرلون سے اتفاق نہین کرتا جو اپنے مضامین مین رائے زنی کرتے ہین کہ جس قدر افغانون کو ہم کم دیکھین گے اوسی قدر اونہین زیادہ پسند کرینگے۔ برخلاف اسکے دوستانہ طور پر انگریز اور افغان جس قدر زیادہ ایک دوسرے کو دیکھین گے اوتنی ہی زیادہ امید اون نونہالان اتحاد ودوستی کے سرسبز وبارآور ہونے کی ہوگی جنکی تخم ریزی مین کر چکا ہون۔ لیکن اگر درحقیقت ان انگریزی خامہ فرساؤن کا منشاء یہ ہے کہ افغانون کو اونکے ملک پر حملہ کرنے کی نیت یا اونکی داخلی پالسی مین مداخلت کی غرض سے کم دیکھین تو یہ بالکل بجا ودرست اور صحیح ہے کہ جس قدر وہ ہمین کم دیکھین بہتر ہے مگر مین نہین سمجھتا کہ بلا چھیڑے ہوے وہ کسی کو کاٹ کھائینگے۔ بہرحال اپنے بیٹون اور جانشینون کو مین نصیحت کرتا ہون کہ جسقدر جلد ہو سکے پختگی کیساتھ انگریزی قوم اور ہمین رشتۂ اتحاد واتفاق مضبوط کرنے کی اجازت دے دے اور اوسکے مطابق عمل درآمد کرین لیکن اگر انگریز میرے بیٹون وجانشینون کی جانب سے اس قسم کے اقدام کو نظر التفات سے نہ دیکھین تو پھر گورنمنٹ انگلشیہ کو کوئی موقع شکایت کا نہ رہنا چاہیے ورنہ جو رسوخ اوسے اسوقت حاصل ہے وہ بھی ہاتھہ سے جاتا رہیگا جیسا کہ اوس شخص کے قصہ سے ظاہر ہے جو خواب دیکھہ رہا تھا کہ خداوند کریم نے اوسے کچھہ پیسے عنایت فرمائے ہین۔ اوس شخص نے جواب دیا "نہین مجھے جواہرات چاہئین"، تب اوسے خدا کی طرف سے روپیے عطا ہوئے لیکن اوس نے پھر اصرار کیا کہ جواہرات دو۔ اس پر اوسے اشرفیان دی گئین مگر اوسنے اور زیادہ طلب کین۔ اسی اثنا مین یکبارگی اوسکی آنکھہ کہل گئی

گئی اور اوسنے دیکھا کہ اوسکے پاس کچھہ بھی نہین ہے - اسلئے اوسنے پھر آنکھین بند کین اور ہاتھہ پہیلا کر کہا کہ لاؤ جو جی چاہے دو مین اوسے لیکر شکریہ ادا کرونگا لیکن اب حد سے زیادہ دیر ہو چکی تھی اور اوس شخص کو کچھہ ہاتھہ نہ لگا -

باب ہشتم

انگلستان روس و افغانستان

میری راے مین اس کتاب کا یہ آخری حصہ نہایت پیچیدہ و دقت طلب ہے اور اسکے متعلق بحث کرنا خالی از دشواری نہین تاہم جو کچھہ مین اس باب مین بیان کرونگا وہ میری تمام زندگی کے تجربہ کا نتیجہ ہے اور زندگانی بھی کیسی جو مشکلات پریشانی تردوات عجیب و غریب واقعات - سیاحی و مختلف اقسام کی ذمہ داریون سے گزر رہی ہے ایام طفولیت سے ۱۸۸۰ء تک میری زندگی کے تقریباً چالیس سال روس مین - سرحد روس پر یا روسی و چینی و ایرانی و روسی سرحدون کے قریب سفر مین بسر ہوئے - اور ۱۸۸۰ء سے اسوقت تک مین نے اپنا تمام وقت اپنے دونون مضبوط ہمسایون انگلستان و روس کی پالسی اور خواص کے سمجھنے اور پہچاننے مین صرف کیا ہے - یہ خلاف عقل و نامناسب ہوگا کہ مین اون ذریعون کو ظاہر کرون جن سے مجھے جملہ حالات معلوم ہوئے ہین

اور جو کہ ابتک میری مطالب براری کے لئے موجود ہین جنگی امداد سے مین اس مضمون پر تجربہ کے پہلو سے گفتگو کر سکتا ہون - اسلیئے مین صرف واقعات بیان کرونگا اور اس قسم کے وجوہ یا شرح کیفیت قلمبند نہ کرونگا جس سے میری گورنمنٹ کے راز ہاے سربستہ افشا ہون - مجھے مختلف ممالک کے اہل قلم مبرین و سیاحون کی تحریرات و آراء سے اسوقت کوئی غرض نہین ہے اور نہ میرا یہ منشا ہے کہ اونکی رایون پر نکتہ چینی کرون یا خود اونکی جانب سے نکتہ چینی کا خواہان ہون - مین صرف اوسی امر کا اظہار کرتا ہون جسکا علم و پابندی میرے بیٹون جانشینون اور میری قوم کیلئے مفید و سودمند ثابت ہو - اپنی رائے ظاہر کرنے مین مین کوشش کرونگا کہ جو کچھہ کہا جاے وہ نہایت صاف صاف و آزادانہ ہو اور اوس سے کسی کی طرفداری متصور نہ ہو اور روسیون یا انگریزون کا حامی یا مخالف نظر نہ آون -

ایشیائی اسلامی طاقتون کے متعلق روس و برطانیہ عظمی کی پالیسی

روسی پالسی تو ایشیا مین یہ ہے کہ جا و بیجا دوستی یا دشمنی صلح یا جنگ یا جس طریقہ سے ممکن ہو اسلامی حکومتون کو براعظم ایشیا سے نیست و نابود کر دینا چاہیئے - روس کو نہایت خوشی ہو اگر روم - ایران و افغانستان بحیثیت طاقتون کے باقی نہ رہین بلکہ صرف خاص اوسکی مطالب براری کیلئے رہجائین - اوس حالت مین اونکا وجود و عدم وجود بالکل یکسان ہوگا اور اونکا قیام صرف اس پر منحصر ہوگا کہ روس کو اون سے اپنا کام نکالنے کی کب تک ضرورت ہوگی - روس کی یہ خواہش ہے کہ ان تینون اسلامی سلطنتون کو ہضم کرے اور اگر اس مین کامیاب نہو تو اونہین انگلستان کی دوستی و اتحاد سے منقطع کرنیکی کوشش کرے اور اپنی طرف مائل کرے تاکہ وہ انگلستان کی مخالفت کرین - اسکا بھی وہی نتیجہ ہوگا کہ یہ حکومتین عملداری روس مین جذب ہوجائینگی - اگر ان دونون امور مین

ناکامیابی ہو تو روس کا خیال ہے کہ تیسری بیکار آمد پالسی یہ ہوگی کہ مابین انگلستان و اسلامی طاقتون کے اس انداز سے غلط فہمیان پیدا کرے کہ اوسے موقع مل سکے کہ انگلستان کے ساتھہ اون طاقتون کی تقسیم کا انتظام کرے اور برطانیہ عظمیٰ کی امداد و استعانت سے وسط ایشیا کے مسلمانون سے عام طور پر ہتہیار رہے لے ۔ آخری لیکن قابل لحاظ پالسی جسکے نفاذ کی روس کو دلی خواہش ہے یہ ہے کہ ایشیا کی مختلف اسلامی حکومتون و جماعتون کو بایکدگر حالت عناد و مخالفت مین رکہے اور اونہین انگلستان سے بہی جدا رکہے ۔ روس خوب جانتا ہے کہ اگر اوس سے کبہی انمین سے کسی اسلامی سلطنت سے یا برطانیہ عظمیٰ سے جنگ ہوئی تو اوسکی مسلمان رعایا عام طور پر بغاوت کریگی اور یہ اوسکے لیئے نہایت اہم معاملہ ہوگا کیونکہ اس قسم کی عام بغاوت سے اوسکی وسیع و عظیم سلطنت پارہ پارہ ہوکر چہوٹی چہوٹی ریاستون مین تقسیم ہوجائیگی اور یہی اون تمام سلطنتون کا حشر ہوتا ہے جن کے قیام کا دار و مدار محض جبر و جور و ظلم پر ہوتا ہے ۔ اپنے اس بیان کی تائید و ثبوت مین کہ روسیون کی خواہش ہے کہ اسلامی حکومتون کو یا تو برباد و تقسیم کرین یا کم از کم کمزور بنائین زمانہ گذشتہ کے تاریخی واقعات کا حوالہ دینا ایشیائی معاملات و پولٹیکل واقعات کے عالمون اور اون پر نظر تامل سے غور کرنے والون کے لیئے کافی ہوگا ۔

جس زمانہ مین کہ مین روسی عملداری مین مقیم تہا مجہے اکثر جنرل کاف مین روسی ترکستان کے گورنر جنرل و نیز دیگر روسی اہلکارون سے پولٹیکل معاملات پر بحث و گفتگو کرنیکا موقع ملتا تہا ۔ اوس وقت تو روسیون کو خواب و خیال بہی نہ تہا کہ مین کسی زمانہ مین فرمانروا افغانستان اور اونکی اس پالسی کا مضبوط و سخت ترین مخالف ہونگا ۔ روسی مکر و فریب اور متذکرہ بالا پالسی کے بخوبی سمجہنے کیلئے صرف ایک مثال کافی ہوگی ۔ ۱۸۷۵ء مین جبکہ جنرل کاف مین سے ملتا اور اوسکی خفیہ و آشکارا تدابیر سے واقف ہوتا میرے امکان مین تہا دیتے

بوساطت کونٹ شووالوف روسی سفیر متعینہ لندن اپنی گورمنٹ کو مفصلۂ ذیل خط لکہا تہا

روس و انگلستان کی ایشیا مین ایک ہی غرض ہے اور دونون کا ایک ہی دشمن ہی
ہے وہ غرض کیا ہے کہ تہذیب و دین عیسوی کی ترویج و اشاعت جو کہ دونون کا شیوہ و مذہب
ہے اور وہ دشمن کون ہے ؟ اسلام - ہندوستان مین ثبات سلطنتِ انگریزی کی نسبت اگر کوئی
خطرہ ہے تو صرف یہ - باقی خطرات محض خیالی ہین - اسلام ہندوستان مین انگلستان کا قرار واقعی
اور نہایت خوفناک دشمن ثابت ہوگا اور وہان کے مسلمان اول ہی موقع پر عام شعلہ بغاوت
انگلستان کے خلاف بہڑکا ئینگے - اس لیئے یہ امر ازحد قابل لحاظ ہے کہ انگلستان و
روس مین باہمی اتحاد و اتفاق خوب پختہ ہو اور افغانستان و نیز دیگر وسط ایشیائی اسلامی حکومتین
روس و انگلستان مین تقسیم ہو جانی چاہیئین تاکہ سلطنت ہند و روسی سرحد ایک دوسرے
ملحق ہو جائے - اس ذریعے سے انگلستان ہر قسم کی پریشانی و تردد سے نجات پائیگا کیونکہ اوس کا
سچا دوست عیسائی شہنشاہ روس ہندوستان مین کسی قسم کے شر و فساد و بغاوت و نیز
ہر قسم کی دیگر مشکلات کے موقعون پر امداد کیلیئے موجود ہوگا - اس لیئے انگلستان کو چاہیئے
کہ روسی امداد کے وعدون اور اوس کی دوستانہ طبیعت پر پورا اعتبار و انحصار کرے ، وغیرہ وغیرہ -

جس وقت کہ روسی سفیر لندن مین برطانیہ عظمی کو روسی صلح جو دوستی و ارتباط کے یقین
دلانے کی کوشش کر رہا تہا اور افغانستان کی جانب سے سخت نفرت کا اظہار کرتا تہا
اسطرف روس خفیہ طور پر شیر علیخان سے نامہ و پیام کر رہا تہا اور جو کچہہ کہ انگلستان سے
کہتا تہا اوسکے بالکل برخلاف امیر افغانستان سے کہہ رہا تہا حتی کہ اون چکنے الفاظ
کے ذریعے سے اوسے انگلستان سے پہیر دیا اور خود اپنی طرف ملا لیا - اس طریقہ سے روس
کو انگلستان و افغانستان کے درمیان نفاق و ناچاقی کا بیج بونے مین کامیابی ہوئی
جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دونون ملکون مین جنگ ہوئی اور انگلستان و افغانستان کو جان و زر کا

نقصان پہونچا۔ روسیون کی اس ترکیب سے مجھے اوس شخص کا قصہ یاد آیا جو کہ نقب زنون و مالکان مکانات دونون سے حق السعی لیا کرتا تہا اس طرح کہ چور سے تو کہتا تہا کہ جاؤ بے خوف مال و متاع حاصل کر لو اوسوقت کوئی نہین جاگتا ہے" اور اس دوستانہ صلاح کے عوض چور اوسے کمیشن دیتا تہا اور پہر فوراً مالک مکان کے پاس جا کر اوسے بیدار و آگاہ کرتا تہا کہ آج چور آئے گا ہوشیار رہنا اور اوس سے بہی کچھہ وصول کرتا تہا۔

امیر شیر علیخان نے یہ بیوقوفی کی کہ روسی وعدون و امداد کا یقین کیا لیکن جوہین روسی ایجنٹ نے دیکہا کہ انگلستان و افغانستان مین جنگ شروع کرانے مین اوسے کامیابی حاصل ہوئی وہ فوراً کابل سے رخصت ہوا اور امیر شیر علیخان کو اونکی قسمت پر چہوڑا۔ ادہر افغانی معاملات مین مداخلت نکرنے کا قول و قرار جو روس نے کیا تہا اوسکے خلاف ورزی جو عمل درآمد ہوا اوسکے لیئے گورنمنٹ انگلشیہ روس سے کسی قسم کا مواخذہ نہین کر سکتی تہی بجائے اسکے کہ افغانستان کو کمزور کرنے کی جو پالسی روسیون کی تہی اوسکی مخالفت کرین انگریزون نے اوس پالسی کی اس طرح تائید کی کہ قندہار۔ کرم وخیبر و دیگر صوبجات حکومت افغانستان سے علیحدہ کر لیئے جسکی وجہ سے ہندوستانی سرحد روسی ایشیای مقبوضات سے قریب تر ہو گئی اور افغانستان کمزور ہو گیا جو کہ برابر روسیون کی غرض اور دلی خواہش تہی۔ جنرل کاف مین کی پالسی کی جو اوپر تصریح کی گئی ہے یہی اوسکا لب لباب و ماحصل تہا۔

المختصر روسی گورنمنٹ کی پالسی امیر بخارا و دیگر امیران وسط ایشیا و نیز روم و ایران و افغانستان کے بارہ مین ہمیشہ یہ رہی ہے کہ یہ مضبوط طاقتین نہ بن جائین جس سے کہ اوسکی دائمی پیشقدمی و زیادتی مین تعرض واقع ہو۔ بتدریج۔ آہستہ آہستہ لیکن استواری و استقلال کے ساتہہ روس ایشیائی طاقتون کی مشکلات و کمزوری سے مستفید ہوتا اور دوسرون کے نقصان سے خود فائدہ اوٹہاتا ہے۔ بعض اسلامی حکومتون کو تو اوسنے بالکل لے لیا۔

مضمون کو جزوی طور پر۔ اور ہر اسلامی فرمانروا کی فوجی تیاریان اوسکی نظرون مین خار ہوتی ہین
جو اقتباس کہ جنرل کاف مین کی راے کا اوپر کیا گیا ہے اوس مین صرف ایک بات صحیح
ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ اسلام روس کا نہایت خطرناک دشمن ہے لیکن بلا وجہ نہین۔
برخلاف اس کے انگریزی پالسی اسلام کی نسبت عام طور پر اور ایشیا مین تمام اسلامی
طاقتون کے ساتھ دوستانہ ہے اور اوسکی خواہش کلی یہ ہے کہ وہ قایم اور مضبوط اور آزاد
ہین لیکن اس پالسی مین کبھی کبھی عارضی تغیر و تبدل واقع ہوتا ہے۔ انگریزی پالسی روسی
پالسی کیطرح استوار مستقل و پائیدار نہین ہے۔ کسی ایک مدبر یا پیشوا و سرگروہ کے خیالات
و رائین جسکی جس وقت حکومت ہو سلطنت کی پالسی قرار پاتی ہین اور اوس کے وزرا
اوسکی ہدایتون کے مطابق عملدرآمد کرتے ہین لیکن جو ہین تبدیلی واقع ہوئی اور اوسکی حکومت
و اختیار جاتا رہا ایک دوسرے شخص کی پالسی جس کے خیالات سابق شخص کے بالکل
مخالف ہین اب سلطنت کی پالسی ہو جاتی ہے۔ اسلیئے یہ نہین کہا جا سکتا کہ گورمنٹ کی
فلان فلان پالسی مستقل ہے ہان اسقدر یقینی ہے کہ برطانیہ عظمیٰ کی عام پالسی زمانہ دراز
سے یہ رہی ہے کہ جو اسلامی حکومتین کہ ہندوستان اور ایشیائی روس کے درمیان مضبوط
سد راہ ہین وہ قایم رہین اور انکی آزادی بھی برقرار رکھی جائے تاکہ ہندوستان کی طرف روسی
پیشقدمی کے روکنے کیلیئے اون سے مضبوط رکاوٹ رہے۔ برخلاف اسکے روسی پالسی
اسکے بالکل مخالف ہے نہ صرف اسوجہ سے کہ روس اپنی سرحد ہندوستانی سرحد سے ملانا
چاہتا ہے بلکہ اس لیئے کہ اوسے اپنے خلاف ہمیشہ ایسے موقعون پر مسلمانون کی عام بغاوت
کا خوف رہتا ہے جس وقت کہ وہ روم۔ ایران۔ افغانستان یا ہندوستان کیساتھ
جنگ مین مصروف ہو۔
اس مین کوئی شک نہین کہ تمام دنیا کے مسلمان روسی دوستی پر انگریزی دوستی کو

ترجیح دینگے - وہ خیال کرتے ہین کہ اونکی بہبودی و امن برطانیہ عظمی کے اتحاد پر منحصر ہے یہی وجہ ہے کہ گو روس کی بہ نسبت اونہین انگلستان سے شکایت کے زیادہ اسباب ہون تاہم وہ یہ خواہش نکرینگے کہ انگلستان کے خلاف روس سے موافقت پیدا کرین اور اگر آیندہ کبھی اونہون نے ایسا کیا تو محض اس وجہ سے کہ وہ ایسا کرنے پر مجبور ہونگے -

مندرجہ بالا دلائل پر غور کرنے سے ایک امر نہایت ہی قابل لحاظ معلوم ہوتا ہے جس سے کہ برطانیہ عظمی و سلطنت ہند و نیز روم و ایران و افغانستان کی بہبودی متصور ہے وہ صرف ایک تحریک ہے جسے اگر ان سلطنتون کے مدبرین منظور کرلین تو سب کیلئے نہایت سودمند ثابت ہو - اور وہ یہ ہے کہ روم - ایران و افغانستان جو تین ہم مذہب سلطنتین ہین آپس مین خوب متفق و متحد ہوجائین اور اگر ممکن ہو تو ایک دوسرے کے دار الخلافت بذریعہ ریل و تار ملا دیے جائین - ہندوستان کی طرف روس کی متواتر پیشقدمی کے مقابلہ مین یہ ایک مضبوط دیوار ہوگی جس سے کہ خود اسلامی طاقتون کی حفاظت ہوگی - چونکہ ان تین سلطنتون کا اتحاد برطانیہ عظمی کے فائدہ کے لیے ہے اور زیادہ تر اوسی کی خواہش و امداد پر منحصر ہے اس لیئے جسقدر جلد اسکی بنیاد قایم کرنے کی تدبیر کیجاے بہتر ہے - روم و ایران تو ابھی سے آپس مین دوستانہ خیالات و ربط ضبط بڑھانے اور پختہ کرنے کی کوشش کر رہے ہین لیکن افغانستان بوجہ اوس عہدنامہ کے جو برطانیہ عظمی سے اس مضمون کا ہوا ہے کہ دیگر طاقتون سے بلا علم و صلاح برطانیہ عظمی کے نامہ و پیام نہ کرے گا ایران یا روم کے ساتھ خط و کتابت نہین کرسکتا گو وہ جانتا ہے کہ جس مین اون دو اسلامی طاقتون کا فائدہ ہے اوسی مین اوسکی بھی بہبودی متصور ہے یہان یہ ضرور ہے کہ سلطان روم و شاہ ایران و نیز میری پالسی یہ ہے کہ اپنی اپنی آزادی و عملداری قایم و برقرار رکھین اور روس یا انگلستان کو اجازت ندین کہ ہماری حکومت کا کوئی

حصہ دبالے اور ایسے ہمسایون سے ملے رہین جو ہماری آزادی و مقبوضات کو عزت کی نظر سے دیکھین اور اون سے لڑین جو ہماری طاقت کو کمزور کرنے کے لیئے کوشان ہون اور چونکہ ہم جانتے ہین کہ انگلستان کو ہمارے مقبوضات کے کسی حصہ کے لینے کی خواہش نہین ہے بلکہ چاہتا ہے کہ جہانتک ممکن ہو ہمین روس سے علیحدہ اور دور رکھے اس لیئے ہمپر فرض ہے کہ ہم لابدی برطانیہ عظمیٰ کے ساتھہ اوسوقت تک دوستانہ تعلقات رکھین جب تک کہ وہ ہمارے معاملات مین دخل نہ دینے والی اور ہماری امداد کرنے والی پالسی پر قایم رہے۔

مین صرف ایک تمثیل بیان کرونگا جس سے معلوم ہوگا کہ برطانیہ عظمیٰ کا خود اس مین فائدہ ہے کہ ایشیا کے مسلمان فرمانروا آپس مین پختہ طور پر اتفاق رکھین سنہ ۱۸۷۷ء مین جبکہ امیر شیر علیخان انگریزون کے خلاف جہاد کا اعلان کر رہے تھے اور سرحد ہند پر فوج جمع کر رہے تھے ایک مسلمان اونکے دربار مین آیا جو کہ سلطان روم کا پیغامبر تھا اور اوسنے اونہین جہاد سے باز رکھنے کی کوشش کی۔ اسی کوشش کی وجہ سے امیر نے سرحد پر فوج جمع کرنا موقوف کر دیا اور اس تغیر کو جو کہ یکایک امیر کے دل مین انگریزون کے موافق پیدا ہوا اور جو کہ سلطانی وکیل کے اثر کا نتیجہ تھا گورنمنٹ ہند نے بھی معلوم کیا اور دیکھا۔ لیکن بدقسمتی سے چونکہ اس سے پیشتر امیر سے اور سلطان روم سے کسی قسم کی خط و کتابت نہین ہوئی تھی امیر اوس سفیر سے بدظن ہو گیئے اسلیئے کہ روسیون کے طرفدارون نے جو کہ دربار کابل مین موجود تھے اونہین بہکایا کہ آپ ایسے صلاح کارون کے پنجہ اختیار مین کیون ہین یہ سفیر اصل مین انگریزون کا مخبر اور گوئندہ ہے۔ امیر نے یہ حماقت کی کہ بلا گورنمنٹ ترکی سے دریافت کرنے کی کوشش کیئے ہوئے ان لغویات کو صحیح سمجھ لیا۔ اگر ان اسلامی حکومتون مین کوئی مستقل ذریعہ نامہ و پیام کا پیشتر سے ہوتا تو انگریزون اور افغانستان دونون

فائدہ ہوتا الغرض جبتک انگلستان و افغانستان مین ہندوستانہ برتاؤ ہے اور دونون سمجھتے ہین کہ ایک کے فائدہ مین دوسرے کا بھی فائدہ اور ایک کے نقصان سے دوسرے کا نقصان ہے روس کے خواب و خیال مین بھی یہ بات نہ آئے گی کہ اوسے افغانستان یا ہندوستان پر فوج کشی کر نمین کامیابی کی امید ہو سکتی ہے۔ اگر روس ایسی بیوقوفی کرے کہ افغانستان یا کسی دوسرے اسلامی طاقت پر حملہ کرے (گو مجھے یقین ہے کہ روس اسقدر احمق نہین ہے) جبکہ سچے طور پر اور ایمانداری کیساتھ برطانیہ عظمی معین و مددگار ہو تو روس کو اپنے مقابل ایک اسلامی طاقت اور پیچھے اپنی عملداری مین مسلمانون کی عام بغاوت پاکر یہ سینٹ پیٹرس برگ یا یورپ مین جو حصہ سلطنت کے کسی مقام پر انگریزی بحری حملہ دیکھکر وہ دقتین پیش آئینگی کہ اوس کی وسیع سلطنت جس مین بجائے نرمی و محبت کے خوف کی عملداری ہے پارہ پارہ ہو کر پراگندہ ہو جاسے گی۔

لیکن نہایت افسوس ہے کہ سلطنت انگلشیہ بھی بجائے اسکے کہ مسلمان فرمانروا کی امداد کرے اور اونمین منصوبہ باندہے کہ روسیون کا مقابلہ کر سکین یا روسی زیادتی و مداخلت کو ایشیائی حکومتون مین روکے جو کہ بالکل خلاف و رزی مستقل معاہدات و اقوال و وعدون کے عمل مین آتی ہے خود اس طرح عمل درآمد کرتی ہے کہ جب کبھی روس سرحد ہندوستان تک پہونچنے کی غرض سے کسی مشرقی عملداری کا کوئی حصہ لے لیتا ہے تو ایک گوشہ سے وہ بھی ایک حصہ لے لیتی ہے اور روسی عملداری کالعدم ہو جاتا ہے اس طریقہ سے اسلامی حکومتین و عملداریان روز بروز تقسیم ہوتی جاتی ہین اور ہندوستان و روس کی سرحدین جو پیشتر ہزارون میل ایک دوسرے سے علیحدہ تہین اب تقریباً ملحق ہین۔

اگر کبھی برطانیہ عظمی و روس مین جنگ شروع ہو تو تمام مسلمان فرمانروا و اہل اسلام انگلستان کے طرفدار و مددگار ہونگے۔ اولاً اس وجہ سے کہ ملکہ وکٹوریا کے عہد حکومت

مین اونہین پوری مذہبی آزادی حاصل ہے اور علی الخصوص اس باعث سے کہ وہ جانتے ہین کہ روسی ظلم و تعدی سے صرف اوس وقت تک محفوظ ہین جب تک کہ ایک اور عالیشان سلطنت مثل انگلستان کے مشرق مین روس کے مقابلہ کے لیئے موجود ہے۔ وہ جانتے ہین کہ مشرق مین انگلستان کے تنزل و زوال کے ساتھہ ساتھہ اسلامی ممالک کا بھی خاتمہ ہوجائیگا اور روس اونہین ہضم کرے گا۔ جن لوگون کا یہ یقین ہے کہ اہل ایران بہ نسبت انگلستان کے روسی اثر کے نیچے زیادہ ہین غلطی پر ہین اونکو جاننا چاہیئے کہ یہ روسی قوت کا دوامی خوف ہے جو ایران کو مجبور کرتا ہے کہ خاموش رہے اور روسی اثر کی تکلیفین برداشت کرے اگر کبھی روس و انگلستان مین سخت ناچاقی و مخالفت ہوئی تو سب سے اول ایران اپنے تئین پنجہ بخرس سے آزاد کرے گا۔

انگریزی و روسی تعلقات جو ایشیائی اسلامی حکومتون و عموماً اہل اسلام کیساتھہ ہین اون پر مندرجۂ بالا نظر ڈالکر مین اب چند دیگر امور کا بیان کرون گا جنہین علاوہ متذکرۂ بالا امور کے خصوصاً افغانستان سے تعلق ہے۔

ہندوستان پر روسی حملہ و افغانستان کے متعلق روسی پالسی

موجودہ حالات کے مشاہدے سے جہانتک غور کیا جاتا ہے ہندوستان پر روسی حملہ ہونا صرف دقت طلب ہی نہین بلکہ دائرۂ امکان سے باہر معلوم ہوتا ہے۔ لیکن اس سے یہ نہین ثابت ہوتا کہ روس کا ایسے حملہ کا ارادہ نہین ہے۔ اس مین ذرا بھی شک و شبہ نہین کہ جب کبھی اوسے موقع ملیگا روس کا مصمم ارادہ و دلی آرزو ہے کہ ہندوستان پر فوج کشی کرے انگریزی مدبرین کے درمیان اس بارہ مین بہت کچھہ اختلاف ہے اور ایسے لوگ کم نہین

ہین جنکی راے ہے کہ روس کا ہرگز منشا نہین ہے کہ انگلستان سے ہندوستان مین نبرد آزما ہو۔ جو لوگ کہتے ہین کہ روس کی خواہش نہین ہے کہ ہندوستان پر یا انگلستان کے دیگر مشرقی مقبوضات پر حملہ کرے اونکی مین نے چار قسمین کی ہین۔ اولاً وہ جو سیاست دان نہین ہین۔ یہ لوگ اس قدر ساده لوح ہین کہ باوجودیکہ اونکی نظرون کے سامنے کتنے ہی معاہدے و عہد و پیمان روس نے شکست کیے ہین تاہم وہ اب بہی روسی اقرار و اظہار صلح کو باور کرتے ہین اور اوس کے جھوٹے وعدون کو صحیح تصور کرتے ہین۔ وہ نہین سمجھ سکتے کہ روسی پالیسی یہی ہے کہ جب کبھی مطلب برآری ہوتی ہو معاہدون و قسمون کو توڑ ڈالنا چاہیے جب کبھی روس کسی نئے ملک پر قبضہ کرتا ہے تو ساتھ ہی نئے نئے وعدے بھی کرتا ہے جبکا بعض انگریزی اہلکارون کو یقین ہو جاتا ہے جو کہ سابق روسی وعدون کی نسبت نہایت خراب حافظہ رکھتے ہین۔

دوسرا گروہ وہ ہے جو براہِ راست یا بلا کسی وسیلہ کے روسی پالیسی کا دم بھرتا اور اوس کا موید ہے۔

تیسرا فرقہ وہ ہے جسے برطانیہ عظمیٰ کی عظیم الشان سلطنت پر ناز و غرور ہے اور اپنی عظمت کے خیالات کے نشہ مین سمجھتے ہین کہ یہ ممکن نہین کہ روس کو اونکی پالیسی زور آور طاقت کے مقابلہ کا خیال بہی ہو۔

جماعت چہارم اون اشخاص کی ہے جو اپنے تئین صلح جو و عاشق امن و امان کہتے ہین۔ وہ دیکھتے ہین کہ وسط ایشیا مین روس یکے بعد دیگرے صوبجات ہضم کیے جاتا ہی اور رفتہ رفتہ سرحد ہند کی طرف بڑھ رہا ہے۔ وہ جانتے ہین کہ گذشتہ زمانہ مین مختلف موقعون پر روسی تجاویز و سازشین حملہ ہند کے متعلق دریافت ہوئین اور بخوبی پایہ ثبوت کو پہونچ چکی ہین لیکن باوجود اس علم و واقفیت کے وہ تجاہل عارفانہ کرتے ہین کہ روس کا ارادہ

ہندوستان پر فوج کشی کا نہین ہے او یقین کیے جاتے ہین کہ اگر انگلستان روسی پیشقدمی و دست درازی مین تعرض نہ کریگی پالسی قایم رکھے تو روس ہندوستان پر ہرگز حملہ نہ کرے گا فردوسی مصنف شاہنامہ کا قول ہے کہ اگر تم اپنے دشمن پر ظاہر کرو کہ جنگ کے لیئے تیار نہین ہو اور اوس سے پہلو تہی کرتے ہو تو گویا اوسکی دعوت کرتے ہو کہ وہ تم پر حملہ کرے - اس فرقہ چہارم کا طرز و انداز دیکھکر مجھے اوس کبوتر کا قصہ یاد آیا جسنے یہ دیکھکر کہ ایک بلی اوسکی طرف بڑھی چلی آتی ہے اپنی آنکھین بند کرلین اور خیال کیا کہ اگر مین بلی کو نہ دیکھون تو وہ بھی مجھے نہ دیکھے گی - لیکن بلی نے تو اوسے دیکھہ لیا تہا پکڑ کر چپٹ کر گئی -

اپنے اس بیان کی تائید مین جو کچھہ مین پیشتر کہہ چکا ہون اوسکے علاوہ ناظرین کی اطلاع کیلئے یہہ بھی کہونگا کہ روسی عملداری مین اپنے دوازدہ سالہ قیام کے زمانہ مین مین نے معلوم کیا کہ اس مین مطلق شک و شبہ نہین کہ روس ہمیشہ اس ایک فکر و تدبیر مین رہتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہندوستان پر فوج کشی کرے -

جو اسباب کہ روسی حملہ کا باعث ہونگے اگر اون سب کی پوری تفصیل کیجائے تو ایک علیحدہ کتاب درکار ہوگی اسلیئے صرف اسقدر کہنا کافی ہوگا کہ روسیون کی طینت و سرشت بھی یہ بات ہے کہ وہ جنگجو زیادتی کرنے والے - لالچی و غاصب و صاحب ہمت و اولوالعزم لوگ ہین اور خوب جانتے ہین کہ تمام ایشیائی حکومتین اس قدر کمزور ہین کہ سوائے برطانیہ عظمی کے تنہا روس کا مقابلہ نہ کرسکین گی - اس لیئے یہ قدرتی بات ہے کہ صرف برطانیہ عظمی کو روس اپنا خوفناک دشمن اور رقیب ایشیا مین تصور کرے -

ہر شخص جانتا ہے کہ اگر برطانیہ عظمی سد راہ نہ ہو تو روس طاقتہائے ایران افغانستان چین و روم کا مطلق خیال نہ کریگا اور نہ اوسے اونکی آزادی کا زیادہ عرصہ تک لحاظ و پاس ہوگا - سوائے برطانیہ عظمی کے اور کسی یوروپین طاقت کے مقبوضات

مشرق مین قابل ذکر نہین ہین اور اگر روس مال غنیمت سے اون طاقتون کو کچہہ حصہ دینے کا وعدہ کرے تو وہ نہایت خوشی سے خاموش رہین گی اور اوس سے کسی قسم کی مزاحمت نہ کرین گی۔ روس کی بہ نسبت انگلستان کی رعایا کی تعداد مشرقی سلطنت مین زیادہ ہے اور اسلیئے انگلستان کا اسی مین فائدہ ہے کہ کمزور ایشیائی طاقتون کے ساتھہ اگر روس زیادتی کرے تو اوسے روکے اور سرحد ہندوستان سے اوسے دور رکھے۔ اگر مشرق مین انگلستان کی طرح کوئی بڑی طاقت روس کی آنکھون مین کھٹکے اور وہ اوسے نظر حقارت سے دیکھے تو یہ محض طبعی امر ہے۔ وہ آسانی سے فراموش نہین کر سکتا کہ برطانیہ عظمی کے ہاتھون جنگ کریمیا مین اوسے کیا کچہہ نقصان پہونچا تہا اور نہ اون دیگر کارروائیون کو بہول سکتا ہے جو مختلف موقعون پر اوسکے خلاف عمل مین آئی ہین۔

اہل روس ہندوستان کو بڑا ذخیرہ زر ومال اور غنیمت کا سمجھتے ہین اور مین نے اکثر روسی سپاہیونکو صرف اسی خیال پر خوشی سے اوچہلتے کودتے دیکہا ہے کہ اونہین ایک روز اس خوشحال و متمول ملک کے لوٹنے کا موقع ملیگا اور اوس دن کی آرزو کرتے ہوئے سنا ہے جبکہ انگلستان اور روس مین ہندوستان کی سرحد پر لڑائی شروع ہوگی۔ روسیونکی جہالت اس اعلی درجہ تک پہونچی ہوئی ہے کہ اونہین یقین ہے کہ اہل ہند انگریزون سے محبت نہین کرتے خرس روس پر جان دیتے ہین اور جہان وہ قدم رکھے اوس خاک کی پرستش کرتے ہین۔ بعض بڑے بڑے روسی مدبرین بہی یقین کرتے ہین کہ جو ہین روس کوہ ہمالیہ اور ہندوکش کی چوٹیون سے ہندوستان کی طرف نظر کرے گا تمام ہندوستانی زنبورون کے جہنڈ کی طرح انگریزون کو ڈونک مارنے اور تباہ کرنے پر آمادہ ہوجائینگے اور روس کی مدد کرینگے۔ حتی کہ اونکی جہالت اس غایت درجہ کی ہے کہ عام طور پر یہ یقین کیا جاتا ہے کہ روس کی شکل دیکہتے ہی انگریز سراسیمگی کے ساتھہ بہاگ کھڑے ہونگے اور اپنی حفاظت و بچاو

کیلئے ایک وار بہی نہ کرین گے - مجھے خوف ہے کہ ایک روز روسی اپنی اس حماقت کی پوری سزا پائینگے -

روسیون کو یقین ہے کہ وہ اسی طرح وعدہ خلافی و معاہدہ شکنی برابر کر سکتے ہین اور ہمیشہ آگے بڑہتے جائینگے اور اوہر انگریز یا تو اس دایمی دست درازی کی جانب بے توجہی ظاہر کرتے ہین یا آپ اس کا معاوضہ اس طرح سے لیتے ہین کہ ایک گوشۂ ملک پر خود بہی قبضہ کر لیتے ہین جو کہ انگلستان کی کمزوری اور خوف کا قطعی ثبوت ہے جس سے کہ وہ روس پر نظر کرتا ہے - روس کو جو اتیک برابر بلا کسی تعرض کے آگے بڑہنے دیا ہے اس سے اوسکی شان و عظمت مشرقی بادشاہون کی نظرونمین بہت زیادہ ہو گئی ہے اور برخلاف اسکے انگلستان کی وقعت کم ہو گئی ہے اور اوسکا اثر بہی گہٹتا جاتا ہے - روسی اثر کی ترقی جو برابر ہوتی جاتی ہے اس سے روسیون کو یقین ہوتا ہے کہ مشرقی حکومتین طوعاً و کرہاً اوسکا ساتہہ دینگی

پانچوان اور شاید ایک ہی قرین قیاس یقین جو روس کو ہے وہ یہ ہے کہ سمندر مین انگلستان سے جنگ آزمائی کرنا نہایت مشکل و دشوار ہے لیکن خشکی مین انگلستان کے پاس اتنی کافی فوج نہین ہے کہ وہ اپنی وسیع سلطنت کے دوسرے حصون سے اوسے علیحدہ کر کے ہزارون میل کی سرحد کی حفاظت کر سکے جیسا کہ اوسوقت ہوگا جبکہ چین سے روم تک روسی سرحد انگلستان کے حدود سے ملحق ہو گی اور یہ دن روسی عقیدہ کے موافق اور اونکی موجودہ چستی و چالاکی کے لحاظ سے جو کہ ریلون و سڑکون کے بنانے مین ظاہر کر رہے ہین بہت دور نہین ہے -

جب اسکی تشریح ہو چکی کہ روس عزم بالجزم کر چکا ہے کہ محل و موقع مناسب پاتے ہی کبہی نہ کبہی ہندوستان پر حملہ کریگا تو اب چند سوالات پیدا ہوتے ہین جن پر غور کرنا ضروری ہے - مین پیغمبر نہین ہون اور آیندہ کی حالت صرف خداوند کریم کو معلوم ہے

وَعِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا هُوَ کوئی شخص یقینی طور پر نہین کہہ سکتا کہ کل کیا ہوگا لیکن تمام موجودہ حالات وواقعات پر نظر ڈال کر مین اپنے خیالات ورا سے ظاہر کرونگا۔

میرے نزدیک لفظ "ناممکن" کوئی معنی نہین رکھتا جبکہ کسی امر پر اوسکا اطلاق کیا جاوے در حقیقت "عدم امکان" کوئی شئے نہین ہے کیونکہ اگر اوس قادر مطلق کی مرضی ہے کہ کوئی امر پیش آئے تو وہ ضرور پیش آئیگا گو وہ ہمین ناممکن معلوم ہو۔ خدا کے نزدیک کوئی چیز ناممکن نہین ہے۔ اگر وہ چاہے کہ بعض واقعات پیش آئین تو کوئی دنیاوی طاقت اوسکی خواہش کے خلاف اونہین صادر نہین کرسکتی۔ اسلیئے یہ دائرہ امکان سے باہر نہین ہے کہ روس ہندوستان پر حملہ آور ہو۔ لیکن اس تجویز مین بلا امداد واستعانت کسی دوسری طاقت کے اوسے ہرگز کامیابی نہین ہوسکتی اورچونکہ ایسے کوئی آثار نہین پائے جاتے کہ کوئی دوسری طاقت اس مہم مین اوسکا ساتھ دے اور کوئی اور سلطنت بھی اوس حالت مین انگلستان کی شریک نہوا سلیئے روس کے جوڑ توڑ وتدبیرین اس بارہ مین محض خوابہاے پریشان ہین جو کبھی پوری نہین ہوسکتین۔ ہان یہ ممکن ہے کہ روس کا یہ خواب جزوی طور پر صحیح نکلے جیسا کہ کسی ڈاکٹر کا ذکر ہے کہ اوسنے خواب دیکھا کہ ایک مریض کو اوسکے علاج سے شفا نصیب ہوئی اور اوس شخص نے اوس سے کہا کہ جس قدر اشرفیان اپنے دوش پر لے جاسکو خزانہ سے لے لو۔ اوس حریص ڈاکٹر نے اپنی طاقت سے زیادہ اتنی اشرفیان اوٹھائین کہ اونکے بوجھ سے اوسکا شانہ ٹوٹ گیا اور شدت درد کیوجہ سے جونہی کہ اوسکی آنکھہ کھلی تو معلوم کیا کہ اشرفیان تو نادارد تہین لیکن درد ضرور موجود تہا۔ یہی کیفیت روس کی ہے سو وہ بھی اوتنا ہی فضول بار اور درد ومصیبت ہندوستان پر فوج کشی اور وہان کا خزانہ لوٹنے کی غرض سے اپنے سر لین گے جیسا کہ اوس ڈاکٹر نے خواب مین کیا تہا اور نتیجہ

یہی ہوگا کہ روس مہم مین ناکامیابی ہوگی لیکن اوسکے لیئے جو تکلیفین اوٹھائی جائینگی اونکا درد باقی رہے گا۔

لیکن اب ہمین اس امر پر غور کرنا چاہیئے کہ کوئی دوسری طاقت بھی اس کام مین روس کی شریک ہوگی یا نہین۔ اسمین مطلق شک وشبہ نہین کہ بعض یوروپین طاقتین سلطنت برطانیہ کی عظمت وقوت کو متعصبانہ وحاسدانہ نگاہ سے دیکھتی ہین اور اس بھبکیے ہین کی وجہ سے انگلستان کے ساتھہ بلا ضرورت مخالفانہ برتاو اختیار کرتی ہین۔ تاہم میرے نزدیک کسی طاقت مین روس کی محبت والفت نے بہت زیادہ نفوذ نہین کیا ہے اور بلاشبہہ اس مین اونکا کوئی فائدہ متصور نہین ہے کہ روس کا ساتھہ دین اور انگلستان کے خلاف ہون جو کہ روس کی بہ نسبت کم جنگجو ہے اور جسکے ہان روس سے کم جور وظلم ہوتا ہے گذشتہ چند سالون سے فرانسیسی قوم کی روس کیساتھہ دوستانہ تعلقات پیدا کرنے کی خواہش زیادہ ہوگئی ہے اور اوسکے ساتھہ ہی انگلستان سے نفرت روبہ ترقی ہے اس سے مجھے خیال پیدا ہوتا ہے کہ ممکن ہے کہ فرانس انگلستان کے ساتھہ اپنے پرانے معاملات یاد کرکے جو کہ ہندوستان مین اور بمقام واٹرلو پیش آئے روس سے ملجائے جیسے کہ انگلستان سے چند گذشتہ امور کا عوض لینا باقی ہے۔ لیکن ایک ایسے شخص پر جو کہ نہایت توجہ و التفات سے تمام سیاسی واقعات پر نظر ڈالتا رہا ہے یہ امر اچھی طرح روشن ہے کہ اگر فرانس روس کی امداد کرے تو اہل جرمنی انگلستان کی استعانت کرین گے۔ یہ بھی اوسی قدر تیقن کے ساتھہ کہا جاسکتا ہے کہ جرمنی اور انگلستان دونون ملکر روس وفرانس سے بہت زیادہ طاقتور ہین۔ دنیا مین انگلستان سب سے اول بحری طاقت ہے اور جرمنی کا فوجی انتظام اعلیٰ ترین اور سب سے زیادہ کامل ہے۔

مجھے یقین ہے کہ آسٹریا۔ اطالیہ اور امریکہ گو ظاہر روس کے مخالف نہین ہین اور

نہ خصوصیت کے ساتھہ انگلستان کے دوست ہین اور اس سبب سے کسی کے طرفدار نہین سمجھے جاتے تاہم انگلستان کی طرف اونکا میل طبع ضرور ہے جو کہ اوسکے لئے مفید ثابت ہوگا اور روس کے خلاف ہوگا۔

اِن سب امور پر غور کرنے کے بعد یہ سمجھہ مین نہین آتا کہ اگر یوروپ کی کوئی بھی طاقت یا امریکہ اس ہندوستانی مہم مین روس کا ساتھہ دے تو دوسری سلطنتین اسی باعث سے مدافعت کے لئے انگلستان کی شریک ہون۔ طاقتون کے اس قسم کے اجتماع سے ایک ایسی خوفناک جنگ چھڑ جائیگی جس کی نظیر دنیا مین نہوگی اور جو کہ تمام ملکون مین پھیل جائیگی بعض اہل الرائے نے پیشین گوئی کی ہے کہ یہ امر ضرور عرصۂ ظہور مین آئیگا۔

اب اس سوال سے قطع نظر کرکے کہ یوروپین طاقتین متفق ہوکر انگلستان یا روس کی امداد کرینگی یا نہین ہم اس امر پر غور کرینگے کہ اس قسم کا اتفاق ایشیای طاقتون مین بھی ہوسکتا ہے یا نہین۔ سواے جاپان کے ہر ایشیای فرمانروا کو یہی فکر ہے کہ اپنی ہی عملداری برقرار رکھہ سکے۔ یہ فرمانروا نہین چاہتے کہ روس سے ملکر انگلستان سے جنگ آزمائی کرین اور نہ اونکی یہ خواہش ہے کہ انگلستان کو روسیون کے خلاف مدد دین وہ روس و انگلستان کو کم و بیش جنگجو۔ طاقتور اور ملک گیر طاقتین سمجھتے ہین اور اس لئے صرف اس امر کے خواہان ہین کہ اون سے بچے رہین اور اپنی آزادی و عملداری جب تک ممکن ہوسکے بحفاظت قایم رکھین۔ اِن وجوہ سے کوئی ایشیائی حکمران خواہشمند نہین ہے کہ ہندوستان کے کسی مجوزہ حملہ مین روس کا ساتھہ دے۔ علاوہ برین اونہین یقین ہے کہ وہ اوسوقت تک محفوظ رہ سکتے ہین جب تک کہ روس و انگلستان بھی ایشیا مین قوی رہین تاکہ جب کبھی اِن دونون مین سے ایک کسی کمزور ایشیای فرمانروا پر زیادتی کرے تو دوسرا اوسکی مخالفت کرے۔ اِن طاقتونکی رقابت اِن فرمانروائون کیلئے باعث حفاظت و برکت ہے

دیکھو اسے اس مقولہ کے کہ "ہر فرعونے راموسیٰ" اسی رقابت کی وجہ سے یکمزور حکومتین روس وانگلستان مین تقسیم ہونے سے بچی رہتی ہین - کسی شاعر کا قول ہے کہ "خرس صحرا ے مازندران کے پکڑنے کے لئے سگ مازندران کا ہونا ضروری ہے" اسلئے ؎

اگر خر گوش ہر مرض را بے شگفت	سگ آن ولایت تواند گرفت

سلطنت جاپان وسط ایشیا مین نہین ہے اور اس لئے ہندوستان کی طرف روسی پیشقدمی کی راہ مین حائل نہین ہے اس باعث سے یہ لازم نہین آتا کہ برخلاف افغانستان کے جاپان ضرور ایک نہ ایک طاقت یعنی انگلستان یا روس کا ہندوستان پر فوج کشی ہونے کی حالت مین ساتھ دے - ہان اسمین بلاشبہ ضرور حکومت جاپان کا فائدہ ہے کہ انگریزی بحری طاقت ایشیائی سمندرون مین مضبوط رہے اور اوسکی دلی خواہش ہے کہ ایسا ہی ہو اور دوستانہ تعلقات جاپان وانگلستان مین ہمیشہ قایم رہین اور جانب مشرق روسی پیشقدمی کا دونونکو خوف رہے - اِن سب باتون سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر روس ہندوستان پر حملہ کرے تو اس کا مطلق احتمال نہین ہے کہ ایشیائی طاقتون مین سے کوئی طاقت اوس کی شریک ہوگی -

لیکن حکومت افغانستان اس وقت رو بہ ترقی ہے اور آیندہ ایک زبردست و قابل وقعت سلطنت ہوگی اسلئے جو تجاویز کہ روس وانگلستان ایک دوسرے کے خلاف پختہ کرین اونمین اوسکا بھی شمار کرنا لازم ہے - ان دونون عظیم الشان و طاقتور ہمسایون کے لئے ایک مضبوط افغانستان کی موافقت یا مخالفت کہین زیادہ قابل توجہ ہے بہ نسبت کسی دوسری بڑی سلطنت کے اس لئے کہ افغانستان کی فوج نہایت شجاع و جری ہے لاکھون اسلامی جانباز اوسمین موجود ہین جو کہ پیدایشی جوانمرد ہین خواہ وہ تعلیم یافتہ سپاہی ہون یا سادہ لوح دہقان اور جو کہ ہر قطرۂ خون اوسوقت تک اپنے خدا ورسول - مذہب - وطن - اہل وعیال

اپنی قوم - اپنے فرمانروا اور اپنی آزادی برقرار رکھنے کے لئیے نثار کرنے کے لئے آمادہ رہین گے جب تک کہ اونمین سے ایک شخص بہی زندہ باقی رہے - لہذا فرمانروا ے افغانستان بہی بوجہ اپنے ملک کے پولٹیکل وجغرافی موقعہ کے نہایت قابلِ لحاظ ہی -

جب کبھی کہ روس وانگلستان مین جنگ شروع ہو اگر اوسوقت افغانستان باقی رہا تو وہ طاقت ضرور فتحیاب ہوگی جسکا کہ افغانستان ممد ومددگار ہوگا - اور درحقیقت میرے نزدیک تو جب تک افغانستان قایم ہے اور وہان کے باشندونمین آپس مین اتفاق ہے اور برطانیہ عظمی کے ساتھہ بہی دوستانہ تعلقات ہین اوسوقت تک ممکن نہین کہ روس ہندوستان پر حملہ کرنے کی کبھی کوشش بہی کرے یا ایشیا مین انگلستان سے جنگ آزمائی کرے روس بخوبی اس سے واقف ہے اور یہ سمجھکر کہ جب تک افغانستان کی طاقت اور آزادی برقرار ہے ہندوستان پر فوج کشی ناممکن ہے وہ چاہتا ہے کہ یا تو افغانستان سے دوستانہ ربط وضبط واتحاد پیدا کرے یا کسی حیلہ وفریب سے اوسے اپنی راہ مین حائل ہونے دے اسلیئے نہایت ہی ضرور ہے کہ روسی مدبرین کی یہ چال غور کے ساتھہ دیکھی جاے کہ وہ انگلستان سے افغانستان کو علیحدہ کرنے کے لئے کیا کیا کوشش کرتے ہین اور فرمانروایان افغانستان وانگلستان کو چاہئیے کہ علی التواتر دوراندیشی اور توجہ سے اس معاملہ مین کام لین -

خوش قسمتی سے روس اون دقتون ودشواریون سے جو افغانستان کے ساتھہ جنگ آزمائی مین لاحق ہونگی بہ نسبت اون اشخاص کے زیادہ تر واقف ہے جن کی واقفیت کے خاص ذریعے صرف بعض رسالے وکتابین اور مضامین ہوتے ہین اور اونکے مصنف ایسے لوگ ہوتے ہین جو کہ کسی ملک مین ایک ہفتہ یا چند روزہ سیر وتفریح کے بعد بڑی بڑی ضخیم کتابین وہان کی پوشیدہ وخفیہ باکسی لوگون کے خیالات اور اوس ملک کے باشندونکے مقاصد کے متعلق لکھہ ڈالتے ہین حالانکہ اونکی زبان تک نہین جانتے - عوام الناس کے

نزدیک یہ کتابین و مضامین نہایت معتبر خیال کئے جاتے ہین حالانکہ اونہین فہم وادراک
سے کام لینا چاہیئے اور اون پر مطلق اعتبار نکرنا چاہیئے چونکہ اون سے ملک اور اوسکے
فرمانروا و باشندگان و قواعد و قوانین کے بارہ مین بالکل غلط حالات معلوم ہوتے ہین اور
اس لئے بجاے نفع کے نقصان زیادہ پہونچتا ہے۔

اس قسم کی تحریرین نہایت ہی قابل تضحیک ہین اور مین اکثر ان مصنفونکی لاعلمی و
جہالت پر دل کھولکر ہنسا کرتا ہون۔ صرف ایک مثال اونکی واقفیت کی کافی ہے
گذشتہ چالیس سال سے بہت سے مصنف افغانستان کی آبادی پچاس لاکھ اور فوج
کی تعداد پینتیس ہزار لکھتے آئے ہین۔ یہ اعداد نہ بڑہتے اور نہ گھٹتے ہین اور اونکے بیانات کے
مطابق تقریباً نصف صدی سے ایک ہی حالت پر ہین۔ مین اونکی ناواقفیت کی وجہ سے
اونپر کوئی الزام نہین لگاتا اسلئے کہ ملک کے حالات اور جو تغیر و تبدل اوسمین ہوا ہو اوسکے جاننے
کا اونکے پاس کوئی ذریعہ موجود نہین ہے لیکن یہ قصور ضرور اونکے ذمہ عائد ہوتا ہے کہ
جس شے کا علم نہین اوس سے واقف ہونیکا دعویٰ کرتے ہین اور عوام الناس کو اپنی غلط
بیانیون سے دہوکہ و فریب دیتے ہین۔ تاہم مین شکرگذار ہون کہ وہ افغانستان کی آبادی
و فوج کی تعداد کو کم نہین کر دیتے اس لئے کہ اون سے یہ بہی بعید نہین ہے۔

افغانستان اسقدر مضبوط نہین ہے کہ بلا امداد غیرے قایم رہسکے اور اسلئے اوسپر
فرض ہے کہ اپنی حفاظت کے لئے اپنے دونون طاقتور ہمسایون مین سے ایک پر بہروسہ
کرے تاکہ دوسرے کی زیادتی و حملہ سے محفوظ رہے۔ اگر کوئی شخص دو کشتیونمین دونون
پانون رکہکر دریا پار کرنا چاہے تو وہ ضرور پانی مین گر کر ڈوب جائیگا اور اسوجہ سے اوسے
لازم ہے کہ دونون کشتیونمین جو زیادہ محفوظ ہو اوسپر سوار ہو۔ لیکن اسکی کوئی وجہ نہین ہو سکتی
کہ ایک پر سوار ہو کر چلے اور دوسری پر بلا ضرورت گولی چلائے۔ کیونکہ ممکن ہے کہ افغانستان

کی طرح ایک چھوٹی طاقت جو کہ دو شیرون کے درمیان مانند ایک گو سفند کے یا سنگہا سے آسیا کے بیچ مین مثل ایک دانہ گندم کے ہے ثابت رہے اور پیکر سرمہ نہو جائے ؟ یہ نہایت ضروری امر ہے کہ ایک طاقتور ہمسایہ اوسکا مددگار ہو اور دوسرے کے حملہ سے اوسے بچائے افغانستان کو پورا اختیار اور آزادی حاصل ہے کہ دونون ہمسایون سے جسکو چاہے منتخب کرے اور ربط وضبط واتحاد پیدا کرے تاکہ دوسرا بلا خوف وخطر اوسپر حملہ آور نہو مجھے یقین ہے کہ گو وہ ریلین اور سڑکین جو روس نے بنائی ہین اور میرے ملک کے قریب تک لایا ہے ہمارے لئے باعث تردد وپریشانی ہین تاہم ایک طور پر روس کا قرب وہمسائگی سودمند بھی ہے اسطرح کہ اگر انگلستان بلا عذر معقول اور بلا افغانستان کی کسی غلطی کے ملک پر قبضہ کرنا چاہے تو یہ امر نظر انداز نہ کر سکے گا کہ روس بھی آگے بڑہنے کے لئے نزدیک ہی موجود ہے۔ بدین وجہ آج افغانستان کی وہ حالت نہین ہے جو کہ شاہ شجاع اور امیر شیر علی خان کے زمانہ مین تھی جبکہ روس اس قدر دور رہتا کہ افغانستان کی سرحد پر صحرائے لق ودق وبے آب کی راہ سے بلا ریل فوج لانا ناممکن تھا۔

متذکرۂ بالا تشریح کے بعد جس سے ظاہر ہے کہ افغانستان کو مجبوراً اپنے کسی ہمسایہ سے متحد رہنا ضرور ہے اب یہ کہنا باقی ہے کہ اس مین کوئی شک وشبہ نہین کہ بالفعل اوسکے لئے یہی بہتر ومفید ہے کہ انگلستان کی موافقت اختیار کرے اور اوسکی دوستی واستعانت پر تکیہ کرے اور اسکے کئی اسباب ہین۔ اولاً انگلستان کا ارادہ ایران یا ترکستان پر فوج کشی کرنیکا نہین ہے جس کے لئے اوسے افغانستان کی راہ سے جانے کی ضرورت ہو۔ برخلاف اسکے روس ضرور ہندوستان پر حملہ کرنا چاہتا ہے اور اس باعث سے اوسے میرے ملک سے گذرنے کی ضرورت ہے اور صرف اسی قدر نہین بلکہ کہ پہر بہی اوسے عقب فوج کی نسبت اندیشہ رہے گا بلکہ یہ کہ اگر ممکن ہو تو افغانستان پر بہی قبضہ کرلے۔ دوم انگلستان ایک بحری

بحری طاقت ہے اور باستثناے حالت مجبوری روس سے خشکی مین نہین لڑنا چاہتا ہے
اسمین مین انگلستان کی بہبودی و فائدہ متصور ہے کہ افغانستان روس کے لیئے ایک
مضبوط سد راہ حائل رہے تاکہ دونون طاقتین خشکی مین ایک دوسرے سے علیحدہ رہین
لہذا یہ ایک قدرتی بات ہے کہ ہندوستان مین اپنی حفاظت و استحکام کیلئے انگلستان مضبوط
افغانستان کو مضبوط و محفوظ رکہنا چاہتا ہے۔ برخلاف اسکے چونکہ روس خواہشمند ہے کہ انگلستان
سے خشکی مین لڑے اسلئے چاہتا ہے کہ یا تو افغانستان اوس سے ملکر ہندوستان پر فوج کشی
کے وقت اوسکی امداد کرے یا بحیثیت ایک خود مختار حکومت کے نیست و نابود کر دیا جائے
سوم انگلستان کے پاس روپیہ و سامان جنگ ہے صرف لڑنے والون کی ضرورت ہے
افغانستان کے پاس لڑنے والے ہین لیکن روپیہ نہین ہے لہذا دونون ملکون کا فائدہ اسی
مین ہے کہ وہ باہم متحد و متفق رہین تاکہ انگلستان افغانون کی استعانت سے مستفید ہو
اور افاغنہ انگلستان سے روپیہ و سامان حرب حاصل کرین۔ روس افغانستان کی مالی امداد
نہین کر سکتا اس لئے کہ خود اپنی ضروریات کے لئے اوسکے پاس روپیہ نہین ہے اور افغانی
جانبازون کی بہی اوسے ضرورت نہین ہے کیونکہ اوسکے پاس اپنی فوج اس قدر ہے
کہ اوسے بمشکل سے قابو مین رکہہ سکتا ہے۔ چہارم افغانی دوستی روس کے لئے مطلق بکار آمد
نہین سوا اسکے کہ اوسی ہندوستان پر حملہ کرنے کی صورت مین افغانستان سے ہو کر
جانے کی اجازت دی جاے جسکے یہ معنی ہین کہ افغانستان بہی روسی قدمون کے نیچے
پائیمال ہو جائے گا۔

یہ ممکن ہے کہ روس افغانستان کو پنجاب یا ہندوستان کا کوئی دوسرا حصہ دینے کا
وعدہ کرے اور دوستانہ معاہدے تحریر کرکے وعدہ کرے کہ افغانستان ہمیشہ آزاد رکہا جائیگا
لیکن اس قسم کے معاہدون کا بہی وہی حشر ہوگا جیسا کہ دیگر روسی وعدون و قول و قرار کا ہوا

ہوا کرتا ہے یعنی یہ کہ جو ہین روس کو معلوم ہوگا کہ اونکی پابندی اوسکے لئے مفید نہین ہے
فوراً وہ معاہدے غیر موثر کردیئے جائین گے۔ اور اگر بفرض محال روس عہد شکنی بہی نکرسے تو
کیا ہوگا؟ اوسصورت مین بہی روس ہندوستان پر بلا اسکے حکومت نکر سکیگا کہ اوسکی افواج
واہلکار وسیاح ودیگر اشخاص افغانستان کی راہ سے برابر آمدورفت رکہین۔ اسطرح افغانستان ہمیشہ
روس کے قدمون کے نیچے رہیگا اور سامان رسد وباربرداری ودیگر اشیاء اوسکے صرف مین آئینگی
افغان، روسی فوجی ملازمت کے لئے مجبور کئے جائین گے اور جنگ کے موقعہ پر ہمیشہ آگے
رکہے جائین گے جس سے دو فائدے مقصود ہین ایک تو یہ کہ وہ قتل ہونگے اور دوسرے
اونکی بیبیان ومال ومتاع روسیون کے ہاتھہ آئیگا۔ چونکہ مسلمان اپنی بیبیون وخاندان
کی نیکنامی وحرمت وآبرو کے بارہ مین نہایت سخت ہین اس قسم کا سلوک برداشت نکرسکینگے
اور نہ اون سے یہ دیکہا جائیگا کہ اونکا ملک اسطرح تباہ ہو جسکا بدیہی نتیجہ یہ ہوگا کہ روس وافغانستان
مین جنگ چہڑ جائیگی۔ اوسوقت چونکہ انگریزی امداد افغانون کے شامل حال نہوگی ہزارون آدمیون
کا خون ہوگا اور تمام یتیم وبیوائین اور ملک روس کے پنجہ مین آجائیگا۔ اس بیان سے میری
یہ غرض نہین ہے کہ میرے بیٹے وجانشین روس سے مخالفانہ برتاؤ رکہین بلکہ اونہین چاہئے
کہ ظاہر وباطن اوس کے ساتہہ دوستانہ تعلقات کا اظہار کرین کیونکہ وہ ایک بہت بڑی طاقت
ہے اور ممکن ہے کہ مصیبت کے وقت اوس سے کام نکلے اور وہ کار آمد ثابت ہو
افغانون کی ازحد حماقت ہوگی اگر روسیون کو اپنی کسی حرکت وفعل سے ناراض وآزردہ کرین
سب سے بہتر وعاقلانہ پالسی یہ ہوگی کہ روس کے ساتہہ بہت زیادہ اتحاد وارتباط نو نرکہا جائے
لیکن اعتدال کے ساتہہ میانہ روی کا برتاؤ اوس کے ساتہہ قایم رکہنا مناسب ہے۔
اگر بدقسمتی سے انگریز اپنی پالسی بدلدین اور افغانستان پر قبضہ کرنے یا اوسکی آزادی
مین مداخلت کرنے کی غرض سے زیادتی کو راہ دین تو قوم افاغنہ کو مجبوراً انگلستان سے

لڑنا پڑیگا اور اونہین شکست ہوئی تو وہ روس سے ملجائین گے کیونکہ روس انگلستان کی بہ نسبت اس وقت سرحد افغانی سے قریب تر ہے اور اس لیئے افغانستان کی مدد کرسکتا ہے جو کہ زیادہ بُعد کی وجہ سے امیر شیر علی خان کے زمانہ مین ممکن نہ تہا۔

المختصر افغانستان کی پالسی اپنے دونون طاقتور ہمسایون کے ساتھہ یہ ہونی چاہیئے کہ جو اونمین سے جنگجو نہوا ور زیادتی نہ کرے اوسکے ساتھہ تو دوستانہ برتاؤ رہے لیکن جو کہ اوسکی آزادی مین مخل ہونا چاہے یا اوسے رہگذر بنانا چاہے اوسکے مخالف رہنا چاہیئے مگر یہ ہرگز نہ چاہیئے کہ وہ اپنے کسی فعل کی وجہ سے دونون طاقتون مین سے ایک کو بھی رنجیدہ کرے اور نہ یہ لازم ہے کہ خواہ کسی بہانہ سے ہو اور کچھہ ہی قول و قرار و معاہدے وہ کرین دونون مین سے کسی کو ملک مین قدم رکھنے کی اجازت دے۔

روسی مدبرین کی وہ پالسی جس کے مطابق ایشیا مین عمل درآمد ہوتا ہے قابل تعریف ہے روسیون کی پولیٹکل کارروائی مثل ایک عظیم الشان فوج کی پیشقدمی کے ہے جو کہ ایک نہایت لایق سپہ سالار کے زیر حکم ہو اور وہ سپہ سالار اپنی فوج کے چار حصے کرکے ایک ہی وقت مین کئی لڑائیون مین مصروف ہو۔ چارون حصونکو وہ اس طریقہ سے آراستہ کرتا ہے کہ اونمین سے ایک بھی دشمن پر حملہ کرنے یا اوس سے لڑنے کا ارادہ ظاہر نہین کرتا جب تک موقعہ مناسب ہاتھہ نہ آئے کسی ایک مقام پر دشمن کی توجہ مبذول نہین ہونے دیتا اور جیسے ہی دیکھتا ہے کہ دشمن کمزور و غافل ہے تو فوراً حملہ کر دیتا ہے اور اتنا وقت بھی نہین دیتا کہ غنیم اوسکی مدافعت کی تیاری کرسکے۔

بالفعل روسی اہلکار مشرق مین مفصلہ ذیل چار مقامات کی طرف ایک ساتھہ راجع ہین:۔ (۱) بجانب کوریا و چین (۲) بامیر و افغانستان کی طرف (۳) جانب ایران (۴) روم کی جانب۔ علاوہ ان چار موقعون کے کسی دوسرے مقام کو وہ اپنے خیالات مین راہ

نہین دیتے اگر وہ دیکھین کہ وہان کا فرمانروا ہوشیار اور اونکے مقابلے کے لئے تیار ہے غرضکہ وہ اپنی چالین اور حملے صرف اون ملکون تک محدود رکھتے ہین جو کمزور و غافل ہون مولانا نظامی فرماتے ہین ؎

سکندر کہ با شرقیان حرب داشت		در خیمہ گویند در غرب داشت

امیر شیر علی خان کے زمانہ مین اسی قسم کی روسی پالسی و چالین تھین جنکے ذریعہ سے اہل روس افغانستان مین بہت کچھہ دخل دے رہے تھے۔ لیکن جب میرے عہد حکومت مین اسی قسم کی چالاکیان وہ ہیچ دہ۔ قلعہ نو اور مرغاب مین عمل مین لائے تو اونہون نے دیکھا کہ افغانستان خوب بیدار اور نہایت گرمجوشی کے ساتھہ اونکا استقبال کرنیکے لئے تیار ہے اور اسلئے وہ پامیر کی طرف مخاطب ہو گئے۔ اودہر انگلستان کو کشمیر و چترال کی سرحدون پر اپنی آمد کے لئے مستعد پاکر چین کی جانب رخ کیا۔ وہان دیکھا کہ انگلستان۔ جرمنی اور فرانس اونکے مقابلہ کے لئے موجود ہین اور اس لئے اوس سمت سے بھی پلٹنا کھایا اور ایران کی طرف منہ پھیرا۔

یہ ممکن ہے کہ روسی اہلکار سمجھتے ہون کہ فرمانروایان افغانستان اپنی فوجی تیاریان موقوف کر دینگے اگر اونہین معلوم ہو جائے کہ روس اون سے مطلق مزاحمت نکرے گا اور ہندوستان پر اسطرح حملہ آور ہوگا کہ پامیر کی راہ سے چترال کشمیر اور پنجاب پر نازل ہوگا اور ایران سیستان و خلیج فارس ہوکر کراچی اور کوئٹہ پر اور سمت چین سے برما اور بنگال پر۔ لیکن میری قوم کو جاننا چاہئے کہ اسطرح جو افغانستان سے مزاحمت نکی جائے گی اسکے یہ معنی ہین کہ روسی میری وفات یا اور کسی محل مناسب کے منتظر ہین مجھے افسوس ہے کہ میرے روسی دوستونکو تین مرتبہ اس بارہ مین ناامیدی و مایوسی ہوئی اور مین نے اونکو اس قدر تکلیف دی کہ اونہون نے میری وفات کی خبر اچھی طرح مشتہر کی اور اوسپر مین زندہ رہا اور اونکی چالین اچھی طرح سمجھتا رہا

لیکن یہ ہرگز مناسب نہین ہے کہ وہ مجھپر اسکا الزام لگائین اس لئے کہ اس مین میرا کوئی قصور نہین ہے اونکی خوشنودی کے لئے مین جان نہین دیسکتا کیونکہ وقت مرگ وہ قادر مطلق معین کرتا ہے۔

جو روسی فوج کہ سرحد افغانستان پر جمع کی جاتی ہے۔ ممکن ہے کہ ایران کی طرف بڑہنے کی غرض سے ہو یا میرے مرعوب کرنے کیلئے ہوتا کہ مین ڈر کر روس کا ساتہ دون اور انگلستان کے برخلاف ہو جاؤن۔ یا یہ کہ اس سے انگریزی مدبرین گہبرائین اور کسی دوسری جانب انگریزی فوج کی حرکت ملتوی ہو جائے۔ نیز ممکن ہے کہ روس کا یہ مطلب ہو کہ میری وفات کے بعد تخت کابل پر دعوی کرنے کیلئے اسحق خان کو پیش کرے اور اوسکی امداد کرے اور ساتہ ہی یہ بہی منشاء ہو سکتا ہے کہ جو ہین انگریز قندہار پر قبضہ کرین وہ ہرات و بلخ لے لے۔ غرضکہ کوئی نہین سمجہ سکتا کہ افغانستان کی سرحد پر اونہون نے کس نیت سے فوج جمع کی ہے مین صرف یہ کہہ سکتا ہون کہ مین وہ شخص نہین ہون کہ کسی کے ڈرانے سے ڈر جاؤن جو لوگ کہتے ہین کہ روسی ہرات پر قابض ہو جائینگے اونہین اس معاملہ سے بہت ہی کم آگاہی ہے روسی اہلکار ایسے بیوقوف نہین ہین۔ اونکا حافظہ ایسا خراب نہین ہے جو بہول جائین کہ سنہ ۱۸۳۷ء مین جبکہ ہرات اوس شہزادہ نجوار احمق کامران کے پاس تہا جس کے ماتحت صرف یہی ایک شہر تہا اور وہ فرمانروا سے افغانستان نہ تہا روس و ایران سے نہو سکا کہ اوسے فتح کرلین۔ چند مہینے کے محاصرہ کے بعد اونہین ذلیل ہو کر واپس جانا پڑا اور ہرات فتح نہوا۔

فی الحال مین ایک لاکہہ فوج ایک ہفتہ مین ہرات مین جمع کر سکتا ہون۔ اور چونکہ افغانستان کے پاس کثرت سے بہترین مسلمان جنگ و لڑنے والے موجود ہین وہ یہ دکہلانے کے لئے تیار ہے کہ اوسمین کس قدر طاقت ہے۔ تمام روسی ترکستان مین مسلمان سردارون۔ ملاؤن وقبائل کے دیگر خویشین کو بڑکا کر آمادہ بغاوت کرا سکتا ہون اگر اسلامی ملکون کے ساتہ

روس لڑائی اختیار کرے۔ ان سب امور پر غور کر کے روسی اہلکارون کو جاننا چاہیئے کہ میری زندگی مین ہرات پر حملہ کرنا ناممکن ہے اسلیئے کہ مین نہایت سرگرمی کے ساتھ اونکا استقبال کرنے کے لیئے تیار ہون۔

افغانستان کی شمال و مغربی حد کے دوسرے گوشہ پر مین نے بلخ کی حفاظت و استحکام کے لیئے قلعہ وہادی بنوایا ہے جو کہ بارہ برس مین تیار ہوا تھا اور اوس مدت تک ہزارون آدمی روز کام کرتے تھے۔ یہ قلعہ ایک بلند پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہے اور دریائے جیحون کی طرف سے جو سڑکین سرحد افغانستان کی جانب آتی ہین وہ اسکی زد پر ہین۔ اس مضبوط قلعہ کا استحکامی انتظام زیر زمین پوشیدہ ہے اور اسلیئے کسی قسم کی بھاری توپین اوسے صدمہ نہین پہونچا سکتین۔ بعض فوجی علم کے ماہر صحیح کہتے ہین کہ قلعجات کیسے ہی مضبوط کیون نہون موجودہ توپخانہ و توپون کے مقابلہ مین بالکل بیکار ہین۔ لیکن بحری تیز چلنے والی توپین کرپ ہاچکس نارڈنفلٹ۔ میکسم اور دیگر سامان حرب جو مین نے اس قلعہ مین جمع کیا ہے بہترین قسم کا ہے ایسا کہ موجودہ زمانہ کی کسی سلطنت مین اس سے بہتر نہین ہے اور اگر اوس مین اور زیادہ ترقیان کی جائین تو سب سے پہلے مین اونھین حاصل کرونگا اور اس بارہ مین اپنے ہمسایون سے بہت پیچھے نہ رہونگا۔

سب سے زیادہ احتمال تو یہ ہے کہ روس مرو اور عشق آباد کی راہ سے ہرات پر حملہ کرے گا جہان سے قندہار و کوئٹہ کی سڑک کی نگرانی ہوتی ہے اور تاشقند و سمرقند کی طرف سے بلخ پر جو کابل و پشاور کی سڑک پر واقع ہے اور بدخشان کی جانب سے فیض آباد و قطغان پر لیکن اگر روس چاہے کہ افغانستان و ہندوستان پر ایک ہی وقت مین حملہ کرے تو اوسکی فوج کشی پامیر کی راہ سے واخان چترال اور کشمیر پر ہوگی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آیندہ کسی وقت برما و ایران کی راہ سے روس کو ہندوستان پر تاخت کا موقع ملجائے۔

جب روس پنج دہ کے قریب پہونچا تو مین نے ہرات کو پیشتر سے بہی زیادہ مضبوط کرلیا
اسپر روس نے بلخ کی جانب کچھہ کارروائی کے آثار ظاہر کئے لیکن مین وہ مقام بہی خوب مستحکم
کرچکا تھا۔ تب اوسنے بدخشان اور پامیر کی طرف رخ کیا جسکے جواب مین مین نے کافرستان
فتح کرلیا اور جلال آباد۔ لمغان۔ کابل و پنج شیر سے سڑکین نکالکر اوس خطہ ملک مین روسیون
کے مقابلہ کے لئے تیار ہوگیا۔ سنہ ۱۸۹۳ع مین مین نے سر مار ٹیمر ڈیورینڈ سے کہدیا کہ اگر انگریز
چترال و باجور مجھسے لینا چاہتے ہین تو مین واخان کی حفاظت نکر سکونگا اور اسلئے وہ مقام
مین نے انگریزی ذمہ داری و حفاظت مین چھوڑا۔ اب چونکہ روس ایران کیطرف مصروف ہی اسلئے
ضرور ہے کہ ہین نہایت التفات کے ساتھہ افغانستان کے جنوب و غربی حصہ سرحد کی طرف
متوجہ ہون جو کہ ہرات و قندہار کے درمیان واقع ہے۔ اس طریقہ سے کسی سمت مین روسی
مدبرین اپنی فوج کیون نہ بھیجین مین اپنے مخبرون کے ذریعہ سے اطلاع پاکر دو چند فوج بھیجدیتا
ہون تاکہ اگر روسی ضرورت سے زیادہ قریب آجائین تو اونکے لئے تنیاء ہین۔ سابق فرمانروایان
بدخشان۔ درواز۔ کولاب۔ روشن اور بخارا کو مین وظیفہ دیکر اپنے دربار مین رکہتا ہون اور
ترکمانون کے میر و خوانین کے بیٹون کو اپنا خاص باڈی گارڈ مقرر کیا ہے تاکہ اس طرح
اونکے دلون مین میری جگہہ ہو اور ہمارے درمیان دوستی و اتحاد پختہ ہو۔ اگر کسی وقت
روسی آمادۂ پیکار ہوئے تو یہ پالسی نہایت ہی بکار آمد ثابت ہوگی گو مجھے یقین واثق ہی
کہ جب تک مین زندہ ہون اور روس واقف ہے کہ مجھہ مین اور انگلستان مین اتحاد ہے
وہ ہرات یا کسی اور حصہ افغانستان پر کبھی حملہ نہ کرے گا۔ با اینہمہ روسی اپنی فوج میری حدود
کے قریب جمع کر رہے ہین اس بہانہ سے کہ میری وفات کے وقت افغانستان مین شر و فساد برپا
ہو تو وہ اپنی رعایا کی حفاظت کر سکین۔ گویا کہ میری موت افغانون کیلئے اس امر کا اشارہ
ہوگی کہ روس پر تاخت کرین! اسلئے یہ بہی بجا و مناسب ہے کہ مین روسی سرحد کے

قریب اپنی افواج جمع کرون تاکہ اگر روسی مسلمان یا دیگر ناخوش رعایا عام بغاوت کرکے امن وامان مین رخنہ انداز ہو تو میری فوج امن قایم رکہنے کے لئے تیار ہے کیونکہ ایک مضبوط فوج کی موجودگی کا اثر ایک ایسے حریص دشمن پر جو اپنے ملک کے باہر پر ازنگاہ دوڑاے ہمیشہ نہایت اچھا ہوا کرتا ہے۔

مین یقینی طور پر کہہ سکتا ہون کہ روس کی موجودہ پالسی یہ نہین ہے کہ وہ انگلستان یا افغانستان سے جنگ آزمائی کرے اسلئے کہ روسی گورنمنٹ بہی ایسی جنگ کے لئے تیار نہین ہے۔ اوسکی پالسی تو یہ ہے کہ آہستہ آہستہ لیکن باستقلال و متواتر پیشقدمی کیجاے اور جو حکومتین اتنی کمزور ہون کہ اوسکا مقابلہ نہ کرسکین وہ یکے بعد دیگرے تہوڑی تہوڑی کرکے ہضم کرلی جائین یہی پالسی ہے جو روس برابر قایم رکہنا چاہتا ہے اور اس سے غرض یہ ہے کہ رفتہ رفتہ ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ تک اوسکی سرحد سلطنت ہندوستان سے ملحق ہوجاے۔ اس حالت مین روسی کامیابی کے لئے ایک مدت مدید درکار ہے اور ممکن ہے کہ اس اثنا مین بہت سی ایسی باتین ظہور پذیر ہون جنکی وجہ سے روس و انگلستان مین جنگ نہونے پاے۔

جو لوگ یہ بحث کرتے ہین کہ اگر ہندوستان و افغانستان مین امن وامان رہے اور رعایا متفق ہو تو روس دونون ملکون مین سے کسی پر حملہ نکرسکیگا اور نہ ایسا کرنا چاہیگا وہ اس مسئلہ کے معتقد معلوم ہوتے ہین کہ دنیا کے تمام حوادث بہتری کے لئے ہوا کرتے ہین لیکن ہمکو نہ چاہئیے کہ فضول جہوٹے اطمینان و امنیت کے خیال مین غافل ہوجائین یہ نہایت بعید از عقل و نا عاقبت اندیش پالسی ہوگی اگر ہم ہر قسم کی ضرورت کے لئے ہمہ وجوہ تیار نہ رہین جو کہ روسی جنگجوئی کے باعث سے لاحق ہو۔

ہندوستان یا افغانستان کی طرف اس روسی پیشقدمی کے انسداد و التوا کیلئے

مین بہت سی تدبیرین بتا سکتا ہون لیکن اس جگہ مین صرف چند ضروری نکات بیان کرونگا
سب سے اول و مقدم امر جسپر مین نے پیشتر بہی زور دیا ہے یہ ہے کہ انگلستان و افغانستان
مین پختہ اتفاق ہونا چاہیئے جب تک یہ قایم رہیگا روس دونون مین سے ایک پر بہی
تاخت نکریگا - جو انگریز کہتے ہین کہ وہ محض ہرات یا کسی حصہ افغانستان کے لئے ہم روس
سے کیون لڑین" نہین جانتے کہ ہرات کے لئے جنگ آزمائی کرنا جو کہ کلید ہندوستان ہے
درحقیقت ہندوستان کے لئے لڑنا ہے - اگر روس ہرات و افغانستان پر قابض ہو جائے
تو ہندوستان پر فوج کشی کرنے کیلئے اوسے زیادہ ورد سر کی ضرورت نہوگی اس لئے کہ انگلستان
کو حکومت ہندوستان نہایت دقت طلب و دشوار ہو جائیگی اگر روسی سرحد اوس سے ملحق
ہو جائے چونکہ اس حد سے فوج کی تعداد زیادہ کرنی پڑیگی اور غالباً اسقدر کہ خزانہ اوسکے اخراجات
کا متحمل نہو سکے - روس کے قریبی ہمسایہ ہونے کی وجہ سے اور بہی سخت مشکلات و پیچیدگیان
پیدا ہونگی - نیز یہ کہ جبکہ افغانستان کے دلیر و جنگجو قبایل اور ترکمان روس کے تابع فرمان ہو کر
لڑین گے تو انگلستان کو اپنی اور اپنے مقبوضات کی حفاظت کے لیئے فوج کثیر درکار ہوگی -
اگر انگلستان کا ارادہ نہین ہے اور مجھے یقین ہے کہ نہین ہے کہ عہد شکنی کرے
اور جو معاہدے کہ میری گورنمنٹ سے روسیون کے خلاف افغانستان کی امداد و اعانت
کے ہوئے ہین اونکے خلاف ورزی عمل درآمد کرے اور نہ اوسکی یہ خواہش ہے کہ صرف
ہرات کی وجہ سے روس سے برسر پیکار ہو تو انگریزون کو چاہیئے کہ اس پالسی کا علانیہ عام طور
پر اعلان نہ کرین اسلئے کہ اگر روس نے کبہی افغانستان پر حملہ کیا تو وہ محض ہندوستان پر
فوج کشی کی نیت سے ہوگا - جب تک روس کو معلوم ہے کہ انگریزون اور افغانون کی متفقہ
خواہش یہی ہے کہ ایک ساتھ لڑین اور جان دین اوسوقت تک وہ کسی پر حملہ نکریگا اسلئے
کہ وہ خوب جانتا ہے کہ دونون اوس سے طاقت مین کہین زیادہ ہین -

دوسرا نکتہ یہ ہے کہ روس کبھی اپنی پیشقدمی نہ روکیگا اگر انگلستان اوسے نہ روکے اگر انگلستان خواہشمند ہے کہ اُس پیشقدمی کو روکے تو اوسے لازم ہے کہ روسی حرکات کے متعلق اپنی کمزور سے بے پروا و سرد مہری کی پالسی ترک کرے جو کہ گذشتہ زمانہ کے انگریزی مدبرون نے برتی ہے۔ اگر روس کو ایک مرتبہ یقین دلایا جاسے کہ آیندہ جو زیادتی اوسکی جانب سے ہوگی وہ بنائے جنگ تصور کی جائے گی تو آسانی سے اوسکا منہ پہر جائیگا مین خوب جانتا ہون کہ اسوقت روس لڑائی کیلئے تیار نہین ہے اور نہ وہ چاہتا ہے کہ انگلستان کیساتھ نبرد آزمائی کرے لیکن جب تک انگریز اوسکی زیادتیان دیکھکر خاموش رہین گے اور بے پروائی ظاہر کرینگے وہ اپنی پیشقدمی آہستہ آہستہ برابر جاری رکھیگا۔ اگر روس افغانستان ایران و روم مین سے کسی ایک پر بہی قابض ہوجاسے یا اپنے زیر اثر کرے تو اوس سے باقیماندہ دو ملکونکو نقصان پہونچیگا اور ہندوستان پر اوسکا اثر ہوگا۔ اسلئے اگر انمین سے کسی ملک کیساتھ وہ زیادتی کرے تو اوسے روکنا چاہئیے۔ شیخ سعدی علیہ الرحمۃ فرماتے ہین

سر چشمہ باید گرفتن بہ میل	چو پر شد نہ باشد گذشتن بہ پیل

تیسرا طریقہ ہندوستان کی طرف روسی پیشقدمی روکنے کا یہ ہے کہ انگلستان افغانستان کی روپیہ و سامان حرب سے ہر طرح امداد کرے اور روس سے صاف و صریح الفاظ مین کہدے کہ اگر میری زندگی مین خواہ میرے بعد معاملات افغانستان مین کسی قسم کی مداخلت کی گئی یا تخت کابل کے دعویدار پیش کئے گئے تو اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ روس و انگلستان مین لڑائی چہڑ جائے گی۔

افغانستان کو نہ تو ضرورت ہے اور نہ وہ چاہتا ہے کہ جب تک اوسکے پاس کافی روپیہ و اسلحہ مین انگریزی فوج کسی وقت روسیون سے لڑنے کے عذر یا اور کسی بہانہ سے ملک مین داخل ہو۔ صرف اوس وقت افاغنہ انگریزی فوج کو اپنے ملک مین آنے کی

اجازت دینگے جبکہ وہ قطعی طور پر اور باضابطہ روس سے شکست کہا چکین گے اور کسی دوسرے ممکن ذریعے سے اونہین ملک پر قبضہ کرنے سے باز نرکہہ سکین گے - لیکن جب تک کہ افغان خود لڑکر اپنی حفاظت کر سکتے ہین اونکو ہرگز نہ چاہیئے اور وہ اسکے خواہان بہی ہونگے کہ روس یا انگلستان کا ایک سپاہی بہی دشمن کی مدافعت کی غرض سے اونکے ملک مین قدم رکہے اسلئے کہ اوسی فوج کو جسکو اونہون نے امداد کے لئے بلایا تہا پہر علیحدہ کرنا ناممکن ہوگا اور وہ ہمیشہ بہانہ کریگی کہ اوسکی موجودگی ملک مین امن و امان قایم رکہنے کے لئے ضروری ہے - اس صورت مین جبکہ وہ دیکہین گے کہ ملک مین امن ہے اور لوگ اونکی حکومت سے خوش ہین تو وہ وہین رہین گے اور اگر رعایا نے اون سے سرتابی کی تو کہا جائیگا کہ وہ چونکہ تمنے امن مین رخنہ اندازی کی ہم بہی اوس وعدہ کی ایفا سے بری ہوگئے جو ہم نے ملک واپس کرنے کے متعلق کیا تہا ،، -

اگر انگلستان و روس متفق ہوکر افغانستان کو آپس مین تقسیم کرلین تو اونہین یقین کرنا چاہیئے کہ اونکے درمیان ہندوستان مین بہی لڑائی کی بنیاد ہوگی اور معاہدہ تقسیم کے بعد جلد شروع بہی ہوجائیگی - اس قسم کی تقسیم کی حالت مین بلخ - ترکستان - قطغان ہرات اور فرح جو کہ ہندوکش کے مغرب مین واقع ہین روسی حصہ مین آئین گے - یہ افغانستان کے سب سے زیادہ متمول و زرخیز صوبے ہین اور جلال آباد اور کابل جو کہ انگریزون کے حصہ مین آئین گے اس قدر زردار نہین ہین کہ خرچ حکومت بہی ادا کرسکین یہ بڑی غلطی ہے کہ انگریزی مدبرون کے دلون مین میری دوستی کے متعلق شک و شبہ ہو جبکہ انگریز دیکہتے ہین کہ فرمانروائے افغانستان عقلمند مضبوط اور باوفا ہے تو اونکا فرض اور مین فائدہ ہے کہ اوسکی مدد کرین - اگر کوئی کمزور ناتجربہ کار اور غیر معتبر شخص امیر کابل ہو تو اوسکا وجود افغانستان و ہندوستان دونون کیلئے خوفناک ہوگا -

میری چوتھی تجویز یہ ہے کہ جیسا کہ گذشتہ چند سال سے ہو رہا ہے انگریزون کو نہ چاہئے کہ ایران و روم کے ساتھ ایسی بے اتفاقی سے پیش آئین اونہین لازم ہے کہ ان دونون کو روس کے ہاتھ مین نہ جانے دین اور اسکے زیر اثر ہونے سے باز رکھین حتی الامکان انہین مضبوط بنائین اور اونکے ساتھ اتحاد و ارتباط و دوستی پیدا کرنے کی کوشش کرین جیسا کہ مین پہلے بھی کسی موقعہ پر کہہ چکا ہون انگلستان کو چاہئیے کہ ایران - روم اور افغانستان کی امداد کرے کہ وہ آپس مین اتفاق اور اپنی حفاظت کے لئے ایک عہدنامہ کرین تاکہ تمام اسلامی دنیا کے اتحاد سے روسیون کے مقابلہ مین ایک مضبوط سد راہ قایم ہو جاے اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ عام طور پر تمام ایشیا مین امن و امان رہیگا جہان کہ اسوقت روسی چھیڑ چھاڑ ہر طرف ہو رہی ہے اور جس سے آیندہ جنگ عظیم برپا ہونیکا خوف ہے - یہ صاف ظاہر ہے کہ اگر یہ تینون اسلامی طاقتین جن مین مذہبی رشتہ ہے اور جنکی سلامتی اسی مین ہے کہ آپس مین متحد و متفق رہین انگلستان کی طرفدار ہون تو کل اسلامی دنیا پر فرض ہوگا کہ انگریزونکی بہبودی چاہیں اور انکی فائدہ کی خواہان ہون

پانچوین تدبیر یہ ہے کہ انگلستان و افغانستان دونون کیلئے ضرور ہے کہ اپنی افواج کی طاقت قایم رکھین - اپنی رعایا کو خوشحال و خوش رکھنے کی کوشش کرین اور دشمن کے مقابلہ کیلئے کافی فوج کا انتظام کرین جسکی مثال بالکل ایسی ہی ہے کہ حفظ ما تقدم کہین بہتر ہے بجاے اسکے کہ بیمار ہو کر دوا استعمال کیجائے جیسا کہ کسی شاعر کا قول ہے کہ اگر تم صلح قایم رکھنا چاہتے ہو تو لڑائی کیلئے آمادہ و تیار رہو اور رعایا کو تعلیم دینے خوشحال بنانے اور خوش رکھنے سے سلطنت کی بنیاد مضبوط ہوتی ہے لہذا ۵

رعیت نہ شاید بہ بیداد کشت
کہ مر سلطنت را پناہ ہست و پشت

افغانستان کی بہتری سب سے زیادہ اسی مین ہے کہ صنعت و حرفت و تجارت کو ترقی و وسعت دیجائے تاکہ رعایا اچھی طرح کام مین مشغول رہے اور خوشحال ہو حکمران اقوام و رعایا مین ربط و ضبط و اتحاد پیدا کیا جائے اور وہ اسطرح کہ اونکے خیالات و ضروریات سے

آگاہی حاصل کی جاسے اونکی شکایتین رفع کی جائین - اونکے حق مین دادرسی وچارہ سازی کی جائے اور سبکو بلا لحاظ مذہب وملت وقومیت ورنگ مساوی حقوق عطا کئے جائین پروسی ایشیائی پالسی مین ایک امر نہایت قابل تحسین ہے اور وہ یہ کہ روسی ترکستان مین وہان کے باشندے کرنل وجرنل کے عہدون تک ترقی پاتے ہین اور حکمران ومحکوم قومون کے درمیان شادی بیاہ وارتباط واتحاد ہندوستان کے انگریزون ودیسیون کی بہ نسبت بہت زیادہ ہے ہندوستان مین یہ دونون فرقے ہمیشہ ایک دوسرے سے علیحدہ رہتے ہین - اگر کوئی باشندہ انگلستان کسی ہندوستانی سے شادی کرے تو کل انگریزی سوسائٹی اُن دونون کو تعصب وحقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہے - اسکا نتیجہ یہ ہے کہ انگریزون اور ہندوستانیون کو ایک دوسرے کے خیالات سے آگاہ ہونیکا موقعہ نہین ملتا اور وہ آپس مین بالکل ناواقف وناآشنا رہتے ہین - ایک اور قابل افسوس امر ہندوستان مین یہ ہے کہ وہ دوستانہ ربط وضبط وتعلق جو پرانے زمانے کے انگریزی افسرون اور ہندوستانیون مین ہوا کرتا تھا اب روبہ تنزل ہے اسلئے کہ نئے تعلیم یافتہ نوجوان سویلین جو امتحان پاس کرکے انگلستان سے ہندوستان آتے ہین چونکہ ناتجربہ کار ہوتے ہین ہندوستانی مدت ملازمت کو محض عارضی تصور کرتے ہین اور چونکہ ہندوستان اور انگلستان کے درمیان سفر مین سہولت زیادہ ہوگئی ہے پیشتر کی بہ نسبت اپنے احباب سے انگلستان جاکر زیادہ مل سکتے ہین اور ہندوستان مین دوست احباب پیدا کرنے کی پروا نہین کرتے برخلاف اسکے پرانے انگریز ہندوستان مین مستقل بود وباش اختیار کرتے اور اوسے اپنا وطن خیال کرتے تھے اور اسلئے لازمی طور پر ہندوستانیون ہی کی رفاقت ودوستی کے بھی متلاشی ہوتے تھے -

مذکرۂ بالا رائے زنی کے بعد جس مین مین نے تصریح کی ہے کہ ہندوستان و

افغانستان پر روسی حملہ کا کہانتک احتمال ہے اور اُسکی مدافعت کے لئے کیا کیا تدبیرین عمل مین لانی چاہیئن اب مین اس امر کے سمجھانے کی کوشش کرونگا کہ روس اپنے خیالات مین کہانتک غلطی پر ہے اور اُس کا ہندوستان پر حملہ آور ہونا ممکن ہے یا نہین۔

مجھے نہایت افسوس ہے کہ اس سوال کا جواب سنکر میرے روسی احباب کو مایوسی و نیز اونکی دلشکنی ہوگی وہ مجھہ سے نہایت اخلاق و مہمان نوازی سے پیش آئے ہین لیکن مجھے صاف صاف و ایمانداری سے کہدینا ضرور ہے کہ جب تک افغانستان روس سے نہ ملے ہندوستان پر حملہ کرنا ناممکن ہے اور ایسی مہم مین افغانستان و روس کا شریک ہونا ناممکن تر ہے مین اونکا سچا دوست ہون اسلئے اگر وہ میری صلاح مانین اور واقعی مین اونہین نہایت نیک صلاح دونگا اس لئے کہ اونکا بار احسان میری سر پر ہے اور مین اونکی عنایتون کا از حد ممنون ہون تو اونہین لازم ہے کہ یہہ چال نہ چلین اور اس خیال خام سے باز آئین۔ ورنہ امین اُنکی تباہی ہے اور اُنکی اس کوشش کا خاتمہ بالکل ایسا ہی ہوگا جیسا کہ اس قصہ مین مذکور ہے۔ ایک شخص نہایت لاغر تہا اور اوسکی بی بی کو شوق تہا کہ وہ کسی قدر فربہ ہوجاے۔ اس شخص کی عادت تہی کہ خانہاے زنبور اکثر اوجاڑا کرتا تہا اور اِسے باعث تفریح سمجہتا تہا حالانکہ اوسکی بی بی اس حرکت سے اوسے ہمیشہ منع کیا کرتی تہی۔ ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ بہرون نے برافروختہ ہوکر اوسپر حملہ کیا اور نہایت خوفناک طور پر نیش زنی کی۔ جب وہ مکان پر پہونچا تو اوسکا جسم ورم کر آیا اور خاصکر چہرہ پہول کر خوب فربہ ہوگیا۔ اوسکی بی بی اوسکی صورت شکل مین ایکبارگی ایسا تبدل دیکہکر نہایت خوش ہوئی اور دریافت کیا کہ کیونکر ایسے فربہ ہوگئے؟ اوسنے حقیقت حال کہہ سنایا اور شدت درد کی شکایت کی۔ یہہ سنکر اوسکی بی بی خداوند کریم کی درگاہ مین عجز و انکسار کے ساتہہ دعا مانگنے لگی کہ "بار خدایا! اسے

درد سے نجات دے لیکن ورم قایم رہے، مگر بدقسمتی سے نتیجہ بالکل اسکے برخلاف ہوا۔
ورم تو جلد جاتا رہا لیکن خون مین زہر کا اثر باقی رہا۔ یہی حال ہندوستان پر حملہ کرنے مین روسی
کوششون کا ہوگا یعنی یہ کہ ہندوستان تو لے نہ سکین گے لیکن جنگ خونخوار کی تکلیف اور
مصیبتین اونکے رنج و صدمہ کو زیادہ کرنے کے لئے برقرار رہین گی۔

اگر کوئی امیر افغانستان کبھی آیندہ اس قسم کی مہم مین روسیون کا ساتھہ دے تو اُسکی
دوستی و امداد کبھی دوسری سلطنت کی بہ نسبت ضرور زیادہ کارآمد ثابت ہوگی اسلئے کہ
وہ ہندوستان کا ایسا قریبی ہمسایہ ہے۔ لیکن جیسا کہ مین نے صاف طور پر اوپر بیان
کیا ہے اس قسم کی شرکت بالکل ناممکن ہے اور یہ کام نہایت نازک و وقت طلب ہے
اگر کوئی فرمانروا ے افغانستان آیندہ ایسی حماقت کرے کہ روس یا انگلستان کو اپنے ملک
مین بلاے یا اوسے رہگذر بنانے کی اجازت دے تو وہی نتیجہ ہوگا جو کہ شاہ شجاع کے زمانہ مین
ہوا جبکہ افغانون نے شاہ شجاع اور اُن انگریزون کو جنہین اُسنے طلب کیا تھا قتل کرڈالا
چونکہ گورنمنٹ انگلشیہ کو دو بار تجربہ ہو چکا ہے اسلئے اُسے تیسری مرتبہ مزید تجربہ کی خواہش
نہین ہے اور اگر روس عقلمند ہے تو انگریزون کے اخراجات و تکالیف و مصائب سے
سبق حاصل کرے گا اور افغانی معاملات مین دخل نہ دیگا گو امیر وقت اوسکی دعوت
ہی کیون نہ کرے۔

نقشہ افغانستان پر نظر کرنے سے معلوم ہوگا کہ قبل از ۱۸۱۶ء حکومت شاہ شجاع
جسکے بعد انگریزون نے افغانی معاملات مین مداخلت شروع کی کشمیر و دیگر سرحدی اضلاع
جو اب سلطنت ہندوستان مین شامل ہین سب میرے آباؤ اجداد کی عملداری مین داخل تھے
انگریزون نے بتدریج یکے بعد دیگرے مصیبت و دقت و باہمی تنازعہ و مختلف امیران
افغانستان کی وفات کے وقت لئے ہین جب کبھی اُنہین موقعہ مناسب ملا وہ کچھہ نہ کچھہ

حصے لئے باز نہ رہے مثلاً چترال پشین اور کلات امیر شیر علی خان کے اثر سے علیحدہ کر لینے

مین لارڈ لٹن کی پالسی یہ تھی کہ افغانستان چھوٹے چھوٹے حصون و ریاستون مین تقسیم ہو جائے

تاکہ کمزور ہو۔ اسکے بعد انگریزون نے امیر یعقوب خان سے بموجب معاہدہ گندمک مورخہ

۲۶ مئی ۱۸۷۹ء پشین سیبی۔ کرم شنواری خیبر پوار کوتل حاصل کئے۔

گذشتہ زمانہ مین آگے بڑہنے کی پالسی کے نفاذ مین افغانستان کا سب سے زیادہ جنوبی

حصہ جو کہ حد سندہ بالا کے شمال مین واقع ہے انگریزون نے لے لیا جس پر بہت

زیادہ خرچ غریب ہو کے ہندوستان پر عائد ہوا یہ حصہ اب انگریزی بلوچستان کہلاتا ہے

حالانکہ وہان کے باشندون مین سو مین نوے افغان اور صرف دس بلوچی ہین۔

انگریزون نے رفتہ رفتہ آگے بڑہتے بڑہتے باجور دیر سوات۔ نواجی۔ بلند خیل۔ چاغی

وزیری اور نوچین پر قبضہ کر لیا ہے جبکہ مین نے اسمار مہمند اور کافرستان سے دست بردار

ہونے سے انکار کیا تہا تو گورنمنٹ ہند مجھ سے آشفتہ و برہم ہوئی تہی۔ اوسکی سمجھ مین یہ نہ آیا کہ

ہندوستانی حدود و عملداری قدیم سرحدی خط سے جو خط لارنس کہلاتا تہا اور نہایت عاقلانہ

طور پر قایم کیا گیا تہا متجاوز ہو کر وسیع ہو گئی ہے اور اس لئے اس طویل سرحد کے محفوظ

رکہنے کے لئے اخراجات اسقدر زیادہ ہو گئے ہین کہ خزانہ ہند اونکا متحمل نہین ہو سکتا۔ اگر

کوئی بیرونی حملہ ہندوستان پر ہو تو معلوم ہوگا کہ پہلی سرحد کی نسبت موجودہ سرحد کی زیادہ تر مخدوش

حالت ہے۔

روسی دست درازی و پیشقدمی کی پالسی یہ ہے کہ کمزور ملک پر حملہ کیا جاے اور مضبوط

حکومت سے کسی قسم کا تعرض نہ کیا جائے مثلاً پچیس سال ہوئے کہ موقعہ مناسب پاکر وہ

ترکون سے لڑا اور پہر افغانستان کی طرف متوجہ ہوا لیکن جو نہین اُسے معلوم ہوا کہ امیر وقت

مضبوط و طاقتور تہا اور گوشہ کشمیر و چترال کی طرف غفلت تہی اوسنے پامیر پر قبضہ کر لیا۔

جب انگریزون نے کشمیر و چترال مستحکم کئے تو وہ چین و ایران کی طرف مخاطب ہوا۔ بالفعل وہ نہایت شوق و آرزو کے ساتھہ اس امر کا منتظر ہے کہ میری وفات کے بعد یا کسی دوسری موقعہ مناسب پر افغانستان پر حملہ کرے۔

اگر انگلستان و افغانستان کی متحدہ افواج کے مقابلہ مین روس اس طریقہ سی آمادۂ جنگ ہو کہ چند دستہا ے فوج پامیر کی راہ سے کشمیر و چترال پر حملہ کرین اور چند بدخشان ہو کر فیض آباد اور قتاغان پر و دیگر سمرقند و تاشقند کی طرف سے بلخ پر یا مرو عشق آباد و خشک کی جانب سے ہرات پر یا ایران ہو کر قندہار و کوئٹہ پر تاخت کرین تو ظاہر ہے کہ اس کارروائی سی جنگ نہایت طول کھینچے گی اور خرچ بہت زیادہ ہوگا اور روسی فوج کے مجبوراً بہت سے حصے ہو جاوینگے لیکن چونکہ روس کو ضرورت ہے کہ چین و جاپان آسٹریا۔ جرمنی۔ اور روم کے قرب و جوار مین او سرحدون پر اور نیز اپنی عملداری کو مسلمان ترکمانون و دیگر ناخوش رعایا کی عام بغاوت و سرکشی سے محفوظ رکھنے کے لئے ایک عظیم فوج رکھے لہذا متذکرۂ بالا جنگ کے لئے اتنے مختلف موقعون پر اور ایک دوسرے سے اسقدر زیادہ فاصلہ پر صرف قلیل التعداد فوج دستیاب ہو سکتی ہے گویا کہ اس قسم کی مہم کے لئے روس کے پاس نہ تو کافی فوج ہے نہ روپیہ ہے اور نہ سامان رسد و باربرداری ہے۔

فرض کیجئے کہ روس صرف ہرات و بلخ و سرحد افغانستان پر فوج کشی کرے تو ایسی حالت مین گو مین اپنی فوج کی تعداد بیان نہین کرتا تاہم اسقدر وثوق کے ساتھہ کہہ سکتا ہون کہ مجھی مطلق ضرورت نہین ہے کہ کچھہ بھی انگریزی فوج میری عملداری مین داخل ہو۔ مین صرف اسقدر چاہتا ہون کہ انگلستان نے روس پر یورپ مین حملہ کیا تو روس کی فوج میرے مقابلہ کے لئے کافی نہو گی اور تمام مسلمان فرمانروایان سابق کولاب۔ درواز۔ بدخشان شغنان روشن و بخارا سے لڑنے کیلئے جو کہ میرے دربار مین موجود ہین اور اپنے اعزا و احباب

کے ذریعہ سے روس کے واسطے یہ امر نہایت مشکل و دشوار کردینگے کہ وہ اپنی رعایا کو خاموش رکہ سکے
یہ بہی فرض کر لیجیے کہ انگلستان خلاف ورزی معاہدات خود ہرات یا بلخ پر روسی حملہ ہونے
کے وقت افغانستان کی معاونت سے انکار کرے اور میرے نزدیک روسیون کو یقین بہی
یہی ہے کہ جسطرح ۱۸۸۵ء مین پنج دہ لینے کے موقع پر انگریز آمادۂ جنگ نہوئے اُسی طرح
اگر ہرات و بلخ بہی وہ لے لین تو کسی قسم کی مزاحمت نہین کی جائے گی لیکن میرے روسی
احباب کا یہ خیال غلط ہے اہل افغانستان جب تک ایک شخص بہی اُنمین سے لڑنیکے لئے
زندہ رہیگا ہرگز ہرات یا ایک انچ حصہ ملک بہی روس کو دینا گوارا نہ کرینگے اور اگر روسیونکو پسپا
کرنیمین ناکامیاب ہونگے تو افغانستان انگلستان کے حوالہ کردینگے اگر افواج متحدۂ انگلستان
و افغانستان بمقام ہرات یا بلخ روس سے شکست کہائین تو دوسرا مقابلہ کابل۔ غزنی و قندہار
مین اور تیسرا کوئٹہ سے پشاور و چترال تک کیا جائیگا۔ ان سب موقعون پر انگریزون اور افغانون کو
یہ فائدہ ہوگا کہ وہ اپنے ہی ملک مین لڑینگے اور افغانستان کا ہر سپاہی و دہقان و کاشتکار روس
کے مقابلہ مین آسکے گا۔ روس کو وہی قباحت و زحمت ہوگی جو ہنری اول شہنشاہ فرانس کو
جنگ فرانس و ہسپانیہ کے وقت ہوئی تہی یعنی یہ کہ اگر نہایت کثیر التعداد فوج بہیجی جاے تو خوراک
کی کمی کیوجہ سے لوگ تباہ ہوجائین گے اور اگر تہوڑی فوج آئی تو اوسے دشمن تباہ کردیگا۔ ایک
اور امر افغانستان و انگلستان کے موافق یہ ہے کہ اگر مقام اول پر روس کو فتح بہی نصیب
ہوئی تو دونون دوسرے مقام پر اور اسی طرح یہ تیسری جگہہ جمکر مقابلہ کرسکتے ہین۔ لیکن
روس کے واسطے اس سے زیادہ تباہ کن غلطی نہین ہوسکتی کہ وہ اسقدر دور و دراز مسافت
طے کرنیکی کوشش کرے اور عقب فوج خود افغانستان کی اسلامی آبادی اور ترکمانون
کی مرضی و اختیار مین چہوڑ دے۔ اگر روس کو شکست ہو تو اُسکی وسیع سلطنت جسکے مختلف
رگ و ریشے بجاے محبت و الفت رعایا محض قوت و زور کے ذریعہ سے بستہ ہین ٹوٹ کر

اس طرح پراگندہ ہو جائینگے جیسے کہ موتیون کے ہار کا تاگا نکال لینے سے موتی بکھر جاتے ہین۔ درحقیقت کوئی امید نہین ہوسکتی کہ روس سندہ تک جنگ قایم رکھکر پیش قدمی کرسکے کیونکہ اسکے لئے کرورون روپیہ اور سالہا سال کی لڑائی درکار ہے اور اپنے ملک کے افلاس کے سبب سے وہ اس سب کا متحمل نہ ہوسکےگا اور نیز اس باعث سے کہ خاص اُسی کی عملداری مین دیگر سخت مشکلات بھی اُسوقت پیش آئینگی۔

الغرض بہر صورت انگریزون کا اسمین فائدہ ہے کہ اگر جنگ ہو تو اُسکی ابتدا ہرات سے ہو۔ چونکہ اُس حالت مین افغان انگریزی اسلحہ و روپیہ کی امداد سے ایشیا مین لڑینگے اور یورپ مین انگلستان روس سے بازپرس کریگا انگلستان کی پالیسی یہ ہونی چاہیے کہ بجاے اسکے کہ محض سرحد ہندوستان کو روسی حملہ سے محفوظ رکھنے کے لئے مستحکم کرے ایسا انتظام کرے کہ اس قسم کے حملہ کا مطلق خوف ہی نہ رہے اور وہ اس طریقہ سے ہوسکتا ہے کہ افغانی سرحد کو بھی روس کے مقابلہ مین مضبوط بناے۔

اب یہہ فرض کیجیے دگو یہہ سراسر ناممکن ہے) کہ روسیون کے ہرات اور بلخ پر قبضہ کرنیکی حالت مین بجاے اسکے کہ اونہین وہان سے نکالین خود انگریز بھی ایسی حماقت کرین کہ قندہار کابل اور غزنی پر بلا رضامندی و خواہش اہل افغانستان حملہ کرین تو ایسی پالیسی افغانستان و ہندوستان دونون کیلیے یکسان خوفناک ہوگی اسلئے کہ افغانستان روس کی راہ مین حائل نہ رہیگا اور اہل افغانستان انگلستان سے اس بنا پر ناراض ہوکر کہ اُسنے عہد شکنی کی اور امداد کا وعدہ فراموش کردیا روسی اثر کے نیچے آجائینگے۔ اسکے یہہ معنی ہونگے کہ انگلستان کے خلاف روس و افغانستان مین فوج کشی کے متعلق اتفاق واتحاد ہو جائیگا۔ روس کو یہہ فائدہ ہوگا کہ وہ سب سے زیادہ زرخیز و سرسبز صوبجات افغانستان جو کوہ ہندوکش کے شمال و مغرب کی طرف واقع ہین یعنی ترکستان افغان قطغان و ہرات پر قبضہ کرلیگا ہندوکش کے جنوب و مشرقی صوبے پشاور سے جلال آباد اور

کابل تک جو کہ نہایت غیر مزروعہ و بنجر مقامات ہین انگریزون کے حصہ مین چھوڑ دیگا۔ اگر ایسی حالت مین روس و انگلستان مین اس قسم کا معاہدہ ہوا کہ افغانستان کو آپس مین تقسیم کرلین تو خزانۂ ہند اس قابل نہ ہوگا کہ اُن نئے مقامات کو اور اونکی وجہ سے ترمیم شدہ سرحدی خط کو مستحکم کرنیکے خرچ کا تحمل ہو سکے اور وہ معاہدہ روس کی قایم کردہ بنیاد صرف اس امر کیلیے ہو جائیگا کہ اُسے ہندوستان پر فوج کشی کرنیکی تیاری کیلیے اور زیادہ وقت ملجائے لیکن الحمد للہ کہ انگریز و افغان دونون سمجھتے ہین کہ اونکی عافیت و تقویت اسی مین ہے کہ آپس مین اتفاق و اتحاد رکھین اور جانتے ہین کہ خصومت و نفاق مین ہر طرح نقصان کا خوف ہے۔

ہر ملک کی تاریخ مین ایک ایسا زمانہ آتا ہے جبکہ پرانے خیالات و طرز کے سیاست دان اور نئے ترقی کُن اشخاص مین اختلاف واقع ہوتا ہے اگر اُس ملک کی گورمنٹ اس درطۂ انقلاب و ایسے نازک وقت کی دقتون سے جانبر ہو سکے تو ملک پیشتر سے زیادہ مضبوط اور زیادہ ترمہذب ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر گورمنٹ لوگون کی اون تمام کوششون کو جو آزادانہ خیالات و فعل و عمل و اظہار راے کی اجازت حاصل کرنے کی غرض سے کی جاتی ہین دبانے اور پایمال کرنے کی کوشش کرے تو وہ قوم نہایت مردہ دل و کم ہمت اور ناخوش و بیزار ہو جاتی ہے۔ انگلستان کی تاریخ مین یہ زمانہ آیا اور بسلامت گذر گیا۔ ہندوستان کی بھی چند سال ہوئے یہی حالت تھی لیکن خوش قسمتی سے وہان بھی یہ مرحلہ طے ہو گیا اور آج ایک نہایت واقفکار و فہمیدہ ہندوستانی جسنے جدید طرز اور انگریزی طریقہ و انداز کی تعلیم پائی ہے بخوبی سمجھتا ہے کہ روسی گورمنٹ کے مقابلہ مین انگریزی حکومت کے ماتحت کیا کیا فوائد ہین۔

مجھے اس سے انکار نہین کہ انگلستان کے پاس اسقدر کثیر التعداد معمولی فوج نہین ہے جتنی کہ روس کے پاس ہے لیکن میرے روسی احباب کو چاہیئے کہ اُس عظیم الشان جنرل یعنی نپولین کے یہ الفاظ ہمیشہ یاد رکھین کہ یہ معلوم ہی نہین ہو سکتا کہ انگریزون کو شکست

ہوئی ہے" اور اسکا سبب کیا ہے؟ صرف یہی کہ انگریزی رعایا اسقدر جان نثار و باوفا ہے کہ
کتنی ہی مرتبہ انگریزی فوج ہزیمت کیون نہ اوٹھائے اور کتنے ہی لوگ قتل کیون نہ ہون انکی
جان نثاری اور حمیت وجوش اپنی گورمنٹ کی استعانت کے لئے اور زیادہ ترقی کرتا ہے
اور یہہ خواہش و آرزو بہی ساتہہ ساتہہ زیادہ ہوجاتی ہے کہ دشمن کو جسطرح ہو پائیمال
کرنا چاہیئے یہ خیال جزائر برطانیہ تک محدود نہین ہے بلکہ ہر انگریزی نوآبادی مین عام طور پر
اسکا اثر ہے۔ تمام انگریزی نوآبادیان یکے بعد دیگرے امداد کے لئے والنٹیر بہیجتی ہین حتی کہ دشمن
قطعی طور پر مغلوب ہوجاتا ہے اور اُس مین اور زیادہ لڑنے کی طاقت باقی نہین رہتی۔ لہذا
برٹش گورمنٹ کے پاس گو مقررہ فوج بہت زیادہ نہین ہے تاہم ہر متنفس انگریزی رعایا کا اُسکے
ظفریاب جہنڈے کے نیچے لڑنے کے لئے آمادہ و مستعد رہتا ہے۔ بدینوجہ سلطنت
برطانیہ کی کل آبادی کو جو انگلستان کی آبادی سے دہ چند ہے بطور احتیاطی فوج کے
تصور کرنا چاہیئے جو کہ ضرورت کے وقت جمع ہوجائیگی یا بوقت جنگ از خود انگریزی فوج کے
ساتہہ میدان کارزار مین شریک ہوگی اس طور پر انگریز اُسوقت تک جنگ قایم رکہہ سکتے ہین جسکے
لئے اُنکے پاس زر و اسلحہ و لڑنے والے کثیر و وافر ہین جب تک کہ روسی ذریعے سامان
جنگ وغیرہ کے بالکل ختم نہولین جیسا کہ ہمیشہ ہر ایک جنگ عظیم مین ہوا ہی ہے
جو کہ انگلستان کو روس۔ فرانس یا دیگر غنیم کے ساتہہ لڑنی پڑی ہے فقط

تمت بالخیر

شاہزادہ نصر اللہ خان کے سفر یوروپ کے متعلق امیر مرحوم کی ہدایتین

حضرت ضیاء الملت والدین ان ہدایات کو جو لندن کے ایک ماہوار رسالہ مین شایع ہوئی تھین اس طرح شروع کرتے ہین۔

یہ وہ ہدایتین ہین جنپر میرے عزیز ترین فرزند نصر اللہ خان کو اپنے سفر لندن مین عمل کرنا ہوگا۔

(۱) اگر ہندوستان پہونچکر تمکو وائسرائے سے ملاقات کرنیکا موقعہ ملے تو اپنی جانب اور اپنے بڑے بھائی یعنی میری آنکھونکی ٹھنڈک سردار حبیب اللہ خان کی طرف سے اونکی مزاج پرسی کرنا اور ہمارا سلام کہنا۔ اون سے سوائے اسکے اور کوئی درخواست نکرنا کہ جو افسر تمہارے سفر کے انتظام کے لئے تمہارے ساتھ جائے اوس سے تعارف کرائین اگر تمہاری ملاقات اون سے نہو تو جو افسر تمہارے سفر کے بندوبست کے لئے بھیجین گے وہ غالباً اونکا خط تمہارے پاس لائے گا۔ اوسکا جواب تم ضرور لکھنا اور اونکو "میرے دوست" کرکے مخاطب کرنا۔ اگر تمہین فارن سکرٹری کو خط لکھنا پڑے تو اوسکا عنوان یہ ہونا چاہیئے۔ "میرے عزیز دوست کننگھم صاحب بہادر فارن سکرٹری گورنمنٹ ہند"

(۲) جب ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی خدمت مین حاضر ہو تو اونکی ویسی ہی تعظیم و تکریم کرنا جیسی ہماری کرتے ہو۔ مجھسے زیادہ اونکا ادب کرنا بیجا خوشامد کا اظہار ہوگا اور اوس سے

کم عزت و توقیر کرنا بعید از خوش خلاقی - اس بارہ مین تمکو زیادہ تفصیل کے ساتھ ہدایات کرنے کی ضرورت نہین ہے تمہین روزانہ برتاؤ سے معلوم ہے کہ میرے دربار شاہی مین کس طرح حاضر ہونا اور آداب بجالانا چاہیئے -

(۳) ملکہ معظمہ شاہزادہ و یلز اور اونکی خاتون اور ڈیوک آف کناٹ سے جب ملاقات کرو تو جو دوستانہ تحائف تمہارے ساتھ ہین اونہین ضرور پیش کرنا -

(۴) اگر تم سے معائنہ فوج کی درخواست کیجائے تو سپاہیون کو نقد انعام ہرگز نہ دینا صرف اونکی خوش ترتیبی و انتظام کی تعریف کرنے پر اکتفا کرنا اور کہنا کہ مین اونہین دیکھکر نہایت خوش ہوا ہون -

(۵) جس محل - ہوٹل یا مکان مین تم مقیم ہو یا کھانا کھاؤ رخصت ہونے کے وقت وہان کے ملازمون کو اون کی خدمات کے مطابق انعام دو -

(۶) دربار شاہی کے خاص اشخاص و ممبران پارلیمنٹ یا لندن کے امرا کی ایسی خاتونونکو جن سے بحیثیت مہمان یا دوست تمہاری شناسائی ہوجائے اونکو انگشتری - ہار - آویزہ یا بازوبند کی صورت مین کچھہ نہ کچھہ دوستانہ تحفہ ضرور دینا - ان تحائف کے ساتھہ خط نہ بھیجنا بلکہ صرف ملاقات کے کارڈ جنکی پشت پر یہ عبارت ہو "دوستانہ یادگار کا نشان از جانب فلان بخدمت فلان"

(۷) تھیئٹرون - موسیقی خانون - مدارس اور کارخانون مین انعام دینے کی کوئی ضرورت نہین ہے

(۸) لورپول کے نومسلمون کو ۵۰۰ ہزار روپیہ دینا جس جماعت کے سردار شیخ الاسلام عبداللہ کوئیلیم اور ہندوستان کے چند مولوی ہین - اگر نومسلمون مین سے کوئی شخص دولت خداداد افغانستان کی ملازمت کرنا چاہے تو اوسے ملازم رکھہ لینا بشرطیکہ وہ علم معادن کا انجنیر یا طبقات الارض کا ماہر ہو -

(۹) مندرجہ ذیل عہدہ داروں سے جب ملو تو اونکو میرا اسلام پہونچانا اور کہنا کہ مین ہمیشہ اونہین

یاور کہتا اور اپنا عزیز دوست سمجھتا ہون - لارڈ روزبری سابق وزیر اعظم لندن - لارڈ سالسبری ہوس آف لارڈز مین کنسرویٹیو فرقہ کے لیڈر - لارڈ کمبرلی وزیر خارجیہ - آنریبل مسٹر فولر وزیر ہند مارکوئیس آف رپن - لارڈ ڈفرن - سر لیپل گریفن - سر جان گورسٹ - سر اسٹوارٹ بیلی جنرل ٹڈلف - ان معززین یا میرے انگریز دوستون مین سے کوئی شخص تمکو خط لکھے تو اوسکا مناسب جواب تحریر کرنا - ایسے اصحاب کو مخاطب کرنے کا مناسب طریقہ اور القاب اس ہدایت نامہ کے آخر مین درج کر دئے گئے ہین -

(۱۰) اگر تم سے افغانستان مین تار اور ریل کے اجرا کے متعلق سلسلۂ گفتگو شروع کیا جائے تو جواب دو کہ مجھے ایسے معاملات پر گفتگو کرنے کی اجازت نہین ہے - اسلئے مین اس مسئلہ کے خلاف یا تائید مین کچھ نہین کہہ سکتا -

(۱۱) اگر تمسے افغانستان کی تجارت کی نسبت سوال کیا جائے یا یہ کہا جائے کہ وہ روبہ تنزل ہے تو جواب دو کہ "پیشتر غیر ملک کے لوگ افغانستان کی تجارت کے مالک تھے اب افغان تاجرون نے اوسے سنبھال لیا ہے اور مجھے امید ہے کہ اونکے ہاتھ مین وہ نمایان ترقی کریگی -"

(۱۲) اگر وزیری یا باجوری یا چترالی علاقہ کا ذکر آجائے تو کہو کہ "دوازروئے معاہدہ یہ طے ہو چکا ہے کہ ان مین سے کون سا علاقہ افغانستان کے ماتحت رہے گا اور کونسا ہندوستان کے لیکن سرحدی خط کی نشان بندی سرحد کے انگریزی عہدہ دارون کے بیجا تنازعات کی وجہ سے معرض توقف مین پڑی ہوئی ہے - تاہم امید ہے کہ یہ کام جلد ختم ہو جائیگا "

(۱۳) اگر تم سے دریافت کیا جائے کہ روس افغانستان کا دوست ہے یا دشمن تو نہایت مختصر جواب دو کہ "اگر روس افغانستان کو نہ چھیڑے تو وہ روس کو نہین چھیڑے گا"

(۱۴) اگر پوچھا جائے کہ کیا اہل افغانستان موجودہ حکومت سے ناراض ہین؟ تو جواب دو

کہ "مین نے اونکی ناراضی یا رنجیدگی کے متعلق کچھ نہین سنا اور چونکہ آپ نے بھی ہم افغانستان کے باشندون کی بنسبت کچھ زیادہ نہین سنا تو مجھہ سے دریافت کرنے کی کیا ضرورت ہے"

(۱۵) اگر اتفاقیہ زار روس یا روسی سفیر سے تمہاری ملاقات ہوجاسکے تو اون سے کہنا کہ "وہ ہمارے سرحدی افسر جو تمہارے سرحدی افسرون کے ہمسایہ ہین اور تمہارے افسرون سے اونکو سابقہ رہتا ہے اطلاع دیتے ہین کہ وہ اونکے برتاؤ سے خوش ہیں لہذا ہم شہنشاہ روس کی حکومت سے خوش ہین اور اونکی درازی عمر کے خواہان ہین"

(۱۶) اگر سلطان روم یا اونکے فرزند یا خدیو مصر یا سلطان زنجبار یا سلطان مراقش یا شاہ اٹلی یا کسی اور فرمان روا سے لندن جاتے یا وہان سے واپس آتے ہوئے ملاقات ہو تو معمولی دوستانہ بات چیت اور دوستی و محبت کے خیالات کے اظہار کے علاوہ کسی اور گفتگو کی ضرورت نہین مگر اس بات چیت مین اپنے وقار کا خیال رکھنا اور اون سے مناسب ادب و عزت کے ساتھہ پیش آنا۔ لیکن سلطان ترکی کے فرزند کے ساتھہ دلی تپاک سے ملنا اور دوستی اور محبت کا خاص طور پر اظہار کرنا اور اونکا اوتنا ہی ادب کرنا جتنا کہ اپنے بڑے بھائی کا کرتے ہو۔ اور میری طرف سے سلطان کی صحت کے متعلق اون سے بہ تکرار استفسار کرنا اور کہنا کہ "خداوند کریم کا ہزار ہزار شکر ہے کہ خوش قسمتی سے مجھے آپکی ملاقات کی خوشی حاصل ہوئی۔"

(۱۷) ڈیوک آف یورک یا ملکہ معظمہ کے خاندان کا اور کوئی شخص یا پارلیمنٹ کا کوئی ممبر مجھسے یا تم سے ملنا چاہے تو تم ضرور ملو اور اونکی درخواست کو ان الفاظ کے ساتھہ خوشی سے قبول کر لو "یہ ضرور ہے کہ ہم اور آپ دوستون کی طرح ایک دوسرے سے وقتاً فوقتاً جب موقعہ ملے ملتے رہین"

(۱۸) سلطنت انگریزی یا ملکہ معظمہ کی طرف سے تمہین یا تمہارے کسی ساتھی کو کوئی خطاب یا خلعت دیا جائے تو تمہارا فرض ہے کہ انکار کردو اور کہو کہ ہز ہیجسٹی امیر افغانستان کی مرضی پر منحصر ہے ہم بلا اونکی اجازت کے اوسے منظور نہین کر سکتے کیونکہ یہ بات قوانین افغانستان کے خلاف ہے۔

(۱۹) میرے ملازمون مین سے جو کہ تمہارے ہمراہ ہین اگر کوئی مشورہ تمہین دے تو تم ضرور سنو اور کسی سے اوسکا ذکر نہ کرو۔

(۲۰) مسٹر مارٹن کی معرفت اگر تمہین کوئی انجینیر یا معدنیات کا ماہر ملجائے تو اوسے مقرر کرلو اور اگر خود اس کام کو انجام نہ دیسکو تو سلطنت انگریزی سے اسکی درخواست کرنا اور کہنا کہ ہمارے ملک مین بہت سی کانین ہین اور میرے والد کی خواہش ہے کہ اس درخواست کو منظور کرکے سلطنت افغانستان کو مستحکم بنانے مین مدد دی جائے۔

(۲۱) مسٹر مارٹن کی معرفت تمہین دو ہزار سے دس ہزار تک میگزین رائفل اور دو ہزار کارتوس خریدنے کی اجازت ہے۔

(۲۲) کرسیون کی ترتیب اور اپنے افغانی اور انگریزی افسرون کی درجہ بدرجہ نشست کا انتظام تم اپنے میزبانون کے ہاتھ مین چھوڑ دینا وہ اپنے درباری قواعد کے مطابق آراستہ کرلین گے۔

(۲۳) جب تم انگریزی سوسائٹی مین ہو تو ناک مین انگلی ڈالنا یا تھوکنا خلاف تہذیب ہے مگر وہان مرد ہون تو سگرٹ پی سکتے ہو ورنہ جہان عورتین ہون تو اونکو تمہین اون سے اجازت لینی چاہیئے۔

(۲۴) لندن سے رخصت ہونے کے وقت تم کو چاہیئے کہ قیصرۂ ہند سے مخاطب ہوکر یون عرض کرو کہ میرے والد نے مجھے حکم دیا ہے کہ آپ کے حضور مین ایک

بات عرض کرون لیکن اولاً اوسکی گذارش کی آپ سے اجازت چاہتا ہون۔ آپ پر روشن ہے کہ میرے والد نے مجھے آپکی خدمت مین حاضر ہونے کی عزت بخشی اور آپ کے شاہی دربار کے تمام آداب بجالانے کا موقع دیا اور خود آپ نے مجھے اپنی بزرگانہ نوازش سے بے انتہا فخر بخشا اگر میرے والد کی ایک ادنی درخواست منظور ہو جائے تو مین نہایت سرخروئی اور فخر کے ساتھہ وطن واپس جاؤن۔ اگر حضور علیا اس درخواست کی منظوری کا وعدہ فرمائین تو مین اوسکے اظہار کی جرأت کرون" اور اس طرح سے وعدہ لیکر تم اون کی خدمت مین یون گویا ہو "الحمد للہ انگلستان اور افغانستان کے تعلقات اب ایسے دوستانہ ہو گئے ہین کہ انگریزی پارلیمنٹ کے ممبر امیر افغانستان کی ملاقات کے لئے بغیر محافظ فوج کے تشریف لے جاتے ہین اور ادہر افغانی شہزادہ نے بھی آپکے حضور مین حاضر ہونیکا فخر حاصل کیا ہے اور ایسے ہی خلوص سے جیسے کہ وہ اپنے والدین کے سامنے حاضر ہوتا ہے مجھے یقین کامل ہے کہ یہ فخر حضوری اسیطرح ترقی کرتا رہے گا۔ اسی وجہ سے میرے والد ماجد نے اس بات کی درخواست کی ہے کہ آپ کے پایۂ تخت مین اونکو اپنا ایک وفادار خادم رکھنے کی عزت بخشی جائے جس سے وہ حضور علیا کے مژدۂ صحت سننے کا فخر حاصل کیا کرین اور اپنی عرضداشت براہ راست آپ تک پہونچا سکین یہی ایک درخواست ہے جس کے لئے مین یہان بھیجا گیا ہون اور مجھے آپکی ذات بابرکات سے ہر طرح کامیابی کی امید ہے جو کہ میرے لئے نہایت مسرت و عزت کا باعث ہوگی اور مین سمجھونگا کہ مین نے اپنے فرض کو پورے طور پر ادا کیا"

(۲۵) اس مدمین گورنمنٹ انگلشیہ کے اعلیٰ حکام اور شاہی خاندان کے ممبرون کے نام۔ عہدے اور خطابات تحریر کرنے کے بعد لکھا ہے کہ جس کسی کا خطاب نہ معلوم ہو تو

مس ہملٹن یا مسٹر مارٹن سے شاہزادہ نصر اللہ خان دریافت کر سکتے ہین۔

(۲۶) لندن سے روانہ ہونے کے دو تین روز پیشتر بندوقین اور ایسی قسم کا سامان اپنے ملازمون کے ذریعے سے خرید کرنا انگریزی افسرون کو اسکی اطلاع نہ ہو اور نہ اون سے اصرار کیا جائے کہ اس قسم کے تحائف وہ تمہین دین اور نہ ان چیزون کی قیمت اون سے دلانا۔ ہان اگر اونکو اس خریداری کا علم ہو جائے اور پھر وہ تمکو وہ اشیا نذر کرین تو مضائقہ نہین۔

(۲۷) اگر سلطنت انگریزی زرنقد یا کوئی شئے بطور تحفہ کے تمہین یا مجھے دے تو ضرور قبول کرنا لیکن خود تمہاری طرف سے کوئی ایسی تحریک نہ ہونی چاہیئے۔

(۲۸) لندن مین تمہین صرف تین ہفتہ قیام کرنا چاہیئے اگر ملکہ معظم کی طرف سے اور زیادہ قیام کا اصرار ہو تو تمکو اون کی خوشی کا زیادہ لحاظ کرنا چاہیئے کیونکہ مہمان اپنے میزبان کے اختیار مین ہوتا ہے۔

(۲۹) تمہین اچھی طرح دریافت کر لینا چاہیئے کہ مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ مین وبا یا طاعون تو نہین ہے اگر ہو تو تمہین وہان ہرگز نہ جانا چاہیئے کیونکہ یہ ہمارے پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام کی تعلیم کے خلاف ہے۔ اگر وہان کوئی بیماری نہ ہو تو تمکو میری طرف سے وہان جا کر میرے اور اپنے لئے دعا اور خیرات کرنے کی اجازت ہے۔

مجھے مذکورہ بالا ۲۹ ہدایتون کا مضمون (علاوہ خطابات والقاب وآداب کے) جو میری سہولت و رہنمائی کے لئے ہے میر منشی سلطان محمد خان کی معرفت ملا۔ انشاء اللہ تعالی مین اپنے والد ماجد کی ہدایتون پر عمل کرون گا۔

نصر اللہ خان مورخہ ۸ شوال ۱۳۱۲ھ

کے چھوڑے نو ولون کی افراط و تفریط سے پاک ہے اور متانت و سنجیدگی بیان کا ایک اچھا نمونہ ہے نہایت مفید ہے لیکن جو خیالات اسمین ظاہر کئے گئے ہین اور جس طریقہ معاشرت کی خوبی اسمین جھلکائی گئی ہے اوسکے لیئے ہماری قوم ابھی تیار نہین ہے اور اگر میرا قیاس غلط نہو تو کم سے کم پچاس برس تک اسکے لیئے اونتظر رہنا چاہیئے۔ بیشک تعلیم یافتہ نوجوان مسلمان اسکو بہت پسند کرینگے۔۔۔ میری آرزو یہی ہے کہ لوگ آپکی محنت کی داد دین اور اوسکی قدر کرین۔ آنریبل نواب عماد الملک بہادر ڈائرکٹر پبلک انسٹرکشن حیدرآباد" آپکا ترجمہ نہایت عمدہ ہے مین نہایت خوشی سے اوسے اپنے محکمہ کی انعامی کتابون مین شامل کرونگا آنریبل جسٹس سید امیر علی صاحب جج ہائیکورٹ کلکتہ۔ مین نے آپکا ترجمہ شروع سے اخیر تک دیکھا نہایت عمدہ ہے۔ میری دلی آرزو ہے کہ آپکی محنت و جانفشانی مسلمانونکی بہبودی کا ذریعہ ثابت ہو جناب مولوی احمد نصاری از تعلقہ شولاپور ضلع ننگ گوجیرہ آباد دکن:۔ یون تو مین سینکڑون مشہور ناول اور ڈرامے دیکھ چکا ہون مگر حقیقت یہ ہے کہ ہاجرہ سے بڑھکر اخلاق و تہذیب پر زیادہ مفید اثر ڈالنے والا کوئی ناول یا دفتر پند و نصیحت نہین ہو سکتا۔ مولوی سخاوت حسین صاحب ہیڈ ماسٹر ضلع اسکول سہارنپور۔ مجھے ہاجرہ کو پڑھکر نہایت خوشی ہوئی۔ آپکا ترجمہ صحیح و بامحاورہ ہے اور عام مترجمون کی نفرت انگیز لغویات سے بالکل مبرا ہے۔ خدا آپکو عمر دراز عطا فرماوے تاکہ اُردو لٹریچر کو اپنی تصنیفات سے زیب و زینت دین۔ تقطیع کلان۔ حجم ۲۰۰ صفحہ۔ قیمت عا علاوہ محصول

تاریخ جنگ ترکی و یونان ۱۸۹۷ء مع نقشجات میدان جنگ و مختصر سوانح عمری حضرت سلطان المعظم قیمت عہ علاوہ محصول۔ درخواستین مترجم کے نام آنی چاہیئین

المترجم محمد حسن خان اسسٹنٹ فنانشل ڈپارٹمنٹ گورنمنٹ آف ہندوستان

تزک عبدالرحمانی کی قدردانی

مولوی سید احمد صاحب دہلوی مولف فرہنگ آصفیہ فرماتے ہین ۔ اس سوانح اور اوسکے ترجمہ مین ایک لطف اور بھی ہی کہ وہ اس دلاویز پیرایہ مین بیان ہوا ہے کہ آدمی کا جی نہین اکتاتا بلکہ برابر پڑھے چلے جانے کو دل چاہتا ہے ۔ ظرافت کے موقع پر ظرافت اسمین ہی ۔ متانت کی جگہ متانت اگر اسے ایک دلچسپ فسانہ کہین تو بجا اور جوش انگیز بھی داستان مانین تو روا ہے ۔

شیخ عبدالقادر صاحب بی ۔ اے ۔ اڈیٹر اخبار ابزرور لاہور اپنے رسالہ مخزن مین تحریر فرماتے ہین ۔

اخبارون دنیا مین امیر عبدالرحمن خان والی افغانستان کی تزک جسمین اونہون نے اپنے حالات خود قلمبند کئے تھے اب ایک مشہور کتاب ہے ۔ ۔ ۔ حال مین جناب منشی محمد حسن خان صاحب نے جو گورنمنٹ ہند کے دفتر محکمہ ملٹری مین ایک معزز عہدہ پر ہین اور جنہین ترجمہ مین خاص مہارت حاصل ہی ایک ترجمہ شایع کیا ہے جسکی جلد اول ہمارے سامنے ہی جسکے قریب ۴۰۰ صفحے ہین ۔ لکہائی چہپائی نہایت عمدہ اور صاف ہی اور کتاب کے شروع مین امیر صاحب مرحوم کی ایک پاکیزہ تصویر لگی ہوئی ہے جو کتاب کی زینت کا باعث ہے ہر طرح سے کتاب ایسی ہی جیسی کہ منشی صاحب موصوف جیسے باذاق کہنہ مشق مولف ومترجم سے توقع ہونی چاہیئے ۔ اس سے پہلے کئی اچہی کتابین انکی ہمت سے ترجمہ ہو چکی ہین جن مین ایک تو ہاجرہ قابل ذکر ہے جو کہ ایک مشہور ترکی ناول کے انگریزی ترجمہ سے لیا گیا ہے ۔ اور دوسرے جناب سید امیر علی صاحب جج ہائیکورٹ کلکتہ کی مشہور تصنیف "تاریخ اہل عرب"[۱] کا ترجمہ ہے ۔

اخبار عام لاہور ۔ مطبوعہ ۱۹ ۔ اگست ۱۹۰۰ع کتاب ہذا کے مطالعہ سے ترجمہ کی بو تک نہین معلوم ہوتی بلکہ ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ در اصل یہ کتاب اردو ہی مین تصنیف ہوئی اور یہی ترجمہ کی اعلی ترین خوبی ہی ۔ ۔ ۔ ہم لائق مترجم کی محنت کی صدق دل کیساتھ داد دیکر انکو اس کامیابی پر مبارکباد دیتے ہین اور اردو دان پبلک سے سفارش کرتے ہین کہ اس کتاب کی ایک کاپی خرید کر وہ اوس بے اندازہ لطف کو حاصل کرین جو اس کتاب کے مطالعہ سے حاصل ہونا لازمی ہے

[۱] یہ ترجمہ ابہی شایع نہین ہوا ہے ۔ مترجم